بیشک جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ ثابت قدم رہے ان پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے (احقاف: ۱۳)

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

باقیاتِ جہانِ امامِ ربانیؒ

مجدد الفِ ثانی شیخ احمد سرہندیؒ

جلد سوم

مرتب: پروفیسر محمد مسعود احمد

ترتیب

شاہزادہ ابو التوحید محمد مشہود احمد

مولانا جاوید اقبال مظہری

ڈاکٹر اقبال احمد اختر اعظمی

مدون

محمد علم مختار حق

امامِ ربانی فاؤنڈیشن کراچی

پاکستان اسلامی آبزرویٹری

۲۰۰۸ء/۱۴۲۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

بیشک جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے نہ اُن پر خوف نہ ان کو غم (احقاف: ۱۳)

باقیاتِ جہانِ امامِ ربّانی

مجدد الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ

جلد سوم

زیرِ سرپرستی: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مرتبین

صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور احمد

مولانا جاوید اقبال مظہری

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

نظرِ ثانی

محمد عالم مختار حق

امامِ ربّانی فاؤنڈیشن کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء

marfat.com

(جملہ حقوق طباعت بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام ..... باقیات جہان امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مرتبین ..... صاحب زادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد

مولانا جاوید اقبال مظہری

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

نظر ثانی ..... محمد عالم مختار حق

جلد ..... سوم

حروف ساز ..... سید شعیب افتخار مسعودی، قاری محمد شریف کمبوہ

طابع ..... جاوید اقبال مظہری

مطبع ..... برکت پریس

طباعت ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء

اشاعت ..... اول (بارہ سو)

ناشر ..... امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی

ہدیہ .....

ناشر

امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی

فلیٹ نمبر اے۔۵، پلاٹ نمبر سی۔۷، اسٹیڈیم لین نمبر ۱، فیز ۷، خیابان شمشیر ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی،

فون ۵۸۴۰۳۹۵۔۰۱۲ (اسلامی جمہوریہ پاکستان)

marfat.com

ملنے کے پتے

☆☆

☆ ادارۂ مسعودیہ.....۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی فون: ۶۶۱۴۷۴۷۔۰۲۱

☆ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز.....ضیاء منزل (شوگن مینشن) محمد بن قاسم روڈ آف ایم۔اے۔ جناح روڈ، کراچی فون: ۲۲۱۳۹۷۳۔۰۲۱

☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز.....اردو بازار، کراچی فون: ۲۶۳۰۴۱۱۔۰۲۱

☆ مکتبہ غوثیہ ہول سیل..... پرانی سبزل منڈی، یونیورسٹی روڈ، نزد پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی فون: ۴۹۲۶۱۱۰۔۰۲۱

☆ فرید بک اسٹال.....۳۸۔اردو بازار، لاہور فون: ۷۲۲۴۸۹۹۔۰۴۲

☆ مکتبہ نبویہ.....گنج بخش روڈ، لاہور

☆ مکتبہ جامعہ نقشبندیہ بستان العلوم.....کڈہالہ (مجاہد آباد)، براستہ گجرات، آزاد کشمیر، اسلامی جمہوریہ پاکستان

☆ Khalifa Muhammad Sadiqùe Raza, Roza Shareef, Sirhind, District Fategharh, Pin code-140406 (INDIA) Ph. 01763-30144.

☆ Dr. Mufti Muhammad Mukarram Ahmad, Nusratul Islam Educational Society, Masjid Fatehpuri, Delhi-6,(INDIA)

☆ Mr. Masood Ahmad Ashrafi, Chairman, Global Islamic Mission, 335, Walnut Street # 2, Yonkers, New York-10701(U.S.A)

☆ Mr. Munir Hussain Masoodi, 46-Holly Lane Smethwich, West Midlnds B67 7JD. (U.K)

☆ Hafiz Muhammad Qamaruddin Rizvi,Maktaba-i-Razvia 423-Matia Mahal, Jama Masjid Delhi-110006. (INDIA)

marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

انتساب

آزاد کشمیر میں سلسلہء عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم پیشوا

خواجہ محمد صادق صدیقی کے نام

○

☆..... جن کی زندگی یاد الٰہی، دین حقہ کی سربلندی، خدمت خلق میں مصروف اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت کے لیے وقف ہے

☆..... جن کے انداز، مشائخ طریقت میں یکتا و یگانہ ہیں

☆..... وہ آنکھوں میں نہیں، دل میں سماتے ہیں..... ان کا انداز محبوبانہ ہے

☆..... وہ مہمان نواز ہیں، دل دار و دل ربا ہیں..... جس نے بیعت کی متبع سنت ہوگیا، سلف صالحین کی راہ پر چل دیا

☆..... وہ سراپا عمل ہیں، سادگی و خلوص کا پیکر ہیں، تین سو مساجد نظام سلطانیہ کے تحت تعمیر کیں اور کرائیں، جو سب کی سب آباد ہیں، نماز باجماعت ہوتی ہے، اکثر میں حفظ و ناظرہ اور بعض میں درس نظامی کا اہتمام ہے

☆..... جن کی سرپرستی میں رمضان المبارک میں بارہ سو مقامات پر تراویح کا اہتمام کیا جاتا ہے اور حافظات و قاریات گھروں میں الگ قرآن کریم سناتی ہیں

marfat.com

☆..... جنہوں نے ملک و بیرون ملک سلسلہء عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے مزارات پر قبے تعمیر کرائے تا کہ زائرین اطمینان سے حاضری دے سکیں.....از بکستان کے دور دراز علاقوں میں مزارات تعمیر کرائے

☆..... آپ کے فیض سے کوٹلی (آزاد کشمیر) مدینۃ المساجد بن گیا، جدھر دیکھو مسجدیں ہی مسجدیں، پہاڑوں پر، وادیوں میں، میدانوں میں.....سڈول گنبد، خوبصورت مینارے دعوت نظارہ دے رہے ہیں

☆..... جن کی قیام گاہ مسجد الفردوس کے معمولات دیکھ دیکھ کر عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہو جاتی ہے

☆..... جن کے اعراس میں، نہ غُل شور، نہ ہجوم زناں، نہ دیگر خرافات.....سکوت ہی سکوت، خاموشی ہی خاموشی، حال میں ماضی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے

☆..... نام ونمود نام کو نہیں، خدمت ہی خدمت.....اخلاص ہی اخلاص، عمل ہی عمل.....

☆..... جن کے فرزندان گرامی اور نبیر گان عالی علم ودانش سے آراستہ، صاحب شریعت وطریقت.....یہی ان کا امتیاز ہے، یہی ان کی پہچان ہے.....

(مرتبین)

☆.....☆.....☆

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم

☆

تیرے رستے سے ملا رستہ شہِ کونین کا
مرشدِ راہِ وفا تو ، رُشد تو، ارشاد تو

(غلام مصطفیٰ)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باقیات جہان امام ربانی

جلد سوم

☆☆

۞ ..... نعت شریف — امام احمد رضا محدث بریلوی — ۱۱

۞ ..... مناقب — حافظ فتح محمد حقیر دہلوی، محشر حسن بلیاوی، حافظ لدھیانوی، خانزادہ کاظم خان شیدا — ۱۳

۞ ..... ابتدائیہ — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری — ۱۹

۞ ..... تأثرات — شیخ الحرم سید آفندی، قاضی احمد الدین احمد المرشد، ڈاکٹر آرتھر بیولر، پروفیسر محمد عارف اظہر — ۲۳

باب اول

۞ ..... سرمایہء ملت کا نگہباں — لیفٹننٹ کرنل سید الطاف محمود ہاشمی — ۲۷

۞ ..... سلطنت عثمانیہ میں فارسی زبان وادب میں حضراتِ نقشبندیہ کی خدمات (انگریزی) — پروفیسر نجدت طوسون — ۴۷

۞ ..... شیخ احمد سرہندی (انگریزی) — ویب سائٹ خلیفہ انسٹی ٹیوٹ — ۵۷

marfat.com

۞..... احمد سرہندی (انگریزی) — وکی پیڈیا — ۶۳

۞..... حضرت شیخ خواجہ سیف الدین — مرتبین — ۳۷

۞..... مکتوبات خواجہ سیف الدین ابن خواجہ محمد معصوم — مرتبہ: مولانا محمد اعظم
مقدمہ: پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں — ۷۱

باب دوم

۞..... گلشنِ وحدت — مرتبہ: مولانا عبداللہ جان فاروقی
(مکتوبات خواجہ عبدالاحد وحدت ابن خواجہ محمد سعید) — تقدیم: پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں — ۲۸۱

۞..... ملفوظات شریف حضرات موسیٰ زئی شریف — محبوب احمد بھٹی — ۴۵۹

۞..... نقشبندی اہم مخطوطات — پروفیسر محمد اقبال مجددی — ۴۷۵

باب سوم

۞..... روئداد امام ربانی کانفرنس، کراچی ۲۰۰۷ء — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری — ۴۷۹

۞..... روئداد امام ربانی کانفرنس، لاہور ۲۰۰۷ء — صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی — ۴۸۵

۞..... روئداد مجدد الف ثانی کانفرنس، دہلی ۲۰۰۷ء — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری — ۴۹۳

باب چہارم

۞..... جہان امام ربانی کا موضوعاتی اشاریہ — محمد عبدالستار طاہر مسعودی
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری — ۴۹۹

marfat.com

باب پنجم

..... کتباتِ مزارات احاطہء روضہ شریف سرہند	اعجاز احمد نقشبندی اشرفی	۶۴۱
..... مآخذ و مراجع	کمانڈر (ر) محمد ظفر مجددی	۶۵۵
..... مرقعات		۶۷۳
..... بہارِ تشکر	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	۶۸۹
..... سلام بحضور شیخ احمد سرہندی	خالد محمود خالد نقشبندی	۶۹۵
..... مناجات	خواجہ محمد سعید نبیرۂ خواجہ محمد زمان مترجم: حافظ سخی محمد مہران سکندری	۶۹۹

☆.....☆.....☆

الحسد یاکل الحسنات
کما تاکل النار الحطب

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نعتِ رسول مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی

☆☆

جو بنوں پر ہے ، بہارِ چمن آرائی دوست
خلد کا نام نہ لے ، بلبلِ شیدائی دوست

شوق روکے نہ رُکے ، پاؤں اُٹھائے نہ اُٹھے
کیسی مشکل میں ہیں اللہ ، تمنائی دوست!

تاج والوں کا یہاں خاک پہ ماتھا دیکھا
سارے داراؤں کی دارا ہوئی ، دارائی دوست

طُور پر کوئی ، کوئی چرخ پہ ، یہ عرش سے پار
سارے بالاؤں پہ بالا رہی ، بالائی دوست

رنجِ اعدا کا رضاؔ چارہ ہی کیا ہے جب اُنھیں
آپ گستاخ رکھے حلم و شکیبائی دوست

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نعتِ رسول مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی

☆☆

لحد میں عشقِ رُخِ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سُنی تھی ، چراغ لے کے چلے

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خُدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سُراغ لے کے چلے

جناں بنے گی محبّانِ چار یار کی قبر
جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے

گئے. زیارتِ در کی ، صد آہ ! واپس آئے
نظر کے اشک پچھے ، دل کا داغ لے کے چلے

رضاؔ کسی سگ طیبہ کے پاؤں بھی چومے؟
تم اور آہ ! کہ اتنا دماغ لے کے چلے!

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

منقبت

بدرگاہِ امام ربانی مجدد الف ثانی

از: حافظ فتح محمد حقیرؔ دہلوی

(م۔ سنہ ۱۲۰۰ھ)

☆☆

ہوا ہوں جب سے دیوانہ مجدد الف ثانی کا
میں ہوں مشہور مستانہ مجدد الف ثانی کا

چلو اے تشنگانِ بادۂ وحدت پیو چل کر
رواں ہے فیض مے خانہ مجدد الف ثانی کا

وہ فاروقی نسب ہیں مشرب ان کا نقشبندی ہے
طریقہ ہے شریفانہ مجدد الف ثانی کا

وہ شمع دین احمد ہیں اور احمد ہے نام اُن کا
دل عالم ہے پروانہ مجدد الف ثانی کا

محبت جن کو اہل اللہ سے ہوگی وہی دل سے
سُنا کرتے ہیں افسانہ مجدد الف ثانی کا

سلاسل چار ہیں جو سب کے سب آپس میں یک دل ہیں
نہیں ہے کوئی بیگانہ مجدد الف ثانی کا

خودی سے دور ہے ہر دم رہا کرتا ہے وہ بے خود
پیا ہے جس نے پیمانہ مجدد الف ثانی کا

خدا اور مصطفیٰ کا اور وہ ہے اصحاب کا پیرو
بجالاوے جو فرمان مجدد الف ثانی کا

حقیرؔ اہل قیامت کہیں گے دیکھ کر مجھ کو
وہ دیکھو آیا دیوانہ مجدد الف ثانی کا

(ماخذ: اسرار کبیری، میاں عبید اللہ، کپور آرٹ پریس لاہور سنہ ۱۳۳۷ھ)

☆.....☆.....☆

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مجدد سرہندی بیسویں صدی میں

محشر حسینی بلیاوی

☆☆

لے گئی جب مجھ کو اک دن میری شوریدہ سری
تھا کھڑا شیخ مجدد کے مزارِ پاک پر

اللہ اللہ اس زمیں کی پستی و افتادگی
ذرہ ذرہ ہنس رہا تھا رفعتِ افلاک پر

باہمہ اوجِ بلندی آسماں شرمندہ تھا
ناز تھا فرشِ زمیں کو ایک مشتِ خاک پر

میں نے آنکھیں بند کیں محسوس یوں ہونے لگا
جیسے مجھ کو لے اڑا ہو کوئی عرشِ پاک پر

سو رہا تھا وہ مجاہد زیرِ خاک آرام سے
جان دیدی جس نے آخر صاحبِ لولاک پر

اُس کی راہِ عشقِ مولیٰ میں سدا دیوانگی
خندہ زن رہتی تھی اکثر عالمِ ادراک پر

وہ برستا ہی رہا از ابتدا تا انتہا
برق بن کر کفر و بدعت کے خس و خاشاک پر

بے دھڑک انکارِ سجدہ! وہ بھی شاہِ ہند سے
آفریں ہے اُس کے عزم و جرأتِ بے باک پر

زندگی تھی وقف اس کی حق شعاری کے لیے
گُلشنِ دینِ ھُدیٰ کی آبیاری کے لیے

(ماہنامہ ''تبیان'' دادوالی شریف ضلع گوجرانوالہ، ''مجدد الف ثانی نمبر'' مارچ اپریل ۱۹۵۴ء، ص ۶۴)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کاشف اسرار

حافظ لدھیانوی

☆☆

مدفون ہے سرہند میں وہ مردِ حق آگاہ
جو واقف حالات تھا جو کاشفِ اسرار
انوار الٰہی کا خزینہ تھا وہ سینہ
وہ ہند میں ترویج شریعت کا علم دار
قرآن کی تفسیر تھا ہر قول دلآویز
روشن تھا احادیث سے آئینہ افکار
اللہ نے دی یوں دیں کی بصیرت سے نوازا
ہر عقدۂ مشکل ہوا آساں دم گفتار
وہ اہلِ شریعت کے لیے باعث تقلید
وہ اہلِ طریقت کے لیے نور کا مینار
کی سنت سرکار کی گفتار سے تصدیق
کردار سے کرتا تھا اسی قول کا اقرار

marfat.com

ہر لحظہ رہا دین کی احیاء کا اسے دھیان
بدعاتِ زمانہ سے رہا ناخوش و بیزار
ہر جبر کے باوصف تھا توحید کا داعی
باطل کی ہر چال سے رہتا تھا خبر دار
تعلیم پیمبر کا مبلغ تھا بہر حال
دربارِ شہنشاہ میں کیا سجدے سے انکار
"گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمئی گفتار
وہ ہند میں سرمایہء ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبر دار"
عرفان الٰہی کی ملے اس کو بھی توفیق
حافظؔ بھی ہے اک چشمِ عنایت کا طلب گار

☆.....☆.....☆

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

منقبت

بحضور امام ربانی مجدد الف ثانی

خانزادہ کاظم خاں شیدا

(نبیرۂ مشہور پشتو شاعر خوش حال خان خٹک)

(پشتو مع ترجمہ)

☆☆

چہ سرہندئے پاک مولد دے مجدد شیخ احمد دے

(سرہند پاک جن کا مقام پیدائش ہے) (وہ مجدد شیخ احمد ہیں)

پہ تجدیدئے عالم ستائی دا منصب ور باند شائی

(تجدید دین پر دنیا ان کی تعریفیں کرتی ہے) (اور یہ مرتبہ اُن کو سجتا ہے)

پہ وجود ئے دین تازہ شو دین تازہ یقین تازہ شو

(اُن کے دم سے دین تازہ ہوگیا) (دین کیا تازہ ہوا یقین تازہ ہوگیا)

لوئے امام د اولیاء دے ھم وارث د انبیاء دے

(اولیاء کے بڑے امام ہیں) (اور وارث انبیاء بھی ہیں)

کہ اقطاب دی یا افراد دی بہرہ مند پہ دا ارشاد دی

(اقطاب ہیں یا وہ یگانہ و یکتا ہیں) (سب انہی کے ارشاد سے بہرہ مند ہیں)

marfat.com

هر یو حرف چه مقطع دے — په اسرار وئے مطلع دے

(ہر حرف مقطع کی طرح حرف آخر ہے) — (اور مطلع کی طرح کلام اسرار کا کاشف ہے)

په جذبه غرونه لرزاں کا — په سلوک ئے خرامان کا

(حالت جذب میں پہاڑوں کو ہلا دیں) — (اور حالت سلوک سے انھیں جلا دیں)

لو نگاه که ئے په خاک شی — هغه دم به خاک افلاک شی

(اگر خاک پر اُن کی ذرا نظر پڑ جائے) — (اُسی دم وہ خاک افلاک بن جائے)

په آسمان که ئے نظر شی — درست آسمان به رخشان نمر شی

(اگر وہ آسمان کی طرف دیکھ لیں) — (تو سارا آسمان خورشید منور ہو جائے)

کمالات د نبوت هم — امامت او خلافت هم

(نبوت کے کمالات بھی) — (امامت اور خلافت بھی)

هیڅ خفی نه جلی دی — په نصیب د دی ولی دی

(ذرا بھی پوشیدہ نہیں ظاہر ہیں) — (اور اس ولی کو حاصل ہیں)

په علیا ولایت خاص دے — په کبریٰ ئے اختصاص دے

(قرابت اعلیٰ میں وہ خاص ہیں) — (اور ولایت کبریٰ میں بھی انہیں اختصاص ہے)

نوٹ: خانزادہ کاظم خان شیدا ابن محمد افضل خان بن خوش حال خان خٹک ۱۱۳۵ھ میں اکوڑہ خٹک پشاور میں پیدا ہوے، ان کا خاندان مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کا دست گرفتہ تھا۔ یہ خود بھی حضرت شیخ غلام معصوم بن شیخ محمد اسماعیل بن شیخ صبغت اللہ بن خواجہ محمد معصوم مجددی سرہندی کے مریدین میں سے تھا۔ اپنے بھائی اسد اللہ خان کے ظلم وستم کی وجہ سے وطن چھوڑ کر کشمیر چلے گئے وہاں کچھ عرصہ رہنے کے بعد سندھ اور وہاں سے ریاست رام پور میں جا کر آباد ہو گئے۔ ۱۲۰۰ھ کے قریب فوت ہو کر رام پور میں دفن ہوے۔ آپ کا دیوان ۱۰۶۸ صفحات پر مشتمل ہے جو بہت عرصہ قبل پشاور سے شائع ہوا تھا۔ (مرتبین)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ابتدائیہ

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

☆☆

وہ جس کا شاہی بھی بھرتی تھی پانی
وہی تو تھے مجدد الف ثانی

(آصف جلالی)

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ (م ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) کا مطالعہ کرتے جایئے اور ایک نئے جہان کی سیر کرتے جایئے جو اس جہان سے بالکل مختلف ہے..... ایسا جہان، جہاں علوم وفنون کی ایک نئی بہار نظر آتی ہے جس کے سامنے دنیاوی علوم وفنون کی بہار، خزاں رسیدہ معلوم ہوتی ہے..... ان علوم وفنون کا سمجھنے والا سابقین میں کمیاب تھا اور متاخرین میں تو بالکل نایاب ہے..... اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے انہیں وہ بلندی عطا فرمائی کہ جس نے نام لیا وہ بھی بلند ہوگیا..... جہان علم وفن ہی نہیں ''مجدد الف ثانی'' ایک جہان علم وعمل کا نام ہے..... آپ سراپا عمل تھے اور سنت کے سچے پیرو تھے اور یہی عمل آپ کی پہچان ہے..... آپ نے زندگی بھر سنت پر عمل کیا اور اسی کی تلقین فرماتے رہے..... مکتوبات سے ماخوذ آپ کے یہ اقوال مشہور ومعروف ہیں کہ:

۱..... ''چند روزہ زندگی اگر حضور سید الاولین وآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں بسر ہو تو نجات ابدی کی امید ہے ورنہ کوئی بھی کیسا ہی اچھا عمل کیوں نہ ہو سب ہیچ ہے اور بے کار ہے''

۲..... دونوں جہانوں کی سعادت سید کونین علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ افضلھا ومن التسلیمات اکملھا کی اتباع سے وابستہ ہے اور بس''

(جلد اول: مکتوب: ۱۶۳)

marfat.com

''جہان امام ربانی'' کی بارہ جلدوں میں ہمیں ایک عظیم انسان کے نقش قدم نظر آتے ہیں جس پر چل کر منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں..... ''جہان امام ربانی'' کی اشاعت کے بعد معرفت و پہچان کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا..... جس نے دیکھا حیرت و مسرت کا اظہار کیا، ان شاء اللہ ''باقیات جہان امام ربانی'' دیکھنے کے بعد اس خوشگوار مسرت میں اور اضافہ ہوگا.....

ہر لفظ سے رازِ تحقیق ظاہر، عروج نظر ہے جہان مجدد
ہوے جس سے مسرور اہل طریقت، وہ تازہ خبر ہے جہان مجدد

''باقیات جہان امام ربانی'' کی تیسری جلد آپ کے پیش نظر ہے جس کی فہرست شروع میں دے دی گئی ہے جبکہ جلد اول اور دوم کے مشمولات کی تفصیل کچھ یوں ہے.....

جلد اول میں حمد رب جلیل و نعت شریف اور مناقب کے بعد افتتاحیہ و ابتدائیہ اور تأثرات پھر باب اول میں مجدد دوراں، امام ربانی کے تجدیدی کارنامے اور عصر حاضر، مرشد کریم کے نام مکتوبات شریف میں نجی زندگی کی جھلکیاں، وجود و عدم وجود اور امکان (مکتوبات کی روشنی میں)..... باب دوم میں تفردات مجدد الف ثانی، جواہر مکتوبات مقدسہ، سرمایہ ملت کا نگہبان، مجدد الف ثانی کا نظام تبلیغ، نشان وحدتِ ملت اسلامی، اشاعت مسلک اہل سنت اور حضرت مجدد کی اولاد و احفاد..... باب سوم میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور حضرت مجد الف ثانی کے فلسفہ کا تنقیدی جائزہ (انگریزی) اور جہان امام ربانی کا تنقیدی جائزہ..... باب چہارم میں حضرت مجدد الف ثانی اور علامہ آلوسی، تصانیف رضا میں اذکار امام ربانی اور فتاوٰی رضویہ میں افکار مجدد الف ثانی..... باب پنجم چوہویں صدی ہجری کے عرب مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، وسط ایشیاء میں سلسلہء نقشبندیہ کا عروج، کردستان میں سلسلہء نقشبندیہ کے آخری تاجدار شیخ محمد معصوم، انگلستان کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، لاہور کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، سلسلہء نقشبندیہ اور اقبال کے علاوہ حافظ سید وزیر علی شاہ نقشبندی، خواجہ سید محبوب عالم توکلی اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے تذکرے، مشائخ نقشبندیہ (بخارا، ازبکستان) اور مرقعات پر مشتمل ہے.....

جلد دوم میں نعت شریف، مناقب، ابتدائیہ اور تأثرات کے بعد باب اول میں ذکر مجدد اور علم الکلام میں حضرت مجدد کے اجتہادات..... باب دوم میں عہد اکبری مکتوبات امام ربانی کے آئینہ میں، نفاذ شریعت

marfat.com

مکتوبات امام ربانی کے آئینہ میں اور فتنہء دور اکبری و جہانگیری اور مجدد الف ثانی..... باب سوم میں خواجہ یعقوب چرخی (حالات وارشادات)، ملفوظات شریف خواجہ محمد عارف ریوگری اور صد سالہ وہزار سالہ مجدد..... باب چہارم میں الجنات الثمانیہ(مبیضہ) اور باب پنجم جنات ثمانیہ(ترجمہء اردو) اور مرقعات پر مشتمل ہے.....

پیش نظر جلد میں مقالات ومضامین کی اہمیت اپنی جگہ مگر مکتوبات خواجہ سیف الدین (ابن خواجہ محمد معصوم) اور مکتوبات خواجہ عبدالاحد وحدت (ابن خواجہ محمد سعید) کی شمولیت اس جلد کی حیثیت نمایاں کرتی ہے.....اس کے ساتھ ساتھ ''جہان امام ربانی'' کی بارہ جلدوں کے موضوعاتی اشاریہ کی افادیت سے بھی انکار ناممکن ہے جو کہ بنیادی مآخذ کی حیثیت رکھنے کے ساتھ ساتھ کسی بھی مصنف ومحقق کو کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے کا ذریعہ بنے گا.....

بفضلہٖ تعالیٰ حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کے زیر سرپرستی امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی نے ''جہان امام ربانی'' کا بارہ جلدوں پر مشتمل عظیم الشان انسائیکلوپیڈیا (۲۰۰۵ء.....۲۰۰۷ء، کراچی) شائع کر کے عالم اسلام کو ''جامِ مجدد'' سے خوب سیراب کیا..... الحمدللہ اب (۲۰۰۸ء) ''باقیات جہان امام ربانی'' کے نام سے مزید تین جلدیں شائع کرنے کا اعزاز بھی حاصل کرلیا جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے بغیر ممکن نہ تھا ہم اس کریم کی بارگاہ میں سربسجود ہیں.....

ان شاء اللہ ''جہان امام ربانی'' کی بارہ جلدیں اور ''باقیات جہان امام ربانی'' کی تین جلدوں کو عنقریب ویب سائٹ پر ڈال دیا جائے گا جس کا ایڈریس یہ ہے:

www.almazhar.com

دوران تصحیح ہر ممکن کوشش کی گئی کہ اغلاط نہ رہیں مگر پھر بھی بشری تقاضوں سے انکار ممکن نہیں لہٰذا دوران مطالعہ جو بھی غلطیاں نظر سے گزریں ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ کی اشاعت میں تصحیح کر لی جائے.....

marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی کی شخصیت اوران کے افکاروخدمات پر پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، ترکی، نیوزی لینڈ، اسکاٹ لینڈ، کنیڈا، ہالینڈ، برطانیہ، مصر، سعودی عرب، آسٹریایا اور امریکہ وغیرہ کی جامعات میں تحقیقی کام ہوا اور یہ سلسلہ عالمی سطح پر اب بھی جاری وساری ہے..... تحقیقی دنیا میں حضرت مجدد الف ثانی کے حوالے سے جوں جوں آگے آگے بڑھتے ہیں نئے نئے افق سامنے آتے جاتے ہیں.....

ثمر چمکے گا محشر تک یہ فاروقی نگینہ ہے
قسم اللہ کی یہ فیض سرکار مدینہ ہے

(صلی اللہ علیہ وسلم).....(ثمر جمشید پوری)

۱۷ر محرم الحرام ۱۴۲۹ھ
۲۷ر جنوری ۲۰۰۸ء

احقر
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
(کراچی، پاکستان)

☆.....☆.....☆

الحسد یاکل الحسنات
کما تاکل النار الحطب

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تأثرات

☆☆

شیخ الحرم سید آفندی

☆☆

الشیخ الاجل الھمام الکامل فی الطریقة النقشبندیه جل امام منبع العلوم والمعارف والاسرار واللطائف العارف باللہ تعالیٰ الشیخ احمد الفاروقی الحنفی النقشبندی رحمه اللّٰه تعالیٰ واعلیٰ درجاته

مخطوطہ عطیۃ الوہاب الفاصلہ بین الخطاء والصواب (۱۰۹۴ھ/۱۶۸۳ء) مرتبہ: محمد بیگ انجکی (۱۱۹۴ھ/۱۷۸۰ء) مخزونہ بیت الحکمت ہمدرد یونیورسٹی، کراچی، ۱۱۱)

قاضی احمد الدین احمد المرشدی

☆☆

شیخ الطریقة والحقیقة العلوم المرحوم المقدوس المبرار الشیخ احمد الفاروقی النقشبندی

(مخطوطہ عطیۃ الوہاب الفاصلہ بین الخطاء والصواب (۱۰۹۴ھ/۱۶۸۳ء) مرتبہ: محمد بیگ انجکی (۱۱۹۴ھ/۱۷۸۰ء) مخزونہ بیت الحکمت ہمدرد یونیورسٹی، کراچی، ص ۱۰۶)

پروفیسر محمد عارف اظہر

☆☆

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی غائر نظر سے حالات گردو پیش کا جائزہ لے کر اصلاح احوال کا کام شروع کیا اور ملک کی مذہبی اور معاشرتی حالت کو شریعت اسلامیہ کے سانچے میں ڈھالنے کے

marfat.com

لیے کوشاں ہوے۔ آپ نے مسلمانان پاک و ہند کو ایک ہزار سال کا بھولا ہوا درس یاد دلاتے ہوے ان کی توجہ از سر نو حقیقی اسلام کی طرف مبذول کرائی۔ آپ نے شاہان وقت کو پند و نصائح سے نوازا اور انھیں شریعت کے نفاذ کی تلقین فرمائی۔ اکبر و جہانگیر جیسے جلیل القدر شہنشاہوں کے سامنے نہایت پامردی اور جرأت سے کلمۂ حق بلند فرمایا۔ (نور اسلام مجدد الف ثانی نمبر، جنوری ۱۹۸۸ء، صفحہ ۱۰۴)

پروفیسر آرتھر بیولر

وکٹوریہ یونیورسٹی، نیوزی لینڈ

☆☆

ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی طویل جدوجہد نے شیخ احمد سرہندی کی مثالی زندگی اور تعلیمات کو عام کرنے کے لیے عدیم النظیر اور بے مثال، فاضلانہ و محققانہ مقالات کا مجموعہ ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' گیارہ جلدوں کی صورت میں شائع کیا ہے۔ نفیس طباعت اور خوبصورت جلدیں جن میں سے چھ جلدوں پر اظہار خیال کیا جاتا ہے (کیوں کہ ھنوز یہی چھے جلدیں موصول ہوئی ہیں)۔

ان جلدوں میں سے ہر ایک جلد میں قاری کو سوانحی، ادبی، تقدیسی، تاریخی اور خطاطی کی وسعتیں نظر آئیں گی۔ فضلاء کے لیے چھے صفحات پر مشتمل شیخ احمد سرہندی کا سوانحی اور تاریخی خاکہ ہے، ڈیڑھ صفحہ پر مشتمل ایک مقالہ ہے جس میں مکتوبات میں جو احادیث شریفہ بیان کی گئی ہیں ان کا تجزیہ کیا گیا ہے (ج۔۲) احمد سرھندی کی تصانیف پر مقالات ہیں (ج۔۳) سرھندی کے سلسلۂ نسب اور سلسلۂ طریقت پر مقالات ہیں۔ (ج۔۴) مکتوبات کی تشریحات ہیں (ج۔۵)، سندھ اور سرحد میں سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کے مشائخ پر مقالات ہیں (ج۔۶)

تمام جلدیں اردو میں لکھی گئی ہیں، چھٹی جلد میں دوسری زبانوں کے مقالات کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے تاریخ میں کسی بھی صوفی پر کسی بھی زبان میں ایسا عظیم انسائیکلو پیڈیائی کام نہیں ہوا جس طرح ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' میں پیش کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر مسعود احمد اور ان کی جماعت کو اس جدوجہد پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ۱۲ مارچ، ۲۰۰۷ء (ترجمہ انگریزی)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم..... باب اول

☆

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نذرانۂ عقیدت

درشان حضرت مجدد الف ثانی

ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد

(علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد)

☆☆

آپ نقشبندیوں کے پیر ہیں
بے مثال ہیں بے نظیر ہیں
اکبر کے دین کو ملایا جو خاک میں
واللہ آپ ہی حُسین کی تصویر ہیں
ناشادؔ جیسے اہل دل آپ کے اسیر ہیں
آپ باوقار اور روشن ضمیر ہیں

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سرمایۂ ملت کا نگہبان

لیفٹننٹ کرنل سیّد الطاف محمود ہاشمی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ مجوبیہ (حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی) موضع سیّد اشریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاء الدین

☆☆

تاریخ اسلام میں دوسری اور تیسری صدی ہجری ایجاد و تدوینِ علوم کے اعتبار سے نویکلی صدیاں تھیں۔ ایک جانب تدوین حدیث جاری ہے تو دوسری طرف فقہ کی بنیاد رکھی جا رہی ہے، کہیں علم کلام ایجاد ہو رہا ہے تو کہیں علم تفسیر کے اصول وضع ہو رہے ہیں۔ یہ تمام علوم ظاہر سے متعلق ہیں، جبکہ دین کبھی بھی مطلقاً ظاہرداری کا نام نہیں رہا، اس کا باطن سے گہرا تعلق ہے۔ نبوت (نبی نہیں)، جو کہ دین کی اساس ہے، بذات خود باطنی شے ہے۔ باطنی علوم میں سے ''علم رُشد'' انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور دوسرے طالبان دیدار الٰہی کو عنایت فرمایا گیا۔ اسی علم کے حصول کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت اختیار کی۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ محبوب رحیم و کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت کو اس نعمتِ عظمیٰ سے محروم رکھا جاتا؟ لہٰذا جہاں قرآن و حدیث فہمی کے لیے بہت سے علوم کی بنیاد رکھی جا رہی تھی وہاں عرفانِ الٰہی اور رسالت فہمی کے حصول کے لیے متعلقہ علوم کی بنیاد بھی فراہم کر دی گئی جنہیں بعد ازاں تصوف کے نام سے پکارا گیا۔ ان دو صدیوں میں جہاں بے شمار علوم کے لیے بنیاد فراہم ہوئی وہیں یہ صدیاں تصوف کے لیے بھی خشتِ اوّل ثابت ہوئیں۔ خواجہ حسن رحمۃ اللہ علیہ (۲۱ تا ۱۱۰ھ) نے بصرہ میں اس نور کی شمع روشن کی تو بسطام میں ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ (م، ۲۶۱ یا ۲۶۴ھ) نے ان کیفیات سے سالکین کے قلوب کو توحید کی تجلیات سے گرمایا۔ علم و عرفان کا مرکز، بغداد، حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ (م، ۲۹۸ھ) کے شرح صدر سے بقعۂ نور بن گیا۔

marfat.com

اس عرصہ میں دین کے باقی علوم کے ساتھ ساتھ علم تصوف کو بھی از حد مقبولیت حاصل ہوئی۔ بقیہ علوم پر دسترس تو مطالعہ سے حاصل ہو جاتی ہے لیکن تصوف عملاً کرنے سے تعلق رکھتا ہے اور علم تصوف کی یہی خاصیت اسے باقی ماندہ علوم سے ممتاز کرتی ہے۔ کتابیں پڑھ کر کبھی کوئی صراف نہیں بنا، اس کے لیے کسی صراف سے عملی تربیت لینا ضروری ہے۔ تصوف ہر لحاظ سے ایک سائنس ہے۔ جیسے سائنس کو مطالعہ سے تجربہ گاہ تک لانے میں ہزار یے (milinium) صرف ہوئے ایسے ہی تصوف کے مشاہدات اور کیفیات کو سائنسی شکل دینے میں بھی کئی صدیاں صرف ہوگئیں، اگرچہ کیفیاتی تصوف تو دوسری اور تیسری صدی ہجری میں ہی ظاہر و باہر ہو چکا تھا مگر تصوف کا نصاب مرتب کرتے ہوئے بڑوں بڑوں کے دل دہل گئے۔ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (۴۵۰ تا ۵۰۵ھ) نے تصوف سے حاصل شدہ انکشافات میں سے حقیقت وحی کا تذکرہ کیا ہے[2] مگر یہاں تک پہنچنے کے لیے ضروری نصاب اور حقیقت وحی کی کیفیت کے بیان سے پہلو تہی کر گئے۔ یہی وجہ ہے کہ علمِ تصوف کئی صدیوں تک سینہ بہ سینہ ہی سفر گزیں رہا یہاں تک کہ ملکِ اُزبکستان کے شہر بخارا کی نواحی غیر معروف بستی غُجدوان کے باسی حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ (م، ۶۱۷ھ) نے بالآخر یہ سکوت توڑا اور ہشت اصولی مختصر مگر جامع، سہل مگر پُر اثر نصاب ترتیب دیا۔[3] یہ تعلیم ظاہر سے باطن میں سرایت کر کے انسان کے اندر ایک انقلاب پیدا کر دیتی ہے۔ حضرت غُجدوانی رحمۃ اللہ علیہ نے راستہ تو کھولا مگر اُن کے چھ پُشتوں بعد حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ (۷۱۷ تا ۷۹۱ھ) تک کسی کو اس میں ترمیم و اضافہ کی ہمت نہ ہو سکی۔ غالباً اِس میدان میں بھی مقلدانہ روش نے ہی محققانہ روشنیوں کو مستور رکھا۔ خواجہ بہاءالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے تین اصولوں کا اضافہ کیا[4] اور ایک بار پھر لمبے عرصہ کے لیے اُفق طریقت پر خاموشی چھا گئی، یہاں تک کہ اس سکوت میں ارتعاش پیدا کرنے کا کام ہندوستانیوں کے سپرد ہوا۔ مشرقی پنجاب کے گاؤں سرہند کے شیخ احمد نے کمرِ ہمت باندھی جنہیں شاید اسی کام کی بناء پر مجدد الف ثانی ایسا لقب عطا ہوا کہ اس میں اصل نام بھی چھپ کر رہ گیا۔ آپ نے سلوک میں لطائف، حقائق اور ماورٰی مقامات کا ایسا نصاب متعارف کرایا جس سے میدان تصوف میں ایک حقیقی انقلاب برپا ہو گیا۔ اسے صوفیہ میں از حد پذیرائی ملی اور آج بھی یہ طریقہ برصغیر پاک و ہند کے علاوہ بنگلہ دیش، افغانستان اور وسطی ایشیائی ممالک کے مذہبی حلقوں میں بے حد مقبول ہے۔

marfat.com

لطائف کو آسانی سے یوں سمجھا جا سکتا ہے، انسانی اعضاء کو نام دیے جانے سے قبل ماہرینِ طب کو آپس میں گفت وشنید میں دشواری پیش آتی کیونکہ اعضاء تو موجود تھے مگر انہیں کسی نام سے پکارا نہ جاتا تھا۔ پہچان اور سہولت کی خاطر انسانی جسم کے اعضاء کے نام رکھ لیے گئے اور رہتی دنیا تک بوقت ضرورت نام سازی کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ان میں سے دل، دماغ، جگر، گردے، پھیپھڑے ایسے اعضاء ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی عضو کام چھوڑ دے تو انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے اسی لیے انہیں اعضاءِ رئیسہ کہا جاتا ہے۔ روح بھی ایسے ہی بے شمار اعضاء پر مشتمل ہے۔ ان کی اسم گری اہم تو تھی لیکن اہم تر یہ بات تھی کہ نام دینے والا خود ان اعضاء سے واقف بھی ہو۔ اس نگری کے باسیوں کی زبان ویسے ہی گنگ تھی۔ اس کام کے لیے ہمت وتوفیق کی مہر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر لگائی جا چکی تھی۔ آپ نے روح کے پانچ اعضاء کو ان کی بالیدگی اور نشو ونما کے لیے زندگی پایا، گویا ان روحانی اعضاءِ رئیسہ کو آپ نے صوفیہ کی آسانی اور پہچان کے لیے نام دے دیے۔[۵] روح ایک لطیف شے ہے لہٰذا اس کے اعضاء کو لطائف کہا گیا۔ اعضاءِ رئیسہ چونکہ زندگی کے ضامن ہیں اس لیے ان کی حفاظت کے لیے غذائیں، دوائیں اور معالجے باقی اعضاء کی نسبت زیادہ تکلف سے وضع کیے گئے۔ اسی طرح لطائفِ رئیسہ کی صحت اور نشو ونما کے لیے ذکر کی غذا، فکر کی دوا اور نور کا علاج تجویز کیا۔ اس دریافت نے عملاً دنیاءِ تصوف میں انقلاب برپا کر دیا۔ وہ منزل جسے پہلے عزلت گزینی اور ترکِ موالات کی بنا حاصل کرنا جوئے شیر لانا تصور کیا جاتا تھا اب گھر بیٹھے، معاش میں مصروف رہتے ہوئے ممکن ہو گیا۔ اس طرح حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تاریخِ تصوف میں واحد شخصیت ہیں جنہوں نے ایک تیر سے دو شکار کرتے ہوئے ظاہر و باطن کو ایک ساتھ نشانہ بنایا۔ ظاہر معاش میں مصروف ہے تو باطن معاد میں، ظاہر شریعت سے آراستہ ہو رہا ہے تو باطن نورِ خداوندی سے پیراستہ۔ قلب عملاً ذاکر ہو کر اس حدیث مبارک کا مظہر بن جاتا ہے۔

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُئو مِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰه

ترجمہ: مومن کی فراست سے محتاط رہو کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔[۶]

لطائف کے تذکرے کے بعد حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے حقائق کے نازک ترین موضوع کو بھی چھیڑ ڈالا۔ یہ منکشف کیا کہ حقائق کی دو صورتیں ہیں، حقائقِ الٰہیہ اور حقائقِ انبیاء (علیہم الصلوۃ والسلام)۔

marfat.com

حقائقِ الٰہیہ میں حقیقتِ صوم (روزہ)، حقیقتِ صلٰوۃ، حقیقتِ قرآن اور حقیقتِ کعبہ شامل ہیں جبکہ حقائقِ انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام، حقیقتِ ابراہیمی، حقیقتِ موسوی، حقیقتِ عیسوی، حقیقتِ محمدیہ (ﷺ) اور حقیقت احمدیہ (ﷺ) پر مشتمل ہیں۔ زیادہ تر صوفیہ کو حقائقِ الٰہیہ میں سے گزارا جاتا ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ اکثر اولیاء اللہ توحیدی نعرے بلند کرتے نظر آتے ہیں۔ حقیقت الٰہیہ کی تجلی کا ایک مظہر ''کشف المحجوب'' میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کا یہ قول ہے ''بیوی بچوں کو ہر کام سے زیادہ اہمیت نہ دو کیونکہ اگر وہ اللہ تعالےٰ کے دوست ہیں تو اللہ تعالےٰ اپنے دوستوں کو ضائع نہیں کرتا، اور اگر وہ اللہ تعالےٰ کے دشمن ہیں تو تجھے اس کے دشمنوں سے کیا تعلق؟'' سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اس عبارت پر یوں تبصرہ فرماتے ہیں ''اس مسئلہ کا تعلق غیر اللہ سے قطع تعلق سے ہے۔'' حقیقتِ الٰہیہ کے ورود کا ایک مظہر ''ذکرِ خیر'' میں حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول یہ شعر ہے۔ ؎

اللہ کولوں منگ دعائیں، سوئی دھاگے تائیں
اللہ منگیاں ہر دم دیندا، بندہ دیندا ناہیں

ترجمہ: سوئی دھاگے کی سی معمولی ضروریات کے لیے بھی اللہ تعالےٰ ہی کی طرف رجوع کرو، کیونکہ یہ وہی ہے جو مانگنے پر عطا کرنے کے لیے ہر دم تیار رہتا ہے جبکہ بندہ یہ کچھ نہیں کرتا۔

جن حضرات کو حقائقِ انبیاء، خصوصاً حقیقتِ احمدیہ (ﷺ)، کے انوار سے حصہ نصیب ہوا اُن کی روح سدا رسالت کے نعروں سے گونجتی نظر آتی ہے ذرا اس کا ایک انداز ملاحظہ ہو:

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشیِ رحمت کا قلمدان گیا

یہ شعر[8] احمدی تجلی (ﷺ) کا ایک پرتو ہے۔ حقیقتِ محمدیہ ﷺ کا اظہار بھی ملاحظہ ہو[9]:

فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانیِ احمد
زمیں پر کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار
جو انبیاء ہیں، آگے تری نبوت کے
کریں ہیں امتی ہونے کا، یا نبی! اقرار

marfat.com

ایسے صوفیہ کی تعداد نہایت قلیل ہے جنہیں دونوں حقائق سے حصہ دیا گیا اور جنہیں یہ حصہ دیا گیا ان کی کیفیات میں توازن اور ٹھہراؤ دکھائی دیتا ہے۔ خود حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ صوفیہ کی اسی جماعت میں ہوئے ہیں۔ ایک جانب وہ آسمان پر کھڑے عرش کے کنگروں کو ہاتھ ڈالتے نظر آتے ہیں تو دوسری طرف سنت کی ادائیگی کی خاطر تھوڑی دیر قیلولہ کرنے کو قیام اللیل اور صوم النہار کی عبادات سے اہم گردانتے ہیں۔ ۱۱

لطائف اور حقائق کی سادہ سی تعلیم فلسفہ، دلائل، وعظ وغیرہ کی ثقیل گھمن گھیریوں سے یکسر پاک ہے۔ نم آنکھیں ہیں تو خمیدہ، زبان ہے تو خاموش۔ تسبیح ہے نہ مالا ہے، کچھ اس کا بھید نرالا ہے۔ اسے ہر مسلمان کبھی بھی شروع کر کے اس سے اپنی لگن، ظرف، سکھانے والے کے کمال اور اللہ تعالیٰ کے کرم کے موافق حصہ وصول کر سکتا ہے۔

مختلف شعبہ ہائے زندگی میں کام کرنے والوں کی اپنی ایک مخصوص زبان ہوتی ہے۔ ہر فیلڈ کی طرح علمِ فقہ، تفسیر و حدیث، علمِ کلام و فلسفہ وغیرہ کے اپنے اشارات و اصطلاحات ہیں۔ ایسے ہی ہر شعبہ سے متعلقہ افراد کی اپنی ایک درجہ بندی ہوتی ہے جس سے عموماً اس فیلڈ کے لوگ ہی شناسا ہوتے ہیں یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام کی درجہ بندی کا تذکرہ تو قرآنِ پاک میں موجود ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ

ترجمہ: ہم نے ان رسولوں میں سے بعضوں کو بعضوں پر فضیلت بخشی۔ ان میں سے کسی سے اللہ تعالیٰ خود ہم کلام ہوا، کسی کو اُس نے دوسری حیثیتوں میں بلند درجوں پر فائز کیا۔ (القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۲۵۳)

ایسی ہی درجہ بندی فقہاء، محدثین، مفتیانِ شرعِ متین کے ہاں بھی پائی جاتی ہے۔ صوفیہ کے ہاں قربِ الٰہی اور رسول اللہ ﷺ کے انوار سے تزئین کی بنیاد پر پہچان کی خاطر درجہ بندی ہونا کچھ عجب نہیں۔ اس راہ کے سالکین کو دوسرے سالک کا درجہ معلوم کرنے کے لیے کسی سے پوچھنے کی احتیاج نہیں رہتی بلکہ اُس مقام، لطیفہ یا حقیقت کے انوار کا ورود دیکھ کر معلوم کر لیتے ہیں کہ سالک کس درجہ پر فائز ہے۔ یہ انوار صرف روحانی ہی اثر نہیں رکھتے بلکہ طبعی طور پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان اثرات کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔ سائیں مغلی شاہ ناظرہ قرآنِ پاک پڑھے ہوئے تھے مگر دورانِ تراویح حافظ کی غلطیاں

marfat.com

درست کرنے لگے۔شیخ (حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ)کے استفسار پر بتایا کہ نماز میں حسبِ معمول حقیقتِ قرآن کا فیض (نور) لیتے ہوئے قرآنِ پاک کی زیرِ تلاوت آیت کے ٹکڑے حافظ کی طرف جاتے اور اپنی طرف آتے دکھائی دیتے۔جہاں حافظ کو متشابہ لگتا،سائیں مغلی شاہ اپنے سامنے سے گزرنے والے ٹکڑے سے دیکھ کر بتلا دیتے۔شیخ نے سن کر آئندہ ایسا کرنے سے منع فرمایا مبادا خدائی رازوں کی افشائی اُن کے لیے کوئی فتنہ بن جائے۔[۱۲] ایسے رازہائے درونِ خانہ معلوم ہونے کے باوجود ہونٹوں کو سیئے رکھنا کتنا بڑا امتحان ہے، یہ کوئی صوفی جان سکتا ہے یا مجروحِ عشق۔یہ طبعی اثرات بالارادہ یا بلا ارادہ ظاہر ہو کر رہتے ہیں۔اتنی بڑی دولت کو اس قدر آسان طریقہ سے ہر مسلمان کی پہنچ میں لا کھڑا کرنا یقیناً حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا ہی کارنامہ ہوسکتا ہے۔یہ وہی دولت ہے جسے آپ سے پہلے پُر اسرار بنا کر رکھا گیا تھا، ہر شخص اِسے شجرِ ممنوعہ بنا کر پیش کرتا مگر آج یہ شجرِ طریقت ہر باہمت شخص کی دسترس میں ہے۔

ماضی قریب میں گزرنے والے بزرگوں میں سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ایسی ہستی ہیں جن پر اہلِ سنّت کے تقریباً تمام مسالک متفق ہیں اسی طرح طریقت کے تمام سلاسل بھی آپ پر متفق نظر آتے ہیں۔آپ کا مشہور رسالہ ''الانتباہ فی سلاسلِ اولیاء اللہ'' ان سلاسلِ طریقت کے تذکرے سے مزین ہے جن سے منسلک رہ کر آپ نے کسبِ فیض کیا۔اُن کی یہ تحریر مجددیہ طریق سے شروع ہوتی ہے، قادریہ سے تعلق کی تفصیل بیان کر کے پھر مجددیہ طریق کے تعارف پر آپہنچتی ہے۔بعد ازاں مشائخِ نقشبندیہ کے چند خطوط نقل کیے گئے ہیں۔اس کتاب میں انہوں نے نو سلاسل سے اپنی وابستگی کا ذکر کیا ہے جن میں سے تقریباً نصف ضخامت مجددی سلوک پر مبنی ہے۔ولی اللہی طریقت تمام سلاسل کا مرکب ہے لیکن اس کے باوجود ان پر مجددی سلوک کی چھاپ اتنی گہری ہے کہ وہ درحقیقت مجددی طریقت ہی معلوم ہوتی ہے۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اَطِیْعُوا اللّٰہ (اطاعتِ الٰہی) اور اَطِیْعُوا الرَّسُوْل (اطاعتِ رسول ﷺ) میں ایسا قرآنی توازن دکھائی دیتا ہے کہ خال خال ہی کہیں نظر آئے گا۔توحید کا ذکر یوں ملتا ہے ''انسان ماسوٰی اللہ کی توجہ سے خالی ہو جائے ،اور جب تک دل ماسوٰی اللہ میں گرفتار ہے، اگرچہ تھوڑا ہی ہو،توحید والوں میں شامل ہونے کا حقدار نہیں کہلا سکتا۔''[۱۳] جب کبھی اَطِیْعُوا الرَّسُوْل کا ذکر آیا تو اپنے ہی ترتیب شدہ سلوک کے متعلق یوں گویا ہوئے ''اِس (مجددی سلوک) کے تمام کمالات فقط

marfat.com

آپ ﷺ کی تابعداری سے وابستہ ہیں۔ جسے یہ تابعداری نصیب ہوئی فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِیْماً (بے شک عظیم کامرانیوں نے اُس کے قدم چومے) اور بِنا تابعداری کے فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالاً بَعِیْدًا (بلاشبہہ وہ گمراہ ہوکر دور جا پڑا)۔[۱۴]

آپ نے طریقت میں اظہارِ بیان کی ایک نئی طرح ڈالی جس کے مطابق چاہے کسی بھی قول و فعل میں اشکال نظر آئیں اور بھلے کسی انداز کے ہوں، بلا استثناءِ شخصیت و سلسلہ اُسے واضح کرنا ایک فریضہ سمجھ کر ادا کیا۔ اس بارے میں یہ لحاظ بھی گوارا نہ کیا کہ کہنے والا کس سلسلۂ طریقت سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ کی نظر سے اپنے ہی سلسلے کے ایک بزرگ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول گزرا "میں اَطِیْعُوا اللّٰہ میں اس قدر گرفتار ہوں کہ اَطِیْعُوا الرَّسُوْل سے بھی شرمندہ ہوں، اُولِي الْاَمْر کی اطاعت کی تو کوئی صورت ہی نہیں۔" اس پر آپ نے آیت مَنْ یُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ[۱۵] کا حوالہ دیتے ہوئے ایک مکتوب تحریر فرمایا جو اہلِ ذوق کے پڑھنے اور سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے۔[۱۶]

مجددی سلوکِ لطائف دودھاری تلوار ہے۔ اس میں لطائف کے انوار کا منکشف ہونا بڑی سعادت ہے مگر بعض اوقات دورانِ مراقبہ ارتکازِ توجہ کے وقت منکشف ہونے والے نور پر اس وہم کے احتمال کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا کہ یہ نور حقیقی ہونے کی بجائے تصوراتی ہو اور سالک ترقی کرنے کی بجائے اِسی وہم میں گرفتار ہو کر رہ جائے کہ وہ خدائی انوار سے بہرہ بند ہوتا جا رہا ہے۔ اس کا حل شیخِ کامل رہنمائی کے ذریعہ تو کرے گا ہی، لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ سالک کی وہمی کیفیت اُسے باغی بنا دے اور شیخ کی رہنمائی اسی بغاوت میں ہی بہ جائے۔ معاشرتی برائیوں کو روکنے کا اعلیٰ ترین درجہ برائی کو ہاتھ سے روکنا ہے، مگر یہ پُر اثر جنس مذہب کی مارکیٹ میں نہایت کم یاب ہے۔ ایسے ہی ان توہمات سے نکالنے کا اعلیٰ درجہ صوفیوں میں بھی خال خال ہی نظر آتا ہے۔ کئی نسلوں بعد ایک آدھ مردِ کامل ایسا پیدا ہوتا ہے جو اپنی آستینوں میں یدِ بیضا لیے پھرتا ہو۔ غالباً اسی خدشے کے پیشِ نظر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے ان لطائف کا تعلق چند روحانی بیماریوں سے بھی بیان کیا ہے۔ مثلاً لطیفۂ روح کا تعلق غصہ سے ہے، جیسے جیسے لطیفہ روح منکشف ہوگا ساتھ ساتھ غصہ قابو میں آتا جائے گا۔ غصہ ختم کرنا مطلوب نہیں بلکہ اس کا ضبط میں لانا مقصود ہے۔ کچھ مقامات و معاملات ایسے ہیں جہاں غصہ آنا عین منشاءِ الٰہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں پر جہاد کے موقع پر غصہ آنا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر خواہ مخواہ غصہ انہیں دین سے متنفر کرنے کا باعث بن سکتا ہے اس لیے

marfat.com

غصہ قابو میں رہنا چاہیے یعنی صرف بوقتِ ضرورت ہی اس کا اظہار ہو۔اگر سالک لطیفۂ روح کا نور تو محسوس کرے لیکن اس کا غصہ قابو میں نہ ہو تو کاملین اس کے انکشافِ نور کو وہم ہی قرار دیں گے، سالک بھلے اس انکشاف میں کتنا ہی پختہ اور راسخ کیوں نہ ہو۔مجددی سلوک کا یہ پہلو اکثر صوفیوں کی نظر سے پوشیدہ ہے یا جان بوجھ کر چھپایا جاتا ہے کیوں کہ مشائخ کے لیے مریدوں کو انوار کی قوسِ قزح اور انکشافات کی الکھ نگری کے سحر میں مگن رکھنا ان بیماریوں کا علاج کرنے سے کہیں سہل ہے۔انوار کے ذریعے ان امراض کا قلع قمع کرنا ہر کہ ومہ کے بس کا روگ نہیں لہٰذا صرف دنیائے انوار کے سحر انگیز حسن کی میٹھی قید سے باہر نہیں آنے دیا جاتا۔لیکن وہ مشائخ جو انہیں انوار کی وساطت سے اِن بیماریوں کا علاج کرنے کا فن جانتے ہیں وہی حقیقتاً صوفی کہلانے کے حقدار ہیں۔متاخرین میں اس کی خوبصورت ترین مثال میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔یہی صورتِ احوال باقی لطائف کے ساتھ بھی ہے۔مبتدیوں کے لیے یہاں باقی ماندہ لطائف اور ان سے منسلک بیماریوں کا ذکر دلچسپی کا باعث ہوگا۔لطیفۂ قلب سے شہوت، لطیفہ روح سے غصہ، لطیفۂ سرّ سے حرص ولالچ، لطیفۂ خفی سے حسد وبخل جبکہ لطیفۂ اخفیٰ سے تکبر وغرور منسلک ہیں۔

کامل مشائخ کبھی انوار کے ورود سے، کبھی مرید کے معاملات سے، اور بعض اوقات دونوں کے امتزاج سے لطائف کے منکشف ہونے کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔اگر کوئی سالک خود کو ان لطائف کے انوار میں غرق دیکھے لیکن موقع میسر آنے پر شہوانی درندگی پر اتر آئے، بخیل اتنا ہو کہ مسکین ہمسایہ بھوکا سونے پر مجبور ہو، یتیم سائل کو دیکھ کر دھکے دینے پر اتر آئے، مبلّغ اور پیر ہو کر تکبر میں فرعون کو پیچھے چھوڑتا ہو، تو کون ہے جو اُسے کچھ بھی مقام دینے کے لیے تیار ہو؟ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ نے اپنے ایک خلیفہ کو کیا خوب خط لکھا ''تم پیر ہو چکے، اب انسان بننے کی کوشش کرو۔پیری کے گھمنڈ میں انسانیت کے حصول سے غافل نہ ہو بیٹھو۔''[۱۷]

معرفتِ الٰہی کے حصول کی خاطر حقائقِ اشیاء تک رسائی اکثر صوفیہ کے نزدیک اس قدر مشکل تھی کہ وہ مقصودِ حقیقی کے علاوہ کسی دوسری جانب متوجہ نہیں ہو سکے۔وہ کسی دوسری جدوجہد میں مصروف ہو کر معرفتِ الٰہی سے غافل ہو جانے کے خدشے میں مبتلا نظر آتے ہیں۔حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ اس جہت سے بھی منفرد حیثیت کے مالک ہیں۔انہوں نے حکومت کے غیر شرعی اور مشرکانہ احکامات کے خلاف لسانی، قلمی جہاد شروع کیا۔اُن کا پالا ہندوستان کے مضبوط ترین مغل بادشاہ جلال الدین محمد اکبر اور اس کے بیٹے

marfat.com

نورالدین محمد جہانگیر سے پڑا، جس کے عوض انہیں گوالیار کے قلعہ میں قید و بند کی صعوبتیں جھیلنا پڑیں۔ زندانِ گوالیار، نفسِ مطمئنہ کی آزادی کا پیغام ثابت ہوئی۔ اُن کے سینے کا نوریوں چمکا کہ بادشاہ کے غیر مسلم قیدی کلمۂ طیبہ کا ورد کرنے لگے اور کلمہ گو سرکارِ دو عالم ﷺ کی زلفِ واللیل کے اسیر ہو گئے۔ ایک سال بعد ہی جہانگیر نے باعزت رہائی کے احکامات جاری کر دیے۔ بعض مؤرخوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بادشاہ نے سیاسی مجبوریوں کے علاوہ مجدد علیہ الرحمۃ کے آقا ﷺ کی خواب میں آمد اور حکم کے پیشِ نظر رہائی کے پروانے پر دستخط کیے۔[۱۸] حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو اس معاملے میں قدرت کی جانب سے یہ اعزاز نصیب ہوا کہ وہ اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں دینِ اکبری منسوخ کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ انہوں نے اس ضمن میں پیش آنے والی دینی مصروفیات کے علاوہ سیاسی مصروفیات کو راہِ تصوف کی رکاوٹ سمجھنے کی بجائے انہیں بھی رفعتِ منازل کے لیے سیڑھی بنالیا۔ انہوں نے اس سیڑھی کی گردن پر پاؤں رکھا اور عرشِ اعظم کے نوری پردوں کے پار جھانکنے لگے۔ کیا اس سے بڑا کوئی کارنامہ ہو سکتا ہے؟ کیا ہمارے آج کے تمام علماء ومشائخ مل کر بھی یہ کارنامہ سرانجام دے سکتے ہیں؟ نظامِ مصطفیٰ ﷺ کی منزل قریب آئی تو چند وزارتوں کے عوض اپنے مطالبہ سے اس طرح دستبردار ہوئے کہ آج تک دوبارہ اس نعرہ اور تحریک کی جرأت پیدا نہ ہو سکی۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے کارنامے اتنے کثیر جہتی ہیں کہ ان کا احاطہ چند صفحات میں کرنا ناممکن ہے۔ شریعت کے احیاء کا معاملہ ہو یا دینِ اکبری کی تنسیخ کا، سلوک کے نصاب کا مسئلہ ہو یا طریقت کو شریعت کے تابع کرنے کا، وحدت الوجود کے پردے میں بعض لوگوں کی طرف سے پھیلائے جانے والے مشرکانہ خطرات کا ادراک ہو یا مقامِ نبوت (ﷺ) پر رکیک حملوں کا، ائمہ اہلِ بیت رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی تعظیم کا تعین ہو یا صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی تکریم کا، یہ شخص ہر محاذ پر چوکنا نظر آتا ہے۔ ہاتھ میں وہ تمام ہتھیار موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ نے عطا کر رکھے ہیں یہاں تک کہ انوارِ خداوندی کا وہ ہتھیار جو زیادہ تر صوفیہ نے آخرت کے لیے سنبھال رکھا تھا اسے بھی اللہ تعالیٰ کے دین اور رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے لیے استعمال کرنے سے گریز نہ کیا۔ کشمیر سے واپسی پر جہانگیر سانس کی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ اطباء کے معالجوں سے ناامید ہو کر اعیانِ مملکت کو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا (جو غالباً لشکر کے ہمراہ تھے)۔ آپ نے دعا کا وعدہ اس شرط کے ساتھ فرمایا کہ جہانگیر اب تعمیرِ مساجد کا اہتمام کرے گا (اکبر کے دور میں مساجد کی تعمیر پر پابندی لگا دی گئی تھی)۔ جہانگیر نے کہا "گفتن از شما، و کردن از ما۔" [ترجمہ: کہنا

marfat.com

آپ کا، کرنا ہمارا۔ یعنی آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔] حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی، اسی رات بادشاہ کو مرض سے افاقہ ہوگیا۔ جب سرہند کے قریب پہنچے تو بادشاہ نے آپ سے کہا ''شیخ جیو (یعنی حضرت مجدد)! چونکہ آپ کی دعا سے ہمیں شفا نصیب ہوئی لہٰذا ہم آپ کے گھر کے کھانے سے ہی کھانے کا پرہیز توڑیں گے۔''[۱۹] سلبِ امراض کا فن کچھ تو ناپید ہوگیا، اور جو موجود ہے وہ زیادہ تر اپنی یا اپنی اولاد کی خاطر سہولتیں خریدنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے اس فن کو کیسے استعمال فرمایا اور وہ بھی اللہ کے گھر کی تعمیر سے مشروط۔ اس واقعے میں ایک طرف آپ کا حقیقتِ عیسوی کے استعمال پر کمال نظر آتا ہے تو دوسری جانب اس خدائی نعمت کو معبودِ حقیقی کے راستے میں لٹا دینے میں یکتائی۔

انہوں نے ایسے تصوف کی داغ بیل ڈالی جو صوفی کو قم باذن اللہ کی باطنی طاقت کے ساتھ بازوئے حیدر بھی عطا کرتا ہے جن کے بغیر رسمِ شبیری کا تصور ممکن نہیں۔ انہوں نے طریقت و حقیقت کو صدیقی سوز اور خیبر شکنی کا حسین امتزاج بخشا۔ شیخِ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مزاج کی جھلک ان کے سلسلہ میں صدیوں بعد آنے والے متوسلین میں بھی نظر آتی ہے۔ ۱۷۹۹ء میں داغستان کے موضع گمری میں پیدا ہونے والے امام شامل اسی سلسلہ طریقت سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے ۱۸۳۰ء میں روسی افواج کے خلاف اپنی جدوجہد کا آغاز کیا اور ۱۸۳۷ء سے ۱۸۵۹ء تک بائیس برس کے لیے ایک طرف ان کا مردانہ وار مقابلہ کیا تو دوسری جانب داغستان کے بائیس اضلاع میں شرعی حکومت قائم کی۔ یہ دور بعد میں ''عہدِ شریعت'' کے نام سے مشہور ہوا۔ ۲۵ اگست کو داغستان کا یہ ہر دلعزیز رہنما اور روسی استعمار کے خلاف مسلح جدوجہد کا کامیاب قائد، ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوگیا اور یوں تاریخ کا ایک خوبصورت باب اختتام کو پہنچا۔[۲۰]

طالبان نے ایک سپر پاور سے پنجہ آزمائی کے بعد اب دوسری سے برسرِ پیکار ہو کر خود کو مجددی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کاش کوئی انہیں اس جرأتِ بے فراست سے روک سکتا۔ مجددی ہونے کے باوجود وہ آپ کی حیاتِ طیبہ کے اس رخ کا ادراک نہ کر سکے کہ انتہائی اثر و رسوخ اور کامیابیوں کے باوجود حکومت کے حصول کی خواہش حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ پر کبھی غلبہ نہ پا سکی۔ اسی لیے ان کی جدوجہد میں کہیں برسرِ اقتدار آنے کی موہوم سی آرزو بھی نظر نہیں آتی، بلکہ انہوں نے اُس وقت کی مہیا قیادت سے ہی دینِ اسلام کا کام بھرپور انداز سے لینے کا فیصلہ کیا اور اس فیصلہ پر ثابت قدمی ان کے عہدۂ مجددیت کی طرف سنگِ میل ثابت ہوئی۔ مجھے امام شامل، طالبان اور اپنے مذہبی رہنماؤں میں یہی سب سے بڑا اخلاء

marfat.com

دکھائی دیتا ہے کہ یہ لوگ بادشاہوں سے کام لینے پر تیار نہیں ہوتے بلکہ ہر قیمت پر خود بادشاہ بننے کی آرزو ہمیشہ چٹکیاں لیتی نظر آتی ہے جبکہ شیخِ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی فراست کی روح اسی خواہش پر غلبہ پانے میں تھی ۔بادشاہت کی یہی خواہش خدا اور رسول ﷺ سے دوری کا باعث بنتی ہے۔ یہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی فہم وفراست کا ہی نتیجہ تھا کہ مغلیہ خاندان کے بادشاہوں میں سے ایک کے ہاتھوں فقہ کی مشہور کتاب ''فتاوٰی عالمگیری'' مرتب ہوئی جو آج بھی فقہ حنفی میں مشعلِ راہ ہے۔اس سے پہلے یہ کام بوریا نشین علماء وفقراء ہی کے ذمہ تھا مگر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا تصرف ہے کہ خدائی نور بادشاہوں کے سینوں سے بھی ظاہر ہونا شروع ہو گیا۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ ہمہ گیر ولایت کے حامل تھے۔انہوں نے اپنے مکاشفات میں جو کچھ دیکھا بلا کم وکاست بیان کر دیا۔وہ بزرگان کا ذکر سلاسل سے نسبت کے لحاظ سے کرنے کی بجائے اللہ تعالےٰ سے وابستگی کے حوالے سے کرتے ہیں جس سے ان کی طریقت (وراثتی اور) روایتی تعصب سے پاک نظر آتی ہے۔اللہ تعالےٰ نے مختلف سلاسل کے بزرگان کے مقامات سے آپ کو آگاہی بخشی تو ان کا ذکر اپنے شیخ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب ایک مکتوب میں یوں فرمایا:

''عرش پر اس قدر عروج واقع ہوا کہ مرکزِ زمین سے لے کر عرش یا اس سے کچھ کم تک اور حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ کے مقام تک ختم ہوا۔اس مقام کے اوپر بلکہ اسی مقام میں تھوڑی سی بلندی میں چند مشائخ مثل شیخ معروف کرخی علیہ الرحمۃ اور شیخ ابوسعید خراز علیہ الرحمۃ تھے اور باقی مشائخ میں بعض اس مقام کے نیچے مقام رکھتے تھے اور بعض مشائخ اسی مقام میں تھے لیکن ذرا نیچے مثل شیخ علاء الدین سمنانی اور شیخ نجم الدین کبرٰی رحمۃ اللہ علیہما کے اور اس مقام کے اوپر امامانِ اہل بیت اور ان کے اوپر خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔''[۲۱]

''استطاعت مع الفعل کا مسئلہ منکشف ہو گیا ہے۔فعل سے پہلے انسان کچھ قدرت نہیں رکھتا، فعل کے ساتھ ہی قدرت بخشی جاتی ہے۔یہ استطاعت، اسباب (کے مہیا ہونے) اور اعضاء کی سلامتی پر منحصر

marfat.com

ہے جیسا کہ علماء اہل سنت نے ثابت کیا ہے۔اس مقام میں اپنے آپ کو حضرت خواجہ (بہاءالدین) نقشبندی قدس سرہٗ کے قدم پر پاتا ہوں، آپ اسی مقام میں ہوئے ہیں۔حضرت خواجہ علاءالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اس مقام سے حصہ حاصل ہے۔اِس سلسلہ عالیہ کے بزرگوں میں سے حضرت خواجہ عبدالخالق غُجدوانی قدس سرہٗ اور مشائخِ متقدمین میں سے حضرت خواجہ معروف کرخی، امام داؤد طائی، خواجہ حسن بصری اور حضرت حبیب عجمی قدس سرہم اسی مقام میں تھے۔'' ۲۲

یہ حقیقت قارئین کے پیشِ نظر رہے کہ ان میں سے زیادہ تر بزرگ سلسلہِ نقشبندیہ سے تعلق نہیں رکھتے۔

بڑے لوگوں کو اکثر متنازعہ بنادیا جاتا ہے، اس دستبرد سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی محفوظ نہ رہ سکے۔اس کی بہت سی وجوہات ہوسکتی ہیں۔بڑے لوگوں کی فراست اور بصیرت (Vision) لامحدود ہوتی ہے لہٰذا اس تک ذہنی وقلبی رسائی ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہوتی، اس لیے ان کے نظریات پر اپنی اپنی سمجھ کے مطابق تبصرے شروع ہو جاتے ہیں۔بعض لوگ حسد کی بنیاد پر بھی یہ کام کرتے ہیں۔حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کو متنازعہ بنانے کی بھرپور کوششیں کی گئیں، جن میں غیر اختیاری کوششیں بھی تھیں اور اختیاری بھی۔اوّل الذکر کی وجہ ناقدین کی کوتاہ پروازی تھی جبکہ ثانی الذکر میں حاسدوں کے علاوہ ایسے بلند پرواز لوگ بھی شامل ہو گئے جنہیں پیشہ ور ناقد کہا جاتا ہے۔ان ناقدین کا دائمی مشغلہ تخلیق میں سے تکنیکی کیڑے نکالنا ہوتا ہے۔ناقد کا کام تنقید ہے، تخلیق نہیں۔آخر ناقدین کے ساتھ بھی پیٹ کا جہنم لگا ہے۔تخلیقی صلاحیتوں سے عاری ہونے کی وجہ سے پیٹ کی آگ کو صرف تنقید کر کے ہی بجھاتے ہیں۔ادبی دنیا کے کئی ناقدین نے علامہ اقبال مرحوم کے کلام میں بہت سے تکنیکی غلطیاں دریافت کر کے دنیا کے سامنے پیش کر کے دکانیں چمکائیں اور روزی کمائی، مگر ان ناقدین میں سے ایک بھی نہ تو ایسی تخلیق پیش کر سکا اور نہ ہی ان غلطیوں کو دور کر کے درستی کرنے کے قابل ہوسکا۔یہ حقیقت آج بھی اپنی جگہ مسلّم ہے کہ اگر اِن ناقدین کے بیان شدہ عیوبِ تنافر سے کلام اقبال پاک کر دیا جائے تو وہی کلام سڑاند دینا شروع کر دے۔یہ تنقید

marfat.com

آج تک اقبال کی اقبالیّت پہ ذرہ برابر اثر انداز نہیں ہوسکی۔ اقبال کی طرح اس سرہندی شاہباز کو بھی بادِ مخالف کی تندی نے نیچا دکھانے کی بجائے اس کی رفعتِ منازل مین بیش بہا اضافہ کردیا۔ یہی عروج ان کے کمال، اللہ تعالےٰ کے ہاں قبولیت، دربارِ رسالت ﷺ میں منظوری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

لوگ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ''اَسْھَدُ اَن'' پر معترض رہے لیکن اس کا کیا کریں کہ مولائے رب للعٰلمین جل جلالہٗ اور اس کے حبیب رحمۃ للعٰلمین ﷺ کے ہاں ''اَشْھَدُ اَنّ'' کی جگہ ''اَسْھَدُ اَن'' قبول و منظور ہو چکی تھی۔ بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ناقدین اور اہلِ زبان عربوں کی عرب دانی سے کیا علاقہ، انہیں تو درِ محبوب (ﷺ) سے قبولیت چاہیے تھی جو مل چکی۔ آج عالمِ اسلام میں ایک مسلمان بھی ایسا ہے جو بلالؓ کے تلفظ کو غلط کہنے کی جرات کر سکے؟

آپ کے ہاں متقدمین کا ذکر نہایت ادب و احترام سے کیا جاتا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ [۲۳] کے متعلق صوفیہ کے مختلف فرامین ہیں۔ شیخِ جیلان جوانی میں شیخ حماد و باس کی صحبت میں رہا کرتے تھے (اللہ تعالےٰ دونوں پر اپنی رحمت نازل فرمائے) لہٰذا مؤرخینِ تصوف نے انہیں حضرت جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشایخ میں شامل کیا ہے۔ اُنہوں نے بحالتِ صحو فرمایا تھا کہ

> ''اِس عجمی (یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) کا ایک قدم ایسا ہے کہ اپنے وقت کے تمام اولیاء کی گردنوں پر ہوگا اور وہ یہ بات کہنے پر مامور ہوگا (یعنی انہیں حکم دیا جائے گا کہ یوں کہیں قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ)۔ وہ جس وقت یہ بات کہے گا تو تمام اولیاء اپنی گردنیں جھکا دیں گے۔'' [۲۴]

خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قول پر یوں تبصرہ فرمایا ہے:۔

> ''یہ کلمہ عُجب (تکبر) پر مبنی ہے۔ ایسے کلمات ابتدائے احوال میں غلبۂ سُکر کے باعث مشایخ سے ادا ہو جاتے ہیں۔'' [۲۵]

ایک بزرگ کے خیال میں شیخِ جیلان رحمۃ اللہ علیہ یہ کچھ کہنے پر مامور تھے جبکہ دوسرے چوٹی کے بزرگ کے نزدیک، جن کے نام پر طریقت کا باقاعدہ ایک سلسلہ جاری ہوا، یہ حالتِ سُکر کے کلمات میں

marfat.com

سے ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ سُکر کے ادا شدہ کلمات مریدوں کے لیے سند کا درجہ نہیں رکھتے۔ شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ ہر دو عبارات کو نقل کرنے کے بعد یوں تبصرہ فرماتے ہیں۔

''اِس کلام میں شیخ (عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) ہر لحاظ سے سچے ہیں خواہ یہ کلام اُن سے سُکر کے باعث ادا ہوُا ہو یا اِس کلام کے اظہار پر مامور ہوئے ہوں۔''[۲۶]

عجیب وغریب بات یہ ہے کہ ان ناقدین کی نظر میں معتوب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں کیونکہ وہ حضرت جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کو صرف اُس وقت کے اولیاء اللہ تک محدود سمجھنے کے قصوروار ہیں حالانکہ اس قصور میں شیخ حماد و باس بھی برابر کے شریک ہیں۔ یہ بات بھی سمجھ سے بالا ہے کہ شیخ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے درگزر کرنے میں کیا حکمت مضمر ہے جنہوں نے آپ کے اِس کلام کو نہ صرف کلمۂ عُجب کہہ ڈالا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اِسے صحوی کلام ماننے سے ہی انکاری ہیں؟

تصوف وطریقت کو ماورائے شریعت کوئی شے ثابت کرنے کے لیے جہاں غیروں نے تمام توانائیاں صرف کیں وہاں نام نہاد صوفیوں نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جبکہ طریقت کی میراث جو خلافت سے منسلک تھی اور ہے، ملوکیت میں بدل دی گئی جس کا فطری نتیجہ یہ نکلا کہ خرقہ ہائے سالوس کے پردے میں مہاجن، کعبے کے برہمن بنے بتوں کی طرح پجنے کے حریص نظر آتے ہیں۔ خلافت کی بجائے گدی نشینی کی روایت نے عقابوں کے لاتعداد نشیمنوں کو زاغوں کی آماجگاہ بنانے میں اہم کردار ادا کیا[۲۷] جبکہ حقیقتاً تصوف اِس دعا کے حصول کی عملی کوشش ہے

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ ط اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اِجْتِنَابَہٗ ط اَللّٰھُمَّ اَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْیَآءِ کَمَا ھِیَ[۲۸]

ترجمہ: اے ہمارے اللہ! ہم پر حق کو عیاں کردے اور اس کی اتباع عطا فرما۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارے اوپر باطل کو آشکار کردے اور اس سے اجتناب عطا فرما۔ اے ہمارے پالن ہار! ہم پر چیزوں کے حقائق کو ایسے ظاہر کردے، جیسی کہ وہ ہیں۔

علمِ تصوف دراصل اشیاء کے حقائق جاننے کا علم ہے۔ اس دنیا میں خوبصورت ترین اشیاء جن کے حقائق جاننے کی خواہش کسی مسلمان کو ہوسکتی ہے وہ اللہ تعالےٰ کی ایسی مصنوعات ہیں جو ہمیں اس کی

marfat.com

معرفت عطا کرتی ہیں بمثل نماز، روزہ، حج، کعبہ وغیرہ، ایسے ہی انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی نبوتون کے امتیازات کی حقیقتیں۔ جو شخص نماز ادا نہیں کرتا وہ اس کی حقیقت کیسے جان سکتا ہے؟ جن انسان کے دل میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی محبت جاگزیں نہیں ہوئی وہ کیسے ان حقائق سے آگاہی کی توقع رکھ سکتا ہے؟ ان دونوں میں سے تو ایک بھی خواہش ایسی نہیں جو شریعتِ محمدیہ ﷺ سے متصادم ہو۔ اگر حقیقتِ صلوٰۃ جانے بنا نماز ادا کر لی جائے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ لاہور سے راولپنڈی سو کر سفر کرنے والا اور راستے میں آنے والے تمام مناظرِ قدرت اور حسین مقامات کا بغور جائزہ لے کر ان کے ذریعہ صانع کو جاننے پہچاننے کی کوشش کرنے والا، کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ دونوں مسافروں کے راولپنڈی پہنچنے میں کوئی شبہ نہیں لیکن کیا کوئی ذی عقل ایسا ہے جو دونوں مسافروں کے سفر میں فرق کا ادراک نہ کر سکتا ہو؟

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: کیا وہ لوگ جو (حقائقِ اشیاء سے) بہرہ مند ہیں، اُن لوگوں کی مانند ہو سکتے ہیں جو حقائقِ اشیاء کا علم نہیں رکھتے؟ (القرآن، سورۃ الزمر، آیت نمبر ۹)

شاعری بغیر معنی جانے پڑھنے اور اُسی شعر کو معنی، تلمیحات، تشبیہات و استعارات کو جان کر مطالعہ کے امتیازات کو نہ سمجھنا کمال تجاہلِ عارفانہ ہے۔ شیخِ مجدد علیہ الرحمۃ نے ان تصورات کی پوری شدت سے نفی کی ہے کہ تصوف کے لیے ایسے اعمال و افعال ضروری ہیں جن کا شریعتِ محمدی ﷺ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ ان کی تعلیمات کا نچوڑ ہی یہی ہے کہ شریعت کو اپنا کر شرعی اعمال و افعال کی حقیقت جاننے کی کوشش کرو۔ اس راہ میں چلتے ہوئے اگر حقائق وا ہوں تو ان کا شریعت کی روشنی میں جائزہ لیا جائے۔

''آخرت کی نجات اور ہمیشہ کی خلاصی حضرت سید الاوّلین والآخرین ﷺ کی متابعت سے وابستہ ہے۔ آپ ہی کی متابعت سے حق تعالےٰ کی محبوبیت کا مقام حاصل ہو سکتا ہے اور آپ ہی کی متابعت سے تجلّیِ ذات سے مشرف ہوتے ہیں۔''۲۹

''شریعت کے تین جزو ہیں، علم، عمل اور اخلاص۔ جب تک یہ تینوں اجزاء متحقق نہ ہوں، شریعت متحقق نہیں ہوتی .....شریعت دنیا اور

marfat.com

آخرت کی تمام سعادتوں کی ضامن ہے اور کوئی ایسا دقیقہ باقی نہیں جس کے حاصل کرنے کے لیے شریعت کے علاوہ کسی اور طرف رجوع کرنے کی حاجت رہتی ہو۔ طریقت اور حقیقت، جن سے صوفیہ ممتاز ہیں، تیسرے جزو یعنی اخلاص کے کامل کرنے میں شریعت کے خادم ہیں۔ پس ان دونوں کی تکمیل سے صرف اور صرف شریعت کی تکمیل مقصود ہے۔''[۳۰]

علامہ اقبال مرحوم، مولٰنا روم کو اپنا پیر و مرشد قرار دیتے ہوئے یوں گویا ہوتے ہیں:۔

پیرِ رومی پیرِ ما روشن ضمیر
کاروانِ عشق و مستی را امیر

ترجمہ: بابائے روم، میرا روشن ضمیر پیر ہے کیونکہ وہ عشق و مستی کے قافلہ کا سالار ہے۔

علامہ مرحوم کا یہ پیرِ روشن ضمیر اخلاص کے متعلق مندرجہ ذیل رائے رکھتا ہے۔

آں بنائے انبیاء بے حرص بود
زاں چناں پیوستہ رونق ہا فزود

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام کے ہاتھوں تعمیر ہونے والی عمارات کی رونق آج بھی بحال ہے کیونکہ اُن کی نیتِ تعمیر میں لالچ اور ہوس کی آمیزش نہ تھی

اے بسا مسجد برآوردہ کِرام
لیک نبود مسجدِ اَقصاش نام

ترجمہ: امراء و شرفاء نے بے بہا مساجد تعمیر کرائیں لیکن ان میں سے کسی کا نام مسجد اقصیٰ نہ پڑ سکا۔

کعبہ را کِش ہر دمے عزّے فزود
آن ز اِخلاصاتِ ابراہیم بود

marfat.com

ترجمہ: کعبہ (ایسی عمارت ہے کہ) جس کی توقیر میں (ہر آن) اضافہ ہوتا ہے۔اس (شرف و) عزت میں زیادتی کی وجہ (صرف) ابراہیم کا اخلاص ہے۔

فضلِ آں مسجد زخاک و سنگ نیست
لیک در بناش حرص و جنگ نیست

ترجمہ: اس مسجد کی فضیلت (اعلیٰ و معیاری سیمنٹ،) مٹی اور (قیمتی، ٹھنڈے مرمر کی) سِلوں کی مرہونِ منت نہیں، بلکہ اس کی وجہ معمار کے سینہ میں حرص و ہوا اور انتقام کی آگ کا نہ ہونا ہے۔

یہی وہ امتیازات ہیں جو اللہ تعالےٰ نے اس شخص کو عنایت فرمائے اور اس کا شہرہ چار دانگِ عالم میں مجدد الفِ ثانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے یکتا نام سے ہوا۔تمام سلاسل آپ کی تعلیمات سے جگمگا رہے ہیں البتہ وہ خود نقشبندیہ طریق سے از حد متاثر تھے۔شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں جس ادا سے اس غیر مرئی جہان سے روشناس کرایا اس کے آگے عصرِ رواں کے تمام حسن ماند پڑ گئے ہوں۔

دنیائے اسلام کا یہ تابندہ ستارہ جو ۹۷۱ھ میں شیخ عبدالاحد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں طلوع ہوا اور آسمانِ تصوف پر ۲۷ برس ضوافشانی سے شبِ اماوس کو شمسِ بے بادل بنائے رکھا، ہزاروں لاکھوں ستارے جس کی ضیاء سے آج بھی دنیا کے ہر ملک اور علاقے میں جگمگا رہے ہیں اور لوگوں کو ہدایت کی خیرات بانٹتے پھرتے ہیں، ۲۸/صفر المظفر ۱۰۳۴ھ کو عالمِ فانی سے رخصت ہوتے ہوتے سرہند کی خاک کو مطلعِ انوار بنا گیا۔اس صاحبِ اسرار کے جسم کے لمس نے اس کی لحد کی خاک کے ذروں کو رشکِ صد اختر بنا دیا۔اس کے نفسِ گرم کی گرمیِ احرار نے جہانگیر کے سامنے گردن خم نہ کرنے دی۔ہند میں سرمایۂ ملت کے اس نگہبان کی آخری آرامگاہ آج بھی ہندوستانی پنجاب میں سرہند کے شہر میں مرجعِ خلائق ہے۔علامہ اقبال نے سرہند شریف میں دورانِ حاضری اُس مزار پر ہمہ وقت ہونے والی انوار کی بارش کا مشاہدہ کیا تو اس کی منظر کشی کچھ یوں کی:۔

marfat.com

حاضر ہوا میں شیخِ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیِ احرار
وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبر دار

حوالہ جات

۱.....قَالَ لَہٗ مُوْسٰی ھَلْ اَتَّبِعُکَ عَلٰی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا (ترجمہ: موسیٰ (علیہ السلام) نے اُس بندے (خضر علیہ السلام) سے کہا ''کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تا کہ آپ مجھے بھی وہ علمِ رُشد سکھا دیں جو آپ کو عطا کیا گیا ہے (سورہ الکھف، آیت نمبر ۶۶)

۲.....المنقذ من الضلال از امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ عبدالرسول ارشد

۳.....ہوش در دم، نظر بر قدم، سفر در وطن، خلوت در انجمن، یاد کرد، بازگشت، نگہداشت، یادداشت (تفصیل کے لیے ''خیر الخیر'' از خواجہ محبوب عالم کا مطالعہ فرمایئے جو خانقاہِ محبوبیہ سید اشریف، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاء الدین سے مل سکتی ہے۔)

۴.....وقوفِ زمانی، وقوفِ عددی، وقوفِ قلبی (تفصیل کے لیے ''خیر الخیر'' از خواجہ محبوب عالم کا مطالعہ فرمایئے۔)

۵.....یہ عالمِ امر کے لطائف کا بیان ہے، عالمِ خلق کے لطائف کا ذکر یہاں نہیں کیا گیا۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مکتوب نمبر ۲۶۰ دفتر اوّل اور ''خیر الخیر'' از خواجہ محبوب عالم۔

۶.....سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن۔ ایک اور مقام پر یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہ کی جگہ یَنْظُرُ بِنُوْرِ الْقَلْب [یعنی دل کے نور سے دیکھتا ہے] استعمال ہوا ہے جیسا کہ ''ذکرِ خیر'' میں خواجہ محبوب عالم نے نقل کیا ہے۔

۷.....ذکرِ خیر از خواجہ محبوب عالم

۸.....حدائقِ بخشش از مولانا احمد رضا خان بریلوی

marfat.com

۹.....قصیدہ بہاریہ از محمد قاسم نانوتوی بحوالہ فضائلِ درود شریف از محمد زکریا

۱۰.....مکتوب نمبر ۲ دفتر اوّل

ولے چوں شہ مرا برداشت از خاک
سزد گر بگزرانم سر زِ افلاک

ترجمہ: جب شاہ نے مجھے خاک سے اٹھا لیا ہے تو میرا حق
بنتا ہے کہ اپنے سر کو افلاک تک لے جاؤں۔

۱۱.....مکتوب نمبر ۱۱۴ دفتر اوّل (بزرگی، سنّت کی تابعداری سے وابستہ اور شریعت کی زیادہ سے زیادہ بجا آوری پر منحصر ہے، مثلاً سنّت کی نیّت کے بنا قیلولہ کرنے سے سنّت کی پیروی میں دوپہر کو تھوڑی دیر سو رہنا کروڑ کروڑ شب بیداریوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔)

۱۲.....ذکرِ خیر از خواجہ محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ

۱۳.....مکتوب نمبر ۱۱۱، دفتر اوّل

۱۴.....مکتوب نمبر ۲۵ د، فتر اوّل

۱۵.....ترجمہ: جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی بے شک اس نے اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کی (سورۃ النساء، آیت نمبر ۸۰)

۱۶.....مکتوب نمبر ۱۵۲ دفتر اوّل حصہ سوم۔

۱۷.....انقلاب الحقیقت از حضرت محمد عمر بیریلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۸.....تاریخِ دعوت و عزیمت جلد ۴، از سید ابوالحسن علی ندوی

۱۹.....حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی مجددیت و قیومیت از پروفیسر محمد حسین آسی۔ مصنف نے یہ واقعہ خواجہ بدرالدین سرھندی کی کتاب ''مجمع الاولیاء'' کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ ''مجمع الاولیاء'' حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے وصال (۱۰۳۴ھ) کے نو برس بعد ۱۰۴۳ھ میں لکھی گئی۔

۲۰.....اردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد ۱۱

۲۱.....مکتوب نمبر ۱، دفتر اوّل

۲۲.....مکتوب نمبر ۸، دفتر اوّل

۲۳.....ترجمہ: میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔

۲۴.....نفحات الانس از مولٰنا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ سید احمد علی چشتی

۲۵.....عوارف المعارف از شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ سید احمد علی چشتی، تیسواں باب

marfat.com

۲۶.....مکتوب نمبر۲۹۳، دفتر اوّل

۲۷.....علامہ اقبال مرحوم کی نظم ''باغی مرید'' سے استفادہ کیا گیا ہے۔

۲۸.....سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب (ترجمہ از ایف۔ڈی۔گوہر) کے باب ''احکامِ سماع'' میں اسے حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

۲۹.....مکتوب نمبر۲۴۹، دفتر اوّل

۳۰.....مکتوب نمبر۳۶، دفتر اوّل

(نوٹ: مکتوباتِ امام ربانی کے ترجمہ از مولانا قاضی عالم دین نقشبندی سے استفادہ کیا گیا)

☆☆☆

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلطنت عثمانیہ میں فارسی زبان وادب میں حضراتِ نقشبندیہ کی خدمات

بابا نعمت اللہ نخشچیوانی اور شرح گلشن راز

پروفیسر نجدت طوسون

(استانبول، ترکی)

☆☆

نوٹ: پروفیسر نجدت طوسون (شعبہ الٰہیات، مرمرا یونیورسٹی استانبول، ترکی) نے اپنے تحقیقی مقالے (انگریزی) کا خلاصہ ۲۷ر دسمبر ۲۰۰۷ء کو بذریعہ ای۔میل ارسال فرمایا۔ وقت کی کمی کی وجہ سے ہم اس کو من وعن شامل کر رہے ہیں۔

(مرتبین)

marfat.com

THE CONTRIBUTION OF THE OTTOMAN NAQSHBANDIS TO THE PERSIAN LANGUAGE AND LITERATURE. THE CASE OF BABA NI'MATULAH NAKHJIVANI AND HIS SHARH-I GULSHAN-I RAZ

Assoc.Prof. Necdet TOSUN

Marmara University-Faculty of Theology (Ilahiyat)

Istanbul

ABSTRACT

In Ottoman period many Sufis, especially Naqshbandis and Mawlavis have authored books in Persian. In this essay, these works were divided into four groups as "Persian Dictionaries, Persian Grammar Books, Original Written Persian Books and Persian Commentaries" and some examples were given. In addition, further information on Baba Ni'matullah Nakhjivânî and his *Sharh-i Gulshan-i Râz* was given. Persian works written by Ottoman Sufis are mostly on Sufism. These Sufis, by writing Persian works, made both important contribution to Persian literature and constructed a bridge between Turkish and Persian cultures.

Key Words: Ottoman, Sufis, Persian, literature, culture, Baba Ni'matullah Nakhjivânî, Sharh-i Gulshan-i Râz.

Introduction:

During the Ottoman period many Sufis wrote some of their books in Persian in addition to the many commentaries on Persian works. In that way, they both made contribution to Persian literature and helped the dissemination of the learning of Persian in Ottoman lands, and established a bridge between the Ottoman and Persian cultures. They acted as the ambassadors of culture between the two nations. Among Sufis, Naqshbandis and Mawlawis had a particular interest in Persian language.

Mawlawis understandably learnt Persian in order to understand Rûmî's great work *Mathnawî* as well as his other works. Similarly Naqshbandis learnt Persian in order to appreciate the great works of Attâr, Rûmî, Jâmî and the great Naqshbandi works of Central Asia and India such as *Fasl al-khitâb*, *Rashahât-i 'ayn al-hayât* and *Maktûbât-i Imâm-i Rabbânî*. Most of the Persian works were written by the Sufis who emigrated from India and Central Asia, since they spoke Persian as their native language. In this essay, I will only examine those works which are written by the Naqshbandis. In addition, I will give further information on Baba Ni'matullah Nakhjivânî and his *Sharh-i Gulshan-i Râz*.

1. Persian Works of Some Ottoman Sufis:

The works of the Sufis in Ottoman Period can be divided as "original written books" and "commentaries on the Persian works". We also have "dictionaries" from Persian to Turkish

marfat.com

and "Persian grammar books" written by Sufis, hence we have four kinds of works. We will not include the translation made into Turkish from Persian as well as the Turkish commentaries on Persian works due to their large quantity.

1.1. **Dictionaries**: We can give two examples of dictionaries from Persian to Turkish by Ottoman Naqshbandi Sufis.

1.1.1. *Lughat-i Fârsî* or *Lughat-i Ni'matullah*, by Shaykh Ni'matullah b. Ahmad of Sofia (d. 969/1562)[1]. He was born in Sofia and moved Istanbul. He became a Naqshbandi disciple in Istanbul. His sufi chain is as follows: Bahâuddin Nakshband, Alâuddin Attâr, Ya'qûb Charkhî, Ubaydullah Ahrâr, Abdullah Ilâhî Simâvî, Amir Ahmad Bukhârî, Mahmûd Chalabi, Abdullatîf Efendi and Shaykh Ni'matullah of Sofia.

Lughat-i Fârsî is divided into three chapters: verbs, particles, and nouns. The author benefited from the earlier works and also added his personal insight to the dictionary. Unfortunately the work is unpublished and it has many copies in Istanbul libraries[2].

1.1.2. *Navâdir al-amthâl*, by Mîrak Muhammad Naqshbandî Tâshkendî (d. after 1022/1613). This is a dictionary of idioms from Persian to Turkish[3]. Although we do not have much information about the author, it is known that he was born in Tashkent and immigrated to the Ottoman lands in the beginning of 17th century. He wrote *Navâdir al-amthâl* in order to explain the Persian idioms in the year 1020 A.H. (1611 A.D.).

1.2. **Persian Grammar Books**: The following two works are good examples of grammar books written by the Ottoman Sufis.

1.2.1. *Qavâ'id-i Fârsiyye*, by Muhammad Murâd b. Abdulhalim Naqshbandi (d. 1264/1848). The author is from the Mujaddidiyya branch of Naqshbandiyya order and he acted as the shaykh of the Murâd Mollâ Sufi lodge in Istanbul's Fatih-Çarşamba district[4]. This work was quite popular and it was printed 32 times between 1835 and 1911[5].

1.2.2. *Qavâ'id-i Fârsî*, by Ali Bahjat Qonavi (d. 1238/1822). He was born in 1140 (1727) in Konya and died in 1238 (1822) in Istanbul. He had affiliation with both Mawlavi and Naqshbandi Mujaddidi orders. He acted as the master of Selimiye Tekkesi (sufi lodge) in Uskudar, Istanbul[6]. His work *Qavâid-i Fârsî* has not been published yet[7].

---

[1] For his life see: Ismail Baghdâdî, *Hadiyyat al-Ârifîn*, Istanbul 1951-1955, vol. II, p. 497; E. Bertels, "Ni'mat Allah b. Ahmad", *The Encyclopaedia of Islam*, Leiden 1995, vol. VIII, p. 44.

[2] *Lughat-i Fârsî*'s manuscripts can be found in: (Istanbul) Sulaymaniya Library, Haji Mahmud, no. 5484 (194 folios); Beyazit Devlet Library, Veliyyuddin, no. 3814 (242 folios); Millet Library, Ali Emiri Lugat, no. 105 (289 folios); Marmara University Ilahiyat Faculty Library, Ögüt, no. 1188, (197 folios); same library, Genel, no. 24 (249 folios).

[3] Tâshkendî, *Navâdir al-amthâl*, Suleymaniye Library, Serez, no. 3822, ff. 11b-77a.

[4] See for his life: Bursalı Mehmed Tâhir, *Osmanlı Müellifleri*, Istanbul 1333/1915, vol. I, p. 133; Huseyn Vassâf, *Safîna-i Awliyâ*, Suleymaniye Library, Yazma Bağışlar, no. 2306, vol. II, p. 236-237; Hür Mahmut Yücer, *Osmanlı Toplumunda Tasavvuf (19. Yüzyıl)*, Istanbul 2003, p. 279-282.

[5] *Qavâid-i Fârsiyye*'s printed form can be found in Suleymaniye Library, İbrahim Efendi, no. 597.

[6] For his life and works see: Huseyin Vassâf, *Safîna-i Awliyâ*, vol. II, p. 100-108; Mehmed Tâhir, *Osmanlı Müellifleri*, vol. I, p. 47; Nihat Azamat, "Ali Behçet Efendi", *Türkiye Diyanet Vakfı İslâm Ansiklopedisi*, Istanbul 1989, vol. II, p. 382. Naqshbandi silsila of Ali Bahjat Efendi: Ahmad Sirhindî, Muhammad Ma'sûm, Ahmad Jûryânî Yakdast, Abû Abdullah Muhammad Samarqandi, Arabzâda Ilmi Mehmed Efendi, Najjârzâda Mustafa Rizâ, Mehmed Âgâh, Muhammad Amîn Karkuki, Ali Bahjat Qonevi.

[7] Qonavi, *Qavâid-i Fârsî*, Suleymaniye Library, Tâhir Ağa Tekkesi, no. 710, (61 ff.)

marfat.com

1.3. **Perian Works Authored by the Ottoman Sufis**: The following works are good examples to the original works authored by the Ottoman Sufis.

1.3.1. *Najât al-arvâh min damas al-ashbâh*, by Abdullah Ilâhî Simâvî (d. 896/1491). Abdullah Ilâhî was born in Simav town of Kütayha, he studied in Istanbul and later moved Samarqand. Over there he became the disciple of Ubaydullah Ahrar. Having attained his spiritual perfection and permission to teach the path after his training in Buhara and Samarqand he returned to his original hometown Simav. After some time he moved Istanbul to continue to give guidance in Sufi matters but later he moved Greece and settled in Yiannitsa, where he died in 896 A.H. He wrote his works both in Turkish and Persian[8]. In *Najât al-arvâh min damas al-ashbâh*, one of his Persian books, he deals with the subject of following the permitted (rukhsah) or decisive ('azimah), malâmat, tawhîd (unity), khavâtir and murâqaba (contemplation). The work has been not published[9].

1.3.2. *Dîvâncha*, by Amîr Ahmad Bukhârî (d. 922/1516). Ahmad Bukhârî is the disciple of Abdullah Ilahi who is just mentioned above. He also became his spiritual successor later. He emigrated from Mâvarâunnahr (Transoxiana) to Anatolia (Turkey) and established his Sufi lodge in the Fatih district of Istanbul under his own name as Amir Bukhârî Tekkesi. His Persian poetry book named as *Dîvâncha* is yet unpublished. It contains 2 qasidahs, 54 ghazals, 1 rubâ'î, 1 verse (bayt) and a Turkish ghazal[10].

1.3.3. *Hujjat al-abrâr*, by Ahmad b. Mahmûd Hazînî (d. after 1002/1593). The author has both Naqshbandi and Yasawi affiliation. His Naqshbandi silsilah is as follows: Ubaydullah Ahrâr, Muhammad Qâdî, Ahmad Kâsânî, Muhammad Islâm Jûybârî, Khâja Sa'd, Mollâ Amîn, Ahmad b. Mahmûd Hazînî[11]. Hazînî who has moved from Central Asia to Ottoman lands wrote works both in Persian and Turkish. His work which is written in Istanbul in the year 996 (1588) named as *Hujjat al-abrâr* deals with the Naqshbandi and Yasawi manners of conduct in the Sufi path. A copy of the book can be found in Paris National Library[12].

1.3.4. *Mukhtasar al-valâya*, by Abû Abdullah Muhammad Samarqandî (d. 1116/1704). The author has his silsilah from the Mujaddidi branch of Naqshbandi order. His silsilah is as follows: Ahmad Sirhindî, Muhammad Ma'sûm, Ahmad Jûryânî Yakdast, Abû Abdullah Muhammad Samarqandî. He immigrated to the Ottoman lands from Central Asia and settled in Uskudar in Istanbul, where he continued his spiritual services until his death[13]. His work *Mukhtasar al-valâya* contains the subjects of tavajjuh (concentration), murâqaba (contemplation), râbita (spiritual bond between the shaykh and disciple), vahdat-i vujûd (unity

---

[8] For his life and works, cf. Lâmi'î Chalabi, *Nafahât al-uns Tercumesi*, Istanbul 1289/1872, p. 461-464; Majdî Mehmed, *Hadâiq al-Shaqâik*, Istanbul 1269/1853, p. 262-263; Mehmed Tâhir, *Osmanli Muellifleri*, vol. I, p. 91; Baghdâdî, *Hadiyyat al-Ârifin*, vol. I, p. 470; Necdet Tosun, *Bahâeddin Nakşbend. Hayatı, Görüşleri, Tarikatı*, Istanbul 2002, p. 270-274.

[9] Simâvî, *Najât al-arvâh min danas al-ashbâh*, Suleymaniye Library, Pertev Pasha, no. 634, ff. 72b-118a.

[10] Bukhârî, *Dîvâncha*, Millet Library, Ali Emiri Fârsî, no. 586, ff. 7b-22a.

[11] Hazini, *Menba' al-abhâr fî riyâd al-abrâr*, Suleymaniye Library, Shehid Ali Pasha, no. 1425, ff. 28b-29a.

[12] Hazini, *Hujjat al-abrâr*, Bibliotheque Nationale, Pers. A.F. 263, ff. 103b-173b; Francis Richard, *Catalogue des Manuscrits Persans- Ancien Fonds- (Bibliotheque Nationale)*, Paris 1989, vol. I, p. 274.

[13] Arabzâda Ilmî Mehmed Efendi, *Mîzân al-tarîk*, as manuscript in my personal library, f. 2b; Huseyin Vassâf, *Safîna-i Awliyâ*, vol. II, p. 48.

marfat.com

of being) and sayr u sulûk (spiritual travel). The work is still unpublished[14]. However, its Ottoman translation was published in the Ottoman period.[15].

1.3.5. *Risâla-i Haqqiyya*, by Abdullah Nidâî Kâshgharî (d. 1174/1760). The author was born in Eastern Turkistan, he has taken his Naqshbandi training from Mavlânâ Azhar Kâshgharî, and his Qalandari training from Mollâ Amân Balkhî. When he moved Istanbul, he first served in Qalandarkhâna Tekkesi then in Murtazâ Efendi Tekkesi and he also died here. His Naqshbandi silsilah is as follows: Ubeydullah Ahrâr, Muhammad Qâdî Samarqandî, Ahmad Kâsânî, Muhammad Amîn Dahbidî, Khâja Hâshim Dahbidî, Khâja Yûsuf, Hidâyatullah Âfâq Khâja, Mavlânâ Azhar Kâshgharî, Abdullah Nidâî Kâshgharî[16]. His work contains moral and sufî manners. *Risâla-i Haqqiyya* was published by Dr. Güller Nuhoğlu including the Persian text as well as the Turkish translation[17].

1.3.6. *Tûfân-i Ma'rifat*, by Khoja Nash'at Efendi (d. 1222/1807). His full name is Suleyman Nash'at and he was born in Edirne but spent his youth in Istanbul. He had both Mawlavi and Naqshbandi training. His Naqshbandi master is Shaykh Muhammad Amin Karkukî. He taught Persian in Istanbul and gave lessons on *Mathnawi* of Rûmî. He wrote *Tûfân-i Ma'rifat* and argued that it is superior and better than Mîrzâ Bîdil's (d. 1720) *Tûr-i Ma'rifat*. The work is written both in poetry and prose and contains the subjects of morality, divine love and unity of being (vahdat-i vujûd). *Tûfân-i Ma'rifat* was not published yet. There are almost ten copies of the work in Istanbul libraries.[18].

1.3.7. *Kunûz al-ârifîn*, by Abdulqâdir Balkhî (d. 1923). The author was born in 1255 A.H. (1839) in Qundûz near Balkh. He traveled to Anatolia with his father Shaykh Sulayman, and stayed in Konya for a while, then settled in Istanbul. He became shaykh of Murâd Bukhârî Tekkesi (lodge) in Eyup after the death of his father. He had ijaza (permission) from Mujaddidiyya branch of Nakshbandiyya and Malâmiyye orders. His pedigree of masters from Naqshbandiyya is as follows: Ahmad Sirhindî, Muhammad Ma'sûm, Sayfuddin Sirhindî, Nûr Muhammad Badâûnî, Mazhar Jân-i Jânân, Abdullah Dihlavî, Mavlavi Sâhib, Sayyid Muhammad Mîrzâ, Sayyid Sulayman Balkhî, Abdulqâdir Balkhi[19]. He has ten books all of whom are written in verse (rhyme). His work *Kunûz al-ârifîn* written in 1905 contains 5453 verses, and explains the sufi states (hâl) and stages (maqâm). I have a manuscript of this work in my private library.

1.4. **Persian Commentaries**: The following works can be cited as examples of Persian commentaries on Persian works.

---

[14] Samarqandî, ***Mukhtasar al-walâya***, Suleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 1702; Millet Library, Ali Emiri Fârsî, no. 962, ff. 11b-92a; Istanbul University Library, FY, no. 69 (54 folios).

[15] Samarqandî, ***Tarjuma-i Mukhtasar al-walâya*** (tr. Najjârzâda Mustafa Rizâ), Istanbul 1273.

[16] See for his life: Hamid Algar, "From Kashghar to Eyüp: The Lineages and Legacy of Sheikh Abdullah Nidâî", ***Naqshbandis in Western and Central Asia*** (ed. Elisabeth Özdalga), Istanbul 1999, p. 1-15.

[17] Güller Nuhoğlu, ***Abdullah Nidâî-yi Kâşgarî ve Hakkıyye Risâlesi***, Istanbul, Simurg Yayınları 2004.

[18] For the author see: Khoja Nash'at, *Dîvân* (compiled by Pertev Efendi), Istanbul University Library, TY, no. 42, ff. 1b-6a; Mehmed Tâhir, ***Osmanlı Muellifleri***, vol. II, p. 461; Ali Güzelyâz, "Hoca Neş'et'in Hayatı, Eserleri ve Tûfân-ı Ma'rifet'teki Tasavvufî Görüşleri", ***İlmî Araştırmalar***, no. 5 (Istanbul 1997), p. 167-175. *Tûfân-ı Ma'rifet*'s manuscripts can be found in: Suleymaniye Library, Haji Mahmud, no. 3654; Süleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 2836/1; Istanbul Univertity Library, FY, no. 844.

[19] For his life and works see: Husayn Vassâf, ***Safîna-i Awliyâ***, vol. II, pp. 226-230; Nihat Azamat, "Abdülkâdir Belhî", ***TDV İslâm Ansiklopedisi***, Istanbul 1988, vol. I, pp. 231-232.

marfat.com

1.4.1. *Manâzil al-qulûb*, by Abdullah Ilâhî Simâvî (d. 896/1491). This work, written in 889/1284, is the commentary of Rûzbihân Baqlî Shirâzî's (d. 606/1209) *Risâla al-Quds*. It has been published by M. Taqî Dânishpijûh, inside the book entitled *Rûzbihânnâma* (Shiraz 1347/1968, pp. 387-421).

1.4.2. *Shaqâiq al-haqâiq*, by Ahmet Ilâhî (d. 9th/15th century). It is said that he comes from Bukhara originally and descends from Sadruddin Qonavi's progeny. He traveled to many countries and studied under several shaykhs, affiliated to Khalvatiyye, Malâmatiyya, Kubraviyya, and Naqshbandiyya orders, then he came to Anatolia during the reign of Fâtih Sultân Mehmed and began preaching in Edremit. He also preached in Ayasofya Mosque in Istanbul for a while and on the order of Fâtih he commented on Sadruddin Qonavi's *Miftâh al-Ghayb*. Later he settled in Bursa and continued preaching sufism in a lodge entitled Yoğurlu Baba Tekkesi. It is said that he died during the reign of Fâtih and was buried in the graveyard of his lodge at Bursa. The exact date of his death is unknown. His *Shaqâiq al-Haqâiq* is a Persian commentary on Mahmûd Shabustarî's mystical work named *Gulshan-i Râz*. It is in manuscript and not printed yet[20].

1.4.3. *Sharh-i Mathnawî*, by Muslihuddin Mustafa Surûrî of Gelibolu (d. 969/1562)[21]. He was the murid (deciple) of Naqshbandi shaykh Mahmûd Chalabi who was the khalifa (successor) of Amîr Ahmad Bukharî. He began writing this six volume Persian commentary on *Mathnawi* of Rûmî in 957 A.H. and completed it seven years later in 964. It is a complete commentary of *Mathnawî*. It is in manuscript form and not printed yet[22].

Sharh-i Gulshan-i Râz, by Baba Ni'matullah Nakhjivânî (d. 920/1514) can be counted among the most important samples of "Persian Commentaries" by Ottoman Sufis.

2. Baba Ni'matullah Nakhjivânî (d. 920/1514) and *Sharh-i Gulshan-i Râz*

2.1. Life and Works of Nakhjivânî:

Baba Ni'matullah b. Mahmûd Nakhjivânî who was born in Nakhjivân. He studied in Tabriz and got sufi education. He was a member of Naqshbandiyya order. A later anonymous *Silsila* (sufi chain) mentions him among the murids of Ubeydullah Ahrar; but this record is unreliable for the reason that it is not supported by other sources[23]. At that time there were two Naqshbandi saykhs in Tabriz, namely Sun'ullah Kûzakunânî and his khalifa Darvish Akhî Khusravshâhî; and it is probable that Nakhjivânî got his sufi education from this line. As a matter of fact, a newly discovered handwritten *Silsilanâma*, mentions a person named Mavlânâ Baba-i Nakhjivânî among the murids of Khusravshâhî; and most likely that he is Ni'matullah Nakhjivânî. According to this source his pedigree of masters goes back to Bahâuddin Naqshband as: Bahâuddin Naqshband, Alâuddin Attâr, Nizâmuddin Khâmûsh,

---

[20] Istanbul, Topkapi Sarayi Muzesi Library, Revan Köşkü, no. 474, (180 folios).

[21] Baghdâdî, *Hadiyyat al-ârifin*, vol. II, p. 434; Mehmed Tâhir, *Osmanli Muellifleri*, vol. II, pp. 225-226; Sa'id Nafisî, *Târikh-i Nazm u Nathr dar Irân va dar Zabân-i Fârsî*, Tehran 1363./1984, vol. I, pp. 392-393; Edith G. Ambros, "Surûrî", *The Encyclopaedia of Islam* (Leiden 1997), vol. IX, pp. 895-896.

[22] Some manuscripts of *Sharh-i Mathnawî*: Istanbul, Beyazit Devlet Library, Beyazit, no. 3579 and no. 3769; Suleymaniye Library, Nafiz Pasha, no. 557-561 (volumes: 1-2-3-5-6); Suleymaniye Library, Serez, no. 1462 (only volume: 4).

[23] Anonimous, *Silsila al-turuq fi al-tasavvuf*, Suleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 3680, f. 60b.

marfat.com

Sa'duddin Kâshgharî. Alâuddin Âbîzî. Sun'ullah Kûzakunânî. Darvish Akhî Khusravshâhi. Mavlânâ Baba-i Nakhjivânî[24].

We know that Nakhjivânî visited Khalvatî Shaykh Dede Omar Rûshanî at his death bed in Tabriz in 892 (1487).[25] In Ramadân 902 (1497), Nakhjivânî completed his commentary on the Qur'an, which he had begun writing in Tabriz. In Sha'bân 904 (1499) he left Tabriz and immigrated to Anatolia, and he settled down in 905 (1499-1500) in Akshehir, a city near Konya. For a long time he was engaged in activities of teaching and guidence. He died in 920 (1514)[26]. He is known as Ulwân Akshehrî[27]. His tomb is at the Köyceghiz district of Akshehir city in Konya region. Although there is no information in sources whether he guided murids, he must have educated some murids given the fact that he established a zâwiya (lodge of dervishes). According to the foundation contract (vaqfiya), "Awqâf-i Zâwiya-i Baba Ni'matullah Nakhjivânî" which was written in 992 (1584) during the reign of Sultan Murâd III., Nakhjivânî's son Mavlânâ Hâjî 'Ali Chalabi is authorized to appoint the trustees (mutavallî) and the shaykh of the zâwiya, and the restoration and renovation of the zâwiya shall be carried out on his order and approval. Today there is no trace of this zâwiya[28].

Some of the works of Nakhjivânî are: 1- *al-Fawâtih al-ilâhiyya wa al-mafâtih al-ghaybiyya*: It is a commentary (tafsîr) on the Qur'an in Arabic, and supposedly he wrote this commentary without consulting any other previously written commentary on the Qur'an[29]. It has been published in two volumes (Istanbul, 1325/1907). 2- *Sharh-i Gulshan-i Râz*: It is an exposition (sharh) in Persian on Shabustarî's *Gulshan-i Râz*. 3- *Risâla*: Although its name is not registered, it is an Arabic work treating the topic of being (vujûd) from the perspective of the theory of unity of being (vahdat-i vujûd). Mehmed Tâhir of Bursa calls it *Risâla al-wujûd*[30]. Apart from these, Nakhjiwânî is also credited with the authorship of *Hidâyat al-ikhwân*, *Hâshiya alâ Fusûs al-hikam* and *Hâshiya alâ Tafsîr al-Baydâwî*[31]. Because of carelessness, most of the works registered under the name Baba Ni'matullah Nakhjivânî in library catalogues of Turkey belong, in fact, to the Shâh Ni'matullah Walî Kirmânî (d. 834/1431), founder of the Ni'matullâhiyya order. The following may be concise information about the *Sharh-i Gulshan-i Râz*:

2.2. ***Sharh-i Gulshan-i Râz*:**

---

[24] Shaykhim b. Mavlânâ Baba-i Shirvânî, ***Silsilanâma***, manuscript in my private collection, ff. 24a-24b.

[25] Majdî Mehmed, *op. cit.*, s. 282.

[26] Ni'matullah b. Mahmûd Nakhjivânî, ***al-Fawâtih al-ilâhiyya wa al-mafâtih al-ghaybiyye***, Istanbul 1325/1907, quoting from the addition by the publisher at the end of the second volume with the title "tarjuma-i hâl-i mufessir" (unnumbered 2 pages). Some sources registers the date of his death as 902 A.H. See, Muhammad Ali Tarbiyat, ***Dânishmandân-i Âzurbâyjân***, Tehran 1314/1935, p. 61; Mehmed Tâhir, *op. cit.*, vol. I, p. 40.

[27] Nafîsî, *op. cit.*, vol. I, p. 282.

[28] Ibrahim Hakki Konyalı, ***Nasreddin Hoca'nın Şehri Akşehir***, Konya 1945, p. 476.

[29] Majdî, *op. cit.*, p. 360; Khoja Sa'duddin, ***Tâj al-tavârikh***, Istanbul 1279-1280, vol. II, p. 593-4.

[30] Nuruosmaniye Library, no. 2386, f. 1a-78a. Mehmed Tâhir, *op. cit.*, vol. I, p. 41.

[31] Majdi, *op. cit.*, p. 360; Baghdâdî, ***Hadiyyat al-ârifin***, vol. II, p. 497; Mehmed Tâhir, *op. cit.*, vol. I, p. 41; Nafîsî, *op. cit.*, vol. I, p. 282.

marfat.com

This work's manuscript copies are evailable in Istanbul[32], Tehran[33] and Berlin[34]. This work was completed in Jumâd al-Ukhrâ 906 (1500). Since Nakhjiwânî was settled down in Akshehir in 905, he must have composed this work therein. Except for a few quotations from Farîduddin Attâr, he hardly mentions any work or person. He examines the issue of being (vujûd) in this work. The following are quotations from the work to give an idea about his study: "According to the people of love, God has a specific manifestation (zuhûr) at every level of being"[35]. "After the spirit woke up of its sleep of carelessness and forgetfulness, following its natural (fitrî) inclination, it began thinking about its true fatherland and its true origin"[36]. "It is the level of absolute unity (Ahadiyyat), which is also called 'Amâ-yi Mahd and Sawâd-i A'zam, where all divine names and attributes are folded up and disappeared, becomes manifest in the letter "mîm" of the word "Ahmad," which completes the circle of being"[37].

Conclusion:

To sum up, Sufis of Anatolia, who wrote their works in Persian, have made important contribution to Persian language and literature. They constructed a bridge between Turkish and Persian cultures. It is the Sufi literature where these two cultures mostly came together. Today Sufism still has the function of bringing these two neighbour cultures closer, as it had in the past.

BIBLIOGRAPHY

[1] Algar, Hamid, "From Kashghar to Eyüp: The Lineages and Legacy of Sheikh Abdullah Nidâî", ***Naqshbandis in Western and Central Asia*** (ed. Elisabeth Özdalga), Istanbul 1999, p. 1-15.

[2] Ambros, Edith G., "Surûrî", ***The Encyclopaedia of Islam*** (Leiden 1997), vol. IX, pp. 895-896.

[3] Anonimous, ***Silsila al-turuq fi al-tasavvuf***, Suleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 3680.

[4] Arabzâda, Ilmî Mehmed Efendi, ***Mîzân al-tarîk***, manuscript in my personal collection (unnumbered).

[5] Azamat, Nihat, "Abdülkâdir Belhî", ***TDV İslâm Ansiklopedisi***, Istanbul 1988, vol. I, pp. 231-232.

[6] Azamat, Nihat, "Ali Behçet Efendi", ***Türkiye Diyanet Vakfı İslâm Ansiklopedisi***, Istanbul 1989, vol. II, p. 382.

[7] Baghdâdî, Ismail, ***Hadiyyat al-ârifin***, Istanbul 1951-1955.

[8] Bertels, E., "Ni'mat Allah b. Ahmad", ***The Encyclopaedia of Islam***, Leiden 1995, vol. VIII, p. 44.

[9] Bukhârî, Amîr Ahmad, ***Dîvâncha***, Millet Library, Ali Emiri Fârsî, no. 586, ff. 7b-22a.

[10] Chalabi, Lâmi'î, ***Nafahât al-uns Tercumesi***, Istanbul 1289/1872.

[11] Eilers, Wilhelm - Wilhelm Heinz, ***Verzeichnis der Orientalischen Handschriften in Deutschland: Persische Handschriften***, Wiesbaden 1968.

---

[32] Suleymaniye Library, Lala Ismail, no. 168, ff. 2a-246b; Istanbul University Library, FY, no. 907, ff. 1a-271b.

[33] Tehran University Central Library, no. 4077. bk. Ahmad Munzavî, ***Fihrist-i Nuskhahâ-yi Khatti-yi Fârsî***, Tehran 1349/1970, vol. II, p. 1250-1251.

[34] Staatsbibliothek Preussischer Kulturbesitz in Berlin, MS Orient. Oct. 2308. Bk. Wilhelm Eilers- Wilhelm Heinz, ***Verzeichnis der Orientalischen Handschriften in Deutschland: Persische Handschriften***, Wiesbaden 1968, p. 97.

[35] Nakhjivânî, ***Sharh-i Gulshan-i Râz***, Istanbul University Library, FY, no. 907, ff. 3b.

[36] Nakhjivânî, ibid, ff. 4a.

[37] Nakhjivânî, ibid, ff. 12a.

marfat.com

[12] Güzelyüz, Ali, "Hoca Neş'et'in Hayatı, Eserleri ve Tûfân-ı Ma'rifet'teki Tasavvufî Görüşleri", *İlmî Araştırmalar*, no. 5 (Istanbul 1997), p. 167-175.

[13] Hazînî, Ahmad b. Mahmûd, *Menba' al-abhâr fî riyâd al-abrâr*, Suleymaniye Library, Shehid Ali Pasha, no. 1425.

[14] Hazînî, Ahmad b. Mahmûd, *Hujjat al-abrâr*, Bibliotheque Nationale, Pers. A.F. 263, ff. 103b-173b.

[15] Konyalı, Ibrahim Hakkı, *Nasreddin Hoca'nın Şehri Akşehir*, Konya 1945.

[16] Majdî, Mehmed, *Hadâiq al-Shaqâik*, Istanbul 1269/1853.

[17] Mehmed Tâhir, Bursalı, *Osmanlı Müellifleri*, Istanbul 1333/1915.

[18] Munzavî, Ahmad, *Fihrist-i Nuskhahâ-yi Khatti-yi Fârsî*, Tehran 1349/1970.

[19] Nafîsî, Sa'îd, *Târikh-i Nazm u Nathr dar Irân va dar Zabân-i Fârsî*, Tehran 1363./1984.

[20] Nakhjivânî, Baba Ni'matullah, *Sharh-i Gulshan-i Râz*, Istanbul University Library, FY, no. 907, ff. 1a-271b.

[21] Nakhjivânî, Ni'matullah b. Mahmûd, *al-Fawâtih al-ilâhiyya wa al-mafâtih al-ghaybiyye*, Istanbul 1325/1907.

[22] Richard, Francis, *Catalogue des Manuscrits Persans- Ancien Fonds- (Bibliotheque Nationale)*, Paris 1989.

[23] Sa'duddin, Khoja, *Tâj al-tavârikh*, Istanbul 1279-1280.

[24] Shirvânî, Shaykhim b. Mavlânâ Baba, *Silsilanâma*, manuscript in my private collection (unnumbered).

[25] Simâvî, Abdullah Ilâhî, *Nejât al-arvâh min danas al-ashbâh*, Suleymaniye Library, Pertev Pasha, no. 634, ff. 72b-118a.

[26] Tarbiyat, Muhammad Ali, *Dânishmandân-i Âzarbâyjân*, Tehran 1314/1935.

[27] Tâshkendî, Mîrak Muhammad Naqshbandî, *Navâdir al-amthâl*, Suleymaniye Library, Serez, no. 3822, ff. 11b-77a.

[28] Tosun, Necdet, *Bahâeddin Nakşbend: Hayatı, Görüşleri, Tarikatı*, Istanbul 2002.

[29] Vassâf, Huseyn, *Safina-i Awliyâ*, Suleymaniye Library, Yazma Bağışlar, no. 2306.

[30] Yücer, Hür Mahmut, *Osmanlı Toplumunda Tasavvuf (19. Yüzyıl)*, Istanbul 2003.

marfat.com

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

Sheikh Ahmad Sirhindi (AH 971/1564-1624 CE)

☆☆

An eminent Indian Muslim sufi, known also as Mujadid 'alf thani "renewer of the second millennium [of the Islamic era]", The first of the great reformers, Sheikh Ahmad Sarhindi al-Farooqi an-Naqshbandi, was born in Sarhind on June 26, 1564. He belonged to a devout Muslim family that claimed his paternal line traced his descent from the caliph 'Umar Radiallahu 'anhu (the second caliph of Islam). His father Sheikh Abdul Ahad was a well-known sufi of his times. Sheikh Ahmad received his basic education at home. His initial instructions in the Holy Quran, Hadith and theology were rendered in Sarhind and Sialkot. Later, he devoted most of his time to the study of Hadith, Tafseer and philosophy. He worked for some time in Lahore as well. But the greater part of his life was spent in Sarhind, where he was to become the champion of Islamic values. It was not until he was 36 years old that he went to Delhi and joined the Naqshbandiya Silsilah under the discipleship of Khawaja Baqi Billah.

He was a prolific writer on Islamic mysticism and theology. His celebrated collection of letters, addressed to his fellow sufis as well as to a few officials of the state, was repeatedly hailed as a landmark in the development of Muslim religious thought in India.

Sirhindi's religious activities were conducted within the Naqshbandi order of the sufis, which was introduced into the subcontinent by Sirhindi's spiritual mentor, Muhammad al-Baqi Billah. Sirhindi became a prominent personality in the order, brought about an expansion of its influence in India and elsewhere, and attracted numerous disciples, whom he instructed in the

marfat.com

Naqshbandi mystical doctrine. He devoted a great deal of attention to the spiritual progress of the believer toward perfection.

His works reflect an unrelenting effort to integrate the basic concepts of Islam into a comprehensive sufi outlook. True to the classical sufi tradition, he endeavored to analyze Islamic concepts in a two-fold fashion in order to discover in each of them the inner and secret (batin) aspect in addition to the outward (zahir) one. In other words, all things have form (surah) and essence (haqiqah), and the highest achievement lies in understanding the inner, essential aspect of commandments and articles of faith.

During this period the Muslims in India had become so deficient in the knowledge of true Islam that they had more belief in Karamat or miracles of the saints than Islamic teachings. The Ulema and theologians of the time had ceased to refer to the Quran and Hadith in their commentaries, and considered jurisprudence the only religious knowledge. Akbar, the Mughal king had started a series of experiments with Islam, propagating his own religion Din-i-Ilahi, an amalgamation of Hindu and Muslim beliefs.

In these circumstances, Sheikh Ahmad set upon himself the task of purifying the Muslim society. His aim was to rid Islam of the accretions of Hindu Pantheism. He was highly critical of the philosophy of Wahdat-ul Wujud, against which he gave his philosophy of Wahdat-ush-Shuhud. In refuting the Naqshbandiyah order's extreme monistic position of wahdat al-wujud (the concept of divine existential unity of God and the world, and hence man), he instead advanced the notion of wahdat ash-shuhud (the concept of unity of vision). According to this doctrine, any experience of unity between God and the world he has created is purely subjective and occurs only in the mind of the believer; it has no objective counterpart in the real world.

He entered into correspondence with Muslim scholars and clerics and laid stress on following the true contours of Islam. To him, mysticism without Shariah was misleading. He stressed the importance of Namaz and fasting. Through preaching, discussions and his maktubat addressed to important

marfat.com

nobles and leaders of religious thought, he spread his message amongst the elite in particular. As he and his followers also worked in the imperial camp and army, he was soon noticed by Jehangir. Jehangir, unlike his father, was a more orthodox Muslim. But he still insisted on full prostration by all his subjects. Sheikh Ahmad refused to prostrate before him, as result of which he was imprisoned at Gwalior Fort for two years until the Emperor realized his mistake. Jehangir then not only released Sheikh Ahmad, but also recalled him to Agra. Jehangir thereafter retracted all un-Islamic laws implemented by Akbar.

The most original contribution of Sirhindi to mystical thought seems to be his description of the spiritual transformation that occurred at the end of the first millennium of the Islamic era, following intricate changes in the structure of the mystical "realities" the spiritual condition of the Muslim community improved in a substantial manner. Prophetic perfections, which had been fading away since the death of Muhammad(صلی اللہ علیہ وسلم), regained their splendor. The person in possession of these perfections was the mujaddid, the renewer or revivalist of the second millennium. It is likely that Sirhindi considered himself to be fulfilling this religiously crucial role; his disciples certainly saw him in this light.

One of the most famous written works of him is Maktubat ("Letters"), a compilation of his letters written in Persian to his friends in India and the region north of the Amu Darya (river). Through these letters Shaykh Ahmad's major contribution to Islamic thought can be traced.

Most scholars of medieval Muslim India maintain that Sirhindi performed a crucial role in the history of Indian Islam. Indian Muslims have always faced a dilemma concerning the attitude that they should adopt toward Hindu civilization, and two streams of thought developed among them: some held that Indian Muslims should take into account the sensibilities of the Hindus and seek a common ground for the two civilizations, while others maintained that the Muslim minority, in constant danger of assimilation into the

marfat.com

polytheistic Hindu environment, must preserve the pristine purity of Islam and reject any local influence.

Sirhindi appeared on the Indian scene during the reign of the Mughal emperor Akbar (1556-1605), who systematically attempted to make Islam and the ruling dynasty more acceptable to the non-Muslim Indians. The most conspicuous step in this direction was his abolition of the jizyah, a tax that Islamic law imposes on the non-Muslim inhabitants of a Muslim state. Sirhindi strongly opposed Akbar's conciliatory policy toward the Hindus. He made devastating attacks on Hinduism and maintained that the honor of Islam required the humiliation of the infidels and the resolute imposition of Islamic law upon them. Because Sirhindi expressed these views in letters to officials of the Mughal court, numerous scholars have credited him with reversing the heretical trends of Akbar's era and with restoring pristine purity to Indian Islam.

Recent research has shown, however, that this interpretation is far from certain. It is true that Sirhindi wrote to state officials and suggested changes in the impenal policy, but there is no evidence that the Mughal Empire changed its attitude toward the Hindus as a result of his activities. Sirhindi was first and foremost a seeker after religious truth. The overwhelming majority of his epistles deal with typically sufi issues. The concepts of prophecy (nubuwah) and sainthood (wilayah), the relationship between religious law (shari'ah) and the mystical path (tarlqah), the theories of unity of being (wuhdat al-wujud) and unity of appearance (wuhdat al-shuhud)-these command Sirhindi's attention in most of his works. In dealing with these matters, Sirhindi belongs to the stream of mystical thought established by Ibn al-'Arabi, though they differ in certain aspects. Questions of the relationship between the Islamic state and its Hindu population, which have acquired tremendous importance in the modern period and have therefore been central in numerous modern interpretations of Sirhindi's thought, do not seem to have been in the forefront of his interests.

marfat.com

Sheikh Ahmad's greatest contribution was undoubtedly the task of countering unorthodox Sufism and mystic beliefs. He organized the Naqshbandiya order to reform the society and spread the Shariah among the people. He wrote many books, Sheikh Ahmad continued preaching Islam till the end of his days. He urged people to adhere to the accepted and clearly laid down path of Islam. He passed away in 1624.

نوٹ: یہ مقالہ اسلامک ورلڈ ڈاٹ نیٹ کی خلیفہ انسٹی ٹیوٹ ویب سائٹ سے لیا گیا ہے۔ (شہزاد مسعودی)

marfat.com

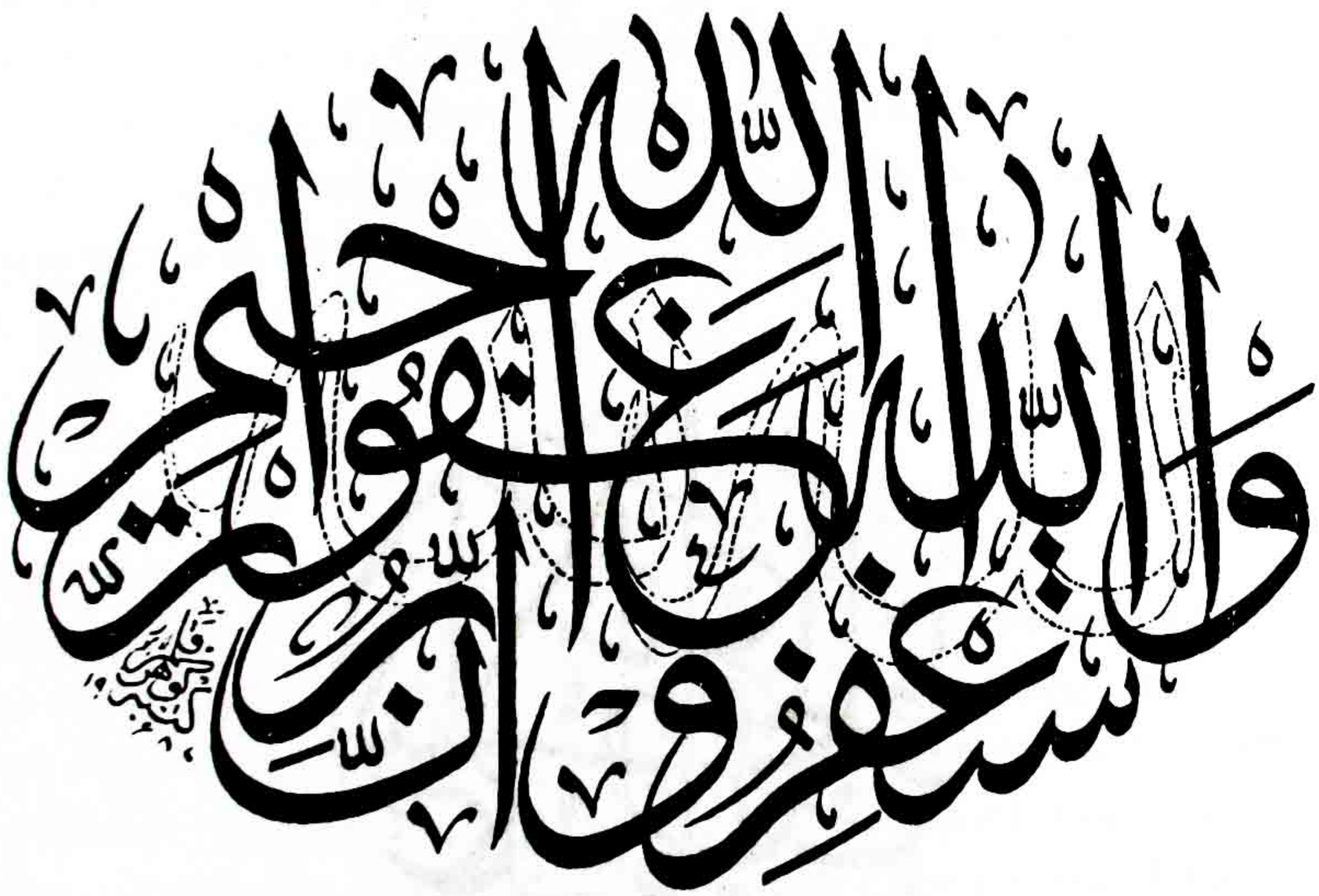
وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

Ahmad Sirhindi

From Wikipedia, the free encyclopedia

☆☆

Shaykh Ahmad al-Farooqi Sirhindi was an Islamic scholar and prominent member of the Naqshbandi Sufi order. He is regarded as having rejuvenated Islam, due to which he is commonly called "Mujadid AlfThañi", meaning "reviver of the second millennium', referring to the Islamic tradition of Mujaddid. Numerous Naqshbandi suborders .such the Mujaddidi ,the Khalidi and the Haqqani sub-orders , trace their spiritual lineage through Shaykh Sirhindi, referring to themselves as "Naqshbandi-Mujaddidi". He was born on the day of'Ashura, the 10th of Muharram in the year 971 H., in the village of Sirhind near the city of Lahore in present-day India. Sirhindi's shrine is located in Sirhind, India and is referred to as "Rauza Sharif "

Contents

☆ 1 Early Education
☆ 2 Sirhindi's World view
☆ 3 Works
☆ 4 References
☆ 5 External links

Early Education

He received his knowledge and education through his father and through many shaikhs in his time. He made progress in three tariqas: Suhrawardiyya, Qadiriyya, and Chistiyya. He was given permission to train followers in all three tariqas at the age of 17 years. He was busy in spreading the teachings of these tariqas and in guiding his followers, yet he felt that something was missing in himself and he was continuously searching for it. He felt an interest

marfat.com

in the Naqshbandi Sufi Order, because he could see by means of the secrets of the other three tariqats that it was the best and highest. His spiritual progress eventually brought him to the presence of the Ghawth and Qutb of his time, ash-Shaikh Muhammad alBaqi, who had been sent from Samarqand to India by the order of his shaikh, Muhammad al-Amkanaki. He took the Naqshbandi Order from the shaikh and stayed with him for two months and some days, until Sayyidina Muhammad al-Baqi opened to his heart the secret of this tariqat and gave him authorization to train his murids in the Order.

Sirhindi's World view

Sirhindi's worldview focused on the idea that ontologically, the prophethood is far greater **than closeness** with God. He believed that Sufi ideas which centered around **spiritual growth** beyond the material world, while exhibiting key concepts, fell **short of** encompassing Islam as a whole. Sirhindi, still accepting and using these ideas of walayat, or closeness with God, focused on a much more human understanding and reality by focusing on following the sunnah of Muhammad(صلی اللہ علیہ وسلم) and his companions. His influence went so far as implementing jurisprudence in the Islamic world by emphasizing the Shariah and fiqh, integrating both into Indian Muslim government and society. This was accomplished through his 536 letters collectively entitled Collected Letters or Maktubat, to the Mughal rulers conveying his ideas.

Works

His works are his letters written to many of his contemporaries known as Maktubaat.

> "Moving to Allah is a vertical movement from the lower stations to the higher stations; until the movement surpasses time and space and all the states dissolve into what is called the Necessary Knowledge (eilm ul-wajib) of Allah. This is also called Annihilation (fana').
>
> "Moving in Allah is the stage in which the seeker moves from

marfat.com

the station of Names and Attributes to a state which neither word nor sign can describe. This is the State of Existence in Allah called Baqa.

"Moving from Allah is the stage in which the seeker returns from the heavenly world to the world of cause and effect, descending from the highest station of knowledge to the lowest. Here he forgets Allah by Allah, and he knows Allah with Allah, and he returns from Allah to Allah. This is called the State of the Farthest and the Nearest.

"Moving in things is a movement within creation. This involves knowing intimately all elements and states in this world after having vanished in Annihilation. Here the seeker can achieve the State of Guidance, which is the state of the prophets and the people following the footsteps of the Prophet. It brings the Divine Knowledge into the world of creation in order to establish Guidance.

- Maktubat Ahmad Sirhindi

References

- Shari'at and Ulama in Ahmad Sirhindi's Collected Letters by Arthur F. Buehler
- NFIE Research

نوٹ: یہ مقالہ پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بیولر کے منتخبات مکتوبات امام ربانی اور ''نقشبندی فاؤنڈیشن فار اسلامک ایجوکیشن (امریکہ) کی ویب سائٹ سے لیا گیا ہے۔ (شہزاد مسعودی)

marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

القلعة ما القارعة

وما ادراك ما القارعة يوم يكون الناس كالفراش المبثوث

وتكون الجبال كالعهن المنفوش صلى الله عليه وآله وسلم

کتبہ: خورشید عالم گوہر قلم بدائے
حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود صاحب دامت برکاتہم

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت خواجہ شیخ سیف الدین

☆☆

حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ عنہ، حضرت عروۃ الوثقیٰ (خواجہ محمد معصوم) رضی اللہ عنہ کے پانچویں فرزند ہیں آپ ۱۰۵۵ھ میں پیدا ہوئے حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ نے آپ کو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے کمالات اور خصائص کی خوشخبری دی۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ آپ پر بے حد مہربان تھے۔ آپ نے بادشاہ ہندوستان اورنگزیب، شاہزادہ اعظم شاہ اور دیگر ارکان سلطنت کی دینی اور روحانی نگرانی آپ کے ذمہ لگادی کہ ان سے سلوک باطنی حاصل کریں۔

مکتوبات معصومی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کی نسبت وتوجہ اور آپ کے صاحب زادے خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ کی تربیت وصحبت کے طفیل اورنگزیب نے وہ بلند مقامات حاصل کر لیے تھے جو شاہوں کو نصیب نہیں۔ ہم یہاں خواجہ سیف الدین کے نام خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے چند مکاتیب سے اقتباسات پیش کرتے ہیں، یہ مکاتیب اس وقت لکھے گئے ہیں جب خواجہ سیف الدین قلعہ ملّی، دہلی میں اورنگ زیب کی روحانی تربیت میں ہمہ تن مصروف تھے:۔

۱۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ سلمہٗ ربہٗ کے بارے میں مرقوم تھا یعنی اثرات ذکر در وظائف، حصول سلطان ذکر ورابطہ، 'قلت خطرات'، 'قبول کلمہ حق'، 'رفع بعض منکرات' اور 'ظہور لوازم طلب، یہ سب باتیں واضح ہوئیں، شکر خدا بجالاؤ، طبقہ سلاطین میں اس قسم کے امور حکم عنقار کھتے ہیں۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۲ ملخصاً)

۲۔ تم نے بادشاہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ان کے اندر وسعت 'لطیفہ اخفیٰ' اور اس سے مناسبت تامہ کا پتا چلتا ہے اس بات

marfat.com

کے مطالعہ سے خوشی ہوئی۔لطیفۂ اخفی سب سے بڑا لطیفہ ہے اور اس کی ولایت سب ولایات سے اونچی ہے۔اس لطیفے کو خاص سرور کائنات کے ساتھ خصوصیت حاصل ہے۔(جلد سوم،مکتوب نمبر۲۳۲،ملخصاً)

۳۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ کے حالات کے متعلق مرقوم تھا، وہ واضح ہوا، طبقۂ سلاطین میں اس قسم کے امور غرائب روزگار سے ہیں۔

(جلد سوم،مکتوب نمبر۲۴۲،ملخصاً)

آنحضرت آپ کو شاہجہان آباد بھیجا جب آپ وہاں پہنچے تو بادشاہ خود آپ کے استقبال کے لیے آیا۔ اور نہایت عزت واحترام سے شہر میں لاکر اپنے خاص قلعہ میں فروکش ہونے کا اہتمام کیا۔جب حضرت شیخ قلعہ کے دروازے میں پہنچے تو دروازے پر بہت سی تصویریں تھیں۔حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں اس وقت قلعہ میں آؤں گا جب ان تصویروں کو مٹا دیا جائے گا یا ہٹا دیا جائے گا۔

دوسرے دن آپ نے حکم دیا کہ تمام گویّوں، گائنوں اور ناچنے گانے والے لڑکوں اور گانے بجانے والوں کو اور بدعتیوں کو شہر سے نکال دیا جائے۔بادشاہ نے اسی وقت قطعی حکم جاری کر دیا کہ تمام اہل بدعت کو ہندوستان سے نکال دیا جائے۔

آپ نے امر معروف اور نہی عن المنکر پر اس طرح عمل کیا کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا تھا۔جب تک زندہ رہے پورے ہندوستان میں کسی کو جرأت نہ تھی کہ کھلم کھلا سرُود کرے یا ڈھولک بجائے۔آپ کے نمائندے جا بجا پھرتے جہاں کہیں بدعت کی علامت پاتے تنبیہ کرتے، دَکن میں ایک امیر نے خفیہ مجلس سرود قائم کی مگر بعد میں ساتھیوں سے کہا کہ اگر شیخ صاحب کو خبر ہوگئی تو مجھے بے عزت کر کے نکال دیں گے یہ کہہ کر گویّوں کو نکال دیا۔

یہی وجہ ہے حضرت عروۃ الوثقٰی رضی اللہ عنہ شیخ صاحب کو ''محتسب امت'' کہتے تھے آپ کا دبدبہ اسقدر تھا کہ امراء وسلاطین میں جرأت نہ تھی کہ شیخ صاحب کے حضور بلا اجازت بیٹھ سکیں۔آپ کی بارگاہ عالی اطلس کی بنی ہوئی تھی جس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے۔اس بارگاہ میں سنہری کرسی جواہرات سے جڑاؤ رکھی جاتی۔جس پر آپ تشریف رکھتے۔اس کے اردگرد امراء بادشاہ اور خان نہایت ادب سے دست بستہ کھڑے رہتے۔

marfat.com

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ شیخ صاحب درویش ہیں انھیں اس قدر شان وشوکت کی کیا ضرورت ہے؟ یہ خیال آتے ہی حضرت شیخ نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ہمارا تکبّر اس کی کبریائی سے ہے۔

ایک معتبر آدمی نے بیان کیا کہ میں نے ٹھان لیا کہ آئندہ کبھی شیخ صاحب کی خدمت میں نہیں جاؤں گا کیونکہ وہ تکبّر کرتے ہیں اسی رات خواب میں دیکھا کہ سپاہی مجھے پکڑ کر لاٹھیوں سے مارتے ہیں۔ میں نے بیدار ہوکر اپنے خیال سے توبہ کی اور حضرت شیخ کی خدمت میں آکر مرید ہوگیا۔

ایک شخص نے کہا کہ مجھے جذام کا مرض تھا میں نے حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوکر رفع مرض کے لیے التماس کی، انھوں نے کچھ پڑھ کر دم کیا، فی الفور شفاء نصیب ہوئی۔

ایک دفعہ حضرت قیوم رابع کو لڑکپن میں مرض شدید لاحق ہوا۔ حضرت شیخ آنجناب کو دیکھنے کے لیے آئے۔ حضرت قیوم رابع کی خالہ جو حضرت شیخ کی کہین بہو تھی آنحضرت کی شفا کے لیے التماس کی۔ حضرت شیخ نے متوجہ ہوکر فرمایا۔ اس لڑکے کا اللہ تعالیٰ حافظ و مددگار ہے میں دیکھتا ہوں کہ یہ بچہ شیخ عظیم ہوگا۔ ہزاروں لوگ اس کے حلقہ میں بیٹھے ہیں اللہ کو اس سے ابھی بہت سے کام لینے ہیں جن میں سے ابھی ایک کا بھی ظہور نہیں ہوا۔ واقعی حضرت شیخ کا مکاشفہ حضرت قیوم رابع کے حق میں بالکل صادق آیا۔

حضرت شیخ کو جذبہ بہت حاصل تھا۔ آپ کی توجہ سے لوگ بے اختیار ہوجاتے ہزاروں آدمیوں نے آپ سے فیض حاصل کیا اور کامل ومکمل ہوگئے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں۔ ۱۰۹۵ھ ہجری میں وفات پائی۔

کہتے ہیں کہ آخری وقت میں حضرت شیخ کی خدمت میں ایک ایسا طبیب لایا گیا جو اہل سنت و جماعت کے عقائد کا مخالف تھا۔ آنجناب نے فرمایا کہ یہ کونسا وقت ہے کہ تم مخالف مشرب کو میرے پاس لے آئے ہو، اسے دور لے جاؤ۔ آپ کا مزار حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک سے جنوب کی طرف۔۔۔۔ ہے۔ آپ کے مزار پر نہایت عالیشان گنبد بنا ہوا ہے۔ اس کے اردگرد باغ لگایا گیا ہے۔ آپ کی اولاد آٹھ لڑکے اور چھے لڑکیاں ہیں:۔

marfat.com

صاحب زادگان:

۱.....شیخ محمد اعظم

۲.....شیخ محمد شعیب

۳.....شیخ محمد حسین

۴.....شیخ محمد عیسیٰ

۵.....شیخ محمد موسیٰ

۶.....شیخ کلمۃ اللہ

۷.....شیخ محمد عثمان

۸.....شیخ عبدالرحمٰن

حواشی

۱.....خواجہ محمد احسان مجددی: روضۃ القیومیہ، جلد دوم ۲۰۰۲ء، ص ۳۴۵۔۳۵۱

۲.....پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: سیرت مجدد الف ثانی۔ کراچی ۲۰۰۵ء ص ۳۸۷۔۳۸۸

☆.....☆.....☆

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکتوباتِ خواجہ سیف الدین

(مکتوبات شریف، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی

نبیرہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہما)

مرتبہ

مولانا محمد اعظم

مقدمہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مقدمہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ (م ۱۰۳۴ھ) کے بڑے اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۷۹ھ) کے صاحبزادے حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۴۹ھ - ۱۰۹۶ھ) کے یہ ۱۹۰ مکتوبات ہیں جو ان کے خلیفہ محمد اعظم علیہ الرحمہ۔ (مکتوب ۱۷۶ - ۱۷۷) نے جمع کیے تھے۔

اس مجموعے میں چار مکتوبات (۱-۲-۳-۴) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہیں۔ ان میں سے تیسرے مکتوب میں بادشاہ اورنگ زیبؒ کے احوال بھی ہیں۔ اسی طرح اس بادشاہ کے احوال حضرت شیخ محمد یار قادری ہوری کے نام مکتوبات ۱۴۲ - ۱۴۸ میں بھی ہیں اور خود اورنگ زیبؒ کے نام ۱۸ مکتوبات (۲۰-۲۲-۲۳-۲۶-۳۵-۳۹-۵۶-۵۷-۵۹-۶۰-۶۷-۷۲-۷۴-۷۸-۷۹-۸۰-۱۶۱-۱۶۴-۱۶۵) ہیں جن میں سے مکتوب نمبر ۳۵ میں بادشاہ کی ہمشیرہ بڑی بہن (جو دارا شکوہ سے چھوٹی تھی) روشن آرا بیگم کے انتقال پر تعزیت بھی ہے (اس بیگم کا یہ نام ان مکتوبات میں بھی ہے اور اقبال نامہ جہانگیری میں بھی اور دوسرے عام تاریخوں میں روشن آرا نام آتا ہے) اس کے نام بھی گیارہ مکتوبات (۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۲۴-۳۴-۴۶-۶۲-۷۷) ہیں۔ اور آخری مکتوب بیگم کے نئی حویلی میں منتقل ہونے کا ذکر ہے۔ اورنگ زیب کے بڑے صاحبزادے محمد معظم (م ۱۱۲۳ھ) کے نام مکتوبات ۵۲-۵۳-۵۶ ہیں اور دوسرے صاحبزادے محمد اعظم (م ربیع الاول ۱۱۱۹ھ) کے نام ایک ہی مکتوب ۶۹ ہے۔ سلطان عبدالرحمٰن ابن نذر محمد خان (بلخ) کے نام ۱۵ مکتوبات (۲۹ سے ۳۳ تک

marfat.com

پھر ۳۷-۳۸ اور ۱۴۱ سے ۱۴۵ تک پھر ۱۸۵-۱۸۶-۱۸۹ ہیں۔ نبی عرب خانم کے نام ۴۷-۷۳-۷۹-۱۵۵ مکتوبات ہیں جن میں سے مکتوب ۷۹ میں ان کو "والدہ مہربان" خطاب کیا ہے۔

محتشم خان کے نام مکتوبات ۱۹-۱۰۸-۱۵۷-۱۵۸-۱۶۷ (کسی فتح کا ذکر ہے) ۱۸۱ میں یہ خطاب میر ابراہیم (پسر شیخ میر خواف) کا تھا جو اسے سال ہیجدہم (عالمگیری) میں جم کے ہمراہ ملا تھا اور شہزادہ پالنصدی کا منصب بھی ملا تھا۔ بعد میں وہ سارنگپور میہات اکبرآباد اور الہ آباد میں مختلف منصبوں پر فائز رہا۔ پھر منصب سے علیحدہ بھی کر دیا گیا لیکن بیالیسویں سال جلوس میں پھر دو ہزاری منصب ملا۔ سال وفات معلوم نہیں۔ اس کے بیٹے میر محمد خاں کو بھی محتشم خاں کا خطاب ملا تھا (مآثر الامراء)

مکرم خاں کے نام ۱۷-۱۹-۲۱ مکتوبات ہیں۔ اس کا نام مراد کام تھا جو میرزا مراد "التفات خاں" (پسر میرزا رستم قندہاری) کا بیٹا تھا۔ یہ التفات خاں وہی ہیں جن کا عقد عبدالرحیم خانخاناں کی بیوہ صاحبزادی سے ہوا تھا۔ شاہجہانی عہد میں وہ ہزاری منصب ملا اور لکھنؤ پھر بیسوارہ کی فوجداری ملی اور ۴۰ سال جلوس میں مکرم خاں کا خطاب ملا اور عہد عالمگیر کے دسویں سال میرزا مکرم خاں کا خطاب دیا گیا۔ ۱۰۸۱ھ میں فوت ہوا۔ شعر بھی کہتا تھا (مآثر الامراء) بجاور خاں کے نام مکتوب ۶۶ ہے۔ یہ بھی کوئی عہدہ دار ان امراء کے علاوہ ممتاز علماء میں سے شیخ محمد باقر لاہوری ابن شرف الدین العباس کے نام مکتوبات ۲۵-۵۰ پھر ۱۱۸ سے ۱۲۸ اور ۱۸۷ ہیں۔ یہ "کحل الجواہر" کے مشہور مصنف ہیں۔ ان کے نام مکتوب ۱۲۲ میں ہے کہ آپ حافظ محمد شریف سے استفادہ کریں جو حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ پھر مکتوب ۱۸۷ میں حافظ صاحب مرحوم کے انتقال کا ذکر ہے۔ انہی مکتوبات میں سے نمبر ۱۲۲ میں شرح احوال بادشاہ دین پناہ و شاہزادہ محمد اعظم ہے اور ۱۲۸ میں شرح احوال بادشاہ دین پناہ ہے۔ حافظ محمد محسن دہلوی (م ۱۱۴۷ھ) جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے اخلاف میں تھے۔ اور دہلی میں انہی کے قریب دفن ہیں، وہ بھی حضرت خواجہ محمد معصوم کے خلیفہ تھے۔ ان کے نام مکتوبات ۱۷۰-۱۷۲-۱۷۹-۱۸۰ ہیں۔

ملا پائندہ محمد نبی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ان کی مرتبع تصنیف ——— مجمع البحرین کی اشاعت کی سعادت اس عاجز کو حاصل ہو چکی ہے۔ ان کے نام مکتوب ۵ ہیں۔

marfat.com

حضرت خواجہ محمد معصوم رح کے دیگر خلفاء میں سے خواجہ عبداللہ کولابی کے نام مکتوب ۱۵۴ ہے اور حاجی محمد یوسف کولابی کے نام مکتوبات ۱۴۹ سے ۱۵۳ تک۔ خواجہ محمد شریف بخاری کے نام ۹۶ سے ۱۰۷ تک پھر ۱۱۱ سے ۱۱۴ تک اور ۱۶۸۔ ۱۹۰ بھی ہیں۔ انہی میں سے مکتوب نمبر ۱۰۵ میں بخارا کے صاحب کی اہلیہ کے انتقال پر تعزیت ہے۔ صوفی سعداللہ کابلی کے نام ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴ ہیں اور ۸۳ میں "ذکر دخول بادشاہ دیں پناہ دریں طریقہ" ہے۔ میر محمد ابراہیم بن میر محمد نعمان اکبرآبادی جو حج کی واپسی پر جدہ یمن میں ۱۰۷۱ھ میں فوت ہوئے۔ (مآثر الامراء جلد اول) ان کے نام ۱۴۔ ۱۶۔ ۲۸۔ ۳۶ ہیں۔ شریف مکہ کے نام بھی ایک مکتوب ۱۱۷ ہے۔ محمد بن سلیمان مکی (م ۱۰۹۴) (مخدوم زادہ) محمد حسین (س ؟ ۱۷۴۷۔ ۱۷۵) میر عبدالصمد (۱۸)۔ شیخ عطاء اللہ سورتی (۱۳)۔ حاجی اسداللہ وزیرآبادی (۱۵۱)۔ ملا محمد جان (۸۴)۔ ملا محمد امین حافظ آبادی (۸۱۔ ۱۸۸)۔ ملا محمد محسن سیالکوٹی (۸۵)۔ شیخ محمد تھانیسری (۸۸)۔ بایزید سہارنپوری (۹۰ تا ۹۵)۔ نور محمد بنگالی (۱۰۹۔ ۱۱۰) ملا ابوالقاسم کابلی (۱۵۹۔ ۱۶۰)۔ اخوند ملا شاہ مراد کے نام ۱۶۶ (دربیان آنکہ ملاقات سلاطین بہ نیت حسنہ محمود است) اور ۱۶۳ ہیں۔ سندھ کے مخدوم محمد آدم تتہی (م ۱۰۶۶ھ) کے نام ۱۶۶ اور محمد حامد لاہوری کے نام ۸۳ ہیں۔ گویا مذکورۂ بالا ملکی اور بیرونی سلاطین، امراء، رؤسا اور علماء سبھی آپ سے مستفیض تھے۔ اس لیے ظاہر ہے کہ ان مکتوبات کا لکھنے والا درجۂ تقویٰ، علم و فضل، خلوص و کمال میں کس قدر بلند مرتبت ہوگا!

میں اپنے مخدوم جناب مولانا حشمت علی خاں صاحب مدظلہ (محلہ تھانہ پاکھر رام پور) کا بے حد ممنون ہوں کہ انھوں نے ضعف بصارت کے باوجود مکتوباتِ شریفہ کے اس نادر نسخے کی نقل خود اپنے دست مبارک سے فرما کر اس کی اشاعت کی سعادت کا موقع بہم پہنچایا۔ اور محترم بھائی مولانا ابوالفتح صغیرالدین صاحب کا بھی عین کرم ہے کہ انھوں نے حسب معمول اس مرتبہ بھی متن اور پروف کی تصحیح میں بڑی مدد فرمائی۔ جزاھما اللہ فی الدارین احسن الجزاء۔

احقر ــــ غلام مصطفےٰ خان۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ستائش بے انتہا نثار بارگاہ کبریائے نقشبند نقوش موجودات و نیایش بے احصا نیاز درگاہ عزو علا نقل پیوند باغ کائنات کہ دین متین را بہ سیف احمدی از اذیت اغیار محصوم ساختہ بنور باقی فزیت بخشید و نیز اعظم شرع مبین را بر آسمان افضال و اکمال طالع و لامع گردانید و او را علیہ السلام بخطاب مستطاب وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ممتاز و امتانش را بہ امر واجب الاذعان يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا سرافراز نمود اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَحْبَابِهٖ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ و احقر خدام ملت اقوم فقیر حقیر محمد اعظم را بہ اخراز مکاتیب قدسی اسالیب کہ از سرچشمہ بیان الہام ترجمان جناب اقطاب متاب والد بزرگوار این فرزندیت کردار یعنی حضرت قطب الاقطاب شیخ الشیخ والشاب ارشاد نژاد فیض مہاد فضل بنیاد ماہ اوج حصول امنیت و مراد نقطہ دائرہ ہدایت و سداد مرکز مہبط ولایت و رشاد ہادی مصالح صلاح مبدأ و معاد، متکاء اصحاب اعتماد ارباب استناد غفران پناہ رضوان دستگاہ مروج طریقہ یقین شیخ سیف الدین قدس سرہٗ و اقبض برہٗ اتباع یافتہ بود مستعد فرمود فَحَمْدُ اللّٰهِ ثُمَّ حَمْدُ اللّٰهِ۔

نہے این نامہ اے رشد فرجام — کہد آغاز او پیدا است انجام
معارف آنچنان در وے ہجوم است — کہ گوئی آسمانے پر نجوم است

marfat.com

درد تابندہ النوا ید الہامت — کہ از دے مقتبس خورشید و ماہ است
طریق احمدی از دے منور — مشام طالبان از دے معطر
لباس رہنمائی در بر اُو — رجوع پارسائی بر در اُو
نمی گویم کہ مدح اُو نمودم — ز مدحش اعتبار خود فزودم
امامے کو بود معصوم از عیب — کتاب مستطاب فیہ لاریب
حقایق از مضامینش شگفتہ — ز موزش از مخالف او نہفتہ
ز سلیفش دین احمد راست نفرت — ورا اِنّا فتحنا ہست مدحت
حقایق اندرو گردیدہ مستور — برنگ اسم اعظم ہست مستور
بود تا گرم بازار ہدایت — بدوران تا رسد فیض عنایت

الٰہی باد بادی طالبان را
حیات تازہ مرروح و روان را

السیاسۃ فی جمیع کلمات وصی العالم — محمد زکی

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب اول۔ در دید تصورِ اعمال وحصولِ بہرہ از نسبتِ ملاحت ویافتنِ اتحادِ جسدی بہ آن دمالے خود را تعینِ حبی معلوم نمودن و درمیان آوردن اسرارِ لازم الاستتار ویافتنِ فیوض وبرکات ازان مرتبہ مقدسہ بے حیلولت ومبشر شدن بہ ارتفاعِ واسطہ و برخے از احوالِ یارانِ خویش بہ پیرِ بزرگوارِ خود نوشتہ اند۔

عرضداشت کمترینِ درویشان محمد سیف الدین بہ عرضِ احوالِ پراگندہ جرأت نمودہ گستاخی می نماید وبہ امیدِ عفو از حد خود تجاوز کردہ دلیرِ نفسی می کند۔ قبلہ گاہا چندانکہ خواست دمی خواہد کہ از دائرۂ مباحات قدم بیرون نہ نہد صورت پذیر نمی شود آن قدر ارتکابِ مشتبہ ومکروہ ومحرم نقد وقت ہست کہ چہ بیان نماید عمل بہ غریمت خود در حقِ او عشقے مغرب ہست واز ایشان اولیٰ۔ واحوط بغایت بعید افتادہ۔ اما للہ سبحان الحمد کہ باوجود این ہمہ خرابی وتباہ کاری در محبتِ منتسبانِ آن درگاہ قدم راسخ دارد و در اعتقادِ فندویت بہ آن عتبۂ علیہ ممتاز ہست۔ متاعے از ین بہتر در بساطِ خود نہ دارد و نظر بہ ہمین اندوختہ بعضے سوابقِ سالفہ ولواحقِ معروض می دارد ؎

تو مرا دل دہ و دلیری بین　　رد بہی خویش خوان و شیری بین

marfat.com

حضرت سلامت پیش ازین بچند سال از غایت ذرہ پروری بہ الحاقِ حقیقت الحقایق
و بہ حصولِ بہرہ از نسبتِ ملاحت این دور از کار را مستعد ساختہ بودند و این ضعیف نیز آنچہ
ازین دولتِ عظمیٰ درک می کرد بہ عرضِ آن مصدع می گشت۔ بعض احیان آن قدر این نسبت
علیہ زیر بار می کرد کہ اتحاد جسدی معاملہ کمون بروز متخیل می گردید و لختے در بدنِ خود احساس
می نمود و الحال نیز در کارِ اسرارِ آن حقیقت عجوبہ منش غواصی می نماید و چند انکہ دور دور می رود
گویا ہیچ نہ رفتہ ہست۔ بہ انواعِ مختلفہ ظہوری فرماید و ہر بار فنا و بقا جدید متوہم می شود ؎

جنبش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایان بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی

ملوا و مسکن خود را تعینِ حبی معلوم می کند و خود را محاطِ این تعین کہ فوقِ او تعینے نیست می یابد
و عجائب و غرائب چیزہا از راہ ہمین تعین در خود می فہمد و مثلِ ابرِ نیسان انوار و برکات می ریزند
و اسرارِ لازم الاستتار بلدے در میان می آرند۔ در بعضے اوقات چنان متخیل گشتہ است کہ
مردارید و زیورہا را بر مے نثاری کنند۔ و آن قدر مشغوف این نسبت ہست کہ نسبتہائے
دیگر گویا مستور شدہ اند و ایضاً این درویش را آن عالی حضرت بارہا بہ ارتفاع واسطہ و
اخذِ فیوض و برکات از مرتبۂ مقدسہ بے حیلونت مبشر ساختہ اند وجہ علامت کمالِ اتحاد
باحقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رفعِ واسطہ ہست۔ و این قسمِ اتحاد نصیبِ اقلِ قلیل ہست۔
چنانچہ از مکتوباتِ قدسی آیات ظاہری گردد۔ اما بہرہ از اصالت در حقِ این قسم شخصے لازم
است یا نیست امیدوار ہست کہ بجواب سرافراز گردد و قبلۂ عارفان سلامت صلاح آثار
فیض مظہر اللہ کہ از ارباب کشف و شہود ہست از ابتدائے شغل تا این زمان عجائب و غرائب
چیزہا نقل می کنند از عروج افلاک سبعہ و ظہورِ انوارِ عرش و صحبتِ خیر البشر علیہ و علیٰ آلہ من
الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا بارہا ظاہری ساخت و الحال عروجِ عناصرِ اربعہ را

marfat.com

درک می کند۔ وصوفی عبدالغفور کہ حقِ خدمت بجا می آرد محبتے خاص دارد کہ از زاویہ آن در اکثر مقامات امیدوار است کہ معیت داشتہ باشد آثارِ وجودِ موہوب در وے متوہم می گردد وصلاح آثار حافظ موسیٰ یکے از یارانِ فقیر است و بہ شرفِ صحبت آن حضرت مشرف گشتہ در غلباتِ وحدت وجود بود۔ چنانچہ می گفت کہ ہر ذرہ از ذرّاتِ وجود من نداء اَنَا الحق می زند۔ فقیر خواست کہ او را ازین حال برآرد دلمحہ در خلوت باوے سکوت نمود بعد از برخاستن ظاہر ساخت کہ تمام ورقِ من گردانیدند للہ سبحانہ الحمد کہ از آن ضیق مخلصی یافتہ بہ شاہ راہ افتاد۔ و از یارانِ جدید حاجی عبدالرؤف امام جامع مسجد فتحپوری بیش از دیگران ترقیاتِ عالی نمودہ از لحوقِ صفات بہ اصل بے تکلف می گوید و خود را و تمام عالم را عکم ساختہ پشود خاص منتزہ است و معنیِ بقا نیز درک می کند۔

چون بادشاہ و اہلِ عسکر ازین شہر منسیتند بعضے گوشہ نشینان و طالب علمان شکستہ دلان کہ بہ مراحل از اہلِ عسکر بہتر اند اخلاص بہم رسانیدہ اند خصوص حافظ عبدالجلیل لنگ کہ یکے از شیوخ این حدود است و جماعۃ از اغنیا باوے سر نیاز دارند و لطف خان وغیرہ سر ارادت خواست و نیازمندی تمام دارند و بہ فقیر عجب حسنِ ظن پیدا کردہ چند بار صحبت سکونت داشتہ از راہِ دور با اخلاص و طلب تمام می آید۔ و چندے دیگر نو شغل اند کہ ہر کدام بہ اذکار و مراقبات سرگرم اند۔ فضائل مآب محمد فاضل پسر میر محمد عارف منگل کوٹی با اخلاص محبت تمام بہ فقیر ہمراہ می کند امیدوار است کہ بشرفِ صحبت نیز مشرف گردد۔ بے ادبی از حد گذشت امیدوار عفو است۔ حضرت سلامت چون ایام رخصت محمد صادق افغان نزدیک رسیدہ امیدوار است کہ بتوجہاتِ عالیہ سیراب گردد و بعنایات و بشارات مخصوص سربلند شود۔ و باب صوفی پائیدہ و صوفی سعد اللہ و ملا درسکی کہ در محبت حضرت فداست و ملا عبدالخالق

marfat.com

وحاجی محمد شریف التماس توجهات خاصه دارد۔ حضرت سلامت وقت رخصت خواجه محمد سالم خلعتے متبرک مثل یاران دیگر عنایت فرمایند و بانشارات عالیه مبشر سازند که در محبت حضرت فانی است۔ حامل عریضه نور محمد متوطن سرهند بهت امیدوار مهربانی است۔ والسلام

مکتوب دویم۔ در ظاهر شدن اشتیاق از مزارات متبرکه و ظهور تمدن لازم ربانی حضرت میان جیو کلان و در اکثر منزل عنایات فرمودن و ظاهر شدن حضرت خواجه نیرنگ به کمال رفعت و مائل یافتن نسبت خود را به نزول و معلوم نمودن راه وصول خود را در نهایت علو و تزین مخصوص بودن این مسلک بمراد آن۔ و شمه از احوال سلطان وقت نیز به سر برگوار خود نوشته اند۔

عرضداشت بنده مهجور محمد سیف الدین به خادمان عتبه علیه عاکفان سدهٔ سنیه می رساند که در اثنای راه به مزارات متبرکه رسیده شد و آثار اشتیاق و مهربانیها از عزیزان در حق خود مشاهده نمود۔ و خصوص در موضعے که عارف ربانی حضرت میان جیو کلان وصال نموده اند آن حضرت به شان رفیع ظهور فرموده در اکثر منزل عنایات داشتند و هر چند باین شهر معظم تردیک می شد خلعتهاے فاخره در بر نخود می یافت۔ روز عرس به زیارت حضرت خواجه نیرنگ خواجه باقی بالله استسعاد یافت۔ بجاه و جلال عظیم مانند بادشاهان ظهور نمودند۔ و به نورانیت تمام طلوع فرمودند۔ و نسبت باین فقیر به نزول مائل تر بهت و گاه گاه عروج هم واقع می شود۔ در هنگام عروج به طالبان نشستن خالی از صعوبت نیست۔ درین روز ها عروج خاص واقع شد۔ در زاد وصول خود را در نهایت علو شان و تزین عالی دریافت و معلوم شد که این قسم مسلک مخصوص به مرادی است که به سیر مرادی راه رفته باشد و مریدان را ازین جا قدمگاهے نیست۔ و حسن و نضارت آن را به کدام زبان بیان نماید۔ و امر دیگر که از جمله اسرار لازم الاستتار است در خود یافته تعلق به حضور دارد و یضیق الصدر و لا ینطلق اللسان

marfat.com

نقدِ وقت ہست للہ سبحانہ الحمد کہ بادشاہِ دین پناہ را در خدمتِ حضرت اخلاص بنوع دیگر
است۔ از ذکرِ لطائف و ذکرِ سلطانی گذشتہ بہ ذکرِ نفی و اثبات مقید ہست و ظاہری سازد کہ
بعضے اوقات خطرہ مطلقاً نمی آید و گاہے کہ می آید استقرار نمی کرد۔ ازین راہ خیلے محفوظ
است و می گوید کہ پیش ازین من از ہجوم خواطر دل تنگ بودم۔ و شکرِ این نعمت بجا می آرد۔
و مزیت این طریقِ عالی را بر طرقِ دیگر می گوید و بہ رخصت کردن فقیر را ضی نمی شود بالجملہ
امید وارِ توجہِ غائبانہ حضرت ہست۔ امید کہ شفقت نمودہ نگاہے بجانبِ او نمایند و اگر
امرے معلوم شود در عنایت نامۂ فقیر مندرج سازند۔ و تالاب کرکمت کہ در تھانیسر است
مقرر نمودند کہ در انجا سرائے عالی بنا نمایند۔ بسابقاً حسب الحکم بہ عبد الغفور در اخراجِ فاحشات
دار انتفاع روز آنکا دیسی کفار رفتہ ہست ظاہر العمل درآمدہ باشد۔ در امورِ دینی آنچہ گفتہ می شود
بے تکلف قبول می نماید۔ حضرت سلامت جماعۂ کہ بہ فوزِ غلامی آن حضرت درآمدہ اند بعرضِ
اخلاص مصدع اند خصوص خان سعادت نشان سزاوار خان و محمد رضا و میر او و سعادت
آثار مرزا جمال اللہ پسر سعید خان و فضائل مآب شیخ مخدوم و صدیق بیگ وغیرہم کہ در
حلقۂ غلامی استسعاد یافتہ اند و سیادت مآب میر کمال الدین حسین و داماد میر ابراہیم مرحوم
کہ الحال بہ دخول طریقہ علیہ استسعاد یافتہ عرضِ اخلاص می رسانند و یارانِ اینجائی خواجہ
محمد زاہد و میان رفیع الدین و اخوند ملا درسکی و صوفی سعد اللہ و محمد حسین و ملا قاسم و
شیخ عمر عرب و حاجی احمد و خان بیگ و حافظ الہ یار و ملا عبد الغفور عرضِ اخلاص می نمایند
و از اخلاص جان فشانیہا و مہربانیہا میر محمد ابراہیم بہ کدام زبان ظاہر سازد و در درآمدن
قلعہ و در بازارہائے در حضور انبار۔ جنسِ خود در جلو می گردد۔ قبلہ گاہا روزانہ بہ سبب
ہجوم یاران نوشتن میسر نیامد لہذا بعد از نمازِ عشا تحریر نمود اگر خطائے رفتہ باشد معذور خواہند داشت
والسلام!

marfat.com

مکتوب سوم۔ در شوق ملازمت حضرت ایشان و در یوزہ توجہ غائبانہ در حق خویش و در دید قصور اعمال و شمہ از احوال بادشاہ دین پناہ نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

مراکشید و طنابم بہ گردن اندازید　　کشان کشان چو سگانم بہ پیش یار برید

عاصی مہجور محمد سیف الدین کہ از برکات حضور محروم است و درین دار التفرقہ بہ ابناء الدنیا محشور۔ التماس عنایت خاص در خود دریوزہ می نماید ع

شاہان چہ عجب گر بہ نوازند گدارا

اشتیاق قدمبوسی را چہ شرح دہد چندانکہ باین مرد مقدمات رخصت آوردہ شد رضا مند نمی شود و جذب کشش حضرت در کار است کہ ازین گرداب ضلالت برآرد ع

ترحم یا ولی اللہ ترحم

ہمواره از فکر الٰہی جل شانہ ہراسان است کہ مبادا خرابی این کس را درین اجتماع نہ خواستہ باشند۔ وای اگر دستگیری حضرت امداد نہ فرماید ؎

تو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من　　پیادہ می روم و ہمرہان سوارانند

فضائل پناہ شیخ عبد الحمید بخدمت گرامی استسعاد خواہد یافت از حقایق اینجائی بہ تفصیل مشارٌ الیہ اطلاع دارد۔ مجملاً آنکہ این مرد بزرگ خطرہ را از قلب مطلقاً منتفی می یابد و در دماغ معادم می کند و بعد میت مشرف شدہ امیدوار توجہ است۔ حضرت سلامت درین روزہا صحبتہای طولانی واقع نمی شود و بعضے مکاتیب غامضہ مذکور می گردد و بہ اخلاص تمام می شنود۔ امید است کہ از مخلصان خاص حضرت گردد۔ والسلام

مکتوب چہارم۔ در بیان آنکہ مقصود از آشنائی سلاطین رفع مظالم است و در سفارش بعض احبہ بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

marfat.com

حضرت سلامت در وقتِ رخصت بادشاہِ دین پناہ گفتہ شد کہ مقصود و علتِ غائی
از آشنائی شما ارتفاعِ مظالم است والّا فالعیاذ باللہ من ذالک چنانچہ حاکم پرگنہ وارد ک
عبدالرسول ظالم را بعد از گفتگوے بسیار عزل کنانیدہ شد۔ و تفصیل بعضے مقدمات در کتابت
مبرک قند نوشتہ از انجا واضح خواہد شد۔ حضرت سلامت ملا شاہ حسین امیدوار عنایاتِ خاص
است و کذالک حاجی عاشور بلخی و حاجی شریف لیلی السیر خود سگِ گرگینِ آن آستانہ است
یقین کہ مورد اشفاق و مہربانیہا خواہد شد۔ والسلام

مکتوب پنجم ۔ بہ صوفی پائندہ در بیان تعینات ثلثہ و بیان آنکہ وصولِ قدمی با تعینِ جہی است
و ہمین تعین تعینِ اول است و مرکزِ این تعین ناشی از مقامِ محبوبیت است و تفصیل آن ناشی از
خذ و مائیناسب ذالک۔

باسمہ سبحانہ۔ نحمدہ و نصلی۔ جناب ارشاد پناہی صوفی پائندہ مجد معلوم نمایند کہ ایشان
تعینِ جہی در حضورِ حضرتِ ایشان در حق شما منقح شدہ بود۔ الحال امید است کہ ترقیاتِ بے اندازہ
فوقِ آن تعین نمودہ باشند لیکن بدانند و آگاہ باشند کہ وصولِ قدمی فوقِ این تعین ممکن نیست اگر ہست وصولِ
نظری است و بیانش آن ہست کہ فوقِ تعینِ علمی حملے نزد شیخ ابنِ عربی و متابعانِ او سیر و سلوک
اصلا نیست و حضرت مجدد الف ثانی فوقِ آن تعین چندین مراتب سلوک بیان فرمودہ
اند تا آنکہ تعینِ وجودی ظاہر شود و مرتبہ کہ فوقِ آن مرتبہ ہست لاتعین متحقق شد و تا چند
گاہ تعینِ اول ہمین وجودی قرار یافت۔ چنانچہ نزد شیخ ابنِ عربی تعینِ اول تعین علمی جہلی است
و مرتبہ کہ فوقِ اوست آن را مرتبۂ ذات می گویند۔ آخر الامر در آخرِ حیات حضرت مجدد الف
ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوقِ تعینِ وجودی حتی منکشف شد و سیر و سلوک تا اینجا منتہی شد
و فوقِ آن قدم و سیر و سلوک را گنجایش نماند۔ الحمد للہ سبحانہ کہ نظر را از انجا منع نہ فرمودہ اند

marfat.com

ع بلا بودے اگر زین ہم نہ بودے

این نوع معارف از حیطۂ عقل و بیان خارج است و خواص در رنگِ عوام در فہم آن ملتبس و قاصر اند۔ و این تعین حبّی را حقیقت الحقائق نیز می گویند و مرکزِ آن تعین اشرف اجزا است ناشی از مقامِ محبوبیت است و حقیقتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام از ینجا ظہور یافتہ و تفنّنِ آن تعین ناشی از مقامِ خلت و حقیقتِ ابراہیمی است علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام تا کدام صاحبِ دولت باشد کہ جامع مقامِ محبوبیت و خلّت گردد و نعمت در حقِ او تمام شود زیادہ برین تا کجا اطناب نماید۔ امید است کہ دریں سیرِ ما وراء النہر عالمے از وجود شریف منوّر گردد۔ والسلام۔

مکتوب ششم۔ بہ سلطانِ وقت در بیانِ آنکہ عمل بہ رخصت احیاناً عزیمت است تجمّل در لباس بہ نیتِ حسنہ محمود است و ترکِ آن بہ قصدِ شہرت مذموم۔ و بیانِ آنکہ قبولِ ہدیہ از سلاطین وغیرہم جائز است و ایرادِ آثارِ کثیرہ درین باب....

از نازکیہائے و احتیاطاتِ امامِ ہمام چہ نوشتہ آید۔ ہرچند این معانی بیشترہم بہ مطالعہ در آمدہ اَمَّا هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ يَتَضَوَّعُ۔ لیکن بہ مقتضائے حدیث اِنَّ اللّٰهَ كَمَا يُحِبُّ اَنْ يُؤْتِيَ بِالْعَزِيْمَةِ يُحِبُّ اَنْ يُؤْتِيَ بِالرُّخْصَةِ عمل بہ رخصت ہم احیاناً عزیمت است كَمَا هُوَ مُخْتَارُ جَمٍّ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ وَهُمْ فِيْ غَايَةِ الْوَرَعِ وحسن ظن ہمہ واجب مع ذلک عمل آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام در قبول ہدایا از سلاطین وغیرہ معنی است کما فی الاحادیث بعض روایات وغیرا کہ نوشتہ شدہ بہ مطالعہ خاص در آید فی مطالب المؤمنین ولباس الشہرۃ فی الرثاثۃ والخشن مکروہ کذا فی شریعۃ الاسلام وسبیل الرسعنی عن

marfat.com

الزِّينَةِ وَالتَّجَمُّلِ فِي الدُّنْيَا۔ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ذَاتَ
يَوْمٍ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ قِيْمَتُهُ أَلْفُ دِرْهَمٍ وَرُبَّمَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ
قِيْمَتُهُ أَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ۔ وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ يَوْمًا وَعَلَيْهِ
بِرِدَاءٍ خَزٍّ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ إِذَا أَنْعَمَ عَلٰى عَبْدٍ أَحَبَّ أَنْ يَرٰى
أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَيْهِ۔ وَأَبُوْ حَنِيْفَةَ كَانَ يَرْتَدِي بِرِدَاءٍ قِيْمَتُهُ أَرْبَعُمِائَةِ دِيْنَارٍ
وَأَبَاحَ اللّٰهُ تَعَالٰى الزِّيْنَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ
أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ۔ وَكَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ يَقُوْلُ
لِتَلَامِذَتِهِ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلٰى أَوْطَانِكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالثِّيَابِ النَّفِيْسَةِ وَإِيَّاكُمْ
وَالثِّيَابَ الْخَسِيْسَةَ فَإِنَّهُ مَعَ زُهَادَتِهِ وَوَرَعِهِ وَكَانَ يُوْصِيْكُمْ بِذٰلِكَ
كَذَا فِي الذَّخِيْرَةِ وَكَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ يَجُوْدُ فِي الْمُرُوْءَةِ وَلِيْلَ مَانَهُ وَفَقِيْهُ
وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ يَلْبَسُ الثِّيَابَ النَّفِيْسَةَ فِي رَوْضَةِ الْأَحْبَابِ فِرْقَةٌ
بن عمر خزامی کہ از قبل بادشاہ روم بر دریائے عمان عامل بود از ارض بلقاء شتر ے
سفید کہ اورا فضہ می گفتند واسپے و دراز گوشے و جامہ چند نرم و قبائے سندس و طلا
بہ آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پرسیم ہدیہ ارسال نمود و حضرت فرستادہ او را قبول
فرمود۔ در کتاب مطالب المؤمنین فتوی بر قبول کردن ہدیہ از سلاطین جائز دادہ ہست
و دلیل بر اثبات مدعائے خود آوردہ کہ فِي قَبُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْهَدِيَّةَ مِنْ بَعْضِ الْمُشْرِكِيْنَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا قُلْنَا كَذَا فِي الْمُحِيْطِ وَمَنْ رَقَّ ثَوْبُهُ
رَقَّ دِيْنُهُ وزیادہ ستر عورت ہست کذا سمع من الثقات۔ و ہر ازشوق و تکلف حضور
در الجاد رحق جماعۃ ہست کہ بدوام حضور بے تکلفت نہ رسیدہ اند۔ وَاَلْمُنْتَهٰى فَمُحَاطَتُهُ

marfat.com

وَرَاءُ الْوَرَاءِ كَمَا صَرَّحَ بِهِ الْإِمَامُ فِي مَوْضِعٍ اٰخَرَ وآنچہ امام در احتیاط ششم فرمود کہ
از دل خود فتویٰ پرسد نہ از مفتیان۔ اگر مراد از اہل دل مستفتی است در ارتکاب
رخص وَلَقَدِ احْتَجَّ مَنْ جَوَّزَ اَخْذَ مَالِ السُّلْطَانِ اِذَا كَانَ فِيْهِ حَلَالٌ وَّحَرَامٌ
فَمَا لَمْ يَتَحَقَّقْ اَنَّ عَيْنَ الْمَاْخُوْذِ حَرَامٌ بِمَا رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ اِنَّهُمْ اَدْرَكُوْا
اَيَّامَ الْاَئِمَّةِ الظَّلَمَةِ وَاَخَذُوا الْاَمْوَالَ مِنْهُمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ وَزَيْدُ
بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ اَيُّوْبَ وَجَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَجَابِرٌ وَاَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ مَّرْوَانَ
وَيَزِيْدَ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَاَخَذَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ الْحَجَّاجِ وَاَخَذَ كَثِيْرٌ مِّنَ
التَّابِعِيْنَ عَنْهُمْ كَالشَّعْبِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ وَالْحَسَنِ وَابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَاَخَذَ الشَّافِعِيُّ مِنْ
هَارُوْنَ الرَّشِيْدِ اَلْفَ دِيْنَارٍ فِيْ دَفْعَةٍ وَاَخَذَ مَالِكٌ مِنَ الْخُلَفَاءِ اَمْرَ الْاَجْمَةِ
وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا اُعْطِيْنَا قَبِلْنَا وَاِذَا مَنَعَنَا لَمْ نَسْاَلْ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ كَانَ اِذَا اَعْطَاهُ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَلَّتْ وَاِنْ مَنَعَهُ رَقَعَ
فِيْهِ وَرَوٰى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِنَّ الْمُخْتَارَ كَانَ يَبْعَثُ اِلَيْهِ الْمَالَ فَيَقْبَلُهُ ثُمَّ يَقُوْلُ
لَا اَسْاَلُ اَحَدًا وَلَا اَرُدُّ مَا رَزَقَنِيَ اللّٰهُ نَاقَةً فَقَبِلَهَا وَكَانَ يُقَالُ لَهَا نَاقَةُ
الْمُخْتَارِ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ بَعَثَ ابْنُ مُعَمَّرٍ اِلَى ابْنِ عُمَرَ سِتِّيْنَ اَلْفًا فَقَسَمَهَا عَلَى النَّاسِ
ثُمَّ جَاءَهُ سَائِلٌ فَاسْتَقَرَضَ مِنْ بَعْضِ مَنْ اَعْطَاهُ وَاَعْطَى السَّائِلَ وَلَمَّا قَدِمَ
الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْمُعَاوِيَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَقَالَ اَلَا اُجِيْزُكَ بِجَائِزَةٍ
لَمْ اُجِزْهَا اَحَدٌ مِّنَ الْعَرَبِ وَلَا اُجِيْزُ اَحَدًا بَعْدَكَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ فَاَعْطَاهُ
اَرْبَعَمِائَةِ اَلْفٍ فَاَخَذَهَا وَعَنْ حَبِيْبِ ابْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ رَاَيْتُ جَائِزَةَ الْمُخْتَارِ
لِابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَيَقْبَلَانِهَا فَقِيْلَ مَا هِيَ فَقَالَ مَالٌ وَكِسْوَةٌ وَعَنِ الزُّبَيْرِ

marfat.com

ابْنِ عَدِیٍّ اِنَّهٗ قَالَ قَالَ سَلْمَانُ اِذَا کَانَ لَکَ صَدِیْقٌ عَامِلٌ اَوْ تَاجِرٌ یُقَارِفُهُ الرِّبٰوا
اَیْ یُبَاشِرُهٗ فَدَعَاکَ اِلٰی طَعَامِهٖ اَوْ نَحْوِهٖ اَوْ اَعْطَاکَ شَیْئًا فَاقْبَلْ فَاِنَّ الْمُهَنَّالَکَ
وَعَلَیْهِ الْوِزْرُ فَاِنْ ثَبَتَ هٰذَا مِنَ الْمُزَنِیِّ فَالظَّاهِرُ فِیْ مَعْنَاهُ وَعَنْ جَعْفَرٍ وَعَنْ
اَبِیْهِ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ کَانَا یَقْبَلَانِ جَوَائِزَ مُعَاوِیَةَ وَقَالَ کَلِیْمُ ابْنُ جُبَیْرٍ
وَقَدْ جَعَلَ عَامَّةُ مَنْ اَسْفَلَ الْفُرَاتِ وَاَرْسَلَ اِلَیَّ الْعَشَائِرِیُّ اَطْعِمُوْنَا مِمَّا عِنْدَکُمْ
فَاَرْسَلُوا الطَّعَامَ فَاَکَلْتُ وَاَکَلْنَا مَعَهٗ وَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ زُبَیْرٍ الْاَزْدِیُّ اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ
اَطْعِمُوْنَا مِمَّا عِنْدَکُمْ اِلٰی وَشْوٍ عَامِلٌ عَلٰی حُلْوَانَ فَاَجَازَهٗ فَقَبِلَ وَقَالَ
اِبْرَاهِیْمُ لَا بَاْسَ بِجَائِزَةِ الْعُمَّالِ لِاَنَّ لِلْعُمَّالِ هُوْنَةً وَرِزْقًا وَیَدْخُلُ بَیْتَ الْمَالِ
الْخَبِیْثُ. وَالطَّیِّبُ فَاِذَا اَعْطَاکَ فَهُوَ مِنْ طَیِّبِ مَالِهٖ فَقَدْ اَخَذَ. هٰؤُلَاءِ کُلُّهُمْ
جَوَائِزُ السَّلَاطِیْنِ الْمُلْخَصُ هٰذَا مُلَخَّصُ کَلَامِ الْاِمَامِ فِی الْاَحْیَاءِ۔ بِالْجُمْلَةِ اَطْوَارُ مَشَائِخِ
مُخْتَلِفَ اَسْتَ وَکُلُّهُمْ عَلَی الْهُدٰی.

مکتوب ہفتم بہ مغفورہ مرحومہ روشن زاے بیگم در تحریص بر محاسن ذکر و بیان آن کہ
مُرعبِ تاثیر مخصوص این طریقہ است و مشائخ وقت بعد از ریاضتہاے شاقہ بذکرِ قلبی
می رسند۔ و بیان آنکہ طریقِ توجہ و جذبہ و شروع ذکرِ قلبی در ابتداء ہمہ از تصرفاتِ
حضرتِ ایشانِ ما است و ترجیح این طریق۔ و بیان فناے نفس و فناے جذبہ و بیان
آنکہ زوالِ صفاتِ بشری منوط باذل است ؎

آسمان سجدہ کند بہر زمینے کہ دہد　　یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشینند

چندے از طالبانِ حق کہ در یک دگر فانی شدہ بنشینند مثمرِ برکاتِ عظیمہ است۔ حضرتِ
حق سبحانہٗ تعالیٰ بہ کمالِ عنایتِ خویش این دولت را بشما نصیب گردانید و این ہم

marfat.com

عجب تر آنکه این قدر صحبتِ شما را اثر پیدا شده که دیگرے هم منتفع تواند شد۔ چنانچه از نوشتهٔ دیروز به وضوح انجامید شکر آن را بجا آرید لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَأَزِیْدَنَّکُمْ۔ مشائخ این وقت که خود را به شیخی کشیده اند سالها جان می کنند و چلها می نشینند و ذکر جهری می کنند که یک لحظه ذکرِ قلبی در یابند میسر نمی شود چه جاے آنکه دیگرے را از صحبتِ ایشان حاصل شود۔ مشائخ نقشبندیه که این سلسله احمدیه معصومیه انتساب دارند همین حال دارند از سلاسل دیگر که قادریه و چشتیه باشد چه گوید این همه شیوع ذکرِ قلبی در ابتداء از تصرفات حضرتِ ایشان است در اولیاے سابق این نوع کمتر بود و درین آوان خود مطلق رفته است و غیر از اسم و رسم چیزے دیگر نمانده۔ شیخ اوحدالدین کرمانی که از مشائخ کبار بود بعد از شصت سال اورا دوام ذکر حاصل شده بود چنانچه می فرماید ؎

اوحدی شصت سال سخنی دید — تا شبے روے نیک بختی دید
سال و مه چون ملک بسر گشتم — تا فلک دلدیده در گشتم
بر سر پاے چلّه داشته ام — نه که انا بهر ره داشته ام
از برون در میان بازارم — وز درون خلوتست با یارم

به این بیت آخر اشارتے به ذکرِ دوام می نماید و مراتب دیگر که فناء قلب و فناے جذبه و فناے نفس باشد ازین دوام ذکر بمراتب بالا هست چه ذکر در رنگِ الف و با هست که اطفال را تعلیم می نمایند ع

قیاس کن ز گلستانِ من بهار مرا

نقشبندی که بطریقهٔ بزرگان ارتباط ندارد تلقین و شغل به مریدان کمتر می نمایند و اگر می فرمایند شروع از حبس دم و ذکرِ نفی و اثبات می کنند و از قوتِ حبس بعد از مدتها

marfat.com

یکان یکان را حرکت قلب می شود و ہمین قسم مشائخ قادریہ اول ذکر نفی و اثبات کردہ بعد از سالہا بہ ذکر قلب برسند طریق توجہ و جذبہ و تصرف مخصوص بہ حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ لہٰذا بزرگان ما طالبے را کہ در طریقہ قادریہ مرید می شود اسم ذات تلقین می فرمایند چہ در اواخر ہمہ را بازگشت بہ این اسم مبارک ہست۔ اما بعد از ریاضت شاقہ کسے را کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ بکمال تصرف عنایت فرمودہ ہست می تواند کہ طرفۃ العین القاء ذکر و حضور بہ طالب صادق نماید۔ خوشتر گفت ؎

یک لحظہ عنایت تو اے بندہ نواز　　بہتر ز ہزار سال تسبیح و نماز

این طریقۂ علیہ مشتمل بہ طریق احمدی ہست کہ جامع جمیع سلاسل ہست و خلاصہ جمیع طریقہا فی الحقیقت نسبت این طریق عالی ہیچ طریقہ مناسبت ندارد و از ہمہ بلند ہست۔ کمال عنایت خداوندی غرشانہٗ کہ درین طریق داخل ساخت و شوق سلوک این راہ عنایت فرمود فَطُوْبٰی لَکُمْ وَلِبُشْرٰی۔ استغسارے از فنائے نفس نمودہ بودند۔ بدانند کہ ذات ممکن عدم ہست۔ و آنچہ از صفات کمال از وجود و سائر صفات از سمع و بصر و قدرت و حیوٰۃ و کلام و ارادت و غیر آن مستعار و مستفاد از مرتبۂ وجوب ہست و پرتوے ہست از ان مرتبۂ مقدسہ مثلاً علم ممکن پرتوے ہست از علم الٰہی و ظلّے ہست از ظلال آن علم۔ و علیٰ ہذا القیاس صفات دیگر ممکن بہ این قیاس عاریتے و باین نمود بے بود خود را صاحب صفات بالاستقلال می داند و شرکت در صفات خاصۂ واجب الوجود می نماید و در امانت خیانت می کند ؎

وصافی خود بزعم حاسد تا کے　　ترویج چنین متاع کاسد تا کے
تو معدومی خیال از ہستی تو　　باشد فاسد خیال فاسد تا کے

marfat.com

وچون بکمالِ فضل می خواہند کہ بندہ را بہ قربِ خویش بنوازند این معرفت ادا عطانی فرمایند تا اعراض از خود و اقبال بہ اصل می نماید ذاتِ خود را عدم صرف جماد بے حس و حرکت می بیند وآنچہ دردے تعبیہ کردہ اند بذوق می یابد کہ عاریت و امانت بیش نیست۔ مولوی رومی می فرمایند ؎

چون بدانستی تو خود را از نخست — سوے آنحضرت نسب کردی درست

ہانکہ دانستی کہ ظلِ کیستی — فارغی گر مُردی و گر زیستی

باید کہ این مراقبہ را نیک فہمیدہ ملاحظہ نمایند و صفات را از خود منتفی نمودہ حوالہ باصل کنند در فنائے جذبہ ہر چند سالک خود را گم می یابد امّا صفاتِ بشریِ او ہنوز بر جاست بسبب غلبۂ جذب از نظر مستور می شوند بخلاف فنائے حقیقی کہ بالاذکر یافت۔ صفات از بیخ و بن کندہ می شوند و اثرے از وجودِ بشری نمی ماند لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ الْحَمْدُ کہ فنائے قلب و فنائے جذبہ را خود خوب درک نمودہ نوشتہ اند۔ امید کہ این مراقبہ ہم بوجہِ احسن در ذہن قرار گیرد۔ فقیر در نوشتن تقصیر نہ کردہ نہایتِ کرمِ اوست تعالےٰ کہ غائبانہ کسبِ این کمالات نمودہ اند و معاملہ بجاے رسیدہ است کہ دیگران را از صحبتِ شما بہرہ برسد۔ در حق سلاطین این قسم امور حکم عنقاے مغرب دارد و معلوم نیست کہ تا حال در نسلِ بادشاہان خصوص در طائفۂ نساء باین عنایات سرفراز شدہ باشد۔ ہر گاہ در فقرا این قسم امور نادر باشند از سلاطین چہ گفتہ آید۔ این ہمہ از کشش جذب و محبت است کہ نصیبِ وقتِ شما است۔ والسلام۔

مکتوب ہشتم۔ نیز بہ بیگم مذکورہ در بیان فنائے نفس بہ طریقِ اجمال۔

ہر کسے کو دور ماند از اصلِ خویش — باز جوید روزگارِ وصلِ خویش

ہر ظل را بہ اصل خود شاہ راہے است و ہیچ خارے و خسکے در میان شان حائل نیست

marfat.com

اگر خار و خسک ہست اعراضِ او از اصل و اقبالِ او بخود ہست۔ اَنْتَ الْعِمَامَةُ عَلَى الْحَسِيكِ ع

با مارِ سیہ نشین و با خود نشین

مراد از ظل ممکن ہست و مراد از اصل اسم الٰہی ہست جل شانہٗ کہ مربیِ سالک ہست چہ مقرر این طائفہ علیہ ہست کہ فردے را از افرادِ عالم اسمے ہست از اسماے الٰہی جل شانہٗ کہ تربیتِ ظاہر و باطنِ او از ان اسم ہست و ہر چہ در آدمی نمودار ہست از وجود و صفات ہمہ مستفاد از ان اسم ہست و فناے نفس عبارت از لحوقِ صفاتِ ممکن ہست بہ اصلِ او کہ آن اسم باشد۔ و چون این دید عادتے غالب می آید سالک وجود و صفاتِ خود را پرتوِ آن اسم می یابد و چون بکمال می رسد جمیع صفاتِ خود را بہ اصلش می نماید و خود را بالعدم صرف متحقق می شمرد۔ این زمان نہ از عارف نامے می ماند و نہ نشانے چہ ذاتِ او عدم بود و آنچہ او را دادہ بودند بطریقِ امانت بودہ چون امانت بہ اہل آن رجوع کرد آنچہ ذاتی او بود بحال ماند این ہست بیان طریقِ فناے نفس بہ طریقِ اجمال ہر چند دیروز زمین قسمِ معارف نوشتہ شدہ لیکن برائے وضوح باز نوشتہ آمد نیک ملاحظہ نمایند۔ و اگر در جاے شبہہ بماند باز استفسار نمایند۔ چہ تواں کرد عمدہ این کاروبار صحبت ہست غائبانہ فہمیدن این قسم امور بغایت مشکل ہست امّا لِلّٰہِ سُبْحَانَہُ الْحَمْدُ کہ غیبتِ شما زیادہ از صحبتہاے دیگران ہست۔ آنچہ بشما درین مدتِ قلیلہ غائبانہ دادہ اند بہ طالبانِ حضور بعد از مدتہاے شود۔ این ہمہ ثمرۂ خدمت گاری و خاکساری ہست کہ بہ فقراے باب اللہ از شما بہ وقوع می آید۔ امیدوار باشند۔ والسلام:

مکتوب نہم ۔ نیز بہ بیگم مرحومہ در جواب مکتوب او کہ اتحاد صفاتِ خود با صفاتِ حق نوشتہ بود و بیان فرق درمیان یافتن حسناتِ خود را عین صفاتِ حق و یا ممکن آنہا پرتوِ صفاتِ او سبحانہٗ۔

marfat.com

نوشته بودند که صفاتِ خود را صفاتِ حق می یابم این مقام معتبر است بوحدت وجود۔ وبس مقام عالی است۔ لیکن دریں جا دو دقیقہ است یکے آنکہ سالک وجود و صفات خود را عین وجود حق سبحانہٗ می یابد و دیگر آں کہ وجود و صفاتِ خود را پرتوِ وجود و صفات حق می یابد نہ عین آں و تفرقہ درین دو دارد دقیق است نیک ملاحظہ نمودہ بنویسند وآنچہ از احوال چندے کہ داخل طریق شدہ اند نوشتہ بودند کہ ذکر دل آنہا جاری است باید کہ الحال لطیفۂ روح را نشان دہند وچون این لطیفہ را خوب بفہمند مقامِ لطیفۂ اخفی را تعین نمایند و یکے از انہا چند مواقع روشن کہ دیدہ بود بغایت عالی است احوالِ شما است کہ در آنہا منعکس گشتہ است نیک بحال آنہا مقید باشند۔ والسلام۔

مکتوب دہم۔ نیز بہ بیگم مغفورہ در بیان آنکہ اہل اللہ بعد از فنا و بقا ہر چہ می بینند در خود می بینند و بیان آنکہ بہ تکرار کلمہ طیبہ نفی جمیع مقاصد باید نمود و ذکر خالص و کمالاتِ این طریقہ علیہ بہ طریقِ اجمال۔

لَہُ الْحَمْدُ۔ اہل اللہ بعد از فنا و بقا ہر چہ می بینند در خود می بینند و ہر چہ می شناسند در خود می شناسند و حیرت ایشان در وجود خود است وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ باید کہ نیک بحالِ خود تفکر نمایند و بہ تکرار کلمۂ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جمیع مقاصد و مرادات نفی نمودہ اثبات معبود بحق نمایند و صفات و افعالِ خود را بہ اصلِ آن حوالہ کردہ متخلق بہ اخلاقِ الٰہی عز شانہٗ گردند و چون این ہر دو کمال کہ مشائخِ دیگر کمال گفتہ بہ انجام برسد شروع میشود ولایتِ کبریٰ کہ ولایتِ انبیاء است علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات می شود۔ و این ولایتِ کبریٰ در اصحابِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم شایع بود

marfat.com

بعد از زمانِ اصحاب رُو بہ استتار آوردہ و درین ہزار سال بر اولیاے امت مخفی ماندہ تا آنکہ نوبت بہ حضرتِ ایشانِ ما رسید حضرت حق سبحانہٗ دراین معمّا را بر آن حضرت کشود۔ وچون این ولایت بہ انجام می رسد ولایتِ دیگر کہ آن را ولایتِ علیا خوانند ظاہر می شود واین ولایت تعلق بملائکہ کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ و التسلیمات دارد۔ واز گذشتِ این ولایت کمالاتِ نبوت ورسالت جلوہ گری شوند واز گذشتِ آن معاملہ دیگر بسیار است۔ آرزوے فقیر آن است کہ حق سبحانہٗ از جمیع این کمالاتِ شما را بہرہ ور گرداند۔ ؎

بس کنم خود زیرکان را این بس است　　یا نگویم گر دہ دہ کس است

وجماعۃ را کہ داخلِ طریق ساختہ اند بحالِ شان متقید باشند وذکرِ لطائف ثلثہ وذکرِ نفی اثبات تعلیم شان کنند ودرین باب تکاسل نہ ورزند ؎

این دم کہ ترا است بادہ در جوش　　از خشک لبان مکن فراموش

وکسانِ دیگر ہم کہ شوق طریق داشتہ باشند ذکر را تلقین نمایند وحلقۂ ذکر و مشغولی را سرگرم دارند۔ والسلام

مکتوب یازدہم ۔ نیز بہ بیگم مذکورہ در تعبیر واقعہ عالی کہ نوشتہ بود وذکر برکات اعتکاف ورسیدن خطے ازان بہ وے۔

لہ الحمد۔ نوشتہ بودند کہ در عین مراقبہ روشنائی سہ مرتبہ از جانبِ دست راست در نظر آمد کہ گویا شمع روشن شدہ وہمان وقت بخاطر قرار شد کہ این نور پرتوے از صفاتِ الٰہی است غرشانہٗ وگرم شد چنانچہ در حمام کسی گرم شود شکرِ قادرِ بے ہمتا بجا آوردم۔ مطالعۂ این احوال خیلے خوش وقت ساخت می تواند

marfat.com

که این نور عبارت از ظهور اسم الٰہی باشد که مربی سالک است و فنا و بقا عبارت از لحوق به آن اسم ست للہ سبحانہ الحمد که موافق یافت این فقیر بشما نیز معلوم ساختند شب اوّل اعتکاف که بجمع همراه نشسته انوار و برکات بسیار ظاهر شده بود۔ و خاطر این حقیر بجانب شما توجه تمام داشته و معلوم می شد که حظ وافر از این برکات نصیب شما هم شده چنانچه فقیر نوشته بود که در عنایات این اعتکاف بشما شریک آید و تا حال هم هرگاه وارد سے روے می دهد شما بخاطر می خلید و آرزو می نمود که بشما هم بهره برسد خصوص امشب آن قدر دعا و توجه در حق شما نموده شده است که چه نویسد۔ امید هست که بمرور ایام آثار آن ظهور نمایند والسلام۔

مکتوب دوازدهم نیز به بیگم مذکور در بیان آنکه حظ وافر از ولایت علیا منوط به کمال استقامت ست و همین استقامت علامت محبت احوال ست و فقدان آن نشانے استدراج و بیان آنکه مشاهدهٔ احوال مریدان باید که عجب نه اندازد بلکه موجب انفعال و خجالت باشد۔

آنچه از تصفیه عناصر اربعه نوشته بودند به وضوح انجامید و سبب مسرت گردید۔ بدانند که این مقام مخصوص بملائکهٔ عظام ست علیهم الصلوٰة والتسلیمات و مسمّیٰ ست به ولایت علیا۔ و درین مقام ذات غیر شانه در پرده صفات متجلّی می گردد و چون ملائکهٔ عظام به کمال عصمت موصوف اند و از جمیع گناهان محفوظ سالک را باید که به کمال استقامت متصف شود تا از برکات این ولایت حظ وافر حاصل نماید۔ علامت صحت احوال همین استقامت بر سر شریعت ست هر که در استقامت بیش در معرفت بیش۔ این سرزشته را نیک نگاه داشته زندگانی نمایند۔ اگر از احوال و مقامات

marfat.com

عالم عالم بدہند و در استقامت قدمِ راسخ خطا نہ فرمایند خرابیِ خود را دران یابند و از نسبت
واستدراج یابند انگاشت و اگر استقامتِ تام بر اوضاع شریعت عنایت فرمایند
واز احوال و مواجید ہیچ ظاہر نہ شود غم نہ باید خورد۔ آرے احوال و مواجید چون بہ
استقامت جمع شود نورٌ علیٰ نور ہست و آنچہ از احوالِ جماعۃ کہ داخلِ طریق شدہ اند
از درک نمودن بعضے فنائے نفس را و بعضے دیگر فنائے قلب را و برخے سلطانِ ذکر
را و طائفہ ذکر نفی و اثبات و ذکر لطائف ہمہ معلوم گردید و موجب از دیادِ شکر گردید
لیکن باید کہ منظورِ نظر احوالِ خود باشد و حرکات و سکناتِ خود منظور بود۔ مبادا
مشاہدۂ احوال مریدان در تعجب اندازد کہ سمِ قاتل ہست و ترقیاتِ مریدان باید
کہ سبب انفعال و خجلت باشد و تو را لائق این معنی ندانند و ہمیشہ خود را در حیرگی
مبتدیان دانستہ طلب زیادتی باید سہ

ہنوز از ایوانِ استغنا بلندست مرا فکرِ رسیدن ناپسندست

والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب سیزدہم۔ بہ شیخ عطاء اللہ سورتی در بیانِ طریق بر سبیل اجمال۔

نحمدہٗ و نصلی و نسلم۔ برادرِ گرامی، حقایق آگاہ شیخ عطاء اللہ معلوم نمایند
کہ ابتدائے معاملہ این بزرگواران از قلب ہست و از گذشتِ آن بروح بعد ازان
بہ لطیفۂ سر بعد ازان بہ لطیفۂ خفی و پس ازان کاروبار بہ لطیفۂ اخفیٰ است و ہر یک
ازین لطائف زیرِ قدم نبی ہست از انبیاء اولوالعزم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات
قلب زیرِ قدم حضرت آدم ہست علیہ السلام و روح زیرِ قدم حضرت ابراہیم و
حضرت نوح علیہما السلام و لطیفہ سر زیرِ قدم حضرت موسیٰ ہست علیہ السلام۔

marfat.com

ولطیفۂ خفی زیرِ قدمِ حضرتِ عیسٰی ہست علیہ السلام ولطیفۂ اخفیٰ زیرِ قدم حضرت خاتم الانبیا ہست علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ ہر یکے ازین لطائف فنائے وبقائے ہست فنائے قلب بحصول تجلی افعال ہست وبقائے او بہ آں ومفنی لطیفۂ روح تجلیاتِ صفات ہست ومفنی لطیفۂ سر شیون واعتبارات ومفنی لطیفۂ خفی صفاتِ سلبیہ تنزیہیہ وفنائے لطیفۂ اخفیٰ تجلیِ ذات غرشانہٗ بہ حصول انجامد۔ این ہست منتہائے عروج لطائف خمسہ عالمِ امر بعد ازاں معاملہ بہ عالمِ خلق ہست کہ نفس ناطقہ وعناصرِ اربعہ باشد وسیرِ این لطائفِ خمسہ عالمِ خلق بہ ولایتِ علیا وکمالاتِ نبوت مطابق ہست واز گذشتِ آں حقیقتِ کعبہ ربانی جلوہ می فرماید وبعد ازاں سالک بہ حقیقتِ قرآن مجید واصل می شود۔ پس ازاں قربِ حقیقتِ صلوٰۃ ہست وکمالاتے کہ فوق حقیقتِ صلوٰۃ ہست علیحدہ ہست ومعاملہ کہ بہ حقیقت الحقایق واسرارِ محبوبیت متعلق ہست خود از بیان خارج ہست ودریں مقام بہ بعضے احادیثِ نبی از متشابہات و مقطعات قرآنی ارزانی می فرمایند۔ اسرار ودقائق این مقام بہ استسقار و بنظرِ لیق ہست ۔ع قلم اینجا رسید وسر بہ شکست ۔

بیانِ طریق علیٰ سبیل الایجاز این ہست کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہ آں مخصوص اند۔ وتسلیکِ طلاب بہ آں راہ نمودہ اند۔ والسلام۔

مکتوب چہاردہم ۔ بہ سیادت ونقابت پناہ میر محمد ابراہیم در جواب مکتوبِ او کہ از ملاحت ونزول بے کیف وعنایت جناب سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰت وأکمل التحیات وشوقِ زیارت بیت اللہ نوشتہ بود۔

اِنِّیْ اُنْقِیَ اِلَیَّ کِتَابٌ کَرِیْمٌ۔ صحیفۂ شریفہ کہ مشتمل بر احوالات بلند و

marfat.com

مقاماتِ ارجمند بوده رسیده خوش وقت ساخت ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

آنچہ از نیافتنِ زیور و مروارید در برِ خود و معلوم نمودن طاقے نزد لغت کہ گرد اگردِ مروارید باشند بر سرِ خود و احساس کردن حنا در دست و پاے و غیر آن مندرج ساختہ بودند ہمہ بہ وضوح انجامید و سببِ لذاتِ معنویہ گردید۔ امید ست کہ این ہمہ عنایات ناشی از مقامات ملاحت گشتہ باشند وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ تشخیص این قسم امور کما حقہ تعلق بہ حضور دارد لہٰذا این احقر را آرزوے تمام ست کہ یک چند گاہ صحبتِ طولانی بہ شما واقع شود و افادہ و استفادہ خاطر خواہ بہ وقوع آید و امرِ شما تمام ادا یابد تا کہ این مرام بہ حصول پیوند و خوش گفت سہ

آسودہ لب باید و خوش مہتابی ۔۔۔ تا با تو حکایت کنم از مہ تابی

و نیز نوشتہ بودند کہ لیتنے اوقات مفہوم می شود کہ بادشاہ در خانۂ ارذل الناس در آید و از شوکت و حشمت بادشاہ چہ قسم احوال رو دہد ہمیں حالت بعینہ معلوم می کند احتمال دارد کہ این معاملہ کنایت از نزول بارگاہِ عظمت و جلال باشد کہ بلا کیف ست تفصیل این معاملہ نیز بمشافہہ تعلق دارد و معاملہ بس نازک و میدانِ عبارت تنگ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ۔ نقدِ وقت۔ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۔ این قسم نزول بلا کیف از جملہ حقایق حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تا کرا باین دولت بنوازند۔ ع باکریمان کارہا دشوار نیست۔

و معاملہ فوقِ تعینِ حبتی اگر خوب منقح شدہ باشد اعلام نمایند و درین باب تقریر مخصوصیت غائبانہ متوجہ ست و الصاق و اتصال خاص سابق نبودہ درین روزہا باطن خود را

marfat.com

بیاطنِ شما می یابد و یہ ہمیں سبب توجہاتِ غائبانہ بے خواست در حقِ شما نمودہ می آید
ایضاً اندراج نمودہ۔ و تذکرہ الطاف و عنایات جنابِ مبارک سرورِ عالم و عالمیان
علیہ من الصلوٰتِ افضلہا و من التسلیماتِ اکملہا خیلے در بابِ این عاصی مفہوم می شود
و بعضے ادقات اعضائے خود را اعضائے جنابِ مبارک علیہ السلام می یابد اول
دلیل ہست بر اتحاد بحقیقۃ الحقایق و ظاہر شدن عنایات و مہربانی حضرتِ ایشان
چہ عجب شما یکے از مقبولانِ خاص آن حضرت اید و آنچہ از اظہارِ شوق کعبۃ اللہ و
ملہم شدن بآنکہ شاید این راہ را آسان خواہیم نمود نوشتہ بودند مطالعہ آن ذوقین
ساخت امید ہست کہ این راہ جامع صورت و حقیقت ہر دو باشد چہ فی الحقیقت حقیقتِ
کعبۂ ربانی فوق تعین حسی تعلق دارد بلکہ مقاماتِ صفات و افعال نیز فوقِ این تعین است
تا آنکہ بہ حقیقتِ قرآن مجید وصولِ نظری بہم رسانیدہ نظارہ فوق الفوق نماید قدم را
اینجا گنجایش نیست وصولِ نظری اوست ع بس۔ بلا بودے اگر این ہم نہ بودے۔ والسلام

مکتوب پانزدہم۔ نیز بہ میر مذکور در جوابِ مکتوبِ او کہ از مقاماتِ عالی و
ظاہر شدن مشائخ عظام و مغلوب گشتن نسبتِ آنہا در جنبِ نسبتِ حضرات نوشتہ بود۔

آنچہ از مزجِ ملاحت با صباحت و معاملہ کن مکن (ع ۹) و غیر آن اندراج
نمودہ بودند مطالعہ آن سببِ لذاتِ معنویہ گردید۔ معاملہ کن مکن خیلے عظیم الشان
است و نوافل و مباحاتِ دیگران در حق این قسم عارف داخلِ فرائض می گردد و معیتے
و محبتے کہ نصیبِ وقتِ شما ہست دقیقہ از دقائق فرو نہ گذاشتہ فطوبی و بشریٰ ؎

الا اے طوطیِ گویائے اسرار ۔ مبادا خالیت شکر ز منقار

نوشتہ بودند کہ حضرت خواجہ قطب الدین بہ منزلِ من آمدہ باعث شدند کہ بر سرِ مزار

۹ نہیں پڑھا جا سکا۔

marfat.com

به فاتحہ خواندن بیا۔ من نظر به غیرتِ تو نمودہ اقدام نہ نمودم تا آنکہ آثارِ غیرت خواجہ مذکور معلوم شد و در نظر آمد و خواستند کہ مرا تصرف بکنند و بارِ خود بر من انداختہ و خیلے زور نمودن چندان کہ کردند من نرفتم و از ہمین جا فاتحہ خواندم۔ مخدوما، چون ایشان پیر بجد بودند و خواطرِ ایشان عزیز بودہ چہ می شد اگر لمحہ رفتہ فاتحہ ایشان می خواندند۔ لیکن ہمتے و غیرتے کہ در نہادِ شما کاین است این قسم امور مستبعد نیست۔ حق پیر پرستی ہمین است کہ از شما بہ ظہور آمدہ۔ و نیز نوشتہ بودند کہ چون بہ بلدۂ تھانیسر رسیدم حضرت میر انجیو سلطان العارفین شیخ بایزید بسطامی ظاہر شدند حضرت میر انجیو سکوت و مراقبہ داشتند و شیخ بسطامی حرفہاے شکر آمیز می فرمودند من متوجہ نسبتِ این عزیزان گشتم و حقیقت نسبتہاے ایشان را دریافتم کاش نسبتہاے این بزرگواران نسبت بہ حضرتِ ما حکمِ قطرہ داشتے نسبت بہ دریاے محیط۔ للہ سبحانہ الحمد کہ بہ شمہ از کمالاتِ پیرانِ خود آگاہ شدید۔ والسلام۔

مکتوب شانزدہم۔ نیز بہمیر مذکور در جوابِ مکتوبِ او کہ از ظاہر شدن اثر توجہ غائبانہ نوشتہ بود و بیان آنکہ ظہور ہفتم اثر منوط بمعیت و خصوصیت ہست و ذکر ناحق شناسی یعنے یاران و اظہارِ تاسف بر فقدانِ طالب صادق درین زمان وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِكَ۔

نحمدہٗ و نصلی و نسلم از ین مشتاق مہجور بہ آن یارِ وفادار سلام سلامت انجام برسد از اثرِ توجہ غائبانہ کہ منشاے آن بزعم این فقیر نسبتِ ملاحت بودہ نگاشتہ بودند کہ بحدے غلبہ کردہ کہ در تمام حویلی انوارِ آن منتشر شد و صریح دانست کہ درین وقت توجہے بحالِ من نمودہ باشند للہ سبحانہ الحمد کہ غائبانہ اثرِ این قسم عنایت خاص مدرک شدہ۔ این ہمہ مترتب بر معیتے و خصوصیتے ہست کہ نسبتِ شما کاین ہست

marfat.com

این نوع معیت دقیقہ را از دقائق فرو نمی گذارد کہ نصیب محب صادق نہ گردد خصوص محبتے و فدویتے کہ نصیب وقتِ شما ہست سبب غبطۂ خواص و عوام ہست والحق ہکذا چہ این قسم لوازم صدقِ طلب کہ از شما بہ ظہور انجامیدہ اگر از دیگران عشر عشیر آن بہ وقوع آید غنیمت باید دانست۔ ہرگاہ نظر بہ احوال و اطوار شما می افتد شکر بنودہ می آید کہ درین وقت طالب صادق ہم بہم برسد کہ قدر این دولت را شناسد والا اکثرے باوجود آنکہ بہ کمالاتِ عالی رسیدہ اند اندک بے التفاتی ظاہری را کہ بہ اسبابِ دنیوی تعلق دارد بہ آن کمالات و بشارات عدیل نمی دانند و این قسم حق عظیم بہ چیز حقیر لایعنی پر ضایع می سازند خصوص ازان ہنگام کہ این عاصی را آشنائی بادشاہ درمیان آمدہ و بہ این بلا مبتلا شدہ۔ طالبِ صادق کہ از حبِ جاہ و ریاست تہی خالی باشد کمتر بدست می افتد کو طالبے کہ دیوانہ وار از جمیع تعلقات وارستہ محض لِلّٰہ فی اللّٰہ صحبت دارد و ہیچ اعتراضے را بہ سبب اغراضِ فاسدۂ خود در حرکات و سکنات راہ نہ دہد و ننگ و ناموسِ خود را یک سو داشتہ خود را فرشِ راہ سازد۔ و جمعے بہ تعظیم و توقیر و تقدیم و تاخیر مجالس قانع و خورسند اند و طائفہ را منتہائے مقاصد معرفت سلطانِ وقت ہست والحال اِنَّ ہٰذِہِ الْمَعْرِفَۃَ لَیْسَ لَہَا عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ مِقْدَارُ مِثْلَ الْبَعُوْضَۃِ الغیاث الغیاث ازین حق ناشناسان ع

گر بگویم شرح این بے حد شود

اما حمد اللہ سبحانہ کہ باوجود آن بعضے طالبانِ صادق ہم رسیدہ اند ولو علی سبیلِ النُّدْرَۃِ کہ محل موجب اطمینان خاطر می نماید۔ ع بلا بودے اگر این ہم نہ بودے۔

عمر بگذشت و حدیثِ درد ما آخر نہ شد شب بہ آخر شد کنون کوتہ کنم افسانہ را۔ والسلام

marfat.com

مکتوب ہفدہم ۔ بہ خان سعادت نشان مکرم خان در جواب مکتوب او کہ محتوی بر بلند ہمتی و اسولہ سوال چند بودہ ۔ و بیان آنکہ بے نشاندہ محبوبیت حصولِ ایمان بغیب دشوار ست و بیان آنکہ قطع نمودن تمام دائرہ نفی مخصوص بہ حضرت خلیل اللہ است چنانکہ مقامِ اثبات خاصہ حضرت حبیب اللہ ست و بیان آنکہ حصولِ ایمان بغیب منوط بہ عدم ملاحظہ اسماء و صفات و شیون و اعتبارات ست ۔ و ما یناسب ذلک.

نحمدہٗ و نصلی و نسلم ۔ صحیفہ شریفہ کہ مشتمل بودہ بر بلند ہمتی و عدم اکتفا بر آنچہ در شہود و مشاہدہ در آید سبب امید واریہائے کثیرہ گردید. اِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْھِمَمِ ۔ علو ہمت و سمو فطرتِ جبلّی شما است و علو استعداد و بلند پروازِ ذاتی و اصلی ۔ شما نوشتہ بودند کہ گاہ گاہ بعضے حالاتِ اصل رو می دہند ۔ اگر در قیدِ کتابت آرم کاغذہا سیاہ شوند اما مناسب حالِ خود نمی دانم در تستر حلاوت دیگر است ہم چنین است ۔ لیکن اخفا و تستر از نامحرمان زیبا ست بخیر خواہان حقیقی و دوستان صمیمی ظاہر ساختن مضائقہ ندارد ۔ بلکہ در طریقت لازم و ناگزیر ۔ و عادت مستمرہ مشائخ کرام و راہ گفتگوے ہموارہ مفتوح می باشد و مذکور اسرار و معارف واسطہ می شود ۔ و آنچہ نوشتہ بودند کہ کمالِ بشریت در مقامِ عبدیت ست تا آنکہ تصفیہ عنصر خاک بر وجہ اتم نہ شود مشکل کہ از ین مقام بہرہ کامل فراگیرد الامر کذا خوش گفت ؎

خاک شو خاک تا بروید گل ۔۔۔ کہ بجز خاک نیست مظہرِ کمل

و نیز نوشتہ بودند کہ یقینِ جازم معلوم شد کہ ایمان بہ غیب درین نشاء افضل از ایمان شہادت ست ۔ چرا کہ ہر چہ مشہود می شود بے شائبہ شبہ و مثال نخواہد بود الخ مطالعہ آن خیلے ذوقین ساخت چہ از ہزاران یکے را بہ این دولت مشرف

marfat.com

می سازند بلکه تا نشاء محبوبیت نباشد ازین مقام دم نمی توان زد۔ جمیع مراتب نفی را درگذاشتن و تمام دائرہ نفی را قطع نمودن مخصوص بہ حضرت ابراہیم ہست علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات۔ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ لفظ قاطع در باب آن حضرت صادر گشتہ و جمیع کہ در زیر قدم آن حضرت اند ولایت ابراہیمی دارند نیز بہ تبعیت و وراثت علیٰ قدر الاستعداد بہرہ ازین مقام بدست می آرند۔ بالجملہ راس و رئیس این مقام حضرت خلیل الرحمٰن ہست علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات و مقام اثبات خاصہ حضرت حبیب اللہ ہست صلی اللہ علیہ وسلم و خال خلے را ازین امت بہ طفیل او علیہ الصلوٰۃ والسلام می نوازند وَهُمُ الْأَقَلُّونَ و تمام نفی پس پشت نہ دہند خود را از مقام اثبات حاصل نہ شود۔ و نیز باید دانست کہ ایمان بغیب علیٰ وجہ الاتم وقتے متحقق شود کہ ہیچ اسم و صفت ملحوظ نباشد و از جمیع اعتبارات و شیونات گذشتہ ایمان بہ غیب ہویت حاصل نماید۔ بسیار باشد کہ بعضے صفات و شیونات را از غایت لطافت از ذات غرشانہٗ جدا نیابد۔ و گرفتاری آن را عین گرفتاری ذات فہمد غربتا تا این زمان در بند ایمان شہودیست خیلے حدت بصر باید کہ بہ امتیاز چونی باین فرق مہند گردد وَلَا يَبْقَىٰ فِي بَصِيرَتِهِ صِفَةٌ وَلَا اِسْمٌ وَلَا رَسْمٌ وَلَا اِعْتِبَارٌ خوش گفت ؎

فراقِ دوست اگر اندک ست اندک نیست درونِ دیدہ اگر نیم موست بسیار است

استغفر اللہ مثل من دور از کارے را بہ امثال این نوع سخنان چہ کار آن قدر در لجۂ عصیان فرو رفتہ ہست کہ چہ شرح دہد ارتکاب مشتبہات و محرمات نقدِ وقت است و غرائم امور از دست رفتہ آرزومند ہست کہ قدم از دائرہ مباح و رخصت بیرون نہ افتد آن ہم میسر نہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ والسلام۔

marfat.com

مکتوب ہشتم ۔ بہ مرزا محمد میرک در تعبیر واقعۂ عالی کہ نوشتہ بود ۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم ۔ اشفاق پناہی برادر گرامی معین الفقراء مرزا محمد میرک بہ اعلائے مراتب کمال وتکمیل برسند ۔ صحیفۂ شریفہ رسیدہ خوش وقت ساخت باید کہ بہمین ایمن احوال را نولیسان باشند کہ سبب توجہات غائبانہ بہت ۔ نوشتہ بودند کہ در واقعہ می بینم کہ درختے بہت بلند وخیلے سایہ دار وزیر آن پلنگ نشاندہ وشخصے می گوید کہ ہر جا خواہی این پلنگ ترا می برد واین درخت ہمراہ بہت ۔ دمی بینم کہ قصد رفتن جاے کردہ ام ۔ پلنگ معلق می رود ودرخت سایہ کنان بہت وحال آنکہ در اثنائے راہ پست وبلندی ہم درمیان آمدہ بہت وآنہا ہم بہمان طریق بگذشت ۔ تعبیر این را امید دارم متوجہ شدہ بنویسید ۔ مخدوما ، واقعہ بسیار عالی بہت مطالعۂ آن خیلے محظوظ ساخت می داند کہ ایمانی بہ آن معاملہ باشد آنچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوباتِ قدسی آیات نوشتہ اند کہ مطمئنہ بعد از شرح صدر کہ از لوازمِ کمالاتِ ولایت کبریٰ بہت از مقامِ خود عروج فرمودہ بر تخت صدر ارتقا می نماید وآنجا تمکن وسلطنت پیدا می کند واستیلا بر ممالکِ قرب می فرماید ۔ واین تخت صدر فی الحقیقت فوقِ جمیع کمالات عروجِ ولایتِ کبریٰ بہت برآیندۂ این تخت راہِ نظر بالبطن مبطون نفوذ می کند وبہ غیب الغیب مراتب می نماید ۔ بلے کسے کہ بہ ارفع امکنہ صعود فرماید بصر او تا بابعدِ ابعاد نفوذ خواہد کرد الیٰ آخرہٖ ۔ سریر عبارت از این تخت باشد ودرخت سایہ دار گویا کنایت از باطنِ حضرتِ محبوب سبحانی حضرت الیشان بہت اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ چون شما از مقبولانِ آن حضرت اید ہمیشہ سایۂ آن حضرت بر شما بہت وامید بہت کہ در جمیع ترقیات بالمعنی ترقیِ ظاہری نیز نصیب وقت گردد واین واقعہ مشعر برکات صوری ومعنوی باشد ۔

marfat.com

بادشاہے کہ از عنایتِ خویش　　ہر دو عالم بیک گدا بخشد

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ والسلام

مکتوب نوزدہم۔ بہ خان سعادت نشان محتشم خان در بیان آنکہ حقیقت کعبہ بہ آخرین تحقیقات حضرتِ ایشان فوق تعیناتِ ثلثہ قرار یافتہ وحقیقۃ الحقائق کنایت از تعینِ جمعی گشتہ ومراتب صفاتِ ثمانیہ وحقیقتِ کعبہ وحقیقتِ قرآن وجز آن بماوراءِ این تعین مقرر شدہ واظہارِ فقدان طالبِ صادق درین آوان۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم ؎

الصاف بدہ اے فلکِ مینا فام　　تا ازین دو کدام خوب تر کرد خرام

خورشید جہان تاب تو از جانب شرق　　یا ماہِ جہان کرد من از جانبِ شام

خبرِ قدوم مسرت لزوم محبان ومشتاقان را فرحتِ فراوان رسانید لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ عَلٰی ذٰلِکَ چون قدم رنجہ فرمودہ اند زود تر تشریف آرند کہ مشتاقان زیرِ بارِ انتظار اند وآرزوئے استماعِ اخبارِ بیت اللہ وروضۂ مقدسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارند۔ حقیقتِ کعبہ حسنا بہ اندازۂ آخرین تحقیقات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فوقِ تعیناتِ ثلثہ قرار یافتہ وحقیقت الحقایق کنایت از تعینِ جمعی گشتہ ومنتہائے وصول قدمی نیز تا این تعین متحقق شدہ۔ و وحقیقتِ کعبہ ومراتبِ صفاتِ ثمانیہ وحقیقتِ قرآن مجید وغیر ذٰلک بماوراءِ این تعین مقرر گشتہ سیرِ این مراتب بوصول نظری متعین گردیدہ۔ امید کہ آن برادرِ گرامی ازین ہر دو سیر سیر گشتہ بجہتِ تنویرِ این بقعۂ ظلمانی نزول فرمودہ باشند۔ نزول بہ اندازۂ عروج است وچون عروج بہ این درجہ رسید دعوت صاحبِ آن

marfat.com

اتم خواہد بود و بہ نزولِ اتم مشرق خواہد گردید ع

این کار ہر دولت ست کنون تا کرا دہند

امور دیگر متعلق بہ شفاہ و حضور دارد زود تر برسند کہ معاملۂ صحبت درین اوقات بہ نوع دیگر ست بہ گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ محرمے مثلِ شما کو کہ بر مزد اشارۃ حرفے ازان بے نشان باوے تواں در میاں آورد و بر بعضے اسرار خاصہ اطلاع تواں داد و کو طالبے مانند شما کہ خان و مان و غرو جاہ خود را بر باد دادہ باشند تا سلعتے باوے در دل تواں گفت۔ طالبے کہ خالی از اغراض باشد درین اواخر الزمان حکم عنقائے مغرب دارد لیکن باوجود عدم خلوص ہم خالی نمی یابند یعنے طالبانِ صادق بہم رسیدہ اند وَهُمْ اَلَّا قَلِيْلُوْنَ۔ والسلام۔

مکتوب بستم ۔ بہ بادشاہِ دین پناہ در فضیلت خوش وقت گردانیدن مومن و در دیدن تصور اعمال و متہم داشتن مبتیات وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ لَتُبْلَوُنَّ فِيْ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًى كَثِيْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔ کمترین دعا گویان بعد از عرضِ سلام و تحیہ معروض مقدس معلی می گرداند کہ ورودِ فرمانِ عالی شان سبب سربلندی و موجب مزید اطمینان خاطر و مسرتِ اعدائے دین و رفع ظنونِ فاسدہ گردید اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِيَدِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ فِي الْحَدِيْثِ مَنْ اَدْخَلَ عَلٰى مُؤْمِنٍ سُرُوْرًا فَقَدْ سَرَّنِيْ وَمَنْ سَرَّنِيْ فَقَدِ اتَّخَذَ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا وَمَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ تَمَسَّهُ النَّارُ اَبَدًا ۔

marfat.com

اگر ہزار غم است از جہانیان بر دل — ہمین بس است کہ او غمگسار ما باشد

وَنِعْمَ مَا قِيْلَ ؎

لَيْتَكَ تَحْلُوْا وَالْحَيٰوةُ مَرِيْرَةٌ — وَلَيْتَكَ تَرْضٰى وَالْاَنَامُ غِضَابُ

وَلَيْتَ الَّذِىْ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ عَامِرٌ — وَبَيْنِىْ وَبَيْنَ الْعَالَمِيْنَ خَرَابُ

فِى الْحَدِيْثِ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا. قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى۔ حضرت سلامت آمین حقیر خود را از اہل دین و دیانت بمراحل البعد می داند۔ لیکن آن حضرت بہ مقتضائے حُسنِ ظن کہ دارند مہربانیہا فرمودہ اند مورد عنایات و الطاف ساختند ؎

گر بر تنِ من زبان شود ہر موئے — یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

والا اگر حقیقت کساد و شرارت نہانی او ظاہر شود احدے پیرامون او نہ گردد۔ و از صحبت و آشنائی او گریزان بود۔ اما چون برات تہمت از خود نیز ضروری است ثمہ از حقیقت بہتان اعداء اللہ قبل ازین معروض داشتہ بود الحمد للہ کہ بر خاطر اشرف میرہن گردید فَحَمْدُ اللّٰهِ لیکن از ذکر عداوت دشمن در وِلی اَعْدِىْ عَدُوَّكَ نَفْسُكَ الَّتِىْ بَيْنَ جَنْبَيْكَ۔ در حق او حدیث گشتہ غافل و فارغ بال است و از عیوب کمینۂ خود چشم پوشیدہ بہ عیوب دیگران در آویختہ اصلاح خود را گذاشتہ باصلاح مردم پرداختہ کریمہ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ نقد وقت است حاصل روزگار او خود کامی و ہوس رانی است و بزم روزگار او خود شناسی و ظاہر آرائی است۔ و طاعت او طاعتِ ہوا است و عبادت او سمعہ و ریاست۔ کلام او بے غرضِ نفسانی نیست و سکوت او بے وسوسۂ شیطانی نہ۔ استغنائے او طمع آمیز است

marfat.com

وانزواے او کبر انگیز۔ بالجملہ طالب دنیاست وتارک عقبیٰ۔ این ہم قالی نہ حالی۔
لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ ہموارہ بہ مزید دعاے فتح ونصرت و
مقہوری اعداء دین کہ شیوۂ قدیمی این خیرخواہ ست رطب اللسان ست یَنْصُرُکَ
اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا۔ والسلام

مکتوب لبست ویکم ۔ نیز بہ جناب سعادت نشان مکرم خان در بیان
ظاہر شدن توجہ خاص حضرت عروۃ الوثقیٰ در حق ایشان ودیدن واقعہ عالی دین باب۔

یاسمیہ سبحانہ وَالَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَھُمُ الْبَغْیُ ھُمْ یَنْتَصِرُوْنَ۔ فِی الْاَثَرِ
ھٰذَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظُلِمَ عَلَیْہِ وَبُغِیَ عَلَیْہِ وَکُذِّبَ ھُمْ یَنْتَصِرُوْنَ۔
قَالَ یُنْصَرُ مُحَمَّدٌ بِالسَّیْفِ۔ مرحمت نامہ گرامی کہ از وفور شفقت ومہربانی مرسل بودہ
موجبِ انتظار ونگرانی پرتو وصول افگندہ سبب مسرت بے اندازہ گردید و انواع
خوش وقتی حاصل روزگار دوستان وہواخواہان گشت واشتیاق ملاقات گرامی
را مضاعف گردانید ؎

شکر خدا کہ یارِ سفر کردہ می رسد ۔۔۔ اے کاش ہر چہ زود تر از در درآمدے

لِلّٰہِ سُبْحَانَہُ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ کہ غلبہ وتسلط تمام برآمدن میسر شد وَھٰذَا مِنْ
اَعْجَبِ الْعَجَائِبِ وچرا نباشد کہ توجہ خاص حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
شامل حال آن مشفق است لِمَا ظَھَرَ لَنَا قَبْلُ وَصُوْلُ ھٰذَا الْخَبَرِ بہ ایام لسیرہ اِنَّہٗ
قَدَّسَ سِرَّہٗ خَرَجَ مِنَ الشَّوْنَۃِ ھٰذِہٖ یَوْمَ اِسْتِقْبَالِکُمْ وبعد اندیدن این صحیفہ
کریمہ در حلقۂ فجر ظاہر شد کہ آن برادر داخل خانقاہ شدہ اند وانوار استقامت
سنت سنیہ بر جبہہ تابان ولایح ست وحضرت پیر دستگیر قدس اللہ سبحانہ البرہ

marfat.com

حضرت والدہ مرحومہ در مسکن فقیر حاضر شدہ اند و فقیر در خدمت حضرت الیشان برائے
ضیافت آن جناب مقید ست ؛ گویا شادی در خانہ برپا گردیدہ ۔ از مشاہدۂ این واقعہ
رامید ہا ! ریہائے عظیمہ در حق آن برادر بہم رسیدہ واشتیاق را حدے و نہایتے نماند والسلام

مکتوب بست و دوم ۔ بہ بادشاہ دین پناہ در بیان آنکہ مطلوب در آن جناب
دین خالص و قلب سالم ہست تحریص بر تخلیۂ سر از ماسوی و تخلیص قلب از امداد او
سبحانہٗ وَمَا بَیْنَا سِبُّ ذٰلِكَ ۔

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا ۔ اما بعد احقر فقرا بعد از عرض سلام و تحیہ معروض می دارد
کہ از خوی شیخ عبد اللطیف از خدمت آن حضرت دعا خوان و از شکر و ثنا رطب اللسان
رسیدہ و فرمان والا شان با حکایت پر موعظت کہ از روے کرم و عنایت نامزد این
درویش و خاکیش شدہ بود محبوب مشار الیہ شرف ورود نمودہ موجب از دیاد دعاے
ظہر الغیب گردید ۔ حقایق بلند و معانی ارجمند آن لذت و ذوق فراوان بخشید ۔ ع

شکر نعمتہاے تو چند انکہ نعمتہاے تو

الحق کہ دران حضرت جل و علا دین خالص می طلبند و دل سالم از تعلق ماسوی می
خواہند ۔ کریمہ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ۔ و کریمہ اِذْ جَآءَ رَبَّہٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۔ دو گواہ
عدل اند بریں مدعی و دو شاہد صدق اند بریں مدعا ۔ و لے کہ مسکن ماسوی ست دربار گاہ کبریا
نخواہد و بے نواست ۔ و تہی از انوار او تعالیٰ ۔ ع در خانہ دو مہمان نہ گنجد ۔ ؎

آمد سحر آن دلبر خونین جگران — گفتار تو بر خاطر من بار گران
شرمت باد اگر من بسویت نگران — باشم تو منی چشم بہ سوے دگران

فکر تخلیہ سر از اہم مہام ست کہ مہمان عزیز خانہ خالی می خواہد اَنَا عِنْدَ مُنْکَسِرَۃِ الْقُلُوْبِ

marfat.com

لاَ جَلِی۔ درعالم حقیقت انکسار دل سبب سلامت اوست برعکس عالم مجاز ہرچند شکستہ تر بود از نایافت مرادات واز گنجایش ماسوٰی سالم تر و قابل تر بود برائے ظہور انوار کبریا۔ دلی کہ گرفتار غیر ست از چہ توقع خیر ست و روحے کہ مائل بہ کہتر است نفس امارہ از و بہتر ست۔ آنجا ہمہ سلامتی قلب می طلبند و خلاصی روح می جویند و ما گرفتاران در فکر تحصیل اسباب گرفتاری روح و قلبیم۔ بیہات بیہات ؎

عمر بگذشت و عدیشہ درد ما آخر نشد شب بہ آخر شد کنون کوتہ کنم افسانہ را

والسلام۔

مکتوب لبست و سوم[۲۳] ۔ نیز بہ بادشاہ دین پناہ در ذکر بعضے فوائد کہ از مکتوبات قدسی آیات انتخاب نمودہ اند۔

امابعد۔ احقر دعاگویان قدیمی بعد از عرض سلام و تحیہ معروض مقدس معلیٰ می گرداند کہ بعضے فوائد از مکتوبات جد بزرگوار قدس سرہٗ انتخاب نمودہ بہ حضور لامع النور ارسال داشت امید کہ تمام بہ مطالعہ خاص در آیند منہا مارا بغض کار ہست نہ فیض فتوحات مدینہ از فتوحات مکیہ مستغنی ساخت منہا و این حال تا مدت مدید کشید و از شہور بہ سنین انجامید۔ ناگاہ عنایت بے غایت حضرت الٰہ جل سلطانہٗ از دریچۂ غیب در عرصۂ ظہور آمد۔ و پردۂ روپوش بے چونی و بے چگونگی را بر انداخت۔ علوم سابق کہ مبنی از اثنائیت و حدت وجود بودند رو بہ زوال آوردند۔ و احاطہ و سریان و قرب و معیت ذاتیہ کہ دران مقام منکشف شدہ بود مستور گشتہ و بہ یقین معلوم گشت کہ صانع را جل شانہٗ با عالم از ین نسبتہائے مذکورہ ہیچ ثابت نیست احاطۂ او تعالیٰ علمی ہست چنانچہ مقرر اہل حق ہست۔ شکر اللہ تعالیٰ سعیہم منہا

marfat.com

از علوم و معارف و از احوال و مقامات در رنگِ ابرِ نیسان ریختند و کارے کہ بدہ
کہ بعنایت اللہ سبحانہٗ کردند والحال آرزوے نماندہ است۔ الا آنکہ احیاءِ سنتے
از سننِ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ نمودہ آید احوال و مواجید مر ارباب
ذوق را مسلم باشد۔ می باید کہ ظن را بہ نسبتِ خواجہا بزرگوار قدس اللہ تعالےٰ اسرارہم
معمور داشتہ ظاہراً بہ کلیہ بہ متابعتِ سننِ ظاہریہ متجلی و مزین دارند ع

کار این ست غیر این ہمہ ہیچ

منہا۔ بعد از طے منازلِ سلوک و قطع مقاماتِ جذبہ معلوم شد کہ مقصود از این سیر و
سلوک تحصیل مقامِ اخلاص است کہ مربوط بہ فنا الی الآفاقی و انفسی است و این اخلاص
جزوے است از اجزاے شریعت۔ چہ شریعت را سہ جزو است۔ علمؔ و عملؔ و اخلاصؔ
پس طریقت و حقیقت خادمِ شریعت اند در تکمیلِ جزوِ او کہ اخلاص است حقیقتِ
کار این است۔ اما فہم ہر کس اینجا نہ رسد اکثر عالم بہ خواب و خیال آرمیدہ اند بجوز
و مویز اکتفا نمودہ اند از کمالاتِ شریعت چہ دانند و بہ حقیقتِ طریقت و حقیقت
چہ دارسند۔ شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند و نمی دانند
کہ حقیقتِ معاملہ عیسیت بہ ترہاتِ صوفیہ مغرور اند و بہ احوال و مقامات مفتون۔
ھَدَاھُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ سَوَاءَ الطَّرِیْقِ۔ منہا۔ جمعے را ازین طائفہ کہ بہ حقیقتِ نماز
آگاہ نہ ساختند و بہ کمالاتِ مخصوصہ اطلاع نہ بخشیدند۔ معالجاتِ امراضِ خود را
از امورِ دیگر جستند و حصولِ مراداتِ خود را بہ اشیاءِ دیگر مربوط ساختند۔ بلکہ گروہے
از نہانہا نماز را دور از کار دانستہ مبنائے آن را بر غیر و غیریت داشتند لاجرم تسکین
خود را از سماع و نغمہ و وجد و تواجد جستند و مطلوبِ خود را در پردہ ہاے نغمہ

marfat.com

مطالعہ نمودند و رقص و رقاصی میدان خود گرفتند با آنکہ شنیدہ باشند مَا جَعَلَ اللّٰہُ فِی الْحَرَامِ شِفَاءً۔ اگر شمہ از حقیقت کمالاتِ صوریہ بر ایشان منکشف شدے ہرگز دم از سماع و نغمہ نہ زدندے و یاد وجد و تواجد نہ کردندے۔ منہا۔ حضرت خواجہ احرار قدس اللہ سرہٗ الاقدس می فرمودند کہ اگر من شیخی کنم ہیچ شیخے در عالم نہ ماند۔ امرا کار دیگر فرمودند و آن ترویج شریعت و تائید ملت ہست لاجرم بہ صحبت سلاطین می رفتند و بتوسل ایشان ترویج شریعت می فرمودند تَمَّ کَلَامُہُ الشَّرِیف۔ بہار واقع ست کہ موجب انبساط خاطر مقدس گردد و بہ ملال نہ انجامد۔ والسلام

مکتوب بست و چہارم

بہ مرحومہ و مغفورہ روشن دائے بیگم در بیان آنکہ ولایت کبریٰ در تتبع تلوین تو افگندہ بعدہٗ رد بہ استتار آوردہ و از اولیا حضرت ایشان را بہ اظہار آن مخصوص گشتہ اند و ذکر معارف و خصائص این طریقہ بر سبیل اجمال و بیان آنکہ حصول کمالات مذکورہ در محبت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام بہ مجرد ایمان آوردن بودہ بعدہٗ مختفی گشتہ و معارف فنا و بقا و توحید وجودی شایع شدہ تا آنکہ نوبت بہ حضرت ایشان رسیدہ و کمالات مذکورہ از سر نو جلوہ گر گردیدہ۔ وَمَا بَیْنَا سَبَبُ ذٰلِکَ۔

یا مُنعِم سُبْحَانَہٗ حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا۔ مکتوب شریف کہ مشتمل بر احوال شما و مرید ان شما بودہ رسیدہ سبب لذات معنویہ گردید۔ ع

سلے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کرد

آنچہ از حصول ولایت کبریٰ و یا فتق ذات و صفات او سبحانہٗ نزدیک شما نوشتہ بودند بہ وضوح انجامید۔ شکر این دولت عظمیٰ بجا آرند لیکن

marfat.com

شکر ثم لا تزیدنکم - این، ولایت عظیم الشان ولایت انبیاء علیهم الصلوٰت و التسلیمات است. حضرت ایشان مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باظہار آن مخصوص گشته اند - و درین هزار سال هیچ یکے از اولیاء اللہ تکلم نه نموده در زمان ایشان شیوع داشت - و در تبع ایشان هم پرتو افگنده بود و بعد ازان رو به استتار آورده و ولایت صغریٰ که عبارت از فنا و بقا باشد ظهور تمام داشت تا آنکه نوبت بحضرت امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رسیده و این معمه را بران حضرت کشودند و حال آنکه این ولایت شروع کار آن حضرت است. چه بعد از تمامی این ولایت علیا است که ولایت ملائکه عظام است علی نبینا و علیهم الصلوٰة و التسلیمات و از گذشت آن کمالات نبوت و رسالت است و بعد ازان کاروبار به حقیقت کعبه ربانی می افتد و فوق آن حقیقت قرآن مجید و بلند تر ازان حقیقت صلوٰة است و ابعد ازان حقیقة الحقایق که عبارت حقیقت محمدی ست جلوه گر می شود - و اسرار مقطعات و متشابهات قرآنی منکشف می گردد و اسرار محبوبیت در میان می آرند این است بیان طریقتی که حضرت حق سبحانه و تعالیٰ حضرت الشان ما را به آن طریق ممتاز ساخته است از بدایت تا نهایت بنیادش نسبت نقشبندیه است. برین بنیاد کوشکها و عمارتها ساختند. تخم از بخارا و سمرقند آورده در زمین هند که مایه اش از خاک یثرب و بطحیٰ است کشتند و به آب فضل سالها آن را سیراب داشتند و به تربیت احسان مربی ساختند چون آن کشت و کار به کمال رسید این علوم و معارف ثمرات بخشید - باید دانست که سلوک این طریق عالی مربوط است به رابطهٔ محبت که شیخ مقتدا که به سیر محبوبی به این راه رفته باشد و به قوت انجذاب به این کمال منصبغ گشته نظر داد

marfat.com

شافی امراض قلبیہ بہت وتوجہ او دافع علل معنویہ۔ صاحب این کمالات امام وقت
ست وخلیفۂ روزگار اقطاب وبدلا بہ ظلال مقاماتِ او خورسند اند و او تا دو نجبا
از بحارِ کمالاتِ او بہ قطرہ قانع۔ نور ہدایت وارشادِ او در رنگ نورِ آفتاب بے خواست
او بر ہمہ کس فائض ست۔ فکیف کہ بخواہد۔ و این کمالات کہ بہ تفصیل ذکر یافتند
در صحبتِ خیر البشر علیہ وعلی آلہ الصلوٰت بہ مجرد ایمان آوردن بہ اصحاب آن حضرت
علیہ السلام می رسید ند و ہر کہ یک بار بہ شرفِ صحبتِ او علیہ الصلوٰۃ والسلام مشرف
می شد از جمیع کمالات بہرہ ور می گردید۔ بعد از زمان آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام
این کمالات مختفی شد ند و کمالاتِ فنا و بقا و معارفِ توحیدِ وجود و غیر آن کہ
حاصلِ ولایت صغریٰ ست شیوع پیدا کردہ بود ند تا آنکہ حضرت حق سبحانہ ہمچنین
عارفے کاملے را برانگیخت و از سر نو آن کمالات جلوہ گر شد ند۔ جماعۃ کہ بہ شرف صحبت
حضرت مجدد الف ثانی ؒ حضرت ایشان مشرف شد ند از ین کمالات حظ وافر گرفتند
حق سبحانہٗ این فقیر را دران جماعۃ محشور داراد و در کفش گاہ محبانِ آن حضرت داخل
گرداناد۔ و باید کہ این چند سطر را بہ اتفاق عصمت مآب خانم جیو و بی بی حافظہ
بخوانند تا از کمالاتِ پیرانِ خود آگاہ گردند و جمیع اہلِ طریقہ را بشنوانند کہ سبب
مزید اعتقاد گردد۔ و احوالِ جماعۃ کہ داخلِ طریق شدہ بہ تفصیل نوشتہ بود ند۔
ہمہ بہ وضوح انجامید و سبب امیدواریہا گردید جمعے را کہ ذکر لطائف شدہ است
طریق ذکر سلطانی را نشان دہند و جمعے کہ ذکر سلطان و نفی اثبات گرفتہ اند طریق
فنائے قلب را نشان دہند بالجملہ بہ احوالِ طالبان خوب مقید باشند خصوص ہمشیرہ
دینی خیر النساء خیلے رشیدہ و مستعد می نماید آنچہ از احوال و وقائع نوشتہ ہمہ معلوم گردید

marfat.com

این قسم طالبان مغتنم اند۔ وہمشیرہ بی بی حافظہ خوب استعداد دارد بحال او مقید باشند و از احوال خود و جماعۃ کہ داخل طریق اند ہمین طریق می نوشتہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ ہست۔ والسلام

مکتوب بست و پنجم ۔ بہ معارف آگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در بیان آنکہ الہناع معاملہ مقطعاتِ قرآنی اول در حق آن حضرتؒ بودہ و کذلک شروع بشارات حقائق ثلثہ بل اکثر خصائص حضرت مجدد الف ثانی از یارانِ آن حضرت شدہ و بیان ترقیات اصحابِ خویش و ذکر شمہ الطاف و عنایاتِ حضرتِ ایشان کہ در حق آن قبلہ بہ وقوع آمدہ و تعداد منن الہی غرشانہٗ۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم۔ امّا بعد فَقَدْ وَصَلَ مِنْ جَنَابِکُمْ کِتَابٌ کَرِیْمٌ۔ کِتَابٌ یُعْرَفُ فِیْ وُجُوْہِ عِبَارَاتِہٖ نَضْرَاتِ النَّعِیْمِ ۔ آنچہ از سوانح جدیدہ و یافتن خلعت در برِ خود و مشاہدہ نمودن بعضے عنایاتِ عالی اندراج یافتہ بود فرحت بر فرحت افزود۔ ہمانا کہ این خلعتِ جدید ناشی از حقیقتِ قرآن مجید گشتہ و خلعتِ سابق کہ در حضور بہ آن مہتد شدہ بودند کنایت از حقیقتِ کعبہ معظمہ بودہ و الآن جمع بین الحقیقتین شدہ و راہ وصول بہ آن مرتبہ مقدسہ کہ فوق تعینِ حبی ہست وسعتی پیدا کردہ و ہر حرفے از حروفِ قرآنی خصوص حروف مقطعات و متشابہات موصل آن کعبۂ مقصود ہست و شاہ راہے ہست میان محب و محبوب ملاحظہ نمایند کہ بہ کدام یکے از حروف مقطعات مشابہت دارید و راہِ وصولِ خود می یابید۔ این حقیر خود در زمانِ حیلتِ حضرت ایشان مناسبتِ خود را بہ حرفِ الف یافتہ بود و حظ وافر گرفتہ بحکم وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ اظہار این نعمتِ عظمیٰ می نماید کہ اول انفتاح

marfat.com

این معاملہ عظیمہ درحق این عاصی بودہ ۔ بعد ازاں بہ بعضے یارانِ این حقیر بحکم وَ الْاَرْضُ مِنْ کَاسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ نصیبے رسیدہ ۔ بعد ازاں چون بشارات انتشار یافتند بعضے یاران بہ خدمتِ حضرتِ الیشان معروض داشتند کہ چون این معاملہ فخیمہ بہ اصحاب فلانے درمیان آمدہ ما ہم امیدواریم تا آنکہ بعد از توجہاتِ کثیرہ بہ بعضے فرمودہ اند و علیٰ ہٰذا القیاس اکثر خصائص حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتوسل این دو راز کار بہ ظہور آمدہ و شروع بشارات از یارانِ فقیر شدہ و بہ فضل اللہ سبحانہٗ در امور عظام کہ تشخیص کردہ بہ خدمت حضرتِ الیشان عرض می کردم غالب آن بود کہ درجۂ پذیرائی می یافت چنانچہ بشارتِ حقیقتِ صلوٰۃ اول از یارانِ فقیر شروع شدہ ۔ و کذالک حقیقتِ کعبۂ معظمہ و حقیقتِ قرآن مجید و معاملۃ التفصیل و بہ بعضے از منسوبانِ این درویش اسرارِ ملاحت و کمالاتِ خلت نیز فرمودہ بودند ۔ و سفرِ اول کہ فقیر بموجب طلب سلطان وقت بہ شاہجہان آباد رفتہ بود معاملہ بعضے یاران را فوقِ تعین جبی بہ تخمین و ظن خود می یافت ۔ چون شرفِ حضور یافت در اول صحبت تصدیق نمودند ۔ و معاملہ ترقی آن را از ذاتِ موہوب و نصیب یافتن از ان کہ سالہا سر بستہ بود اول بہ این فقیر درمیان آمدہ و باوجود این عصیان و گرفتاری ہائے کہ معاملۂ ارشاد روز افزون است ۔ و بعد از ارتحال آن حضرت آن اجتماع باقی است اثر فرمودۂ آن حضرت است کہ بہ فقیر فرمودہ بودند کہ مناسبتِ بارشاد داری یارہا بہ فقیر می فرمودند کہ غیر مکرر شان و جامعیت در تو معلوم می شود فَوَقَعَ بِتَحْدِیْثِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ کَمَا اَخْبَرَنَا قَدَّسَ سِرُّہُ الْاَقْدَسْ ۔ و گاہے می فرمودند کہ جمیع

marfat.com

کہ از تو توجہ می گیرند بہ ما احتیاج نہ دارند و بالجملہ عنایات و الطاف کہ این عاصی روسیاہ از آن حضرت در خود و یاران خود مشاہدہ نمودہ اثر منتہائے عظیمہ او سبحانہٗ ہست۔ لہٰذا شمہ ازان بمعرض بیان آوردہ شد مقصود ازان تعداد منتہائے الٰہی ہست عز شانہٗ نہ تفضیل خود بر دیگران بسہ

دلے چون شہ مرا برداشت از خاک — سزد گر بگذرانم سر ز افلاک
من آن خاکم کہ ابر نوبہاری — کند از لطف بر من قطرہ باری
اگر بر روید از تن صد زبانم — چو سوسن شکر لطفش کے توانم

والسلام۔

مکتوب بست و ششم - بہ بادشاہ دین پناہ در فضائل تعزیت و تحریص بر اکرام سلاطین و بیان آنکہ بہ ہر ظل را بہ اصل خود شاہ راہ ہست و ذکر فضائل اشتغال بہ حق و ذکر او سبحانہٗ۔

نحمدہٗ و نصلی و نسلم۔ اما بعد۔ کمترین دعاگویان پس از عرض سلام معروض باریافتگان محفل مقدس معلیٰ می گرداند۔ ورود مرحمت آمود فرمان والا شان و تشریف خلعات کہ بہ تقریب غرا بر مصیبت از روے عنایت شرف صدور یافتہ بود باعث امتیازی فقرا و بی نوا گردید و موجب مزید دعاء دولت دوسرا و مہتموری مخاذیل اعدا گشت۔ اَخْرَجَ التِّرمِذِیُّ من حدیث ابن مسعود رضیَ اللہ عنہُ من عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ۔ وَاَخْرَجَ ابنُ ماجہ مِنْ حَدِیث ابْنِ عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یعزی اخَاہُ بِمُصِیْبَتِہٖ اِلَّا کَسَاہُ اللہُ تعالیٰ من حلل الکرامۃ یوم القیمۃ کذا فی تنزیہ الشریعۃ

marfat.com

وَاَخْرَجَ الْخَطِيْبُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْ اَدْخَلَ عَلٰى
اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَرَحًا وَسُرُوْرًا فِيْ دَارِ الدُّنْيَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ خَلْقًا يَدْفَعُ
بِهٖ عَنْهُ الْاٰفَاتِ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كَانَ مِنْهُ قَرِيْبًا
فَاِذَا مَرَّ بِهٖ هَوْلٌ اِفْتَزَعَهُ قَالَ لَهٗ لَا تَخَفْ فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَيَقُوْلُ اَنَا
الْفَرَحُ وَالسُّرُوْرُ الَّذِيْ اَدْخَلْتَهٗ عَلٰى اَخِيْكَ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا. كَذَا فِيْ
غَايَةِ الْعُمَّالِ. یعنی داند کہ شکر عموم نعمتِ الٰہیت کہ شامل کافہ برایا ہست ادا نماید
باسپاس خصوص عنایت کہ در بادۂ غربا رہست بہ تقدیم رساند مَنْ لَمْ يَشْكُرِ
النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ. فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي
الْاَرْضِ فَمَنْ اَكْرَمَهٗ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَهَانَهٗ اَهَانَهُ اللّٰهُ. وازانجا کہ ظل را
باصل شاہ راہ ہست امید کہ باطنِ حق مواطن بدوام حضور و نگرانی ملتذ بودہ
بمقتضائے تعشقی کہ ظل را با صل کائن ہست فنا و بقا دران حریم متعال حاصل
نمودہ رفع حجب فرمودہ باشند فی غَايَةِ الْعُمَّالِ لِلشَّيْخِ الرَّضِيِّ الْمُتَّقِيْ يَقُوْلُ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلَى الْعَبْدِ الْاِشْتِغَالُ بِيْ جَعَلْتُ بُغْيَتَهٗ وَ
لَذَّتَهٗ فِيْ ذِكْرِيْ. فَاِذَا جَعَلْتُ بُغْيَتَهٗ وَلَذَّتَهٗ فِيْ ذِكْرِيْ عَشِقَنِيْ وَ
عَشِقْتُهٗ فَاِذَا عَشِقَنِيْ وَعَشِقْتُهٗ رَفَعْتُ الْحِجَابَ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ.
شمولِ عنایت دربار فضائل مآب اخوی شیخ عبد اللطیف باعث خوش وقتی
دعاگو گردید امیدوار ست کہ مورد مزید الطاف والا شود کہ بکمالات ظاہر و
باطن محلی ہست. فی الحدیث اَكْرِمُوا الْعُلَمَاءَ وَوَقِّرُوهُمْ وَاَحِبُّوا الْمَسَاكِيْنَ
وَجَالِسُوهُمْ. اخوان دینی شیخ محمد باقر و حافظ محمد محسن کہ بہ تقریب تعزیت رسیدہ اند

marfat.com

عرض سلام می نمایند۔ والسلام

مکتوب بست و ہفتم۔ اَرْسَلَ اِلٰی وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْحَرَمَیْنِ حِیْنَ تَوَجَّهَ اِلَی الْهِنْدِ بِرُؤْیَةِ سَیِّدِ الْاَنَامِ فِی الْمَنَامِ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاَعْطَائُهٗ خِلْعَةَ الْخَاصَّةِ لِسُلْطَانِ الْوَقْتِ وَاَمْرَهٗ بِاِلْبَاسِهَا اِیَّاهُ۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ وَبَعْدُ فَقَدْ وَصَلَ اِلَیْنَا مِنْ جَنَابِکُمُ الْعَالِیْ کِتَابٌ کَرِیْمٌ یُعْرَفُ فِیْ وُجُوْهِهٖ بِعَبَارَاتِهٖ نَضْرَاتُ النَّعِیْمِ تَشْتَرُّ مِنْهُ بِحُصُوْلِهٖ غَایَةُ الْفَرَحِ وَالسُّرُوْرِ وَحَدَّثَ لَنَا مَزِیْدُ شَوْقٍ اِلٰی لِقَائِکُمُ الْکَرِیْمِ وَکَیْفَ لَا فَاِنَّکُمْ تَوَجَّهْتُمْ مِنَ الدِّیَارِ النُّوْرَانِیَةِ وَالتَّنْوِیْرِ هٰذِهِ الْبُقْعَةِ الظُّلْمَانِیَةِ وَقَدْ تَشَرَّفَ وَتَنَوَّرَ جَمِیْعُ الْهِنْدِ بِقُدُوْمِکُمُ الْمُبَارَکِ لَعَلَّ اللّٰهَ یَجْمَعُ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ بِمَنِّهٖ وَکَمَالِ کَرَمِهٖ وَمَا کَتَبْتُمْ مِنْ رُؤْیَةِ سَیِّدِ الْاَنَامِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاِعْطَائُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خِلْعَةَ الْخَاصَّةِ بِمَوْلَانَا السُّلْطَانِ وَاَمْرَکُمْ بِاِلْبَاسِهٖ اِیَّاهُ فَهُوَ اَمْرٌ غَرِیْبٌ وَاِشَارَةٌ خَاصَّةٌ مَا ظَهَرَ اِلَی الْاٰنِ وَاللَّائِقُ بِحَضْرَتِ السُّلْطَانِ اَنْ یُکَافِیَ وَیُجَازِیَ فِیْ مُکَافَاتِ هٰذَا الْاِحْسَانِ بِجَائِزَةٍ لَمْ تُحِطْ اَحَدًا قَبْلَکُمْ بَلْ یُنْفِقُ مَا فِیْ یَدَیْهِ شُکْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰی وَتَجْمِیْلًا بِالْعِبَادِ کَمَا فَعَلَهُ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَلٰکِنَّ السُّلْطَانَ مَا عَرَفَ حَقِیْقَتَکُمْ وَمَا اطَّلَعَ عَلٰی فَضَائِلِکُمْ وَکَمَالَاتِکُمْ وَنَحْنُ کَتَبْنَا الْمَکَاتِیْبَ بَعْضُ مُحِبِّیْنَا مِنْ اَعْوَانِ السُّلْطَانِ وَعَرَّفْنَا فَضْلَکُمْ وَکَمَالَاتِکُمْ وَالْغَالِبُ اَنْ یُقَدِّرَ الْمَعْرِفَةَ بِحَظِّهٖ فَیُقَدِّرُهَا وَیُعَامِلُکُمْ بِمَا هُوَ حَرِیٌّ

marfat.com

بِمَالِكُمْ۔ ثُمَّ اِنَّ اَرْبَعَ الصَّالِحَ الْجَامِعَ بَيْنَ الْعُلُوْمِ الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ بَاقِرٌ لَهٗ مَعْرِفَةٌ بِمَوْلَانَا السُّلْطَانِ وَهُوَ مُقِيْمٌ فِيْ جَهَانْ آبَادِ فَلَا بُدَّ لَكُمْ اَنْ تَجْمَعُوْا بِهٖ وَقَدْ كَتَبْنَا لَهٗ اَيْضًا كِتَابًا مُشْتَمِلًا لِبَعْضِ فَضَائِلِكُمْ وَاَنْتُمْ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَرِضَائِهٖ وَلَا تَنْسَوْنَا مِنْ صَالِحِ دُعَائِكُمْ۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب بست و ہشتم ۔ بہ سیادت و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکر توجہ غائبانہ کہ در تشخیص نسبت مشارٌ الیہ فرمودہ اند و جواب آنچہ از غلبۂ حیرت و ظہور نسبت بے کیفی نوشتہ بود و بیان بر کثرت عروج و قلت نزول و ذکر اسباب آن و جواب سوال او کہ گاہے تشبث بہ اسباب نزول نمودہ و عروج رُو دادہ و بیان آنکہ منشائے ہواجس اہل کمال طبائع و عناصر ست کہ در ابقاء آن حکم و مصالح است وراۂ ترقی مفتوح۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ نحمدہٗ ونصلی ونسلم۔ سیادت و نقابت پناہا وعدۂ توجہ غائبانہ در حق شما رفتہ بود۔ اتفاقًا شبے توجہ خاص در تشخیص نسبت شما نمودہ شد و خیلے بطول انجامید در بدءِ نظر معاملہ کہ فوق یقین نبی ست قریب الحصول معلوم شد بعد از دقت نظر و توجہ بسیار عروج نظری بہ آن مرتبۂ مقدسہ نیز لائح گردید۔ وَالْغَيْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سبحانہٗ فقیر را بر متخیلات خود اعتماد نیست مکشوفات و معلومات خود را داخل اوہامات و خیالات می داند۔ صحیفۂ شریفہ کہ مشتمل بر احوالات بلند و مقامات ارجمند بودہ رسیدہ سبب لذات معنویہ گردید۔ ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

از غلبۂ حیرت و ظہور نسبت بے کیفی کہ نوشتہ بودند نیک مبارک ست اعرفہم باللہ

marfat.com

اَشَدُّ ہم تحیراً فیہ۔ وآنچہ نوشتہ بودند کہ اکثر اوقات عروج رو می دہد و نزول کم
وہبش آن است کہ چون معاملہ عارف بصرف ذات فرشانہ می افتد نزول بے علاقہ
متعذر و متعسر می گردد و بہ ہمین اشارت است کہ آنچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ در مکتوبات جلد ثالث برنگاشتہ اند کہ گاہ باشد کہ درین وقت ظلمت
جوار نافع آید و کفر و فسق ہمسایہا بد و نماید چنانچہ منقول است کہ آن حضرت را مدتے
نزول در نقطہ عدم صرف کہ مقابل وجود صرف است واقع نمی شد تا آنکہ روزے در
مسلخانہ جہانگیر بادشاہ تشریف برده بودند از کثرت ظلمت جوار آن نزول متوقع بحصول
انجامید۔ و بعضے اوقات درین ہنگام کثرت مباشرت نساء جمیلہ و تناول نمودن طعام
لذیذ علاقہ نزول می گردد و سبب جامعیت تام در مقام تکمیل وارشاد می شود و معاملہ
بجائے می رسد کہ تا زمانے کہ تشبث بہ این دو امر ننمایند در جانب تکمیل و ارشاد تقلیل
تمام رُو می دہد۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات جلد اول قلمی
نمودہ اند۔ این قسم امور از اسرار معارفہ خاصہ است خال خالے را بگرد این دولت شریک
سازند۔ و آنچہ نوشتہ بودند بعضے اوقات تشبث بہ اسباب نزول کردہ است و عروج
رو دادہ آیا درین چہ سر خواہد بود و سرش کمال مناسبت است بہ بزرگان خود خطوبی
لکم و بشوی۔ نوشتہ بودند کہ پیش بادشاہ استادہ بود ناگاہ بخاطر گذشت
کہ چہ شود کہ بادشاہ فلان مہربانی را بمن کند کہ باعث عزت شود۔ ہمان زمان ندا در
دادند الہا ما کہ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ
وَلَا فَسَادًا۔ آن زمان دانستم کہ از جملہ وساوس شیطانی بودہ است استغفار بسیار کردم
تا بحدے کہ آن وسوسہ زائل شد بلکہ محسوس شد کہ مثل دود از سینہ بدر رفت۔

marfat.com

الحمدللہ کہ زود در موقع خطا متنبہ ساختند و منشاء این قسم ہوا جس و وسواس اہل کمال را طبایع و عناصر است کہ در ابقاے آن حکم و مصالح است و راہ ترقی مفتوح کما وردت فی الحدیث۔ اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً۔ ہمین ظلمت است کہ خواص را بہ عوام مشتبہ می سازد و خاک در چشم محجوبان می اندازد خوش گفت۔ ؎

کارِ پاکان را قیاس از خود مگیر گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر والسلام

مکتوب بست و نہم۔ بہ سلطان عبدالرحمن در ذکر اجتماع اہل اللہ و تحریص بر صحبت۔

بسم اللہ الرحیم۔ عنایات و الطاف الٰہی غرشانہٗ شامل حال باد صحیفہ شریفہ کہ مصحوب قاصد ارسال داشتہ بودند رسید و سبب خوش وقتی گردید دو کوزہ شیرینی کہ بجہت ختم حضرات خواجہا قدس اللہ اسرارہم فرستادہ بودند وقت افطار با جمعے از اہل دل ہر دو ختم نمودہ شد امید ہست کہ مقبول افتد۔ مخدوما در ین رمضان المبارک حضرت ایشان ختم قرآن مجید نمودند و سال گذشتہ این قدر قوت نداشتند طرفہ اجتماع اہل اللہ و یاران طریق برپا شدہ کہ پیشتر این قسم نہ شدہ باشد قریب بہ پانصد کس رسیدہ اند۔ پسران شیخ نیز بہ کمال فدویت و خاکساری تا رمضان اینجا اقامت دارند و بعضے خدمات شایستہ از آنہا بہ وقوع می آیند۔ اگر درین طور وقت رخصت گرفتہ می رسیدند عین وقت ہست کہ معاملہ کمال و تکمیل بہ مرتبہ تمامی رسیدہ۔ خوش گفت۔ ؎

گر شنود قصۂ این بوستان مکہ شود طائف و ہندوستان والسلام

marfat.com

مکتوب سی ام۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بیان اجتماع اہل طلب و ذکر میرزادہا۔

لبسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ترقیاتِ ظاہری و باطنی نصیب وقت باد۔ صحیفہ شریفہ کہ مصحوب قاصد مرسول داشتہ بودند رسیدہ۔ سبب مسرت گردید للہ سبحانہ الحمد کہ احوال این حدود بہ خیریت و عافیت گذران ہست حضرت الشان درین رمضان دو ختم شنوانند۔ اجتماع یاران بسیار بود کہ قریب پانصد و ششصد کس جمع شدہ بودند پسرِ کلان شیخ میر مرحوم یک ختم خواند۔ دو پسرِ مینانکی ہم یک ختم کرد۔ عجب جوانان مونق اند خدماتِ حضور از کفش برداشتن و دولنے برداشتن و غیر ذالک بر خود گرفتہ بودند۔ بالجملہ خیلے خدمتِ فقرا نمودند۔ در اعتکاف عشرۂ آخر شریک بودند۔ بجانب شما ہم خاطر خیلے نگران ہست و خواہانِ ترقی دارین شما است اگر درین رمضان رخصت حاصل نمودہ مشتاقان را از زیر بارِ انتظار تخفیف می دادند بر محل بود۔ والسلام۔

مکتوب سی و یکم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ۔

عنایت نامہائے گرامی بتواتر رسیدند۔ و فقیرزادہا سالماً غانماً از سر تا قدم ملو احسانہا و انعامہائے آن سلطان الفقرا داخل وطنِ مالوف شدند۔ زبانی آن قدر ہر واحد از فقیرزادہا و خدام و صوفیان ہر کدام آن قدر شکر عنایات و الطاف بجا آوردند کہ چہ شرح دہد۔ حق سبحانہ و تعالیٰ دنیا و آخرتِ شما را معمور کناد۔ دیگر طلب یکے از یاران صاحبِ علمِ ظاہر و باطن نمودہ بودند بموجب امر آن جناب یکے را از میانِ یاران انتخاب نمودہ شدہ ہست۔ لیکن ہندوستانی ست ملا شاہ محمد نام دارد و متوطن بلدہ تتہ خیلے صاحبِ حال ہست و در علم ظاہر مہارت تمام دارد

marfat.com

اگر باز اشارہ فرمایند مشارٌ الیہ روانہ نمودہ آید اغلب آنکہ پسند خاطر مبارک آید
کہ بسیار بہ تواضع و شکستگی موصوف ہست۔ والسلام۔

مکتوب سی و دوم۔ نیز بموی الیہ در فضیلتِ تواضع و شکستگی۔

حامداً و مصلیاً۔ اما بعد ؎

گر بر تنِ من زبان شود ہر موئے یک شکرِ تو از ہزار نہ توانم کرد

عنایت نامہ رسید۔ سبب اطمینانِ خاطر پریشان گردید ع

اے وقت تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

اعزاز و اکرام فقیر زادہا کہ روز داخل شدن شہر از ان معدنِ جود و کرم بہ وقوع آمدہ بہ تفصیل معلوم شد مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ۔ امید ہست کہ این ہمہ فروتنی و شکستگی موجب رفعت دارین گردد لیکن بہ سبب این ہمہ تکلیف و زیر خرچ آمدن آن جناب خاطر مستحیی ہست جَزَاکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہُ عَنَّا وَعَنْ اَوْلَادِنَا وَعَنْ اَصْحَابِنَا خَیْرَ الْجَزَاءِ۔ درین سفر از پسر نو یک تعلق بہ شما پیدا شدہ و امیدواریہا کہ بشما و بر آن متفرع گردیدہ۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ہمیشہ آن جناب را بخیریت داشتہ افزونی طاعت و توفیق در عبادت کرامت فرماید۔ والسلام۔

مکتوب سی و سوم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در تعزیت۔

اَمَّا بَعْدُ۔ فَاَعْظَمَ اللّٰہُ لَکَ الْاَجْرَ وَاَلْہَمَکَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِیَّاکَ الشُّکْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَہْلِیْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَّوَاہِبِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ الْبَہِیَّۃِ وَعَوَارِیْہِ الْمُسْتَوْدَعَۃِ یُمَتِّعُ بِہَا اِلٰی اَجَلٍ مَّعْدُوْدَۃٍ وَیَقْبِضُہَا بِوَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ ثُمَّ اِفْتَرَضَ عَلَیْنَا الشُّکْرَ اِذَا اَعْطٰی وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰی اِنَّمَا

marfat.com

یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ استماع این خبر وحشت اثر سبب محزونی و گرانی خاطر دوستان گردید۔ چون مقام بندگی و بے چارگی است غیر از رضا بہ قضا چارہ نہ۔ بہ آیت ترجیع نخورسند باشند۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ در عمر شما افزونی کرامت فرمودہ از زیادے در اداے توفیق طاعات عطا فرماید۔ محبان و دوستان را درین مصیبت شریک دانند و جزع و فزع نہ نمایند۔ و بہ صبر و شکیبائی متصف بوند۔ والسلام۔

مکتوب سی و چہارم۔ بہ مقبول فقرا روشن رائے بیگم در بیان آنکہ وسعت سینہ دلالت بر شرح صدر دارد۔ و این شرح منتہاے ولایت کبریٰ است و خواب واقعہ حالی کہ نوشتہ بود و بیان آنکہ یافتن بالیدگی در بقا ضروری نیست۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ۔ وسعت سینہ کہ در ولایت کبریٰ معلوم شود دلالت بر شرح صدر دارد۔ و این شرح صدر منتہاے این ولایت است۔ و فوق این ولایت ملائکہ عظام است و آنچہ از ظاہر شدن فرشتہا و حوران در مراقبہ نوشتہ بودند احتمال دارد کہ نظرے بمقام فرشتہا افتادہ باشد۔ فقیر درین باب خیلے مقید است۔ امید وار است کہ مشتری از ان ولایت بہ شما عطا فرمایند آنچہ باز بینند آگاہ سازند۔ و معلوم نمودن بالیدگی ہیچ ضرور نیست در وقت تحقق بقا باللہ بعضے را ظاہر میشود و بہ بعضے نہ می شود و معاملہ شما الحال فوق فنا و بقاست۔ والسلام

مکتوب سی و پنجم۔ بہ سلطان وقت در تعزیت مغفورہ روشن رائے بیگم۔ و ذکر شمہ توفیق آن مرحومہ و بشارت مغفرت در حق آن مبرورہ۔

marfat.com

اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ
اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَبَرَکَاتُہٗ اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَ لِلّٰہِ مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی
فَلْتَصْبِرُوْا وَلْتَحْتَسِبُوْا اَمَّا بَعْدُ فَاَعْظَمَ اللّٰہُ لَکُمُ الْاَجْرَ وَاَلْھَمَکُمُ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا
وَاِیَّاکُمُ الشُّکْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَھْلِیْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَّوَاھِبِ اللّٰہِ
عَزَّ وَجَلَّ الْبَھِیَّۃُ وَعَوَارِیْ الْمُسْتَوْدِعَۃُ تُمَتِّعُ بِھَا اِلٰی اَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ وَ
یَقْبِضُھَا بِوَقْتٍ مَّعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَیْنَا الشُّکْرَ اِذَا اَعْطٰی وَالصَّبْرَ اِذَا
ابْتَلٰی فَبَانَ فِی اللّٰہِ عَزَاءٌ مِنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ وَخَلَفًا مِنْ کُلِّ ھَالِکٍ فَبِاللّٰہِ
فَثِقُوْا وَاِیَّاہُ فَارْجُوْا فَاِنَّ الْمَحْرُوْمَ مَنْ حَرَمَ الثَّوَابَ۔ کمترین دعاگویان و
خیرخواہان بعرض والامی رساند کہ از استماع این واقعہ ہائلہ آن قدر بر این عاصی
و دیگر فقرائے این طریقہ علیہ غم واندوہ رُو آوردہ کہ چگونہ معروض دارد رَضِیْنَا
مَا بِقَضَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی الیقین کہ آن حضرت بہ آیۃ ترجیع خرسند خواہند بود۔ آن مرحومہ
محترمہ درین اواخر عمر مجبب توفیق یافتند و در حق مساکین و محتاجان خیلے شفقت
داشتند جزاہا اللہ سبحانہ خیر الجزاء و آنچہ شیوہ خیرخواہی حقیقی ہست این حقیر با جمعے
از درویشان سرگرم ہست بہ دعا و استغفار ممد و معاون۔ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الْمَیِّتُ فِی الْقَبْرِ اِلَّا کَالْغَرِیْقِ
الْمُتَغَوِّثِ یَنْتَظِرُ دَعْوَۃً تَلْحَقُہٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِیْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْہُ
کَانَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیُدْخِلُ عَلٰی اَھْلِ الْقُبُوْرِ
مِنْ دُعَاءِ اَھْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ ھَدِیَّۃَ الْاَحْیَاءِ اِلَی الْاَمْوَاتِ
الْاِسْتِغْفَارُ لَھُمْ۔ صالحے مستور الحال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم را در لفظہ دید

marfat.com

کہ می فرمایند کہ چون بیگم مرحومہ خدمتِ فقرا را بسیار نمودہ بود ازین سبب ایشان را بخشیدند۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔ والسلام۔

مکتوب سی و ششم۔ بہ سیادت پناہ و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکرِ واقعہ عالی کہ در حق آن حضرت دیدہ و جواب آنچہ از احوالِ خویش نوشتہ و بیان آنکہ تصفیہ عناصرِ ثلثہ بہ ولایتِ علیا تعلق دارد و تصفیہ عنصرِ خاک کمالاتِ نبوت مخصوص است۔

نحمدہٗ ونصلی۔ صحیفہ شریفہ جنابِ سیادت پناہی در عینِ انتظار رسیدہ کمالِ مہجوبیت و مسرت بخشیدہ۔ واقعۂ عالی کہ نوشتہ بودند کہ آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام در حقِ تو می فرمایند کہ از محبانِ خاصِ ماست و جمیع امور دینی و دنیوی بوے تفویض کہ آنچہ او خواہد بکند بہ وضوح انجامید و سربلندی حاصل گشت این عاصی قابلِ ہیچ چیز نیست۔ لیکن ع

دادِ حق را قابلیت شرط نیست

ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

بالجملہ ع برین مژدہ گر جان فشانم روا ست

و آنچہ احوال خود نوشتہ بودند کہ اکثر اعتبار مثل دود از چشم و گوش و از دہن و بینی صعود می کند مثل ابر ہا شدہ بہ جانبِ آسمان می رود۔ روزے در مراقبہ نشستہ بودم کہ خود را می دیدم کہ آتش شدہ ام و تمام عالم را احاطہ کردہ ام بعد ازان می بینم کہ آب شدہ ام کہ جاری شدہ باز می رود و باز می بینم کہ خاک شدہ ام و در من ہیچ حس و حرکت نماندہ ہمہ بمطالعہ در آمد و سببِ

marfat.com

محترت گردید۔ احوال مسطور صریح است در تصفیۂ عناصر۔ و برآمدن غبار مثل دود اول دلیل بر آن بدانند کہ تصفیۂ عناصر ثلثہ سوائے عنصر خاک تعلق بہ ولایت علیا دارد و تصفیہ عنصر خاک مخصوص بہ کمالات نبوت است در حضور ہم ازین قسم امور عالی بیان می نمود۔ الحال امید است کہ رو بقوت آوردہ باشند امیدوار بوند و بہ استقامت زندگی زندگانی نمایند فَاِنَّ الْاِسْتِقَامَةَ فَوْقَ الْکَرَامَةِ۔ و آنچہ از ملاقات نمودن بندگان حضرت و مہربانی و اعزاز نمودن آن حضرت مرقوم بود سبب خوش وقتی دوستان گردید آنچہ حضرت میر جیو در روضۂ متبرکہ در حق این عاصی فرمودہ اند موافق حسن ظن شماست وَاِلَّا این دور از کار مطلقاً قابل این قسم امور نیست۔ والسلام۔

مکتوب سی و ہفتم۔ بہ سلطان عبد الرحمٰن در بیان آنکہ جمعیت ماہ رمضان سبب جمعیت تمام سال است و تحریص بر ذکر و مراقبہ و بیان فضیلت نفقہ بر فقراء۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ لِلّٰہِ سُبْحَانَہُ الْحَمْدُ۔ وَالْمِنَّةُ کہ آثار مزید توفیق روز افزون است و مع ہذا شفقت و مہربانیہای شما بحال فقراء فَحَمْدُ اللّٰہِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ قدوم ماہ مبارک رمضان بخیریت و خوبی مبارک و میمون باد۔ یقین کہ استماع قرآن مجید میسر شدہ باشد جمعیت و خوبی ماہ مبارک رمضان سبب طراوت تمام سال است فَطُوْبٰی لِمَنْ مَضٰی عَلَیْہِ ھٰذَا الشَّھْرُ الْمُبَارَکُ وَ رَضِیَ عَنْہُ شکر این نعمت عظمیٰ بجا آرند لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ دیگر الحمد للہ کہ حقائق و معارف آگاہ شیخ شاہ محمد منظور نظر خاص شدند و صحبت ایشان پسند خاطر افتاد و اگر مجلس سکوت و مراقبہ با ایشان می داشتہ باشند گنجایش دارد خوش گفت۔ ؎

marfat.com

آسمان سجده کند بہر ز۔ بینے کہ درو یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشینند

شیخ مشارٌ الیہ ہم از شمولِ عنایات و مہربانیہا کہ شاملِ حال ایشان ہست خیلے نگاشتہ بود۔ خانۂ ایشان آباد تلطف و تفقد این قسم مردم نامراد و بے نوا کہ از تکلف وجود ہستی گذشتہ اند باعثِ ترقیاتِ دارین ہست و موجبِ نجاتِ اُخروی۔ امید کہ بیش از بیش بحال شیخ مومی الیہ مشفق و مہربان باشند وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى مَنْ لَّدَيْكُمْ۔ فقیرزادہا محمد اعظم و محمد حسین و محمد شعیب سلام می رسانند والسلام

مکتوب سی و ہشتم

نیز بہ مشارٌ الیہ در جوابِ مکتوبِ او۔

حضرت حق سبحانہٗ و تعالےٰ بہ الطاف و عنایاتِ خویش ممتاز گردانیدہ۔ بہ استقامتِ ظاہر و باطن موصوف دارد۔ صحیفۂ شریفۂ آنجناب قاصد رسانید و عریضہ کہ در خدمتِ حضرت ایشان مرسول داشتہ بودند بنظرِ مبارک درآمد مکتوبِ عالی مشتمل بر مسارّتِ عالیہ بنام شما مرقوم نمودہ اند بلک داخلِ مکتوبات نیز ساختند مطالعہ خواہند ساخت و بکنہہ آن خواہند رسید و کیفیتے کہ بعد از مطالعۂ آن رُو دہد اطلاع خواہند داد و وسعت را در قلب ملاحظہ نمایند امید کہ دریچہ از غیب در باطنِ شما کشادہ گردد۔ والسلام۔

مکتوب سی و نہم

بہ پادشاہِ دین پناہ در شرح احوال ایشان و بیان آنکہ بناء این طریقہ علیہ بر خلوت در انجمن ہست و بیان فرق در حضورِ مبتدی و حضورِ منتہی۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ سلام و تحیہ از ین محب اُخروی در معرضِ قبول آرند۔ للہ سبحانہ الحمد کہ استیلائے نسبت و حضور را و تعالیٰ بر نہجے غلبہ نمودہ است

marfat.com

که در اماکن غفلت و هنگام اختلاط بیشتر جلوه می فرماید وَهٰذَا مِنْ اَعْظَمِ عِنَایَاتِهٖ تَعَالٰی۔ در نفحات الانس در احوال حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ می آرد کہ شخصے از ایشان پرسید کہ در طریقۂ شما ذکر و صوت و سماع می باشد فرمودند کہ نمی باشد پس گفت بنائے طریقہ بر چیست۔ فرمودند خلوت در انجمن بظاہر با خلق و ببا طن با حق ؎

از دروں شو آشنا و از بروں بیگانہ وش این چنین زیبا صفت کم می شود اندر جہان

آنچہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ می فرماید رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ اشارہ بہ این مقام است تمت کلامہ الشریف۔ غزنیے فرمودہ ؎

در دل ما غم دنیا غم معشوق شود بادہ گر خام بود پختہ کند شیشۂ ما

اما باید دانست کہ فرق است میان حضور مبتدی و حضور منتہی۔ نسبت مبتدی ضعیف است۔ آن قدر قوت نہ دارد کہ با وجود مشاغل شتی بر حال خود باشد۔ اما حضوری کہ منتہی را عنایت شدہ است قوت تمام دارد و در موانع غفلت متزاید می گردد۔ و این حضور را حضور خود بخود می گویند۔ یعنی حضرت حق سبحانہٗ خود را خود حاضر است چہ این حضور بعد از فنا و لحوق صفات بہ اصل او را مرحمت شدہ است بخلاف مبتدی کہ ظلمات نفس او ہنوز باقی است آن قدر قوت نہ دارد کہ تحمل ظلمات دیگر نماید فَظَهَرَ الْفَرْقُ بَيْنَ حُضُورِ الْمُبْتَدِي وَحُضُورِ الْمُنْتَهِي وَالْفَارِقُ بِالْقَاءُ شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا شکر این نعمت عظمیٰ بجا بیارند لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب چہلم

در بیان ظاہر شدن اسرار لازم الاستتار و معلوم نمودن توجہ جمیع عالم بجانب خویش۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ فضائل و کمالات دستگاہا در ین روزہا طرفہ معاملہ عجیبہ گذشت

marfat.com

واسرار لازم الاستتار درمیان آوردند۔ ومعلوم می شد کہ توجہ جمیع عالم از محیط فرش تا مرکز فرش بہ جانب احقر است۔ ودران وقت شمارا باخود اتحاد خاص می یافت لاجرم شد کہ شما در بحار آن اسرار غواصی نمودہ وانوار وبرکات را کہ در وقت عروج مشرف شدہ بودند ہمراہ خود آوردہ نزول نمودند وبہ نظر ظن غالب خود آن اسرار بہ مقام ملاحت می یافت وَالغَیبُ عِندَ اللّٰہِ سُبحَانَہٗ شکر این عطیہ عظمیٰ بجا آرند کہ غایت آنہا مورد این ہمہ عنایات گشتہ اند لَئِن شَکَرتُم لَأَزِیدَنَّکُم۔ والسلام

مکتوب چہل ویکم - بہ سلطان عبدالرحمٰن در نصیحت وبیان آنکہ فنائے قلب نتیجہ تجلی افعال است وکمال فنا منوط بہ تجلی ذات وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیزٍ۔

حامداً ومصلیاً۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ باخود دارد واز اندیشہ غیر خود رہائی کرامت فرماید ع اَلَا کُلُّ شَیءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ ؎

ہر چہ جز عشق خدائے احسن است گر شکر خوردن بود جان کندن است

او تعالیٰ از کمال کرم خویش بہ کسب مرضیات خود سرگرم دارد۔ دنیائے دون حضیض قدیم ہیچ کس را از دُور ونزدیک بر یک حال نہ گذاشتہ عاقبت از دوستان وخویشان بریدہ قطع دنیائے بے مدار باید کرد۔ عاقل آن است کہ عمر چند روزہ خود را صرف طاعت حق کردہ متوجہ دار خلود باشد ؎

گوئے توفیق وسعادت درمیان افگندہ اند کس بمیدان در نمی آید سواران را چہ شد

ہمت بران گمارند کہ در جمیع امور چہ در خوردن وچہ خفتن وچہ گفتن از حدود شرعیہ تجاوز واقع نہ شود ودر لباس نیک احتیاط نمایند۔ لباس حریر بر رجال حرام است سعی تمام مبذول دارند کہ بہ این محظور شرعی مرتکب نہ گردند کہ ابتلائے عام است

marfat.com

وبرذکر چندان مداومت نمایند کہ ماسوائے مذکور از ساحتِ سینہ رخت بر بندد۔
بنوعے کہ اگر بہ تکلف یاد بکنند بیاد نیاید۔ این حالت بہ بقا بہ فنائے قلب بہت و نتیجہ
تجلی افعال۔ بعد ازان اگر بفضلہ الٰہی عز شانہٗ مدد نماید شروعے در تجلیاتِ صفات خواہد
افتاد و نفس را فی الجملہ فنائے و اطمینانے حاصل خواہد شد کمالِ فنا وابستہ تجلی ذات
است درین موطن بہ فنائے اتم مشرف می گردد۔ چون محبتِ این سبب درست آید
امیدوار باشند فَاِنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ بشارتے بہت عظمیٰ۔ صحیفہ شریفہ کہ مشعر بر
کمال اختصاص و محبت بودہ رسید مسرت بے اندازہ گردید امید کہ تا ہنگام ملاقات
راہِ مراسلات را مفتوح دارند کہ سبب توجہات غائبانہ بہت۔ والسلام

مکتوب چہل و دوم ۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در تحریص بر صحبتِ فقراء و استقامت۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ نامۂ نامی کہ نامزدِ این احقر شدہ بود بہ ورودِ آن مفتخر و مباہی
گردید۔ و چیزہائے کہ از راہِ شفقت و مہربانی فرستادہ بودید رسید بنہایت خوش شدیم

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

این ہمہ لقد یع کشیدید خانۂ شما آباد۔ آنچہ از ضبطِ اوقات و تقید بہ ذکر و مراقبہ و
صحبت سکوت داشتن با میرانجیو مرقوم بود فرحت بر فرحت افزود زَادَکُمُ اللّٰہُ
سُبْحَانَہٗ اِسْتِقَامَۃً وَتَرَقِّیَاتِ الظَّاہِرِ وَالْبَاطِنِ صحبت و توجہ خدمت میرانجیو
مغتنم شمردہ بیش از بیش سرگرم باشند و آنچہ از واردات رُود بدنویسان باشند
کہ سبب توجہاتِ غائبانہ بہت دیگر خاطر ہموارہ خواہانِ استقامت ظاہر و باطن
ایشان بہت فَاِنَّ الْاِسْتِقَامَۃَ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ۔ والسلام۔

مکتوب چہل و سوم ۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بیانِ علوِ ارشاد و تکمیل حضرت ایشان

marfat.com

وذکر برخے از ترقیات اصحاب خویش وتحریص بر تواضع وَمَا ذٰلِكَ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. حامداً ومصلیاً۔ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ آن محب الفقراء را بہ ترقیات صوری ومعنوی سربلند داشتہ بہ عافیت واستقامت موصوف دارد۔ صحیفہ شریفہ کہ بہ این کمترین درویشانِ سلسلۂ احمدیہ معصومیہ فرستادہ بودند رسید خوش وقت ساخت وعریضہ کہ در خدمت حضرت ایشان ارسال داشتہ بودند بہ نظرِ مبارک درآمد۔ چون آن حضرت چندروز ضعیف بشدت اند قوت نہ داشتند کہ جواب بنویسند۔ ازین جہت قاصد را دو سہ روز نگاہ داشتہ چند کلمہ بہ دستخطِ خاص حاصل نمودہ فرستادہ شد۔ دیگر معلوم فرمایند کہ معاملہ تکمیل وارشاد کہ درین روزہا طراوت پیدا کردہ تا کجا بیان نماید خصوص یارانے کہ بتوسل این عاصی بہ حضرت ایشان محبت درست نمودہ اند امتیاز خاص دارند۔ پیران شیخ میر بکمال خاکساری خود را فرشِ خانقاہ ساختہ بودند واکثر اوقات ملازم این مسکین می بودند دراندک مدت ترقیاتِ عالی نمودند چندے از یاران را ہمراہ خود بجمعیت حلقہ ومجلس سکوت گرفتہ اند ویکسر کمالاتِ دستگاہ میان شیخ پیر دوران شہر مغتنم اند۔ گاہ گاہے اگر ہم صحبت شدہ باشند بغایت حسن است۔ عزم دیگر بملاحدہ و زنادقہ چہ قدر رفتگی دارند۔ اگر طریق راہ تواضع وشکستگی پیش گیرند کمال زیبائی است۔ والسلام۔

مکتوب چہل وچہارم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در تحریص بر صحبتِ حضرت ایشان ونازبرداری فقراء باب اللہ۔

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ حضرت واہب العطیات عرشانہ بہ ترقیاتِ ظاہر

marfat.com

و باطن آن جناب مشفق الفقراء را مستعد گردانیده به معیت فقراء منکسر القلوب موصوف دارد بالنبی العربی و آله الامجاد علیه و علیهم الصلوٰت و التسلیمات۔ اشتیاق پناہا اشتیاقِ ملاقات سامی را چه شرح دہد کہ از حد افزون است در صحیفۂ شریفہ کہ مصحوب جلوہ دار مرسل بود نگاشتہ بودند کہ در شہر رمضان المبارک رخصتے حاصل نمودہ متوجہ این حدود خواہند شد۔ و معلوم شریف الیشان باد کہ چون الیشان بہ دخول طریقہ علیہ مستعد گشتہ اند و مدار این طریقہ بر صحبت است اگر صحبتِ حضور پر نور میسر گردد خود نور علیٰ نور است و گرنہ تا رسیدن حضور با جماعۃ اہل کمال کہ اصحاب حضرت الیشان اند انعقاد صحبت نمایند تا سبب جمعیت باطن گردد و بعضے فقراء ہر چند بہ حسب ظاہر حقیر و شکستہ باشند اما نظر از ظاہر معروف داشتہ مترصد ثمرات و نتائج باطنیہ آنہا باشند و ناز برداری فقرا را سعادت دانند ؎

ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنین عالم است ۔۔۔ نازکی کے راست آید بار می باید کشید

می باید کہ منزل شریف از مجمع یاران طریق خالی مشخص باشد و جماعۃ از صوفیہ بمراقبہ و حضور لبر می بردہ باشند کہ سبب ترقیات صوری و معنوی است۔ والسلام

مکتوب چہل و پنجم

۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در ذکر دعا و توجہ در حق او و تخلیص بہ تعمیر اوقات۔

حامداً و مصلیاً۔ حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ ظاہر را بہ ظاہر شریعت تجلی داشتہ باطن را از حقیقت آن منور گردانیدہ بہ ترقیاتِ صوریہ و معنویہ مستعد و ممتاز دارد بمنہ و کمالہٖ کرمہٖ از دعائے ظہر الغیب غافل ندانند بعضے اوقات بے خواست دعا و توجہ خاص در حق شما نمودہ می آید امیدواریم کہ آثار آن بزودی ظہور فرمایند

marfat.com

وباید کہ از کیفیاتِ ظاہر و باطن اطلاعؑ می دادہ باشند کہ سبب مزید ارتباطِ معنوی است
پارہ از تبرکاتِ حضرتِ ایشان مرحوم کہ اَعَزُّ مِنْ کِبْرِیْتِ اَحْمَرْ است مصحوب حاجی
عوض برائے شما فرستادہ شد۔ این قسم تبرکات بغایت دشوار است واندک بجثہ
فقیر رسیدہ بود نظر بر کمالِ اتحاد و اخلاص شما نمودہ قلیلے ازان فرستادہ شد و آنچہ
از تقیید بہ ذکرِ قلبی و تلاوتِ قرآن و مراقبہ و نماز و ذکر لسانی نگاشتہ بودند مسرت بر
مسرت افزود و ہمیں دستور اوقات را بذکر و فکر معمور دارند۔ والسلام۔

مکتوب چہل و ششم ۔ بہ روشن رائے بیگم مرحومہ در بیان آنکہ معتبر در فنا
آن است کہ در بیداری خود را معدوم بیند و بیان آنکہ قائلان وحدتِ وجود تفرقہ
درمیان ظل و اصل نمی کنند و آنچہ از حضرت خواجہ عبدالخالق منقول است کہ اگر یکے
از فرزندانِ من دران وقت بودے منصور را ازان مقام گذرانیدے موافق مذاق
حضرتِ ایشانِ ماست وَمَا ذٰلِکَ۔

حامدًا و مصلیًا ۔ نوشتہ بودند کہ در بیداری چشم خود را گم می یابد و صفات
را از خود جدا می بیند و پرتوِ صفاتِ حق می یابد۔ بغایت اصیل است چہ معتبر در فنا
ہمان است کہ در لقیظہ و بیداری خود را معدوم بیند و ہمچنین است در سائرِ احوال بعضے
مردم بہ خواب و خیال آرمیدہ اند و از حقیقتِ معاملہ غافل اند ؎

چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم ۔۔۔ نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیثِ خواب گویم

صفاتِ خود را پرتوِ صفاتِ حق یافتن علامتِ تجلی صفات است و فنا در لطیفہ روح
از ظہورِ صفاتِ الٰہی غرشانہٗ حاصل میشود بسیار خوب فہمیدہ۔ این مراقبہ را نوشتہ اند
و از لطافتِ استعدادِ شما خبر می دہند جمعے کہ صفاتِ خود را عین صفاتِ حق می یابند

marfat.com

دیہ وحدتِ وجود قائل اند تفرقہ میانِ ظل و اصل نمی توانند کرد و ظل را عین اصل
می دانند۔ چنانچہ مختار شیخ محی الدین عربی است و منصور حلاج و بایزید بسطامی درین
مقام گذشتہ اند۔ و آنچہ نوشتہ بودند کہ این دید موافق فرمودہ حضرتِ الیشان
است الحق ہمین طور است چہ نزدِ آن حضرت افراد عالم مظہرِ اسماء و صفات اند۔
و ظلالِ آن مرتبۂ مقدسہ این دید بغایت عالی است و از مقامِ وحدت وجود بلند
است چہ محبوسانِ مقامِ وحدت از کمالات کہ فوقِ این مقام اند محروم اند و ای
اگر بہ شیخ کامل نہ رسند و بمقامِ این مقام باشند حضرتِ الیشانِ ما قدس اللہ تعالیٰ
سرہُ الاقدس طالبانے را کہ کشف توحید وجودی می شد متصرف ازان مقام در
می گذرانیدند و آنچہ در کتابِ رشحات از خواجہ عبد الخالق نقل می کنند کہ اگر یکے
از فرزندانِ من دران وقت بودے منصور را ازان مقام گذرانیدے موافق مذاقِ
حضرتِ الیشانِ ماست للہ سبحانہ الحمد شما را ہم مدتِ قلیلہ درین مقام
داشتہ متوجہ فوق ساختند۔ چنانچہ در یکے از نوشتہائے شما کہ سابق نوشتہ بودند
کہ من صفاتِ خود را عینِ صفاتِ حق می یابم معلوم شدہ بود۔ شکر بجا آرند کہ از
کوچہ تنگ توحید برآمدہ بہ شاہراہ افتادید۔ مشائخ بسیار درہمین مقام رفتہ اند
درین راہ غیب الغیب بے تصرف پیرِ کامل راہ رفتن بغایت دشوار است۔ مقامِ
شیخی سخت مقامے است عالی و کار ہر بے سر و برگے نیست ؎

ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجاست نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

و آنچہ از احوالِ جماعۃ کہ داخلِ طریق شدہ اند نوشتہ بودند بہ مطالعہ آن سبب
خوش وقتی ہا گردید۔ و دیگر آنچہ نوشتہ بودند کہ بعضے از آنہا در مراقبہ چیزہا مشاہدہ

marfat.com

می نمایند بغایت عالی ست خصوص احوال حافظہ فاطمہ کہ در مشغولی خود را نمی بیند ظاہر پرتوے از فنا بہ طریق انعکاس از باطن شما بوے رسیدہ۔ و بحال او بیشتر مقیہ باشند۔ والسلام

مکتوب چہل و ہفتم۔ بہ بی بی عرب خانم در تعزیت سید امیر خان مرحوم و بیان شمہ از مصائب کہ بر سلف گذشتہ و تحریص بر صبر۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی۔ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ہ نمی داند کہ چہ نویسد و چگونہ شرح دہد کہ از استماع خبر وحشت اثر واقعہ ہائلہ خان مغفرت نشان محبوب القلوب تغمدہ اللہ سبحانہ بغفرانہ چہ قسم الم واندوہ بہ این دل افگار رسیدہ و چہ نوع درد و غم رو نمودہ بہ گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ روزے کہ این خبر رسیدہ حالے کہ بہ جمیع اہل خانہ طاری شد کہ تاب بیان نہ دارد۔ و اگر بعضے موانع از مرض مدام اندرون و مثل آن نمی بود فقیر خود بجہت تعزیت در انجا می رسید این ماتم تنہا بہ شما نیست ما ہم شریک این ماتم ایم۔ لیکن چہ توان کرد کہ ہیچکس را ازین شاہ راہ گریز نیست ہرگاہ انبیاء و اولیا علیہم الصلوٰت والتسلیمات در دنیا ہمیشہ نہ باشند بدیگران چہ رسد اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ۔ نص قاطع ہست مارا و شما را ہم ہمین راہ در پیش ہست جَآءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ۔ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ

آہ زین منزلے کہ در پیش است کہ گذرگاہ شاہ و درویش است

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ اند کہ امام اجل محی السنۃ در حلیۃ الابرار می نویسند کہ در زمان عبد اللہ بن زبیر سہ روز طاعون واقع شد

marfat.com

دوران طاعون ہشتاد و سہ پسر از حضرت انس رض کہ خادم حضرت پیغمبر ما بود علیہ و علی آلہ الصلوٰت والتسلیمات و آن سرور در حق او دعاے برکت فرمودہ فوت کردند و چہل پسر از حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فوت شدند ہر گاہ کہ بہ اصحاب کرام خیر الانام علیہ و علی آلہ الصلوٰت والتسلیمات این معاملہ فرمایند ما عاصیان در کدام حساب۔ نیز آنحضرت قدس سنا اللہ بسرہ الاقدس در ہنگام واقعۂ ارتحال حضرت میان محمد صادق مخدوم زادہ کلان بزرگ گذاشتہ اند کہ مفارقت فرزندی اعزی از اعظم مصائب ہست معلوم نیست کہ کسے بہ مثل این مصیبت مصاب شدہ باشد اما صبر و شکر کہ حضرت سبحانہ و تعالیٰ درین مصیبت این ضعیف قلب را کرامت فرمودہ از اجل نعم و اعظم الغنامات ہست۔ از حضرت حق سبحانہ مسئلت می نماید کہ جزاے این مصیبت ممد بہ آخرت باشد در حدیث ہست کہ حق تعالےٰ می فرماید کہ اے ابن آدم اگر تو صبر کنی نزد صدمۂ اول راضی نمی شوم برائے تو ثوابے را غیر جنت۔ والسلام

مکتوب چہل و ہشتم۔ در بیان آنکہ فتح و نصرت دو قسم ست یکے صورت آن کہ مربوط بالشکر غزا ست۔ و دوم حقیقت او کہ منوط بہ لشکر دعا ست و در ترجیح قسم ثانی بر اوّل۔

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ فضائل و کمالات دستگاہا آنچہ از زبان مبارک بیان ایماے کہ بحکم حدیث نفیس مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَمَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ فرمودہ اند مرقوم بود بہ وضوح انجامید۔ این فقیر ہمواره در اوقات رجا و آوانِ مظنۂ اجابت دعا و زمانِ اجتماع فقرا فتح و نصرت بر اعداے آفاقی و انفسی

marfat.com

می خواهد و تقویت و تائید دولتِ قاهره که ترویج شریعتِ باهره به آن منوط است
از لشکرِ دعا کرکه ارباب فقر و اصحاب بلا اندی جوید۔ فتح و نصرت دو قسم است
قسمے هست که آن را معلق به اسباب ساخته اند و آن صورتِ فتح و نصرت است
که تعلق به لشکرِ غزا دارد و قسمِ دیگر حقیقت فتح و نصرت هست از نزد مسبب الاسباب است
و کریمه وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اشاره به آن هست متعلق به لشکرِ دعا است
پس لشکرِ دعا به واسطه ذل و انکسارِ خود از لشکرِ غزا سبقت نمود و از سبب به مسبب
دلالت فرمود ـ ع

برد ند شکستگان از ین میدان گوے فرمود

و ایضاً دعا رد قضاے نماید چنانچه مخبرِ صادق فرمود علیه و علی آله الصلوٰة والسلام
لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ۔ و سیف و جهاد این قدرت ندارد پس لشکرِ دعا
با وجود ضعف و شکستگی بقوت تر از لشکرِ غزا۔ و نیز لشکرِ دعا چون روح است مر
لشکرِ غزا را قالب هست مرا در اپس لشکرِ غزا را از لشکرِ دعا چاره نبود که قالبِ بے روح
قابلِ تائید و نصرت نباشد۔ از ینجا هست که گفته اند کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْكِ الْمُهَاجِرِیْنَ۔ هر چند این فقیر شایانِ آن نیست
که خود را در عداد لشکرِ دعا داخل سازد۔ اما بمجرد اسم فقر و احتمالِ اجابت خود را
از دعا فارغ نمی دارد و امید وار هست که آن حضرت بدانچه غرِ همت فرمایند مبارک
و میمون باشد رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ والسلام۔

مکتوب چهل و نهم۔ در ذکرِ فیوض و برکات که در عرس حضرت الیشان ظاهر شده و بیان آنکه درین قسم اوقات از غلبهٔ حضور غفلت بتکلف هم میسر

marfat.com

نمی شود و کفر و فسق همسایہ ہا مدد می نماید۔ و بیان آنکہ شمول انعام الٰہی جل شانہ و عموم مغفرت او سبحانہ درین طور اوقات متوقع است وَمَا ذٰلِكَ بِبَعِيْدٍ۔

لَهُ الحمد۔ و سلام و تحیہ ازین عاصی قبول فرمایند۔ عجائب فیوض و برکات از امروز ظہور فرمودہ۔ آن قدر ریزش انوار و برکات شدہ کہ قوت بشری از برداشت آن عاجز است فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ درین قسم اوقات ہر چند بہ تکلف خود را بہ غفلت انداختہ می شود میسر نمی شود۔ چنانچہ شیخ الاسلام ہروی می فرماید کہ ہر کہ یک ساعت مرا از حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ غافل ساز امید ہست کہ جمیع گناہان او بہ بخشند۔ حضرت مجدد الف ثانی در مکتوبات قدسی آیات قلمی فرمودہ اند کہ چون معاملہ عارف بہ صرف ذات غیر شانہ می افتد عروج و ترقی متعسر می گردد۔ دران وقت کفر و فسق ہمسایہ مدد می فرماید و ہر چند اختلاط بہ اہل غفلت بیشتر راہ ترقی کشادہ سرّش آنست کہ ظلمت ہم برائے ظہور نور الانوار درکار ہست و بضد ہا تتبین الاشیاء۔ و درین مقام سالک بہ طوع و رغبت خود بہ اہل غفلت محشور می شود۔ سبحان اللہ عجب کاروبار ہست۔ آنچہ بدیگران مانع ترقی ہست اہل اللہ را زینہ ترقی ہست و عروج۔ وَهٰذِهٖ مَعْرِفَةٌ دَقِيْقَةٌ خَارِجٌ عَنِ الْاِدْرَاكِ الْخَوَاصِ فَكَيْفَ الْعَوَامُّ ؎

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہ ہرزہ نیست ہم قصہ غریب و حدیث عجیب ہست

و این ہمہ شمول انعامات در مجلس این قسم اناس و غیرہ گاہ گاہ افاضہ می شود و مانند ابر نیسان بہ جمیع خلائق می ریزند وَاِنْ كَانُوْا مِنْ اَهْلِ الْغَفْلَةِ۔ و درین طور اوقات مرجوہ عموم مغفرت متوقع ہست بے تکلف دراز نفسی نمودہ می آید کہ طرفہ سکرے رود ادہ حضرت میانجیو قدس سرہٗ بہ علو شان خاص ظاہر می شوند۔ والغیب عند اللہ سبحانہٗ۔ والسلام

marfat.com

مکتوب پنجاہم ۔ بہ کمالات دستگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در جواب مکتوب او کہ از ظاہر شدن مقام عالی نوشتہ بود ۔ دبیان آنکہ مرتبۂ کہ فوق تعین حبی است عمدہ در حصول آن حقیقت قرآنی است و مرتبہ کہ فوق تعین وجودی است حقیقت صلوٰۃ را دران مدخلیت تمام است ۔ دبیان آنکہ قرار یافتن معاملۂ ذات بحت فوق تعین وجودی پیش از ظہور تعین حبی است ۔ و بعدہٗ آن مرتبہ داخل تعینات گشتہ و جواب سوالے کہ نمودہ بود ۔

باسمہٖ سبحانہٗ ۔ نحمدہٗ و نصلی و نسلم ۔ بجناب آن برادر ارشاد مرتبت سلام سلامت انجام برسد ۔ صحیفۂ شریفہ متعاقب یکدیگر رسیدۂ خوش وقت ساختند چون مشتمل بر احوال بلند بودہ مسرت بر مسرت حاصل گردید ۔ آنچہ نوشتہ بودند کہ مقامی عالی ظاہر شد خود را تا گلو دران مقام داخل یافت و معلوم شد کہ مرتبۂ مقدسہ ذات بحت ذات ست تعالت و تقدست ۔ ہمانا کہ این مرتبۂ مقدسہ آن مرتبہ باشد کہ آخرین ذات است و فوق تعین حبی است و عمدہ در حصول این دولت حقیقت قرآن مجید است و مرتبہ کہ فوق تعین وجودی است حقیقت صلوٰۃ دران مدخلے تمام است ۔ چنانچہ در مکتوبات قدسی آیات واقع است کہ حدت در نظر دران مقام وابستہ بہ ادائے صلوٰۃ است ۔ دران وقت مرتبۂ ذات بحت تعالت و تقدست فوق تعین وجودی قرار یافتہ بود ۔ و سیر و سلوک بہ آن مقام عالی منتہی باشد و چون تعین حبی بمنصۂ ظہور آمد معاملہ سابق داخل تعینات شد و کار و بار در وصول قدمی بہ وصول نظری قرار یافت و درین ہنگام عروج نظری بہ حقیقت قرآن مجید منوط گشت ۔ برین تقدیر تناقض لازم نمی آید و جوابے از سوال شما نیز پیدا شد

marfat.com

کہ حقیقتِ صلوٰۃ بہ اصل الاصل متعلق ہست وحال آنکہ التذاذِ خاص در تلاوتِ قرآن مجید بہ حدے معلوم می گردد کہ در ادائے صلوٰۃ مفقود ہست۔ چہ اصل الاصل گفتن بیّن از ظہورِ تعین جبی ہست۔ واگر بعد از گذشتن تعین جبی کیفیت والتذاذ زیادہ از صلوٰۃ بہمند وجہے دارد چہ حیلولت حقیقتِ صلوٰۃ درمیان حقیقتِ قرآن مجید و مرتبۂ مقدسہ ذات بحت تعالت وتقدست از حضرت قبلہ گاہی مسموع نہ شدہ واللہ اعلم بالصواب

بعد از نمازِ جمعہ چون بزیارت روضۂ منورہ رسیدہ شد معیت خاص شما را با خود یافت امید غالب است کہ تنزلے از آن مرتبہ عالی شدہ باشد۔ والسلام

مکتوب پنجاہ ویکم۔ بہ حاجی اسد اللہ زیر آبادی در بیان درجاتِ متابعت آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام وتحریص بر طولِ محبت واعتقاد تام بر وجہے کہ ذرہ اعتراض را بہ شیخ راہ نہ دہد وتعلق حصول برکاتِ صحبت بر آن وبیان آن کہ مجرد اخلاص بے مشقت کافی ہست وَمَا ذٰلِكَ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقائق ومعارف آگاہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی اسد اللہ سلام وتحیہ قبول نمایند۔ مکاتیب شریفہ متعاقب یک دیگر می رسند ودر ارسالِ جواب کوتاہی واقع می شود معذور خواہند داشت اَلْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ. ثانیاً معلوم نمایند کہ متابعتِ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہفت درجہ ہست درجہ اولیٰ را علمائے ظواہر بیان فرمودہ اند۔ واین صورتِ متابعت ہست وششش درجہ دیگر مخصوص بہ اہلِ باطن ہست نوشتن ہر درجہ بہ تفصیل در حوصلۂ کتابت نمی گنجد۔ لیکن مجملاً آنکہ در درجۂ ششم کمالات واسرارِ محبوبیت ذاتی منکشف می شوند ونصیبے از حروف متشابہات قرآنی و

marfat.com

منزلے از حروفِ مقطعاتِ فرقانی حاصل روزگار می شوند و این حروف متشابہات و مقطعات رمزے است خاص میان محب و محبوب و ہر چند این معاملات مخصوص بہ انبیاء اند علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات لیکن بہ بعض افرادِ این امت بہ طریقِ تبعیت نیز شربے از زلالی داشتہ اند و درجہ ہفتم متعلق نزول ہمت کہ بہ تکمیل و ارشاد خلق تعلق دارد تا کدام صاحب دولت را بہ این ہفت درجہ مشرف سازند۔ و این قسم اسرار و معاملات ورائے شہود و مشاہدہ است و ورائے فنا و بقا و ورائے تجلیات و ظہورات و ورائے ولایتِ صغریٰ و ولایتِ کبریٰ و ولایتِ علیا است ع

گر بگویم شرح این بے حد شود

و بہ گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ طولِ صحبت و اعتقادِ تام بہ شیخ کامل و مکمل درکار است بنوعے کہ جمیع حرکات و سکنات شیخ در نظرِ مرید زیبا و مستحسن در آید و ذرہ اعتراض را راہ نہ دہد و ہر چہ می کند بہ الہام می کند و بہ اذنِ او سبحانہ جمیع امور را سرانجام می دہد۔ پس بریں تقدیر اعتراض را گنجائش نباشد۔ اگر بہ رخصت و مباح عمل می نماید بہ فضل اللہ سبحانہ حکم فرائض و واجبات می گیرد و رخصت عزیمت پیدا می کند و تا این قسم اعتقاد بہ پیر نہ داشتہ باشد از برکات و ثمراتِ صحبت محروم مطلق است۔ اگرچہ سالہا در صحبت بگذراند و ریاضتہا شاقہ پیش گیرد کہ غیر از حرمان نتیجہ نیست۔ و مجرد اخلاص و محبت بے مؤنتِ ریاضت و مشقت در حصولِ کمالات کافی است۔ آرے اگر مشقت و ریاضت با محبت و اخلاص جمع شود نور علیٰ نور خواہد بود و الا محبت مجرد محبت ہم بہ کمال می رساند۔ باید کہ بحال خود نیک تامل نمایند۔ اگر این قسم اعتقاد کہ مذکور شد در خود یابند پس سیر سہل و الا قصد نیارند

marfat.com

روضهٔ مطهرهٔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مغتنم دانند و چندگاہ مجاورت آن روضهٔ مطهر و منوره اختیار نمایند و گوہرے ازان کمالات کہ بالا ذکر یافت بدست آرند۔ و اگر این نوع اعتقاد و گرویدہ در خود نہ فہمند پس تصدیع نہ کشند و دیگرے را در تصدیع نیندازند۔ چون مکرر و مؤکد طلب نصائح و فوائد نموده بودند بنابر آن شمه ازان چه علم داشت ابلاغ نمود۔ والا این حقیر سراسر بشرارت و نقص متصف است زیاده چه تضییع اوقات نماید۔ والسلام.

مکتوب پنجاه و دوم - به شہزاده سلطان محمد معظم در فضیلت ذکر خفی و مزیت دوام حضور کہ مخصوص این طریقہ است و بیان آنکہ افاده و استقامت این طریقہ علیہ انعکاسی است و بیان آنکہ ذکر هر چند از اسباب وصول است اما مشروط بر البطه و فنا فی الشیخ است۔ وَمَا يُنَاسِبُ ذَالِكَ.

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ۔ فی الحدیث اَلذِّكْرُ الَّذِي لَا تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ تَزِيدُ عَلَى الَّذِي تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ سَبْعِينَ ضِعْفًا۔ در نفحات در احوال شیخ ابی سعید بن ابی الخیر مذکور است کہ شیخ را گفتند فلان کس بر روے آب می رود۔ گفت سہل است بزغنی و صعوه نیز بر آب می رود گفتند فلان کس در ہوا می پرد گفت زغنی و مگس نیز در ہوا می پرد۔ گفتند فلان کس در یک لحظه از شہرے بہ شہرے می رود گفت شیطان نیز در یک نفس از مشرق بہ مغرب می رود۔ این چنین چیزہا بس قیمت نیست۔ مرد آن بود کہ در میان خلق نشیند و داد و ستد کند و زن خواہد و با خلق در آمیزد و یک لحظه از خدائے خود غافل نباشد۔ احقر دعا گویان بعد از تبلیغ سلام و تحیه بعرش عالی متعالی می آرد

marfat.com

کہ بموجب امر عالی بعضے فوائد کہ تعلق بہ شغل باطنی دارند معروض می دارد استماع
فرمایند۔ شغل باطنی در طریقۂ اکابر این طریق بر اقسام است۔ قسم اول ذکر اسم ذات
و طریقۂ آن بالمشافہ بیان کردہ شد کہ از کیفیت آن اطلاع بخشند عمدہ آنست
کہ ذکر ملکۂ دل می گردد و صفتِ لازمۂ او شود چنانچہ سمع صفتِ سامعہ و بصر صفتِ
باصرہ بعد از حصولِ این حالت کار و بار بہ لطیفۂ روح است و روح بہ جانبِ یمینِ
صدر است و بعد انصرام معاملہ روح و قطع الاحوال و المعارف متعلقہ بہ یہ لطیفہ یَنْکَشِفُ
اللَّطَائِفُ الثَّلٰثَۃُ الْاٰخِرُ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِکَ یَنْشَرِحُ الصَّدْرُ وَ یَضْمَحِلُّ النَّفْسُ ثُمَّ
غُوْمِلُ مَعَہٗ مَا عُوْمِلُ وَ یَصِیْرُ مِنْ مُلُوْکِ الدِّیْنِ۔ باید دانست کہ افادہ و
استفادہ این طریق انعکاسی و الصباغی است و مدارِ معاملہ بہ صحبت است بہ شرطِ
مناسبۃ الطرفین ذکر ہر چند از اسباب وصول است لیکن غالباً مشروط بہ رابطہ و فنا
در شیخ است۔ لہٰذا گفتہ اند کہ مقدمۂ فنا فی الشیخ مقدمۂ فنا فی اللہ است این را بطہ
فقط یا الطاف شیخ کامل بے التزامِ طریقِ ذکر موصل است۔ چنانچہ التزام ذکر کہ
خالی ازین رابطہ باشد موصل نیست وَمَنْ جَمَعَ بَیْنَہُمَا فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔
و ذکرِ نفی و اثبات ہم فوائد بسیار دارد۔ در تطہیر باطن سیر از ماسوا و ادخالِ عظیم
است۔ بعد از اطلاع بر کیفیتِ اسم ذات طریقِ آن نوشتہ خواہد شد درین
باب منتظرِ امر عالی است و دیگر مراتب خیر خواہی و دعاگوئی ظاہر و باطن کہ مرکوزِ خاطر
فقیر است از حیطۂ تحریر و تقریر خارج است و ظہور آثار بر مزید عنایات بادشاہانہ است

ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

بقیۃ المعروض آنکہ جامع علوم ظاہری و باطنی نتیجۃ الاکابر سید علی عرب منتظر

marfat.com

طلب عالی ہمت وایفاے وعدہ از مکارم اخلاق. بالجملہ سید مذکور از عزیزان است قابل محبت وعنایت. برادر گرامی فضائل مآب حافظ مقصود علی کہ سالہا در صحبتِ فقرالیسر بُردہ مشمول عنایات والطافِ خاصہ خواہد گردید و بعضے التماسہا درخلوت بعرض عالی خواہد رسانید۔ ارشاد پناہ شیخ محمد باقر کہ از خلفاے رشید این طریقہ است صحبت وملاقاتِ او غنیمت است۔ والسلام

مکتوب پنجاہ وسوم ۔ نیز بشاہزادہ مذکور در بیان آنکہ مقصود از سیر وسلوک تحصیلِ مقامِ اخلاص است وبیان آنکہ طریقت وحقیقت خادمِ شریعت اند وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا۔ امابعد احقر دعاگویان بہ عرضِ عالی متعالی می رساند کہ ازان ہنگام کہ بہ شرفِ ملازمت استسعاد یافتہ ہموارہ محبتِ خاص بہ آن جناب عالی در خود می فہمد و در مراتب دعاگوئی وخیر خواہی روز افزون ہر چند از قدیم بہ استماعِ اخبارِ حق پرستی واستقامت بر طریقۂ مرضیہ کہ حضرت حق سبحانہ تعالےٰ بہ خصوص بہ آن صاحب عالم کرامت فرمودہ شادان وخورم بودہ غائبانہ دل را نگرانی وہواداری ہم رسیدہ۔ لیکن بعد از مشاہدۂ اخلاق واوصاف حالت دیگر دارد و مراتبِ ہواخواہی ولوازمِ دعاگوئی در تضاعف واشتیاقِ ملازمت گرامی بیش از بیش۔ خوش گفت بہ

تا دیدہ رخت عمرے سودا بتو ورزیدم فارغ ز تو چون باشم اکنون کہ رخت دیدم

بہ موجب حدیث نفیس مَنْ اَحَبَّ اَخَاہُ فَلْیُعْلِمْ اِیَّاہُ۔ شمہ ازان معروض داشت۔ یقین کہ آن حضرت ہم عنایت وشفقت خاص بحال این دعاگوے

marfat.com

AMLIRABANI FOUNDATION
KARACHI
2002
1423
ISLAMIC REPUBLIC OF PAKISTAN

marfat.com

داشتہ باشید بقیۃ المعروض آنکہ مقصود از سیر وسلوک و قطع مقاماتِ جذبہ وسلوک تحصیل مقام اخلاص ہست کہ مربوط بہ فنائے الٰہیہ آفاقی و انفسی است واین اخلاص جزوے ہست از اجزائے شریعت چہ شریعت را سہ جزو ہست علم وعمل واخلاص۔ پس طریقت وحقیقت خادمِ شریعت اند در تکمیلِ جزوِ اوکہ اخلاص ہست حقیقتِ کار این است وفہم ہر کس بہ اینجا نہ رسد اکثر عالم بہ خواب وخیال آرمیدہ اند وبہ جوز ومویز اکتفا نمودہ اند از کمالاتِ شریعت چہ دانند وبہ حقیقت طریقت وارسند شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند کہ حقیقتِ معاملہ چیست بترہاتِ صوفیہ مغرور اند و بحال ومقامات مغتون ہداہم اللہ تعالیٰ سبحانہٗ سواء الصراط جاذب الفقیر والامیر مشفق الصغیر والکبیر قاضی محمد منیر کہ وسیلہ این دعاگوے ہست بجنابِ عالی متعالی بعضے مطالب معروض خواہند داشت توقع کہ جواب باصواب مرحمت شود وصلاح آثار برادر گرامی حافظ مقصود علی از مدتے صحبت فقراء قیام دارد۔ امیدوار عنایات والطافِ بادشاہانہ ہست والسلام اولاً وآخراً۔

مکتوب پنجاہ وچہارم ۔ بہ ملا محمد جان ورسکی در بیان بعضے خصائص و کمالات مجدد الف ثانی قدس سرہٗ۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم۔ بہ جنابِ آن برادر گرامی سلام سلامت انجام برسد بعضے از خصائص وکمالات ومزایا کہ حضرتِ حق سبحانہٗ بہ محض فضل وکرم خویش بحضرت مجدد الف ثانی عطا فرمودہ ہست نوشتہ می شود بگوشِ ہوش استماع نمایند از آنجملہ آن ہست کہ آن حضرت مبشر شدہ بودند بہ آن کہ دنیا ترا حکمِ آخرت دادیم

marfat.com

این کلمۂ جامعہ مشتمل است بر چندین بشارات چنانچہ بہ تفصیل حضرتِ ایشانِ ما
در بعضے مکاتیب بشرح این را قلمی فرمودہ اند و چند معنی داخل آن درج نمودہ یکے
از آنہا آنکہ تنعم و تلذذ و ترفع این دارِ فنا کہ موجب نقصانِ درجات آخرت است
در حق دیگران و در حق آن حضرت موجب رفع درجات است و عین مرضی محبوب آیۂ کریمہ
وَلَقَدْ اٰتَيْنَاهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ گویا ایما
است بہ این معاملہ وَهٰذِهٖ نِعْمَةٌ عَظِيْمَةٌ فِي حَقِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ و از انجملہ
آن است کہ بہ آن حضرت الہام واقع شد کہ این نسبت خاصہ تو در بعض فرزندان تو تا
قیامِ قیامت باقی ماند۔ و از انجملہ آن است کہ می فرمودند کہ اگر مشتے از خاکِ پاک قبرِ من
در قبرِ شخصے باندازند امیدواریہاے عظیمہ است در حق او قلیلے از ان شربتِ مقدس
باقی ماندہ اگر بندگان حضرت بفرمایند براے ایشان فرستادہ شود۔ و از انجملہ آن است
کہ فرمودہ اند کہ معارف و اسرارِ ما کہ در مکتوبات قدسی آیات مرقوم گشتہ بہ نظرِ حضرتِ
مہدی موعود خواہد در آمد و مقبول حضرتِ او خواہد گردید۔ و از ان جملہ آن است کہ
می فرمودند کہ از من تا مہدی دیگرے بہ این کمالات ظہور نہ خواہد نمود۔ و از انجملہ آن
است کہ آن حضرت پیشتر گشتہ بودند کہ بقعہ کہ قبرِ مبارکِ ایشان در انجا است یا محلِّ
آن روضہ است از ریاضِ جنت۔ و از ان جملہ است آن کہ وراے کمالاتِ ولایت
کہ اولیاے اُمت بہ آن ممتاز بودہ اند و سکریات و شطحیات در غلبات از انہا سر بر
زدہ بہ آن حضرت راہے کہ موصل کمالاتِ نبوت است مکشوف بافتند کہ ہیچ ولی سواے
اصحاب و تابعین بہ آن تکلم نمودہ۔ و از انجملہ است آن کہ بے طریقِ ریاضات و مجاہدات
شدیدہ بلکہ بارعایتِ توسط احوالِ طریقِ تسلیکِ طلّاب آنحضرت اقرب است

marfat.com

بہ وصولِ مطلوب و این طریق بہ وجودِ مبارک حضرت ایشانِ ما شیوع پیدا کردہ از فرزندانِ دیگر این قسم خدمت بہ وقوع نیامدہ۔ و ازان جملہ است عدم تعین سجادہ و ایضاً عدم تقید بہ یک مرد مفرس فی الحقیقۃ جانشین کسے است کہ بشیر رشد و ارشاد از وے بہ وقوع آید وَھٰذَا بِخِلَافِ مَا ھُوَ مَرْسُوْمٌ عِنْدَ مَشَایِخِ ھٰذَا الْوَقْتِ دیگر تا کجا احصا نماید کہ خارج از حیطہ نوشتن است شنیدہ شد کہ سیادت مآب میر محمد ابراہیم ترکِ منصب نمودند۔ عجب از ایشان کہ فقیر را مطلع نہ ساختند و این ہمہ استعجال نمودند اَلْخَیْرُ فِیْمَا صَنَعَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ۔ رَزَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی الْاِسْتِقَامَۃَ الَّتِیْ ھِیَ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ۔ دیگر آنچہ از شوق زیارت حرمین شریفین بار فاقت میر محمد ابراہیم نوشتہ بودند مبارک است یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَھُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ کاش مرا ہم این سعادت میسّر شود۔ لیکن خدمات و رضامندی حضرت والدہ از ہم اُمور ہست ایشان اذن نمی فرمایند بہ خدمت بادشاہ دین پناہ بموجب وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ نیز عرض نمایند اگر ایشان رخصت دادند ما ہم رخصت نمودیم ارتفاعِ ہر چند یک ظلم از عباداتِ نافلہ بہ وجوہ فاضل تر ہست۔ اگر حج فرض گشتہ خود حاجت پرسیدن نیست فَاِنَّ حَقَّ اللّٰہِ تَعَالٰی سُبْحَانَہٗ مُقَدَّمٌ عَلٰی سَائِرِ الْحُقُوْقِ۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و پنجم۔ در وصولِ برکات از حقیقت حضرت جبریلؑ و یافتن اتحاد خاص بہ این حقیقتِ علیا و اشارہ بہ حقیقتِ حضرت اسرافیلؑ

بعد الحمد و الصلوٰۃ بہ آن برادر عزیز می رساند کہ اقوال و اوضاع فقراء این حدود بخیر و عافیت است و غیر از ماتمِ عصیان اندوہے واقع نیست امید کہ

marfat.com

بدعاء ظهر الغیب محمد ومعاون باشند دیگر از سوانح جدیده آنکه از حقیقت حضرت جبریل علی نبینا وعلیه الصلوٰة والسلام درین روزها انوار وبرکات فراوان فائض گشتند وطرفه اتحادے به آن حقیقت معلوم شد وعنایت خاص آنحضرت را درحق خود یافت وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وحقیقت حضرت اسرافیل علی نبینا وعلیه الصلوٰة والسلام ومناسبت آن به حقیقت الحقائق در مکتوبات جلد ثالث حضرت مجدد الف ثانی در مکتوب لقیش حبی نگارش فرموده اند از انجا مطالعه خواهند نمود۔ والسلام۔

مکتوب پنجاه وششم۔ اُرْسِلَ اِلٰی سُلْطَانِ الْوَقْتِ فِی الْاِحْتِرَازِ عَنِ الْمَظَالِمِ وَالْمَنْعِ عَنْ اِعَانَةِ الظَّلَمَةِ وَالرِّفْضَةِ وَاِنْذَارِهِمْ فِی الزَّجْرِ عَنِ التَّسْوِیْفِ فِیْ ذٰلِكَ۔

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَبَرَكَاتُهٗ تَعَالٰی۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَسْتَحْلِلْهُ مِنَ الْیَوْمِ قَبْلَ اَنْ لَّا یَكُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِّلَ عَلَیْهِ۔ وَاَیْضًا قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ فِیْنَا۔ قَالُوْا اَلْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِیَامٍ وَزَكٰوةٍ وَیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعْطٰی هٰذَا

marfat.com

حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا
عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِى النَّارِ۔ ہرگاہ قرالقش را این حال خواہد شد فَمَا بَالُ النَّوَافِلِ
فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِى الْاَبْصَارِ۔ وبالجملہ اِعَانَةُ الظَّلَمَةِ وَالرِّضَا بِهِمْ
وَاخْتِرَاعُهُمْ اَعَانَةٌ لَّهُمْ عَلَى الْمَعْصِيَةِ قَالَ سُبْحَانَهٗ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ
التَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ فَالْحَذَرَ ثُمَّ الْحَذَرَ۔ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُسَوِّفُوْنَ۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و ہفتم۔ نیز بہ پادشاہِ دین پناہ در فضیلت سلطان عادل وسفارش درویشی۔

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا وَّمُسَلِّمًا۔ اما بعد کمترین دعاگویان وخیر خواہان بعد از عرض سلام معروض مقدس معلّٰی می گرداند کہ دعاگوے قدیمی ہموارہ بہ دعاے ظہر الغیب کہ شیوۂ قدیمی است رطب اللسان است وچرا نباشد کہ تقویتِ دین متین ونصرت ملتِ مبین وابستہ بہ سلاطینِ عظام است فِى الْحَدِيْثِ اَلْاِسْلَامُ وَالسُّلْطَانُ اَخَوَانِ تَوْاَمَانِ لَا يَصْلُحُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا اِلَّا بِصَاحِبِهٖ فَالْاِسْلَامُ اُسٌّ وَالسُّلْطَانُ حَارِسٌ وَمَا لَا اُسَّ لَهٗ مُنْهَدِمٌ وَمَا لَا حَارِسَ لَهٗ ضَائِعٌ اَلدَّيْلَمِىُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَيْضًا فِى الْحَدِيْثِ اَلسُّلْطَانُ الْعَادِلُ الْمُتَوَاضِعُ ظِلُّ اللّٰهِ وَرَحْمَتُهٗ وَيَرْفَعُ اللّٰهُ لِلسُّلْطَانِ الْعَادِلِ الْمُتَوَاضِعِ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ عَمَلَ سِتِّيْنَ صِدِّيْقًا كُلُّهُمْ عَابِدٌ مُجْتَهِدٌ اَبُو الشَّيْخِ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ۔ حضرت سلامت جامع الفضائل برادرِ دینی حافظ مقصود علی کہ حافظِ قرآن مجید وبحلیۂ صلاح وحق پرستی آراستہ است وسابق بہ منصب دو صد پنجاہی سربلندی داشت ومدتے است کہ

marfat.com

درصحبتِ فقراء به وضع صلاح و وصف عبادت می گذارند و جمعے کثیر با خود وابسته دارد امیدوار است که یومیه فراخورِ او از پیشگاهِ خلافت و جهان داری مرحمت شود که درین کبرسن به جمعیت به عبادت و دعاگوئی مشتغل باشد۔ اخوی کمالات دستگاہی شیخ عبداللطیف که از مدتے به مرض مبتلا بود و الحال شفا یافته به دعاے محمودی دارین آن حضرت مشغول است و بعرض سلام جرأت می نماید۔ والسلام

مکتوب پنجاه و ہشتم - به شاہزاده سلطان معظم در ذکر بعضے خصائص و مزایاے این طریقه علیه و بیان آنکه عمده در حصول آنها وحدانی التوجه ساختن است خود را در خدمت پیرِ کامل و فانی شدن است در وے۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ بعد. احقر دعاگویان به عرضِ عالی متعالی می رساند که آنان هنگام که عنایت نامه گرامی رسیده طرفه مجتمعے به جناب آن صاحب عالم پیدا شد عنایات که دران مندرج است شکر آن را چه گونه ادا نماید توقع چنان است که از حاشیه خاطرِ عاطر منسی نه فرمایند و از دعاگویان و خیر خواهان دارین تصور فرمایند۔ به مقتضاے هوا خواهی بعض خصائص و مزایا این طریقِ عالی که بنیادش نقشبندیه است و بران بنیاد کوشکها و عمارتها بنا ساخته اند معروض می دارد۔ بدانند طریقے که بزرگانِ ما اختیار کرده اند بدانیش از عالمِ امر است مِنَ الْقَلْبِ وَالرُّوحِ وَالسِّرِّ وَالْخَفِيِّ وَالْأَخْفَى وَحُصُولِ الْأَحْوَالِ الْمَوَاجِيدِ وَالتَّجَلِّيَاتِ يَخْتَصُّ بِكُلِّ فَرْدٍ مِنْ هٰذِهِ اللَّطَائِفِ الْمَذْكُورَةِ ثُمَّ يَصِيرُ النَّفْسُ مَعَ تَوَابِعِهَا مُضْمَحِلًّا مُتَلَاشِيًا فَانِيًا مُسْتَهْلَكًا ثُمَّ يَنْشَرِحُ الصَّدْرُ حَقَّ الِانْشِرَاحِ ثُمَّ يَحْصُلُ التَّصْفِيَةُ وَالتَّزْكِيَةُ لِلْعَالَمِ الْخَلْقِ وَلَقِيَ بِالْعَالَمِ الْخَلْقِ اللَّطَائِفُ الْأَرْبَعَةُ

marfat.com

مِنَ الْهَوَاءِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ وَالتُّرَابِ فَحِيْنَئِذٍ يُعَامِلُ مَعَهُمَا يُعَامِلُ وَهٰذِهِ
الْأَحْوَالِ لَا يَتَيَسَّرُ إِلَّا بِمُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ
مِنَ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ أَكْمَلُهَا۔ حقیقتِ کار این است اما فہم
ہر کس اینجا نہ رسد اکثر عالم بہ خواب وخیال آرمیدہ اند و بجوز و مویز اکتفا نمودہ
از کمالاتِ شریعت چہ دانند و بہ حقیقت و طریقت چہ وارسند شریعت را پوست
خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند۔ نمی دانند کہ حقیقتِ معاملہ چیست بہ ترہات
صوفیہ مغرور اند و باحوال و مقامات مفتون ھَدَاهُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ سَوَاءَ
الصِّرَاطِ بخلافِ این اکابر کہ بہ ظاہر و باطن بر شریعت قدم راسخ دارند و از نفس
بہ فص نمی گرایند و از فتوحاتِ مدینہ بہ فتوحاتِ مکیہ التفات نمی نمایند آن تجلّی
ذاتی کہ دیگران را بر قی ہست این بزرگواران را واہم ہست شہودِ وحدت را در کثرت
در قدم اول گذاشتہ بہ فوق الفوق شتافتہ اند نظرِ شان شافی امراض قلبیہ
امت و توجہ شان دافع علل معنویہ بنیم التفات شان آن حاصل ہست کہ در جاہائے
دیگر بہ عبادات و ریاضات بدست نیاید۔ خوش گفت ؎

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند — کہ برند از رہِ پنہان بہ حرم قافلہ را
از دلِ سالکِ رہ جاذبہ صحبتِ شان — می برد وسوسۂ خلوت و فکر چلہ را

والعجب باید دانست کہ عمدہ در حصولِ مطالب ارجمند وحدانی التوجہ ساختن
است خود را در خدمتِ شیخ کامل مکمل و فانی شدن ہست در ولہٰذا فرمودہ اند
کہ فنا فی الشیخ مقدمۂ فنا فی اللہ سبحانہٗ رَزَقَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَإِيَّاكُمْ شَيْئًا مِّنْ
هٰذِهِ الْمَعَارِفِ وَالْأَسْرَارِ ؎

marfat.com

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

فضائل مآب برادر گرامی حافظ مقصود علی را بخدمت عالی فرستادہ شد یقین کہ عنایات و التفات خاصہ شامل حال او خواہند مرعی داشت بعضے ادعیۂ ماثورہ و اعمال مجربہ بنظر بہ محض خیر خواہی دارین نمودہ مصحوب حافظ ارسال داشتہ بمطالعہ خاص خواہد درآمدہ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب پنجاہ و نہم ۔ بہ سلطان وقت در بیان آنکہ بلا و مصیبت ہر چند بظاہر تلخ است فی الحقیقت ترقی بخش است۔ و بیان آنکہ از ضغطۂ قبر ہیچ کس را نجات نیست و در دیر تصور اعمال و متہم داشتن نیات و ذکر فضائل مبطون و امثال آن۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَفِی الشِّدَّادِ وَالرَّخَاءِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ کَانَ اُوْذِیَ نَبِیٌّ نَحْوَ اِیْذَائِہٖ وَمَا ابْتُلِیَ رَسُوْلٌ مِثْلَ اِبْتِلَائِہٖ لِہٰذَا صَارَ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَسَیِّدَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ۔ وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یُعَزِّیْ اَخَاہُ بِمُصِیْبَتِہٖ اِلَّا کَسَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ حُلَلِ الْکَرَامَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَنِ ابْنِ حَزْمٍ۔ کمترین دعا گویان محمد سیف الدین بعرض والا می رساند کہ بہ ورود فرمان عالیشان سربلند گردید غریب نوازی فرمودند و دلہائے شکستہ را بدست آوردند فِی الْحَدِیْثِ مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ اَجْرُہٗ ۔ مثل این ہمہ تفقدات و مراحم بہ احوال نامرادان دلالت بر کمال تواضع آن حضرت دارد ؎

من کہ باشم کہ بر آن خاطر عاطر بگذرم لطفہا می کنی اے خاک درت تاج سرم

marfat.com

چون شیوهٔ دعاگوئی وخیر خواہی از قدیم داریم ہموارہ بہ دعاے سلامتی دارین آن حضرت رطب اللسان می باشیم خصوص درین ایام مصیبت از صمیم قلب دعا ہا در حق آن حضرت ممنوده شد بہ اجابت قرین باد مصیبت وبلا ہر چند در ظاہر تلخ وبے مزہ است لیکن فی الحقیقت ترقی بخش است وبحلاوت وطراوت چہ جفاے محبوب نسبت بہ الفاء او بیشتر لذت بخش و فرح آور است لِاَنَّ فِی الْجَلَالِ وَالْاِیْلَامِ مُرَادُ الْمَحْبُوْبِ خَالِصٌ بِخِلَافِ الْجَمَالِ وَالْاِنْعَامِ فَاِنَّهَا مَشُوْبَانِ بِمُرَادِ النَّفْسِ ۔ در دنیا نمکین کہ ہست ہمین اندوہ وحزن است خوش گفت سہ

غرض از عشق تو ام چاشنی درد وغم است ورنہ زیر فلک اسباب تنعم چہ کم است

آرے ماتم ومصیبت کہ ہست از عصیان است کہ با وجود مشاہدهٔ این قسم امور ہیچ متنبہ نمی شویم وبیش از بیش بہ حظوظ نفسانی راغبیم وخواہان ترفع وتعلی خود ۔ حالانکہ نص قرآنی است تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ودر احادیث کثیرہ وارد شدہ کہ از عذاب قبر ہیچ کس را نجات نیست فَمِنْهَا مَا وَرَدَ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تُوُفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ فَرَاَيْنَاهُ مُهْتَمًّا شَدِيْدَ الْحُزْنِ فَقَعَدَ عَلَى الْقَبْرِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فِيْهِ فَرَاَيْنَاهُ يَزْدَادُ حُزْنًا ثُمَّ جَزِعَ فَرَاَيْنَاهُ سُرِّيَ عَنْهُ فَتَبَسَّمَ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ كُنْتُ اَذْكُرُ ضِيْقَ الْقَبْرِ وَضُعْفَ زَيْنَبَ وَكَانَ ذٰلِكَ يَشُقُّ عَلَيَّ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُخَفِّفَ عَنْهَا فَفَعَلَ وَلٰكِنْ ضَغْطَتُهَا ضَغْطَةٌ سَمِعَهَا مَنْ بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ ۔ وَمِنْهَا مَا اَخْرَجَ سَعِيْدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ وَابْنُ اَبِي الدُّنْيَا عَنْ زَاذَانَ قَالَ لَمَّا دَفَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

marfat.com

ابنته رقية جلس عند القبر فتربد وجهه ثم سري عنه فسألته صحابته
فقال ذكرت ابنتي وضعفها وعذاب القبر فدعوت الله ففرج عنها و
ايم الله لقد ضمت ضمة سمعها ما بين الخافقين الا الجن والانس۔ و در
منها ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الذي تحرك له العرش
وشهد له سبعون الفا من الملائكة لقد ضم ضمة ثم فرج فرح عنه
يعني سعد بن معاذ قال الحسن تحرك له العرش فرحا بروحه۔ ہرگاہ
بہ این جماعۃ کہ مشوائے اہل اسلام اند این نوع سلوک نمایند وائے بر ما عاصیان خصوص
معاملہ این روسیاہ کہ بہ عصاۃ دیگر نمی ماند ہمتش مصروف بظاہر آرائی و قبول خلق
است و مطمح نظرا و حظوظ عاجلہ و منتہائے مقاصد او ترفع و تکبر بر اقران فالویل
کل الویل چنان باید نمود کہ این نوع مخادع را چہ قسم جزا خواہد بود وما ظلمهم الله
ولكن كانوا انفسهم يظلمون این است حاصل عمر و نسخہ مسیر و سلوک یا مین عنوان
این عاصی را تصور فرمودہ گمان صلاح و درویشی دور نمایند و در قطار اہل دنیا
داخل دانند و چنانچہ با گمانت بہ حسب ظاہر مہربانی می فرمایند این دور از کار را نیز
ازین زمرہ دانستہ مہربانی می فرمودہ باشند نہ بعنوان صلاح و درویشی کہ ہمراحل
ازان دور و مہجور است۔ و این معنی را بر تکلف و تحمل محمول نہ فرمایند کہ واقع و نفس الامری
است حضرت سلامت ضعیفہ مرحومہ کہ قریب سیزدہ و چہاردہ سال بہ انواع امراض
مبتلا بود کہ یکے ازانہا علت بطن است۔ و در حدیث آمدہ کہ من قتله بطنه
لم يعذب في قبره۔ و نیز وارد شدہ کہ المبطون شهيد عن ابي هريرة
رضي الله عنه ان اكثر شهداء امتي لاصحاب الفرش ورب قتيل

marfat.com

بَيْنَ الصَّفَّيْنِ ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِبُغْيَتِهٖ نظر باین احادیث امیدوار عظیمہ ہست وَ الْغَيْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ ۔ والسلام ۔

مکتوب شصتم ۔ ایضاً بہ سلطانِ وقت در بیان آنکہ دید قصور اعمال مشعر از کمال ہست ۔ و این معرفت مراقبہ اخص خواص ہست ۔

اما بعد می رساند کہ فرمانِ عالیشان دعطر کہ از روے عنایت مرحمت شدہ بود ورودِ کرامت آمود فرمود وظلے بہ زبانی نیز اظہارِ تحققات مقدس نمودہ اداے سپاس بے قیاس نمود ۔ و باعثِ جمعیتِ خاطر شد و موجب مزید دعاے دولت دیگر اکہ از قدیم وظیفہ فقر ہست گشت ۔ این فقیر از اشتغال بہ این امر خطیر ہموارہ فارغ نیست و نخواہد بود وَكَيْفَ يَفْرُغُ کہ از عہد بعید رِبقہ خیر اندیشی در رقبہ جان دارد و این سررشتہ را متین و مستحکم می دارد وَلِلّٰهِ الْمِنَّةُ کہ آثار خیر خواہی بر ضمیر فیض پذیر ہم مبرہن گردید و این معنی مرا را بر زبانِ الہام ترجمان گذشتہ و الآن نیز رجاے بقاے مناسبتِ معنوی واثق کہ این ہمہ عنایات از آثار ہست و دید قصور کہ مرقوم قلم محتشم گردیدہ مشعر از کمال دید ہست از انجا کہ ممکن مرآتِ کمالاتِ وجوب ہست و تقابل لازم مرآت پس ممکن ہر چند در دید قصور پیشِ تقابلِ کمالات آن مرتبہ مقدسہ آئینہ داری پیش ولیکن ہا تتبین الاشیاء و این معرفت مراقبہ اخص خواص ہست و کُلٌّ لِسَانٌ مناسب ہست ۔ والسلام ۔

مکتوب شصت و یکم ۔ غالباً بہ والدہ شاہزادہ سلطان محمود مرحوم در تحریص بر محبت و اخلاص بہ جنابِ تقدس نقاب بارگاہ ثریا جاہ تقی نشین ہودج عصمت و شہریاری ثمرہ گزینِ سرادقات مکرمت و جہان داری احقر فقراء عرض

marfat.com

می دارد کہ ہر چند بہ جناب عالی نور دیدۂ دانش و بینش خلافت جہانبانی' نور حدیقۂ آفرینش سلطنت و کامرانی شاہزادہ والا ذرجہ ملاقات صوری نہ یافتہ لیکن از انجا کہ الطاف و عنایت خاصہ در غیبت شامل حال فقرا بے نوا فرمودہ بہ نشان خاص مرحمت اختصاص نگاشتہ اناامل قدسی کو امل ممتاز و مفخر می فرمایند لوازم وظائف دعاگوئی روز افزون می شود و مراسم ہوا جوئی و خیر خواہی در تضاعف و ارتباط معنوی مزید می گردد و قرسیہ سلامت مدار این طریقۂ علیہ بر محبت و اخلاص قلبی و اتحاد حقیقی است ہر گاہ این معنی میسر گشت مقاصد دارین حاصل گردید۔ اگر کسے در ظاہر دور است و اخلاص صمیمی بہ این سلسلۂ علیہ دارد بہ سبب محبت از راہ معیت بتوجہات باطنی این بزرگواران تمام امید مرام صوری و معنوی است و ترقیات محبت با فقرا ثمرۂ رفعت دنیا و آخرت ہست۔ والسلام۔

مکتوب شصت و دوم۔ بہ روشن رائے بیگم مرحومہ در جواب مکتوب او کہ از تصفیۂ عناصر و جز آن نوشتہ بود۔ و بیان آنکہ در ظہور انوار کعبۂ ربانی تصفیہ عنصر خاک دخل تمام دارد و در تحریص بر تعمیر اوقات۔

صحیفہ شریفہ کہ متضمن وارد عالی بودہ رسیدہ مطالعۂ آن سبب لذات معنویہ گردید۔ الحمد للہ سبحانہ کہ در انوار و برکات کہ در حضرت دار الارشاد و الحق دارند شریک می باشید و ہمواره از راہ محبت معنویہ ہمراہید۔ و آنچہ نگارش یافتہ بود کہ در تصفیہ عناصر بودم نورے ظاہر شدہ می تواند کہ این نور از حقیقت کعبۂ ربانی منعکس گشتہ باشد۔ چنانچہ سابق ایماے بہ این معنی رفتہ بود و توجہ غائبانہ درین امر معروف نمود۔ حمد اللہ سبحانہ کہ پرتوے از انوار کعبہ در باطن تافتہ

marfat.com

اگرچہ بہ طریقِ انعکاس باشد نعمتے بہت عظمیٰ۔ تصفیۂ عناصر خصوص تصفیہ خاک را
دخل تمام ہست در ظہورِ آن نور صرف۔ وچون این تزکیہ وتصفیہ بحد کمال خواہد رسید
امید ست کہ اصالۃً آن نسبت ظہور فرماید امید وار باشند واوقات را بہ ذکر وفکر
معمور دارند۔ واین حقیر را بہ توجہاتِ غائبانہ ممد ومعاون دانند۔ شب چہار شنبہ
بیاد جمعے از درویشان در مسجد معتکف شدیم۔ خیمہ کہ فرستادہ بودید بہ وقت رسید
سہ چوبہ دراو شے راست در صحن مسجد استادہ کردہ فقرا بہ آسودگی بسر می برند و بدعاے
خیریت شما رطب اللسان اند۔ والسلام۔

مکتوب شصت وسیوم ۔ در بیان سبب قبض وبستگی باطن وتحریص بر محبت
واستقامت در جمیع امور۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ صحیفۂ شریفہ آن
برادرِ گرامی در عینِ انتظار رسید وخوش وقت ساخت وسببِ توجہ غائبانہ گشت
چون مشتمل بر درد وشوق بودہ فرحت بر فرحت افزود ۔ ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

اشعار رنگین ودلکش بہ مطالعہ در آمد وحظہا از خواندنِ آن یافتم ۔ ؎

الا اے طوطیِ گویاے اسرار مبادا خالیت شکر ز منقار

باید کہ بہ ہمین آئین از احوالِ خیر مآلِ خویش اطلاع می دادہ باشند کہ موجب مزید
ارتباط وسببِ توجہات غائبانہ ہست۔ دیگر از قبض وبستگیِ باطن در آزار نباشند
کہ قبض وانبساط ہر دو بازوے طیرانِ عروج اند با آنکہ گوییم کہ سالکے کہ علم بہ احوالِ خود
ندارد لبسا ہست کہ نسبت بہ باطنِ او ہمیشہ جلوہ گر باشد وظاہر را از ان علم نباشد

marfat.com

دیا این سبب منقبض و محزون بود۔ غیر از قبض و بستگی از احوالِ خود تغیر نتواند کرد۔
استعدادات طلاب مختلف افتاده اند عمده کار محبت و رسوخ است به شیخ خود
و استقامت تام است بر اداء صنایع شرعیه در جمیع امور چه در ماکول و مشروب و ملبوس
و چه غیر آن اگر این معارف نقدِ وقت است۔ هیچ غم نیست چه این دولتِ عظمیٰ
بے تجلی به نسبت صورت پذیر نیست و اگر درین دو چیز قصور خللے واقع شود و با
وجود آن احوال و جمعیت باطن بحال باشد غیر از خرابی و استدراج هیچ نیست
بالجمله این حقیر را از یادِ خود غافل نه دانند و از دعا و توجه ممد و معاون شناسند
در وقت تحریر کتابت توجه به جانب شما نموده شد و امیدواری تمام حاصل گشت
بلک بحکم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ نسبتِ خاصه سائر باطن شما جلوه گر دید۔ وَ
الْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔

مکتوب شصت و چهارم۔ در بیان آنکه حضورِ معتبر نزد اکابر این طریقه حضورِ بے غیب است و بیان یادداشت و تفصیل آن و بیان آنکه مقصود از سیر و سلوک تحصیل مقام است و مدحِ این طریقه علیه و ترجیح آن بر سائر طرق۔

مخدوما در عبارات اکابر این سلسله علیه قدس الله تعالیٰ اسرارهم
واقع شده است که نسبتِ ما فوقِ همه نسبتها است از نسبت حضور و آگاهی خواسته
اند و حضوری که نزدِ ایشان معتبر است حضور بے غیب است که تعبیر از ان به
یادداشت نموده اند۔ پس نسبتِ این عزیزان عبارت از یادداشت باشد که
به فهم قاصر فقیر قرار یافته بر ین تفصیل است تجلیِ ذات عبارت از ظهورِ حضرتِ
ذات است تعالیٰ و تقدس و حضور او سبحانه بے ملاحظهٔ اسماء و صفات و شیون

marfat.com

واعتبارات وآن تجلی را برقی گفته اند یعنی لمع یسیر ارتفاع شیون واعتبارات متحقق می شود و باز در پردهٔ شیون واعتبارات متواری می گردد پس برین تقدیر حضور بے غیبت متصور نباشد بلکه زمان یسیر حضور بهت واغلب اوقات غلبه. پس این نسبت نزد این عزیزان معتبر نباشد وحالانکه تجلی را مشائخ سلاسل دیگر نهایت النهایت گفته اند۔ هرگاه این حضور دوام پذیرد واصلا استتار قبول نه کند وهموارہ بے پردهٔ اسماء وصفات وشیون واعتبارات متجلی شود حضور بے غیبت خواهد بود۔ پس نسبتِ این اکابر را با نسبتهاے دیگران قیاس باید نمود وبے تکلف فوق همه باید داشت۔ این قسم حضور اگرچه پیش اکثر مردم مستبعد می نماید۔ شعر

هَنِيئًا لِأَرْبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا ... وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِينِ مَا يَتَجَرَّعُ

این نسبت علیه بر نهجے غرابت پیدا کرده است که اگر فرضًا پیشِ ارباب همین سلسله بزرگ گفته شود محتمل که اکثر آنها در مقامِ انکار آیند وباور نه دارند نسبتے که الحال درمیانِ ارباب این خانوادهٔ بزرگ متعارف شده است عبارت از حضورِ حق است سبحانه وشهودِ او تعالے بروجهے که از وصف شاهدے ومشهودے منزه باشد وتوجهے است معرا از جهاتِ ستهٔ متعارفه. اگرچه جهت فوق متوهم باشد ولظاهر دوام پذیرد واین نسبت در مقامِ جذبهٔ فقط نیز متحقق می گردد. فوقیت آن راه جهے ظاهر نیست بخلافِ یا دداشت بمعنی سابق که حصولِ آن بعد تمامی جهت جذبه ومقاماتِ سلوک است وعلو درجهٔ آن بر هیچ احدے مخفی نیست۔ اگر خفاے هست در حصولِ اوست وبس. حاسدے اگر از حسد انکار

marfat.com

نماید و نا قصے از نقص خود بجود کند معذور بہت ؎

قاصرے گر کند این طائفہ را طعن قصور حاش للہ کہ برآرم بہ زبان این گلہ را

ہمہ شیرانِ جہان نسبتہ باین سلسلہ اند روبہ از حیلہ چہان بگسلد این سلسلہ را

مخدوما بعد از طے منازلِ سلوک و قطع مقاماتِ جذبہ معلوم شد کہ مقصود از ین سیر و سلوک تحصیل مقامِ اخلاص است کہ مربوط بہ فنائے آنہ آفاقی و انفسی است و این اخلاص جزوے است از اجزائے شریعت۔ چہ شریعت را سہ جزو است علم و عمل و اخلاص۔ پس طریقت و حقیقت خادمِ شریعت اند در تکمیلِ جزو او کہ اخلاص است حقیقتِ کار این است۔ اما فہم ہر کس اینجا نرسد: اکثر عالم بخواب و خیال آرمیدہ اند و بجوز و مویز اکتفا نمودہ اند از کمالاتِ شریعت چہ دانند و بحقیقت و طریقت چہ وارسند۔ شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند نمی دانند کہ حقیقت مرحلہ چیست بہ ترہاتِ صوفیہ مغرور اند و بہ احوال و مقاماتِ مفتون۔ ھَدَاھُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ سَوَاءَ الصِّرَاطِ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔ بدانکہ طریقے کہ اقرب است اوسق و اونق و اوثق و اسلم و احکم و اصدق و ادل و اعلیٰ و ارفع و اجل و اکمل طریقہ نقشبندیہ است قدس اللہ تعالیٰ ارواح اہالیہا و اسرار موالیہا۔ این ہمہ بزرگی این طریق و علوِ شانِ این بزرگوارن بہ واسطۂ التزام متابعتِ سنتِ سنیہ است علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ و اجتناب از بدعتِ نامرضیہ ایشانند کہ در رنگِ اصحابِ کرام علیہم الرضوان من الملک المنان نہایت کار در بدایتِ شان مندرج گشتہ۔ و حضور و آگاہیِ ایشان دولم پیدا کردہ و بعد از وصول بدرجہ کمال فوق آگاہیہا دیگران شد۔

marfat.com

درمیان نباشد لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ
وَكَانَ فِیْ قَوْلِهٖ سُبْحَانَهٗ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ اَیْ لِنَفْسِكَ اِیْمَاءً
اِلٰی هٰذَا وَهٰذِهِ الدَّلَالَةُ الْقُصْوٰی لَا تَتَیَسَّرُ اِلَّا بِصُحْبَةِ اَهْلِ الْبَاطِنِ
بِشَرْطِ حُسْنِ الظَّنِّ ازاں حضرت استفسار نمایند کہ بیشتر التذاذ در مراقبہ
ذکر قلبی است یا در ذکر نفی و اثبات یا در تلاوت قرآن مجید و یا در ادائے نماز
بطول قنوت لِكُلٍّ مِّنْهَا وَقْتٌ مُّعَیَّنٌ وَّحَالٌ مَّخْصُوْصٌ ۔ واز تحسین صدد ذکر نفی
و اثبات نیز استفسار نمایند بالجملہ در خیر خواہی آن حضرت خود را معاف ندارند۔ این
حقیر ناقابل ہم غائبانہ این امر خیر غافل نیست و بہ این تقریر نسبت شما نیز بیشتر توجہ
مصروف است و ترقیات و تنویر باطن شما از ینجا ملحوظ می گردد و اتحاد خاص با خود
می فہمد اغلب کہ نسبت ضمنیت آغاز نمودہ باشد بمشیت سبحانہ۔ بعد از وضوح
تمام باز ہم استعار خواہم نمود۔ ظاہر شدن توجہ غائبانہ و دریافتن اثر آن می تواند
کہ عبارت ازیں معاملہ عظیم باشد وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔

مکتوب شصت و ششم۔ بہ بخارا در خان در فضائل قضاء حوائج مسلمان۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ فِی الْاَرْبَعِیْنَ لِلشَّیْخِ الْاِمَامِ الْمُتْقِنِ الْحَافِظِ قُدْوَةِ
الْمُحَدِّثِیْنَ رُكْنُ الدِّیْنِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَظِیْمِ بْنُ عَبْدِ الْقَوِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
الْمُنْذِرِیُّ الْحَافِظُ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَخِیْهِ حَاجَةً كُنْتُ وَاقِفًا عِنْدَ مِیْزَانِهٖ فَاِنْ
رَجَحَ وَاِلَّا شَفَعْتُ لَهٗ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَانَ وُصْلَةً لِاَخِیْهِ الْمُسْلِمِ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ فِیْ مُبْلِغٍ بِرًّا وَّتَیْسِیْرٍ

marfat.com

مکتوب شصت و پنجم - به حقائق آگاہی حافظ محمد محسن دہلوی در فضائل ذکر قلبی و بیان آنکہ کمال در ذکر بلکہ جمیع عبادات آنست کہ وجود ذکر و عابد درمیان نہ باشد وَمَا ذٰلِكَ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التحیات بہ جناب آن برادر گرامی می رسانند کہ آنچہ از عنایت و شفقت بندگان حضرت و انعقاد مجلس سکوت قلمی بود بہ وفتوح انجامید و سبب از دیاد دعاء دولت قاہرہ گردید ؎

آسمان سجدہ کند بہر زمینے کہ درو ۔۔۔ یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشیند

فضائل ذکر نہ آن قدر است کہ احصاء تواند نمود۔ صاحب کتاب صراط مستقیم کہ از اجلہ محدثان است و سورے عمل صحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دران کتاب مندرج نیست۔ وی فرماید چون ایام وحی نزدیک رسید خلوت و تنہائی را دوست گرفت و در کوہ حرا کہ سہ میل راہ است تا کعبہ خلوت می داشت۔ و دران کوہ غارے ست خورد کہ درازی آن چہار گز شرعی است و پہنائے آن یک گز و ثلثے و در بعضے مواضع باقی کمتر دران غار خلوت بچہ نوع بود بعضے گفتہ اند کہ عبادت وے بہ فکر بود۔ و بعضے گفتہ اند عبادت بہ ذکر بود و این قول صحیح تر ست و در ان ایام از مجموع اشیا کہ بہ آن معاشر و مصاحب بود تا از اہل و مال و ذات کلی دوری نمود و در دریاے ذکر قلبی مستغرق شد و از اضداد کلی منقطع شد و انس بیاد آنکہ در خلوت برائے وے بود پیدا گشت و ہمیشہ دران انس می بود و محل وحی صفا بر صفا می افزود و درین باب ما بقی درجات کمال رسید الی آخرہ حال و کمال ذکر بلکہ جمیع عبادات آن ہست کہ وجود ذاکر و عابد

marfat.com

عُسْرٍ اَعَانَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی اِجَازَةِ الصِّرَاطِ عِنْدَ وَحْضِ الْاَقْدَامِ۔
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ قُدْرَةُ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ فَطُوْبٰی لِمَنْ جَعَلَتْ مَفَاتِیْحَ الْخَیْرِ عَلٰی یَدَیْهِ
وَوَیْلٌ لِمَنْ جَعَلَتْ مَفَاتِیْحَ الشَّرِّ عَلٰی یَدَیْهِ۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَلْقُ عِیَالُ
اللّٰهِ فَاَحَبُّهُمْ اِلَیْهِ اَنْفَعُهُمْ اِلَیْهِ۔ وَعَنْ كَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ
عَوْفٍ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ اِلٰی عَلٰی نَفْسِهٖ اَنْ لَا یُعَذِّبَهُمْ
بِالنَّارِ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ وُضِعَتْ لَهُمْ مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ یُجْدِثُوْنَ اللّٰهَ
وَالنَّاسُ فِی الْحِسَابِ۔ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَشٰی فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ وَمَنْفَعَتِهٖ
فَلَهٗ ثَوَابُ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَخِیْهِ الْمُسْلِمِ
كَانَ كَمَنْ اَحْرَمَ لِلّٰهِ عُمْرَةً وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ
شُعْلَتَیْنِ مِنْ نُوْرٍ عَلَی الصِّرَاطِ یَسْتَضِیْءُ بِضَوْئِهِمَا عَالَمٌ لَا یُحْصِیْهِ
اِلَّا رَبُّ الْعِزَّةِ۔ اشفاق پناہا صحیفۂ شریفہ مشتمل بر معانی چنین فضائل
پناہ حقایق و معارف آگاہ شیخ فلان و تفصیل اسعافِ اوطار حافظ مقصود علی
و فرزند ملا عبد الحق و رفعت مآب زین العابدین و سائر اہلِ اسناد کہ نوشتہ
این جانب می برند و گذرانیدند ان رقائم نیاز بہ جناب معلی و جریان کلمۃ الوعد

marfat.com

در باب نگارش جواب بر زبان والا و گماشتن حیله بر سزا و لے تیاری سند مبلغ
مرمت خانقاه و حصول پروانگی رسیدن فضائل پناه قاضی فضل الله در ہفتہ
به حضور سعادت ظهور و اصدار حکم رفع بدعت مبتدعان از بلده اورنگ آباد
ورود مسرت آمود نمود و انبساط اخلاص مناط افزود۔ ازان رو که امر خطیر الشرام
مهام مسلمین بموجب احادیث مسطوره فی الصدر مستوجب درجات عظیمه و مستلزم
مثوبات فخیمه است شکر توفیق احراز این موهبت کبریٰ بر اصحاب این امنیت
قصوی متحتم و ازان جهت که این خادم فقرا به وسیله جمیله مساعی الیشان درین
عمل خیر محصل اجر جزیل و جزاء جمیل می گردد ادائے این حق به دعائے مزید و دلی
نشاتین برین کس لازم و ازان وجه که سببے در حصول این منزلت با نشان ازین
جانب وقوعے دارد۔ اگر این معنی را باعث ثبوت حق گفته شود روا است و اگر
سبقت ادائے حق متاخر الیشان نا سزاوار آید سزاوار۔ ازان سبب که اهل حوائج
توسطے در وصول الیشان به نتائج باقی آن جهانی دارند می توان گفت که اینها
هم حقوق باشند کمله چون اینها وسائط دولت اخروی اند حقوق شان راجح
باشند تبارک الله این جماعه با وجود خواری و بے اعتباری اعتبارے بهم
رسانیده اند ؎

غلام خویشتنم خواند لاله رخسارے سیاه روئی من کرد عاقبت کارے

وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یستفتح بصعالیک المهاجرین
این همه به واسطه ترغیب ازدیاد همت والا حق توجهات سامیه دامده فقرا
بے شمار است و تحمل الیشان تکالیف کثیره مصارف را موجب کمال استعذار نے

marfat.com

اطلاقِ معذرت و تکلیف در مقامے کہ نظرِ دور بینان حدید البصیرۃ را اسرار کریمہ
مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ نفوذ کردہ باشد و دولِ فانیہ در جنب نعم یافتہ
مضمحل شدہ چہ ملایم سبحان اللہ وبحمدہ این دو کلمۂ مبارکہ چہ جامعیت دارد کہ
علوم مرتبۂ فنا در کلمۂ اولیٰ مندرج است و معارف موطن بقا در کلمۂ ثانیہ مندمج۔
اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ مؤید
آن است کہ اَلْقُرْاٰنُ يُفَسِّرُ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔ خوش گفت ؎

گر بر سرِ کوے ما کشتہ شوی　　شکرانہ بدہ کہ خوں بہائے تو منم

قلم بجاے دیگر افتاد و ما لحن فیہ از دست رفت۔ نعم ما قال۔ بوے گلم چنان
مست کرد کہ دامنم از دست برفت۔ یقین کہ در آیندہ بیش از بیش شفیق غربا
بودہ توجہ در صدورِ جواب عرائض خواہند فرمود و سند تعمیر خانقاہ ارسال
خواہند نمود۔ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب شصت و ہفتم۔ بہ بادشاہِ دین پناہ در نصائح ضروریہ و
سفارش بعضے احبہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا وَّمُسَلِّمًا۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ
اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَوْثَقَ الْعُرٰى بِمِلَّةِ التَّقْوٰى وَخَيْرَ الْمِلَلِ
مِلَّةُ اِبْرَاهِيْمَ وَخَيْرَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْرَفَ
الْحَدِيْثِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنُ وَخَيْرَ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا
وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَاَخَصَّ الْهُدٰى هُدَى الْاَنْبِيَاءِ وَاَفْضَلَ الْمَوْتِ قَتْلُ
الشُّهَدَاءِ وَاَعْمَى الْعَمٰى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى وَخَيْرَ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ وَخَيْرَ

marfat.com

الْهُدَى مَا اتُّبِعَ وَشَرُّ الْعَمَى عَمَى الْقَلْبِ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنْ يَدِ
السُّفْلَى وَمَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى وَشَرُّ الْمَعْذِرَةِ حِيْنَ يَحْضُرُ
الْمَوْتُ وَ شَرُّ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يَأْتِي
الصَّلٰوةَ إِلَّا دُبُرًا وَأَعْظَمُ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ وَخَيْرُ الْغِنٰى غِنَى
النَّفْسِ وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى وَرَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَيْرُ
مَا وَقَرَ فِي الْقُلُوْبِ الْيَقِيْنُ وَالِارْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ وَالنِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ
الْجَاهِلِيَّةِ وَالْغُلُوْلُ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ وَالسُّكْرُ كَيٌّ مِنَ النَّارِ وَالشِّعْرُ مِنْ
مَزَامِيْرِ إِبْلِيْسَ وَالْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ وَالنِّسَاءُ حِبَالَةُ الشَّيْطَانِ وَالشَّبَابُ
شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُوْنِ وَشَرُّ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبٰوا وَشَرُّ الْمَآكِلِ مَالُ
الْيَتِيْمِ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ أُمِّهٖ وَ
إِنَّمَا يَصِيْرُ أَحَدُكُمْ إِلٰى مَوْضِعِ أَرْبَعِ أَذْرُعٍ وَالْأَمْرُ بِالْآخِرَةِ وَمَلَاكُ
الْعَمَلِ خَوَاتِمُهٗ وَشَرُّ الرُّؤْيَا رُؤْيَا الْكَذِبِ وَكُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيْبٌ
وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ وَقَتْلُهُ كُفْرٌ وَأَكْلُ لَحْمِهٖ مِنْ
مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَحُرْمَةُ مَالِهٖ كَحُرْمَةِ دَمِهٖ وَمَنْ يَتَأَلَّ عَلَى اللّٰهِ يُكَذِّبْهُ
وَمَنْ يَغْفِرِ اللّٰهُ لَا يُعَذِّبْهُ وَمَنْ يَعْفُ يَعْفُ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ كَظَمَ الْغَيْظَ
يَأْجُرْهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضْهُ اللّٰهُ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ
يُسَمِّعْهُ اللّٰهُ مَنْ يَصْبِرْ يُضَاعِفِ اللّٰهُ لَهٗ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ
اغْفِرْ لِيْ وَلِأُمَّتِيْ ثَلٰثًا أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ وَالدَّيْلَمِيُّ
وَابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ۔ احقر فقراء العرض مقدس معلی نارسانڈ

marfat.com

کہ دعاے خیریت دارین و محمودی نشاتین بندگان حضرت ہر چند برکافۂ انام لازم و ثابت ہست لیکن نظر بر خصوصیت وعنایات پیغامات کہ از قدیم شامل حال این فقیر است واجب دانستہ بدل وجان در دعاگوئی مشغول ہست از قریب مجیب حضرت سلامت فضیلت دستگاہ اخوی شیخ عبداللطیف کہ غربت ونامرادی ومراتب فضل وکمال ظاہری وباطنی او در بندگان حضرت ہویداست از صغر سن بہ مرض شکم مبتلا ہست اگرچند روز صحت ہست باز عود می نماید در حدیث انقیس آمدہ سافروا تغنموا و تزرقوا۔ اخرجہ ابن السنی وابونعیم فی الطب عن ابی سعید چون این ایام قوت سفر بہم رساندہ بود بحضور موفور السرور فرستادہ شد عمدہ استسعاد خدمت بندگان حضرت ہست یقین کہ مورد عنایات والطاف بادشاہانہ خواہد گردید کہ از صمیم القلب در دعاگوئی ختم حضرت خواجہا زرگوار مشتغل می باشد حضرت سلامت کمالات اکتساب سید علوی عرب عیدروس بعد از شکر عنایات کہ شامل حال او شاہد سلام وتحیہ معروض می دارد وامید از مزید الطاف بادشاہانہ ہست خاندان سید مشار الیہ در دیار عرب شہرتے تمام دارد ہر قدر کہ حضرت در حق مومی الیہ مہربانی فرمایند بہ موقع ہست۔ عزیزے ہست دیگر از قبیلہ سید مذکور سید علوی نامی در علم حدیث بے نظیر ہست وکذلک فی الفقہ وحفظ القرآن ومع ہذا از خصائص این فقیر خطوا فر برداشتہ وبہ اتفاق این فقیر زین العلم فی شرح عین العلم تالیف نمودہ وجمع وتعدیل احادیث آن نمودہ واحادیث دیگر نیز مندرج کردہ۔ بالجملہ نسخۂ مذکور غیر مکرر مؤلفہ شدہ بمشیت سبحانہ متعاقب ارسال حضور پر نور خواہد نمود واین عزیز ارادہ وطن دارد وعاطفت آن حضرت در حق او مطلوب ہست۔ اگر حکم والا صادر شود

marfat.com

به ملازمت عالی مشرف شده متوجه آن حدود گردد۔ دراز نفسی از حد گذشت۔ والسلام

مکتوب شصت و ہشتم۔ دربیان آنکہ حالت معتبر ہمان ہست کہ بر دوام باشد دبیان آنکہ تحیر و جہل از لوازم تجلی ذات ہست و ترقی بخش یافتن غم واندوہ دنیوی از آثار بقائے خاص ہست۔

اِنَّ اَعْرَفَهُمْ بِاللّٰهِ اَشَدُّهُمْ تَحَيُّرًا فِيْهِ۔ مکتوب مرغوب آن برادر ارشد کہ مشتمل بر احوالات بلند و مقامات ارجمند بودہ رسیدہ فرحت فزاوان رسانید آنچہ از استمرار حال و عدم ادراک کہ عجز از لوازم آنست نوشتہ بودید نیک و مبارک است۔ حالت معتبر ہمان ہست کہ علی الدوام باشد وَلَا يَكُوْنُ مَخْصُوْصًا بِوَقْتٍ دُوْنَ وَقْتٍ فَاِنَّ الذَّاتَ اِذَا تَجَلّٰى اِلَّا اسْتَبَارَ لَهٗ عِلْمٌ وَعَدَمُ عِلْمٍ۔ وجہل کہ نگاشتہ اند از لوازم تجلی ذات ہست فَاِنَّ النَّسَبَ فِيْ تِلْكَ الْمَرْتَبَةِ الْمُقَدَّسَةِ كُلُّهَا مَفْقُوْدَةٌ وَاَحَلُّهُمْ اَعْرَفُهُمْ نشان آن مقام۔ از حضرت ذات بہرہ استہلاک ہست۔ استہلاکی از تصور پاک ہست۔ آن معرفتے ہست نامش پاک ادراک بسیط۔ آنجا چہ محل دانش و ادراک ہست و بعضے اوقات کہ خود را بعنوان محبوبیت می یابند چہ عجب وَلَا رُضِيَ مِنْ كَاسِ الْكِرَامِ نَصِيْبُ غم واندوہ و تباہی کہ موجبات ترقیات می شود از آثار بقائے خاص ہست۔ عارف درین ہنگام قائم بمراد ادست غرشانہ وجماعہ کہ داخل طریقہ علیہ شدہ اند۔ و سلام فقیر بجماعۃ رسانند و بہ حوال رشان متوجہ باشند۔ والسلام۔

مکتوب شصت و نہم۔ بہ شہزادہ سلطان محمد اعظم دربیان آنکہ از مبدأ فیض ہیچ گاہ تعطیل نیست و مراتب قبول و عدم آن بہ اندازۂ اقبال و اعراض

marfat.com

مستفیض است۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْاَعْظَمُ مِنْ کُلِّ عَظِیْمٍ سُلْطَانُہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الرَّفِیْعُ شَانُہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الَّذِیْنَ اَنَارُوْا بُرْھَانُہٗ۔ اما بعد صحیفۂ شریفہ محبت انگیز و ملاطفہ لطیفہ سعادت آمیز مصحوب حافظ مقصود علی در ہنگامے کہ خاطر خلائق مآثر اخبار خیریت اشتمال بود و وصول صحت شمول نمود۔ لِلّٰہِ الحمد کہ سیمائے اتحادیہ فقرا از جبین آن پیدا و صورتِ وداد بہ این فرقہ علیا از آئینہ آن ہویدا بود این معنی موروث امیدواریہائے حصول کمالاتِ ظاہر و باطن موجب رجائے مزید سعادات صورت و معنی گردید ایمائے از تقیید بہ اشتغال و استدعائے ہمت از ین بے پر و بال رفتہ بود۔ بزرگان گفتہ اند کہ از مبدأ فیض تعطیل نیست و در ہر لحظہ ابواب فیوض مفتوح۔ ع

فراغت از تو میسر نمی شود ما را

مراتب قبول و عدم آن بہ اندازۂ مدارج اقبال و اغراض از جانب مستفیض است خوشا وقتے ہوشیاری کہ بہ دوامِ اقبال موصوف بود و مدارِ بہ اضمحلال مشغوف رمزے از اشتیاق کہ بہ قلم محترم در آمدہ مانا کہ پرتوے شوقِ این جانب بودہ ازین طرف نیز قصۂ اشتیاق برخوانند و حدیثِ نفیس وَاِنَّ اِلَیْھِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا بمطالعہ فرمایند۔ برادر دینی حافظ مقصود علی کہ از یاران مخصوص است از مہربانی گرامی رطب اللسان و از شفقتِ سامی عذب البیان رسید باعثِ از دیادِ توجہ و دعا گردید۔ دو کلمہ در باب مشارٌ الیہ سیادت پناہ میر مرتضیٰ نوشتہ شدہ یقین کہ ہرگاہ میر مذکور معروض دارد بسمع اجابت مسموع خواہد گشت۔ والسلام۔

marfat.com

مکتوب ہفتادم ۔ دربیان آنکہ اہل اللہ سہ طائفہ اند۔ طائفہ ارباب علم اند از ابتدا تا انتہا۔ وطائفہ ارباب جہل اند کذالک۔ وطائفہ برزخ اند بین العلم والجہل وترجیح این طائفہ بر فریقین۔

فَمِنَّا مَنْ عَلِمَ وَمِنَّا مَنْ جَهِلَ بَعْدَ مَا عَلِمَ وَبَقِيَ عِلْمُهُ عَلَى الْإِجْمَالِ.

ازین خیرخواہ سلام عافیت انجام درمعرض قبول افتد۔ اہل اللہ سہ طائفہ اند۔ طائفہ ارباب علم اند از ابتدا تا انتہا وطائفہ ارباب جہل اند من الابتداء الی الانتہا وطائفہ برزخ اند بین العلم والجہل وَهُمْ اَحْسَنُ حَالًا مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ۔ چہ علم تفصیلی لبساہت کہ از کثرت ظہور انوار غیر مطلب را مطلب داند و در را ہ بماند وطائفہ کہ بجہل متصف اند لبساہت کہ سستی در طلب شان پیدا شود فَالْاَفْضَلُ هُوَ التَّوَسُّطُ بَيْنَ الْاِفْرَاطِ وَالتَّفْرِيْطِ لِخُلُوَّةٍ عَنِ الْاٰفَاتِ۔ وَبَعْدَ از وصول ہر سہ فریق در نفس ولایت برابر اند۔ صاحب علم را بر صاحب جہل مزیتے نیست در رنگ آنکہ دو شخص یکے بیہ رسیدند یکے در راہ تماشا کنان رفت و دیگرے را بہ چشم بستہ رسانیدند بعد از وصول ہر دو مساوی اند۔ اگر گویند کہ ارباب جہل را علم بہ ولایت خود چگونہ شود و چہ طور دانند کہ ما از اولیائیم۔ جواب آنکہ اگر شیخ او صاحب علم است بہ حصول مراتب او را آگاہ خواہد ساخت کَمَا شَاهَدْنَا فِيْ صُحْبَةِ شَيْخِنَا وَاِمَامِنَا اِنَّ اَكْثَرَ مِنْ اَصْحَابِهِ الْكُمَّلِ وَصَلُوْا اِلٰى دَرَجَاتِ الْوِلَايَةِ وَمَا حَصَلَ لَهُمُ الْعِلْمُ بِحَالِهِمُ الْاَعْلٰى مَبْلَغَ النُّدْرَةِ۔ وجواب دیگر آنکہ حصول یقین مر ارباب جہل را مشاہدہ احوال از مسترشدان خود میشود۔ چنانچہ بسیارے اہل جہل را مریدان ہستند کہ در تجلیات وظہورات مستغرق اند و آن از راہ انعکاس بہت و شیوخ آنجماعہ چندانے حضور قلب را ہم

marfat.com

نمی دانند بالجملہ عمدہ کار شیخ کامل اگر بہ حصولِ مراتبِ ولایت مریدے راکہ از ارباب جمیل ہست بشارات بعضے مراتب قرب بدہند و مرید نہ فہمد ہیچ قصور نیست

لھٰکَذَا شَاھَدْنَا وَسَمِعْنَا مِنْ شَیْخِنَا وَاِمَامِنَا وَلَنَتَمِّمُ الْمُقَابَلَۃَ بِالْمُرَفَّعَۃِ قِیلَتْنَا۔ اَلْمُجَدِّدُ اَلْاَلْفِ الثَّانِیْ فِیْ بَعْضِ مَکَاتِیْبِہٖ ھٰذَا۔ والسلام

مکتوب ہفتاد و یکم ۔ در فضائل ذکرِ خفی و تحریص بر رابطۂ محبت و رعایت ادب شیخ و بیان آنکہ افادہ و استفادہ این طریق انعکاسی ہست بخلاف سائر طرق کہ مدار آنہا بر وظائف و اوراد ہست۔ و بیان آنکہ ریاضتِ این طریقہ اتباعِ سنت و اجتنابِ بدعت ہست و بیان طریقِ ذکر اسم ذات کہ قدمِ اول این راہ است

وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ

فِیْ غَایَۃِ الْعُمَّالِ اَلذِّکْرُ الَّذِیْ لَا تَسْمَعُہُ الْحَفَظَۃُ یَزِیْدُ عَلَی الذِّکْرِ الَّذِیْ تَسْمَعُہُ الْحَفَظَۃُ سَبْعِیْنَ ضِعْفًا رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اُذْکُرُوا اللّٰہَ حَامِلًا قِیْلَ وَمَا الذِّکْرُ الْحَامِلُ قَالَ الذِّکْرُ الْخَفِیُّ ابن المبارک فِی الزُّھْدِ عَنْ حَمْزَۃَ بْنِ حَبِیْبٍ مُرْسِلًا خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ وَخَیْرُ الرِّزْقِ مَا یَکْفِیْ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ فِیْ مسندہ صحیحہ عَنْ سَعْدٍ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَمَنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ مِنَ النَّاسِ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِنْھُمْ وَاَطْیَبَ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ زُبْدَۃُ الْمُحَدِّثِیْنَ وَاُسْوَۃُ الْمُتَاَخِّرِیْنَ مَوْلَانَا عَلِیُّ الْقَارِیْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ فِیْ شَرْحِ حِصْنِ الْحَصِیْنِ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ اَیْ فِیْ سِرِّہٖ وَھُوَ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ ذِکْرًا قَلْبِیًّا اَوْ لِسَانًا

marfat.com

اِخفائیاً ذکرتہٗ فی نفسی ای فی ذاتی من غیر اطلاع حالہٖ علی غیری
من مخلوقاتی وقیل المعنی اخفی ثوابہٗ علی منوالِ علمہٖ۔ وا تو فی
نفسی اِثباتہٗ لا کلہٗ الی احدٍ من خلقی وفیہ دلیلٌ علی ان الذکر القلبی
افضل ثم اللسانی فی الاخفائی لما ورد من ان افضل الذکر الخفی
الذی لا تسمعہ الحفظۃ سبعون ضعفاً۔ وورد خیر الذکر الخفی۔
در طریقۂ ما مدار وصول بدرجۂ کمال مربوط بر الیۂ محبت است بہ شیخ مقتدا۔ طالب
صادق از راہ محبتے کہ بہ شیخ دارد اخذ فیوض و برکات از باطن او می نماید و بجہت
معنویہ صاغۂ برنگ او می برآید۔ گفتہ اند فنا فی الشیخ مقدمہ فنائے حقیقی است
ذکر تنہا بے رابطہ مسطورہ و بے فنا فی الشیخ موصل نیست ذکر ہر چند از اسباب وصول
است لیکن غالباً مشروط بر الیۂ محبت و فنا در شیخ است آرے این رابطہ تنہا
بارعایت آداب صحبت و توجہ التفات شیخ بے التزام طریق ذکر موصل است و در
سلوک و تسلیک اختیاری کہ بہ طریق دیگر وابستہ است مدار کار بر وظائف و
اوراد و اذکار است و بنیاد معاملہ بر ریاضات و ارتعینات و بہ پیر طریقت۔ باین
مثابہ رجوع نیست۔ و درین طریق کہ طریق صحابہ کرام است علیہم الرضوان اذعان
و استفادہ انعکاسی صحبت شیخ مقتدا با رعایت آداب کافی است و وظائف
اذکار و طاعات نیز از ممدات و معاونات است۔ صحبت خیر البشر علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ
الزاکیات والتسلیمات والتحیات النامیات در حصول کمالات بہ شرط ایمان
و تسلیم و انقیاد کافی بود۔ لہٰذا راہ وصول درین طریقہ اقرب گشتہ است و در اخذ
فیوض و برکات از شیخ کامل مکمل کہول و صبیان و شیوخ و احیاء و اموات برابر اند۔

marfat.com

ریاضت درین طریق عالی کہ متضمن اندراج نہایت است در بدایت اتباع سنت سنیہ است و اجتناب از بدعت نامرضیہ۔ طریق ما طریق دعوت اسمانیست اکابر این طریق استہلاک در مسمّٰی این اسما اختیار فرمودند۔ از نسبت این بزرگواران اگر اندک بدست افتد اندک نیست زیرا کہ نہایت دیگران در بدایت ایشان مندرج است، استماع فرمایند کہ شغل باطنی در طریقہ ما اقسام است قسم اوّل ذکر اسم ذات است و طریق این ذکر آن است کہ طالب را باید کہ زبان خود را بکام بچسپاند و بہ جمع ہمت متوجہ قلب صنوبری چپ واقع است گردد و این قلب صنوبری آشیانہ قلب حقیقی است کہ از عالم امر است و آن را حقیقت جامعہ نیز گویند۔ و لفظ مبارک اللہ را در دل بہ طریق خطور بگذرانند و زبان را در دادن این لفظ خطیر بگوید بے آنکہ صورت دل را تصور کند و نفس را بند نہ کند و در ذکر گفتن ہیچ گونہ آن را دخل نہ کند۔ نفس بطور خود می آمدہ باشد و از لفظ مبارک اللہ ذات بچون خواہد و ہیچ صفت آن ملاحظہ ننماید و از ذرہ ذات بہ تخصیص صفات فرود نہ آید و از تنزیہ بہ تشبیہ نگراید باید دانست کہ ہمچنانکہ قلب بہ جانب دست چپ دارد چنانچہ بالا گذشت روح بدست راست تعلق دارد۔ آن نیز محل ذکر است۔

مکتوب ہفتاد و دوم۔ اَرْسَلَ اِلٰی سُلْطَانِ الْوَقْتِ فِی النَّصَائِحِ لِتَرْکِ الْفُرُوْعِیَّاتِ وَذَمِّ الْکَفَرَۃِ وَالرَّفْضَۃِ حَیْثُ وَضَعُوْا الْقَوَاعِدَ عَلٰی خِلَافِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَاِجْمَاعِ السَّلَفِ۔

قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ الْعَالِمُ الْہُمَامُ خَاتَمُ الْحُفَّاظِ مُرَبِّی الْمُرِیْدِیْنَ

marfat.com

الْقُطْبُ الرَّبَّانِيُّ وَالْعَارِفُ الصَّمَدَانِيُّ الشَّيْخُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّعْرَانِيُّ قَدَّسَ
اللّٰهُ تَعَالٰى رُوحَهُ مِمَّا أَنْعَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيَّ بَعْدَ الْمُجَاهَدَةِ عِلْمِي بِكَوْنِ الْحَقِّ
تَعَالٰى وَبِكَرَهِنِي أَوْ يُحِبُّنِي وَذَالِكَ بِنَظَرِي إِلٰى أَعْمَالِي وَمَا أَنَا مَنْظُورٌ إِلَيْهِ
فَإِنْ نَظَرْتُ فِي نَفْسِي وَرَأَيْتُهَا مُتَّبِعَةَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مُهْتَدِيَةً
بِهُدَى السَّلَفِ الصَّالِحِ بِحَسَبِ طَاقَتِهَا حَكَمْتُ بِأَنَّ الْحَقَّ تَعَالٰى يُحِبُّهَا
وَهُوَ رَاضٍ عَنْهَا وَإِنْ رَأَيْتُهَا مُخَالِفَةً الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ قَلِيلَةَ الْوَرَعِ
قَلِيلَةَ الزُّهْدِ قَلِيلَةَ الْخُشُوعِ قَلِيلَةَ الْخَوْفِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى ذَاكِرَةً
لِلدُّنْيَا وَظَائِفَهَا وَمَنَاصِبَهَا نَاسِيَةً لِلْآخِرَةِ وَدَرَجَاتِهَا عَرَفْتُ بِأَنَّ
بِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَكْرَهُنَا فَعَلَيْكَ يَا أَخِي بِالتَّعَمُّلِ بِهٰذَا الْمِيزَانِ صُبْحًا
وَمَسَاءً إِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ ذَالِكَ فِي جَمِيعِ السَّاعَاتِ لِتَعْلَمَ مَالَكَ وَمَا عَلَيْكَ
وَلَا تَنْظُرْ أَحَدًا غَيْرَكَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ فِعْلِ ذَالِكَ فَإِنَّهُ مَفْقُودٌ فِي هٰذَا
الزَّمَانِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَلِ الْإِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ۔ فَعُلِمَ
أَنَّهُ يَتَأَكَّدُ عَلٰى كُلِّ شَخْصٍ لَيْسَ لَهُ شَيْخٌ أَوْ أَخٌ صَادِقٌ أَنْ يَزِنَ
أَفْعَالَهُ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَكَلَامِ الْأَئِمَّةِ لِيَنْظُرَ فِي رِبْحِهِ وَخُسْرَانِهِ
وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ إِنَّ اللّٰهَ
تَعَالٰى قَدْ طَوٰى عِلْمَ الْمَصَالِحِ عَنْ عِبَادِهِ وَلَفَّ دُونَهُ وَأَعْطَاهُمْ بَدَلَ مِيزَانِ
الشَّرِيعَةِ فَمَا كَانَ مِنْ مَحْمُودٍ فَهُوَ مِنَ الْمَصَالِحِ وَمَا كَانَ مِنْ مَذْمُومٍ فَهُوَ
مِنَ الْمَفَاسِدِ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔ قَالَ عَزَّ مَنْ قَالَ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

marfat.com

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ۔ الْاٰيَة۔ يَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً۔ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ وَهٰذَا اِجْمَالٌ جَمِيْلٌ وَلِكُلِّ تَفْصِيْلٌ جَزِيْلٌ وَبِالْجُمْلَةِ مَلَاكُ السَّعَادَاتِ الدِّيْنِيَّةِ وَالدُّنْيَوِيَّةِ اِتِّبَاعُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَمِيْعِ مَا جَاءَ بِهٖ وَهُوَ الدِّيْنُ وَالْاِسْلَامُ وَتَحْكِيْمُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا شَجَرَ بِالشِّرَاحِ الصَّدْرِ يَمْشِيْ حَيْثُ مَعَ الشَّرْعِ وَيَقِفُ حَيْثُ يَقِفُ مَعَ الشَّرْعِ۔ ؎

مُحِبُّ اللّٰهِ لَا يَهْوٰى خِلَافَهٗ وَاِنْ اُعْطِيَ عَلٰى ذٰلِكَ الْخِلَافِ

كُلُّ ذٰلِكَ مُفَصَّلٌ فِيْ كُتُبِ الْفِقْهِ وَنَبَذًا مِنْ ذٰلِكَ فِي الدَّسْتُوْرِ الشَّرِيْفِ الْاَعْظَمِ وَلٰكِنَّ النَّفْسَ مِنْ شَانِهَا اِنْ تُحِبَّ الْاِطْلَاقَ وَالِانْشِرَاحَ وَتَكْرَهُ التَّحْجِيْرَ وَلَوْ مِنَ الشَّارِعِ وَقَلَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُحِبُّ نَفْسَهٗ تَحْجِيْرَ الشَّارِعِ وَاِيْثَارَهٗ عَلٰى هَوَاهَا وَاِلَيْكَ تَرَى الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْكَفَرَةِ وَالرَّفَضَةِ وَالْجَهَلَةِ وَضَعُوْا قَوَاعِدَ وَضَوَابِطَ مِنْ عِنْدِ اَفْهَامِهِمْ عَلٰى خِلَافِ مَا وَرَدَ بِهِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَاَقْوَالُ الْاَئِمَّةِ مِنَ الْمُعَامِلَاتِ مَعَ الرَّعَايَا وَالْكُفَّارِ وَاَهْمَلُوْا ذٰلِكَ الدَّسْتُوْرَ الشَّرِيْفَ وَلَعَمْرِيْ عَلٰى مَا يُشَاهَدُ فَاِنْ اَرَادُوا اتِّبَاعَ سَبِيْلِ الَّذِيْنَ فَمَتِّعْهُمْ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا الْاٰيَةَ وَاِنْ اَرَادُوا التَّكْمِيْلَ (عہ) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ دِيْنَكُمُ الْاٰيَةَ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ فَمَنْ جَآئَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ الْاٰيَةَ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ التَّوْفِيْقَ وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ۔

عہ ان کی تحقیق نہ ہو سکی

marfat.com

مکتوب ہفتاد و سیوم ۔ بہ بی بی عرب خانم در جواب آنچہ عدم یافت احوالِ باطن نوشتہ بود و بیانِ اختلافِ مشائخ در فقدان و وجدان و ترجیح اول بر ثانی و ذکر فضائل محبت و سخاوت ۔

آنچہ از عدم یافت احوالِ باطن و فقدانِ حلاوت و اشتغال نوشتہ بودند معلوم آن عصمت پناہ باد کہ در میانِ مشائخِ کبار اختلاف ہست کہ وجدانِ قربِ محبوب بہتر است یا فقدان ۔ آن جمعے از مشائخ عظام و اکمل بر آنند کہ نایافت بہ احوالِ باطن بہتر ہست کہ آن از لوازمِ ایمان بہ غیب ہست و ایمانِ غیب بہتر از ایمانِ شہودی ہست حق تعالےٰ در کلامِ مجیدِ خود مومنینِ غیب را ستایش می کند۔ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ اَلْاٰیَۃ ۔ و نیز نایافت بہ ارادۂ محبوب ہست بخلاف یافت کہ دران جا نفس را نیز دخل ہست و آنچہ ارادۂ محبوب ہست ہمان احب ست ؎

گر ہجر بود مرادِ دلبر　　از وصل ہزار بار خوشتر

و اَغلب آن ہست کہ استعدادِ شما را مناسبت بہ جمالت و حیرت بیشتر ہست ازین دل تنگ نہ باشند کہ بعضے طلاب را با وجودِ استعداد عالی نسبت بہ جمالت و حیرت می کشد و حضرت مجدد الف ثانی یکے از خلفاے کبارِ خود را کہ با وجود کمال حال و ارشاد از احوالِ خود ہیچ علم نہ داشت و مردم دیگر از وے خوارق بسیار نقل می کردند و او را از وے اطلاعے نہ بودہ ۔ این عبارات بجہت تسکین خاطر او نوشتہ اند ۔ صحیفہ شریفہ وصول یافت نوشتہ بودند کہ ذوقے و فرحے کہ اول داشت حالا در خود نمی یابد و این را تنزلی خود می داند ۔ معلوم اخوی باد کہ حالتِ اولیٰ در رنگِ حالت اہلِ وجد و سماع بودہ کہ جسد را دران دخل تمام بود ۔ و

marfat.com

حالتے کہ الحال میسر شدہ چیست از انجا قلیل النصیب است بہ قلب و روح بیشتر تعلق دارد و عدم وجدان ذوق و فقدان فرح فوق فوق وجدان ذوق و فرحت است و نسبت ہر چند بجمالت بکشد و بکیرت انجا مد از جسد دور تر رود اصیل است و بحصول مطلوب نزدیک تر۔ زیرا کہ دران موطن جز جز و جہل را گنجائش نیست۔ و نیز از احوال این عزیز حضرت ایشان بہ یکے از یاران نوشتہ اند۔ اخوی اعزی مولانا احمد برکی کہ عوام او را از علمائے ظاہر می دانند و او نیز علم بہ احوال خود و یاران خود ندارد و سرش آن ہست کہ باطن او متوجہ شہود تنزیہی ہست کہ موطن جہل ہست و ایمان او در رنگ علمائے ایمان بہ غیب ہست باطن او از بلند فطرتی التفاتے شہود کثرت آمیز نکردہ ہست و ظاہر او بہ تربیات صوفیہ مفتون و مغرور نہ گشتہ انتہی کلامہ الشریف۔ دیگر سبب نایافت احوال آن ہمشیرہ این ہست کہ علم احوال از امتداد صحبت شیخ مقتدا می یابند چون ایشان را صحبت ممتد نہ شدہ بنابران علم بہ احوال نہ دارند امید وار ہست کہ بعد از کثرت توجہات با وجود حصول صحبت علم احوال نیز بہ آن ہمشیرہ انشاء اللہ العزیز میسر گردد و بالفعل آنچہ در ایشان صحبت خدا و رسول او صلی اللہ علیہ وسلم کہ علاقہ محبت در ولیشان و امداد و اعانت ایشان ہست نقد وقت ہست جز از وصول مراتب کمال می دہد چنانچہ در حدیث شریف آمدہ از ابن مسعود کہ گفت مردے بخدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ پس گفت یا رسول اللہ چہ گونہ می فرمائی تو در حق مردے کہ درست داشتہ ہست قومے را کہ ملحق نہ شدہ بہ آنہا یعنی عمل نہ کردہ مثل اعمال آن قوم پس فرمود رسول صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ یعنی مرد با کسے ہست کہ دوست داشتہ ہست آن را۔ و از انس رضی اللہ عنہ آمدہ کہ بدرستی مردے گفت یا رسول اللہ

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے آمدنی ہست قیامت۔ فرمود صلی اللہ علیہ وسلم دیل ہست ترا
چہ آمادہ کردہ تو برائے آن۔ گفت آن مرد ہیچ آمادہ نہ کردہ ام مگر آنکہ بدرستی من
دوست دارم خدا و رسول او را۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود تو با کسے ہستی کہ دوست
داری آن را۔ انسؓ گفت پس ندیدم مسلمانان را کہ خوش وقت شدند چیزے بعد از
اسلام مثل خوش وقتی ایشان باین کلمہ و آنچہ حق سبحانہ و تعالیٰ آن ہمیشہ را بہ صفت
جود و سخا آراستہ کردہ شکر این نعمت عظمیٰ بجا می آرند کہ چہ قدر صفت این خصلت
حسنہ در حدیث وارد شدہ۔ علی الخصوص کہ اموال ایشان اکثر بخدمت اہل اللہ مصروف
است۔ در حدیث شریف از ابی سعید مروی ہست کہ پیغمبر فرمود صلی اللہ علیہ وسلم کہ
در زمان پیشین بادشاہے بود بسیار ظالم و عاصی۔ چون طعام می خورد و سفرۂ او را
بر مزبلہ می افشاندند یکے از عابدان بر مزبلہ آمدہ آنچہ پس خوردہ افتادہ می بود می
خورد و بہ آن اوقات می گذاشت۔ بعد ازان آن بادشاہ بمرد و بہ سبب گناہان او
دے را داخل دوزخ کردند۔ بعد ازان عابد بہ گیاہ و آب صحرا می گذرانید۔ بعد
ازان آن عابد نیز بمرد۔ پس حق تعالیٰ فرمود آن عابد را و او اعلم ہست ہیچ کس را بر تو
احسانے ہست کہ مکافات آن کنی۔ گفت نے۔ فرمود پس از کجا بود معاش تو گفت
بر مزبلہ بادشاہے می رفتم آنچہ آنجا می یافتم می خوردم۔ چون تو قبض کردی آن بادشاہ
را بہ گیاہ و آب صحرا قناعت کردم۔ پس امر کرد حق تعالیٰ آن را۔ پس بر آوردہ شد
از دوزخ ہمچو انگشت سوختہ شدہ۔ گفت عابد ہمین ہست کہ می خوردم از سفرۂ او
پس فرمود حق تعالیٰ بگیرد دست او را و داخل کن در بہشت بہ سبب احسانے کہ
بودہ است او را بہ سوے تو۔ والسلام۔

marfat.com

مکتوب ہفتاد و چہارم۔ غالباً بہ بادشاہ دین پناہ در بیان آنکہ وقوعِ حضور و آگاہی در اماکنِ غفلت مشعر از قوتِ نسبت است و بیان فرق در حضورِ مبتدی و حضورِ منتہی۔ ؎

در دلِ ما غمِ دنیا غمِ معشوق شود باده گر خام بود پخته کند شیشهٔ ما

سلام و تحیہ از ین خیر خواہ در معرضِ قبول آرند سبحانہٗ للہ الحمد کہ استیلائے حضورِ او تعالیٰ بر نہجے غلبہ نمودہ کہ در اماکنِ غفلت و ہنگامِ اختلاط بیشتر جلوہ می نماید۔ این امرِ جلیل آن قدر از اعظم عنایات اوست سبحانہٗ و از قوت نسبت باطن خبر می دہد و مشعراً انجام کار در نفحات الانس در احوال حضرت نقشبند می آرد کہ شیخ از الیشان پرسید کہ در طریقۂ شما ذکر جہر در خلوت و سماع می باشد فرمود کہ نمی باشد پس گفت بنائے طریقۂ شما بر چیست فرمودند خلوت در انجمن بظاہر با خلق و بہ باطن با حق سبحانہٗ تعالیٰ ؎

از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش این چنین زیبا صفت کم می بود اندر جہان

آنچہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ می فرماید کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ اشارہ بہ این مقام است۔ لیکن باید دانست کہ فرق است در حضورِ مبتدی و حضورِ منتہی۔ مبتدی چونکہ بہ شرف فنا فی اللہ متحقق نہ شدہ است و نفس از ہنوز باقی است حضورِ او صاف نہ شدہ است و منتہی چون جمیع صفات وجود را بہ اصل سپردہ و بہ فنا فی اللہ مشرف شدہ حضورِ او در کمال الجلالت است لہٰذا آن حضور را حضور خود بخود نامند یعنی حضرت سبحانہٗ و تعالیٰ خود را خود حاضر است چہ سالک درین وقت رخصت بہ صحرائے عدم کشیدہ و مظہرِ تجلیاتِ اسمائی ز

marfat.com

صفاتی گشتہ معشوق ہرگاہ می خواہد بباطن او بے خواست متجلی می شود شکر این قسم نعمت عظمی بجا آوردن ضروری ست لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و پنجم۔ در تحقیق بقا و ذکر آنچہ سود مند ست درین مقام حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ چون سالک این راہ خود را بالعدم صرف ملحق می سازد و از کمال بندہ نوازی ذاتے از نزد خود او را عطا می فرمایند و تعبیر ازان ذات موہوب بہ بقاے می نمایند بعد ازین حالت اگر خود را موصوف خواہند یافت بہ آن صفات موصوف خواہند بود و درین وقت ہر دو جہت فنا و بقا بہ اتمام می رسند و مرتبۂ ولایت خاصہ حاصل می شود۔ ولایت را دو جزو ست فنا و بقا و فنا صفات وجود را از خود نفی می یابند و در بقا صفات دیگر ازان جناب قدس عطا می فرمایند بہ بقاے ابدی سرفراز می سازند للہ الحمد کہ مناسبتے بہ این مقام بہم رسانیدہ اند چنانچہ نوشتہ بودند کہ وجود و صفات را ہمہ ازان جناب می دانند بیشتر تقید نمایند کہ بہ حقیقت این مقام پرسند و الحال مناسبت وقت ذکر کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ست بہ صنور تکرار آن نمایند ہر قدر توانند بگویند۔ و اگر عدد معین را مقرر نمودہ وظیفہ سازند بہتر ست تا پنج ہزار ہر روز خواندہ شود خیلے سود مند خواہد بود کہ تکرار از کلمہ مبارکہ کوہ کوہ وجود بشری را زائل می سازد۔ ؎

تا بہ جارو بے کلمہ روبی راہ ۔۔۔ کے رسی در سراے اِلَّا اللّٰہ

سوانحہ کہ امشب دیدہ اند بغایت عالی ست از مناسبت تمام خبری دہد۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و ششم۔ بہ بادشاہ دین پناہ در تہنیۂ فتح بعضے بلاد کفار و اخذ جزیہ از انہا و ذکر فضائل جہاد۔

marfat.com

اما بعد ـــــ احقر بعد از تبلیغ قدیم دعوات ترقی درجات معروض می دارد
که از استماع خبر از لال رانا که راس کفره فجره هست این دعاگوے صمیمی و جمیع مسلمین
شادیها نموده اند که تفصیل آن در دفترها نه گنجد. و شک نیست که از لال رانا با این
همه غلبه و اخذ جزیه به انواع تحف و هدیه از کمال اعزاز دین متین هست و معلوم نیست
که در ملک هند از مبدا ظهور اسلام تا این زمان رانا که مرکز کفر هندوستان بود
هیچ یکے از بادشاهان بدین غلبه حکمرانی کرده باشد تا به اخذ جزیه چه رسد که آن
در دیگر ممالک هند هم پیش ازین کمتر به وقوع آمده مثل این فتوح را اگر از مقدمات
ظهور امام مهدی موعود شمرده شود بعید نیست. زبان از شکر این نعمت کما ینبغی
جمیع کافه اهل اسلام شده قاصر هست قال اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی. وَلَوْلَا دَفْعُ
اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى
الْعٰلَمِيْنَ. والحال آنچه عنان عزیمت نصرت قرین براے اعزاز دین به طرف دکن
معطوف ساخته اند اعاظم جهاد هست پاک ساختن ساحت اسلام از لوث نبی و کفر
از نتایج این سفر هست و صاف کردن راه طائفان حرمین الشریفین از لوازم این
عزم مبارک اثر حق سبحانه و تعالی به فضل و کرم خویش به احسن وجوه سرانجام کناد
خوش وقت و حال آنانے که درین امر خطیر و مهم عظیم کمر همت را در خدمت پر همت
چست برلسته اند. و به نیت صالحه این سفر صعب را که فی الحقیقه ثمر خیرات و برکات
است وسیلهٔ ترقی درجات به شوق برگزیده اند رسول خدا صلی اللّٰه علیه وسلم
فرموده اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعْلَاهَا لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اَبُوْهُرَيْرَةَ

marfat.com

روایت کردہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ مَوْقَفُ سَاعَةٍ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِنْ قِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ بِمَکَّةَ عِنْدَ حَجَرِ الْاَسْوَدِ رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ فِی صَحِیْحَةٍ۔ قَالَ الْعُلَمَاءُ فَیَکُوْنُ مَوْقَفُ سَاعَةٍ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِنْ قِیَامِ مِائَةِ اَلْفِ اَلْفِ شَهْرٍ لِاَنَّ قِیَامَ لَیْلَةِ الْقَدْرِ بِمَکَّةَ بِمِائَةِ اَلْفِ اَلْفِ شَهْرٍ فِیْ غَیْرِهَا۔ وَاَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ روایت کردہ ست کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ مَنْ رَابَطَ لَیْلَةً فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ حَارِسًا مِنْ وَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ کَانَ لَهُ اَجْرُ مَنْ کَانَ خَلْفَهُ مِمَّنْ صَامَ وَصَلّٰی رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ بِاَسْنَادٍ جَیِّدٍ قَالَ الْعُلَمَاءُ۔ وَهٰذَا الْحَدِیْثُ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَکْتُبُ لِلْوَالِیْ مِثْلَ اَعْمَالِ مَنْ عَبْدِ اللّٰہِ (سہ) فِیْ مَحَلِّ وِلَایَتِهٖ بِمُجَانِبَةٍ لَهُ وَمَا اَجَلَّ هٰذَا الْفَضْلَ الْعَظِیْمَ۔ افسوس کہ این دور از کار ازین قسم نعمت خوشگوار بحسب ظاہر محروم ست وجہت بعضے عوائق وموانع از جہاد فی سبیل اللہ مجبور۔ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ لیکن از روے باطن باخود دانند واز زاہد دعا وتوجہ کہ وظیفۂ فقرا ست ممد ومعاون تصور فرمایند۔ اگر فقرا ے اہلِ عزلت سالہا ریاضت کنند واربعینات کشند بہ گرد این عمل نہ رسند۔ طاعات وعبادات کہ دران مقام بہ وقوع آید باضعاف برطاعتِ عزلت زیادہ ست۔ ذکر وتسبیح آن موطن ثواب دیگر دارد ونماز الجماعۃ رتبہ علیحدہ وصدقات ونفقاتِ آن محل را درجہ بزرگ وامراض آن معرکہ را نتیجہ جدا۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود طُوْبٰی لِمَنْ اَکْثَرَ فِی الْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ لَهُ بِکُلِّ کَلِمَةٍ سَبْعِیْنَ اَلْفِ حَسَنَةٍ

سہ نہ پڑھا جاسکا۔

marfat.com

بِسُهَا عَشَرَةَ اَضْعَافٍ مَعَ الَّذِیْ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْمَزِیْدِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ
وَنیز فرمود علیہ الصلوٰۃ والسلام صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ تَعْدِلُ بِعَشَرَۃِ اٰلَافِ صَلٰوۃٍ
وَصَلٰوۃٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تَعْدِلُ بِمِائَۃِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ. وَالصَّلٰوۃُ بِاَرْضِ
الرِّبَاطِ بِاَلْفِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ. رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخِ وَابْنِ حِبَّان. ونیز فرمودہ علیہ
وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ صَلٰوۃَ رُبَاطٍ تَعْدِلُ خَمْسَمِائَۃِ صَلٰوۃٍ. وَ
نَفَقَۃُ الدِّیْنَارِ وَالدِّرْهَمِ مِنْهُ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعَمِائَۃِ دِیْنَارٍ مُنْفَقَۃٍ
فِیْ غَیْرِہٖ. ونیز فرمودہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام. مَنْ اَعَانَ مُجَاهِدًا فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ غَازِیًا فِیْ عَشِیْرَتِهٖ اَوْ مُکَاتِبًا فِیْ رَقَبَتِهٖ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ
یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ. رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ ونیز فرمودہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ
والسلام مَوْقِفٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یُقَتَّلُ فِیْهِ سَیْفٌ وَلَا یُطْعَنُ فِیْهِ بِرُمْحٍ
وَلَا یُرْمٰی فِیْهِ بِسَهْمٍ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ سِتِّیْنَ سَنَۃً لَا یَعْصِی اللّٰهَ فِیْهَا طَرْفَۃَ
عَیْنٍ رَوَاہُ ابْنُ النَّجَّارِ. ونیز فرمودہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ مَرِضَ یَوْمًا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ لَیْلَۃً یَوْمٍ اَوْ سَاعَۃً غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَکُتِبَ لَهٗ
مِنَ الْاَجْرِ عَدَدُ وَعْتِقِ مِائَۃِ اَلْفِ رَقَبَۃٍ قِیْمَۃُ کُلِّ رَقَبَۃٍ مِائَۃُ اَلْفِ رَوَاہُ
ابْنُ زَنْجُوْیَہ وَشک نیست کہ این خدمت وہم کہ بہ آن توجہ دارند جہاد فی سبیل
اللہ است. اَخْرَجَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُسَمُّوْنَ الرَّفْضَۃَ یَرْفُضُوْنَ
الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِکُوْنَ. وَاَخْرَجَ الدَّارَقُطْنِیُّ مِنْ عَلِیٍّ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَیَاْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ قَوْمٌ لَهُمْ. نیز

marfat.com

يُقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ۔ قَالَ قُلْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَلَامَةُ فِيْهِ قَالَ.....

مکتوب ہفتاد و ہفتم

۔ بہ مخدومہ مرحومہ روشن رائے بیگم در بیان آنکہ ہر زمین را فیض علیحدہ ہست و ذکر مکاشفہ مخصوصہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ درین مقام۔

صحیفہ شریفہ در اسعد آنات ورود بہجت آمود فرمود تشریف بردن بہ حویلی جدید با واردات و مکاشفات فائزہ مبارک باشد آنچہ از فیوض و برکات آن مکان برکات نشان مرقوم قلم محترم بود باعث لذات معنویہ گردید زادکم اللہ سُبْحَانَہٗ شَوْقًا وَذَوْقًا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ اند کہ ہر سرزمین را فیض علیحدہ است و ہر جائے را خاصیت جدا لِکُلِّ اَرْضٍ حِصَّةٌ وَلِسَاکِنِہَا حِصَّةٌ زمینے مناسبت بفنا دارد و بقعہ ملائمت بہ بقاء

ہر خوش بسرے را خرگاتے دگر است

حضرت پیر دستگیر ما رضی اللہ تعالیٰ عنہ در بعضے مکاتیب از مکتوبات قدسی آیات برنگاشتہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی در ہنگامے کہ بہ تقریبے بہ لاہور تشریف بردہ بودند اول در حویلی شخصے فرود آمدند معارف فنا در انجا فائض شد و بعضے مکاتیب معاملات فنا در ہمان جا بہ قلم محترم در آمد۔ چون آن حویلی کہنہ بود بہ حویلی دیگر کہ در محلہ دیگر بود انتقال فرمودند و پیش از انتقال بر زبان الہام ترجمان آوردند کہ دران حویلی معارف بقا فائز خواہد گشت و بعد ہذا انتقال

marfat.com

همچنان واقع شد و بعضے مکاتیب مشتمل بر معارفِ بقا ہمانجا محرّر گردید و نیز
برنگاشته اند که حضرت مجدد الف ثانی برکات و انوار خانہاے خود و خانہا
کہ ہمسایہ بودند بیان می فرمودند و در ہر منزل و قریہ کہ می فرآمدند حقائق آن
منازل و قریٰ بر آن حضرت منکشف می گشت حقایق بعضے مومن و حقایق بعضے
کافر و قریۂ کافرہ را بہ ایمان دعوت می کردند۔ این مکاشفہ از خصائص خاصہ
آن حضرت ہست رضی اللہ تعالےٰ عنہ ظہور این دارد از غرائب روزگار ہست
سجداتِ شکر انکشاف این معنی در جنابِ قدس خداوندی جل سلطانہ تبقدیم
رسانید و خواہان مزید بر مزید باشید لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ۔ دو ہزار
روپیہ نیاز و ہدایاے متعددہ دیگر بہ واسطہ بی بی جیو و فقیر زادہا موافق فرد
علیحدہ خصوص قرآن مجید و رحل کہ ہر دو غیر مکرر تحفہ اند فرستادہ بودند رسید
و سبب خوش وقتیہا گردید۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم۔ فی ذکر احکام القبور من التسنیم و
التسطیح التجصیص و البناء و الکتابۃ علیہا۔

قال فی غایۃ السروجی و یسنم القبر و لا یسطح اے لا یربع و بہ
قال موسیٰ بن طلحہ و زید بن ابی حبیب و الثوری و اللیث و مالک
و ابن حنبل و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہم و قال الشافعی یسطح
و مثلہ عن مالک فی الجلاب للجمہور ما روی البخاری فی صحیحہ
عن سفیان التمار انہ رای قبر النبی علیہ السلام مسنما و مسند
البخاری عن النخعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنم قبرہ

marfat.com

وعن محمد بن علی ان قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لستم وعن الشعبی
قال رایت قبور شہداء احد مسنمۃ وعن محمد بن الحنفیہ انہ جعل
قبر ابن عباس مسنما، اختار التسنیم ابو علی الطبری وابو علی ابن
ابی ہریرۃ والجوینی والغزالی والرویانی والسنجی وذکر القاضی حسین
اتفاقہم علیہ وخالفوا الشافعی رحمۃ اللہ من ذلک فان قیل فقد
روی الترمذی عن ابی الہیاج الاسدی واسمہ حیان قال قال
لی علی الا ابعثک علی ما بعثنی اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا
ادع قبرا مشرفا الا سویتہ ولا تمثالا ان طمستہ قیل لہ المراد بہ ہذہ
المشرفۃ المبنیۃ التی یطلب بہا المباہات انتہی۔ وقال فی البحر یسنم
قدر شبر وقیل قدر اربع اصابع۔ وما ورد فی الصحیح من حدیث علی رضی
اللہ عنہ ان لا ادع قبرا مشرفا الا سویتہ فمحمول علی ما زاد علی قدر
التسنیم المنتہی۔ وقال مولانا علی القاری فی شرح المشکوۃ قال العلماء
یستحب ان یرفع القبر قدر شبر ویکرہ فوق ذلک ویستحب الہدم فی
قدرہ خلاف قیل الی الارض تغلیظا وہذا اقرب الی اللفظ او لفظ
الحدیث من البنویۃ وقال ابن الہمام ہذا الحدیث محمول علی ما
کانوا یفعلونہ من تعلیۃ القبور بالبناء الحسن العالی ولیس مرادنا
ذلک فی تسنیم القبر بل قدر ما یمیز عن الارض ویتمیز عنہا واللہ سبحانہ
اعلم رواہ مسلم قال مبارک رواہ ابو داود والترمذی والنسائی
وعن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر

marfat.com

وَ ان یبنی علیہ قال فی الازھار والنھی عَنْ تجصیص القبر لِلْکراھَۃ وھو یتناول البناء بذالک وتجصیص وجھہ والنھی فی البناء للکراھۃ ان کان فی ملکہ وَ للحرمَۃِ فِی المقبرۃ المسبلۃ ویجب الھدم و ان کان مسجدا انتھی کلامہ۔ والیضًا یکرہ تجصیص القبر وَ البناء علیہ فی حریمہ وَ خارجہ لغیر ان خشی نبش اوحفر سبع او ھدم سبل لم یکن البناء وَ التجصیص مکروھًا بل قد نظر اما مرّ وسیعلم من ھدم ما فی المسبلہ حرمۃ البناء فیھا اذا لاصل انہ لا یھدم الا ما حرم وضعہ کذا فی التحفۃ والیضًا یکرہ الکتابۃ علی القبر لما روی عن النبی صلیّ اللہ علیہ وسلّم انہٗ نھی عن تجصیص القبر وان یبنی علیہ وان یکتب علیہ وان یعطّا ولو بنیَ علیہ ھدم ان کانت القبر مسبلۃ وان کان القبر فی ملک فلا کذا فی شرح الوجیز وکذا لو اوصی ان یبنی مسبلۃ للمسلمین لم ینفذ وذلک حرام وان کان فی ملکہ فھو مکروہ کما فی السراج الوھاج والیضا یحرم البناء علیہ للزینۃ لما رویناہ ویکرہ الاحکام بعد الدفن لان البناء للبقاء والقبر موضع الفناء لا الدفن فی مکان نبی فیہ قبلہ لعدم کونہ قبرا حقیقۃ بدونہ کذا فی البرھان شرح مواھب الرحمان۔

مکتوب ہفتاد و نہم ۔ بہ بی بی عرب خانم مرحومہ در تحریص بر طلب ومحبت فقرا ومدح کلام حضرت مجدد الف ثانی وبیان آنکہ طریق مرضی ومحبوب درین زمانہ طریق اکابر ماست۔

marfat.com

والدهٔ مهربان من. بورودِ عنایت نامه گرامی مسرور گردید. او سبحانهٗ
وردطلب خود و محبت دوستانِ خود روز افزون کناد. عزیزی می فرماید خداوندا
مرا ازین قوم گردان یا از نظاره کنانِ این قوم گردان که قوم دیگر را طاقت
نه دارم الحمد للّٰه که این معنی در نهاد آن مشفقه کائن است و شفقت خاص به فقرا
معلوم می شود. خوش گفت سه

گر دمستان گردِ او گر کم رسد پوے رسد گرچه بوے هم نباشد روے آنجا بس است

از غایتِ حسن ظن طلب تعلین این عاصی نموده بودند الامرُ فوقَ الادب دانسته
فرستاده شد جاے آن است که این معنی ازین جانب به وقوع آید چه آن جناب را
نسبتِ جزئیت به آن سرورِ دین و دنیاست علیه و علی آله من الصلوٰة افضلها
و من التسلیمات اکملها بهر حال رضامندی ایشان منظور داشته این بے ادبی
نموده شد. دیگر بعضے مکاتیب از مکتوباتِ قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی
انتخاب نموده شد. یقین که بمطالعه خاص خواهد درآورد و اطلاع خواهند بخشید
این قسم دقایق این راه درین اواخر الزمان در کتب دیگر دیده نمی شود و اکثر فقرا
این وقت غرقِ دعوت و تسخیر خلایق را منظور داشته ریاضتهاے شاقه اختیار
کرده اند و بهمیں نیت چلها و خلوتها می نشینند و جمعے دیگر سماع و رقص را کار مسنونات
شرعیه ست دیدن خود کرده خود بار ارواج داده اند و طریق مرضی و محبوب درین زمانه
طریقِ اکابرِ ماست که جامع جمیع طرق ست. الا این بزرگواران امورے را که موجب
امتیاز ست نزد عوام کالانعام قصداً پس پشت داده اند و در تستر احوال و اخلاص
تلبس که خلاصهٔ احوالات ست مبالغه تمام دارند. لیکن چه توان کرد که ازین معامله کسے

marfat.com

واقف شد بزرگے می فرمایند ؎

پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز
بسوخت عقل زحیرت کہ این چہ بوالعجبی است

مکتوب ہشتادم بہ سلطانِ وقت در فضیلتِ ذکر و تلاوت و سفارش بعضے

احبہ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَۃً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ وَاَخْرَجَ ابْنِ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنْ کَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ وَالذِّکْرِ لَوْلَا ذٰلِکَ مَا اَمَرَ النَّاسَ بِالصَّلٰوۃِ وَالْقِتَالِ اِنَّہٗ قَدْ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالذِّکْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔ اکثرین خیر خواہان بہ عرض والا می رساند کہ بعضے ادعیہ ماثورہ کہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در حین قتال بہ ثبوت پیوستہ مصحوب کمالات دستگاہ میر محمد عارف کہ از دعا گویان قدیمی است و متوجہ ملازمت معلی ارسال داشتہ آمد لقین کہ بمطالعہ خاص خواہند

درآمد و این حقیر سبب محرومی ملازمت خود را برکات سعادت برساند منتظر اشارہ ہست قَالَ الشَّیْخُ الْعَالِمُ الْعَارِفُ الْکَامِلُ الشَّہِیْرُ فِی الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ لِشَیْخِ الشَّعْرَانِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ بِسِرِّہِ الْاَقْدَسِ فِیْ کِتَابِہِ الْمُسَمّٰی بِالطَّبَقَاتِ اَوْ رُبَّمَا اَنْعَمَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ عَلٰی مَحَبَّتِیْ لِوِلَایَۃِ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَمُشَارَکَتِیْ لَہُمْ فِی الْمُہِمَّاتِ وَالْاَمْرَاضِ لَاسِیَّمَا السُّلْطَانُ الْاَعْظَمُ وَقَدْ مَرِضَتْ لِمَرَضِہٖ مَرَّتَیْنِ وَضَرَبَتْ عَلٰی مَفَاصِلِ رِجْلِیْ مِرَارًا اَخِرُہَا فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ سَنَۃَ اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ وَسَبْعِمِائَۃٍ لَمَّا سَافَرَ لِقِتَالِ الرَّوَافِضِ وَمَلَکْتُ مَرِیْضًا مِنْ اَوَّلِ رَمَضَانَ اِلٰی اٰخِرِہٖ فَلَمَّا شَفَی السُّلْطَانُ شُفِیْتُ تَمَّ کَلَامُہٗ حضرت سلامت برادر دینی میر محمد عارف امیدوار است کہ مورد عنایات والطاف بادشاہانہ

marfat.com

گردد فَاتَّهُ شَابٌ نَشَاءَ فِی عِبَادَةِ اللّٰهِ ۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و یکم ۔ بہ ملا محمد امین حافظ آبادی در تحریص بر ارتباطِ معنوی وطلب ترقی وبیان بعضے کمالات بہ طریقِ اجمال وذکر احوال بعضے

حامدا ومصلیا۔ برادر طریق فضائل وکمالات دستگاہ ملا محمد امین ازین عاصی دور افتادہ سلام عافیت انجام در معرضِ قبول آوردہ مشتاق دانند آن ہنگام کہ متوجہ آن حدود بہ دعائے وسلامتی یاد نہ نمودہ اند موانع جز استغراق مطلوب حقیقی جل شانہٗ امر دیگر مباد۔ بہر حال از ارتباط معنویہ را دراز دیاد دارند کہ مدارِ کار بر آن است وشب وروز خواہانِ ترقی بود مَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاہُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ شنیدہ باشند بالجملہ سعی نمایند کہ از اسم الظاہر عروج نمودہ بہ سیر اسم الباطن کہ معبر بہ ولایت علیا است برسند تا ہر دو بازوئے طیران درست گردد۔ بعد ازان بمحض فضل خداوندی عز شانہٗ از جمیع صفات وشیون برآمدہ بہ ذاتِ بحت کہ معرّا است از نسبت واعتبارات وواصل عریانے از لوازم آن مقام است مستبعد گردند۔ ع

این کارِ دولت است کنون تا کرا دہند

دیگر سعادت آثار میان شیر محمد بدخولِ طریقہ علیہ استفادہ یافتہ ظاہر البشما معرفتی ہم دارد لوازم ہم پرکمیا را بجا خواہند آورد وبتوجہاتِ باطنیہ ممد ومعاون خواہند بود۔ دیگر از حقیقتِ احوالات ظاہری وباطنی خویش اطلاع می دادہ باشند کہ بارِ عیش توجہاتِ غائبانہ است وہیچ کس داخلِ طریق نشدہ است یا نہ اگر شدہ بچہ کیفیت است مفصلاً خواہند نوشت کہ خاطر نگران است۔ دیگر خدمت حقائق آگاہ حافظ محمد شریف درین نوبت امتیاز تمام در یاران حاصل کردند وبکشارات خاص مشرف

marfat.com

کنند. چنانچه از حقیقت کعبه و حقیقتِ قرآن مجید و اسرار خلت بهره تام گرفتند
بالجمله کارِ ایشان از اکثرِ یاران گذشت ۔ و میان محمد باقر هم آن قدر ترقی نمودند
که چه بنویسد بالجمله کار سنین را درین مدتِ قلیله قطع کرد ۔ والسلام۔

مکتوب هشتاد و دویم ۔ به حقائق آگاه صوفی سعد الله کابلی در بیان
ترقیات اصحاب نویش و ذکر متوسل شدن حاجی اسد الله وزیر آبادی به آن حضرت
و مسیر شدن شبانه یعنی یاران به بشارت عالمیه ۔

برادرِ گرامی حقائق آگاه صوفی سعد الله از حقیقتِ صلوٰة بهره وافر
گرفته متوجه فوق باشند کتابهائے شما رسیده و در فرستادن جواب توقف
می شود معذور خواهند داشت ۔ درین روز یان چهار کس از یاران این فقیر
حقیقت صلوٰة فرمودند و بعضے الحاق بحقیقت الحقائق هم نشان دادند معامله
محبت درین آوان به نوعِ دیگر است ۔ امیدواریم که آن برادر گرامی از زاویهٔ بیت
بهره ازین کمالات برداشته باشند ترقیات یاران این فقیر از هر من الشمس گشته
یاران جاهائے دیگر حسرت ها دارند زود تر برسند که ما منتظر شمائیم کتابتے که
مصحوب خواجه خوض ارسال داشته بودند به مطالعه در آمد وقت جواب نوشتن
کم شده ۔ آنچه از ملاقات نمودن به شاهزاده نوشته بودند مبارک است بعد از
استخاره ملاقات بکنند و به پسران شیخ میر نیز ملاقات نمایند و به حقائق آگاه
حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد صالح سلام فقیر رسانند و یارانے که پیش شما
داخلِ طریقه گشته اند به سلام مخصوص اند ۔ حاجی اسد الله از خلفائے شیخ آدم
که در وزیر آباد می باشد به فقیر متوسل شد و سه چهار توجه ازین عاصی گرفت

marfat.com

خیلے محظوظ رفت۔ بہ اخوی خواجہ محمد شریف سلام رسانند و بگویند کہ سلام فقیر
بہ شیخ عبد العلیم رسانند و ظاہر سازند کہ حاجی اسد اللہ وزیر آبادی کہ از اعاظم خلفاء
شیخ آدم ہست خاصہ پیش فقیر داخل طریقہ علیہ احمدیہ معصومیہ گشت و خیلے محظوظ شد
و بہ پسر شیخ آدم کہ شیخ اولیا نام دارد و کتابتے نوشتہ فرستاد کہ من استفادہ کردم
شما را ہم اگر طلب حق باشد آمدہ خدا طلبی نمایند و در خانقاہ شیخ آدم ہم شورے
برخاستہ بہت حضرت ایشان ہم از توجہ گرفتن ادب یار خوش وقت شدند از مضمون
این کتابت مثل خواجہ محمد شریف و خال بیگ و تیمور بیگ را مطلع خواہند ساخت
کہ از ترقیات یاران این مسکین مطلع گردند در خانقاہ طرفہ شورے بہت بہ میان محمد
باقر لاہوری غائبانہ حضرت ایشان بشارات حقیقت صلوٰۃ و مقامے کہ فوق آن است
سر و لحوق بہ حقیقت الحقائق نوشتند بعد از رسیدن بہ صحبت بعض اسرار ہا دیگر فرمودند و سلام

مکتوب ہشتاد و سیوم

نیز بہ مومی الیہ در ذکر دخول بادشاہ دین پناہ
در ین طریقہ و ہجوم اہل طلب۔

لہ الحمد علی لغمائہ۔ کمالات دستگاہ معارف پناہگاہ صوفی سعد اللہ بہ اعلا
مراتب کمال و تکمیل برسند۔ مخفی نہ ماند کہ بادشاہ بہ دخول طریقہ علیہ مشرف گشتہ
بسیار متاثر گشت سہ صحبت یا حضرت ایشان داشت۔ چون شاہجہان وفات یافت
بہ حضرت ضرور متوجہ اکبر آباد گشت۔ دیگر از ہجوم اہل طلب کہ مانند مور و ملخ غلو دارند
چہ نویسد کہ از حیطہ نوشتن خارج ہمت فقیر در خانہ عبد الرحمان سلطان سکونت
دارد از غایت اخلاص بجد شدہ بخانہ خود آوردہ بسیار خدمت گاری می نماید
حضرت ایشان بعد از چند روز ظاہراً متوجہ آن حدود گردند و فقیر در رفتن متردد است

marfat.com

بعض یاران باعث اند که شما ہمین جا اقامت نمایند و معالجہ مریض نمودہ بہ وطن
رسید ظاہرا ماندہ شود اما متعین نیست۔ والسلام۔

مکتوب ہشتاد و چہارم نیز بہ مشارٌ الیہ در جواب مکتوب او کہ از انکشاف
حقیقتِ قرآنی وغیرآن نوشتہ بود۔

حامداً ومصلیاً۔ کمالات اکتساب ذوالمعارف العالیہ والحالات القویہ
صوفی سعد اللہ بہ جمیع خصائص وکمالات طریقہ احمدیہ معصومیہ بہرہ ور باشند کتابت
شما باکتابت فضائل پناہ شیخ عبد الباقی رسیدہ مضامین ہر کدام معلوم گردید
زادکم اللہ سبحانہ ذوقاً وشوقاً۔ آنچہ از انکشاف حقیقت قرآن وغیرآن مندرج
بود بہ وضوح انجامید۔ حقیقتِ قرآنی بس مقامے ہست عالی۔ منشاء آن وسعت
بے چونی ہست کہ بذاتِ غیب متعلق ہست حق سبحانہ بہرہ ازان کامل روزی گردانا
ملاحظہ وسعت برادر خود خواہند نمود کہ از لوازم آن حقیقت ہست چون قاصد
سر راہ بود بہ ضرورت بر چند کلمہ اختصار افتاد و متعاقب انشاء اللہ تعالےٰ
کتابت حضرت ایشان وجواب کتابت کمالات پناہ میاں شیخ عبد الباقی فرستادہ
خواہد شد۔ والسلام۔

مکتوب ہشتاد و پنجم۔ در ذکر ملا محمد محسن سیالکوٹی

باسمہ سبحانہ۔ حامداً ومصلیاً۔ سلام وتحیہ از ین عاجز مسکین قبول فرمایند
چون کمالات دستگاہ شیخ محمد محسن سیالکوتی کہ خود را در اعلاء کلمۂ حق فدا
ساختہ ہست وامر معروف ونہی منکر شیوۂ مرضیۂ اوست بہ جہت تبلیغ بعضے
امورِ دینی متوجہ ملازمت ہست بنا بر آن بہ این چند کلمہ دراز نفسی نمود معاف خواہند فرمود۔

marfat.com

و یک مکتوبے از مکاتیب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ مناسب است
بہ خدمت گرامی فرستادہ شد بہ مطالعہ شریف خواہند در آمد امید کہ نافع آید۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و ششم

بہ عاشور بیگ در تحلیل بردوام ذکر و نکوہش بر ترک آشنائی فقرا۔

برادر طریقت صلاح آثار عاشور بیگ چندان بذکر قلبی مداومت نماید کہ دل را استغراق تام در مطلوب میسر شود بحدے کہ اگر بہ تکلف یاد ماسوا نماید بہ یادش نیاید۔ این حالت متبر بہ فنائے قلب است دیگر مدتے است کہ از شما ہیچ خبرے نہ رسیدہ است از احوال خویش آگاہ می ساختہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ دیگر صحبت حقایق آگاہ صوفی سعد اللہ مغتنم شمردہ گاہ گاہ می رسیدہ باشند کہ از یاران خاص است و بہ ہمیشہ خود خواہند گفت کہ با فقرا آشنائی کردہ باز قطع نمودن خوب نیست احتمال ضرر غالب است۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و ہفتم

در جواب مکتوب او کہ اثر متضمن معارف بلند بودہ۔

بعد الحمد و الصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات می رساند کتابتے کہ از راہ محبت فرستادہ بودند رسیدہ مسرت بخش گردید از مدرک شدن حقیقت قرآنی نبسا و انبساط وسعت بے کیفی آن و اتحاد زیادتی با حقیقت فقیر و ولایت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و زیادتی مناسبت بہ اخفی و یافتن معاملہ تفضیل بہرہ یافتن از محبت و یافتن پرتوے از حقیقت صلوٰۃ بر باطن شما و ظاہر شدن تفوق آن حقیقت قرآنی کہ نوشتہ بودند ہمہ بہ وضوح پیوست از کرم او تعالےٰ چہ عجب کہ بندہ را بہ خصائص نعم مخصوص سازد و بمزایا ممتاز گرداند اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ

marfat.com

المغفرة مامول از دوستان دعا است۔ والسلام۔

مکتوب ہشتاد و ہشتم۔ بہ شیخ محمد تھانیسری۔ در تعزیت۔

نہ الحمد علی کل حال۔ جناب برادر گرامی میاں شیخ محمد سلام و تحیہ و معروض قبول آرند۔ و درین درد و مصیبت کہ درین کبر سن بہ شمار دادہ است شریک خود دانند و از کیفیت رود داد مشروحاً اطلاع بخشند و در جمیع امور ممد و معاون خود دانند تاخیر در مراسلت و اجوبہ بیشتر بہ واسطہ عدم اطلاع است بر روندگان آن حدود و از راہ غفلت نیست و چگونہ غفلت را گنجایش باشد کہ اتحاد خاص بہ شما کہ این ہست مع ہذا از ادائے حقوق کما حقہ متصریم معذوری داشتہ باشد۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و نہم۔ ارسل الی محمد بن سلیمان المکی فی فضل حواء الحرم و مدح ہذہ الطریقۃ العلیہ۔

نحمد اللہ حق حمدہ۔ ونصلی ونسلم علی رسولہ وعبدہ وعلی آلہ وصحبہ رجوم الہدی ونجوم الہدی الکرام الاعلام ما جرت بذکرہ وذکرہم جیاد الاقلام فی میادین الاعلام وتہدی سلاما الطف من لقاء الحبیب واطرف من مناولۃ اللبیب الی جناب واسطۃ عقد الریاسۃ ومطلع شموس الفراسۃ ذی المقام الاسمی الذی یتقاصر عنہ عوالی الہمم ویقدر البالغ اعلی واسمی مراتب اعظم السائلین فی العالم ذکرہ حتی صار اشہر من نار علی علم الحجاز من بحور علوم المنقول منہا والمعقول لالی الجواہر وجواہر الالی والجائز قصبات السبق فی حلبۃ معانی الایام واللیالی علامۃ العلماء الحج الذی لا ینتہی

marfat.com

ولكل لجّ ساحل الملاذ المهمام جمال الدنيا والدين الشيخ محمد بن سليمان
سلمه الله وادام رياض علوم الناضره بانوار بيانه مشرفة للطالبين و
بحار معروفه المعروف من فيض منانه متدفقة للراغبين. وبعد فالداعى
على زبر المزبور طى المسطور المنشور اهداء السلام عليكم ورحمة الله
وبركاته على الدوام والقيام بوظائف الاخوة القديمه فى الاوقات
الحالية الصافيه والازمنة الرائقة الانقه الخوالى التى تطعناها فى
حمى ميادين الانبساط ونهل ليشبعا خرون فضل ولم يكن مسبها الا فى
سهول الوصال حيث كانت الارواح قبل الاشباح جنود مجندة
كما فى الاحاديث المرفوعة المعروفة المسندة وهذا النهر ولله
الحمد من ذلك الحبر وماضرنا لبعد المسافة بيننا سرائركم تسرى
الينا فتلتقى وباشاع وداع وشغف الاسماع ونشط الطباع ووقع عليه
الطبات والاتفاق بين اهل الخلاف والوفاق ما خولتموه من كرائم
الخلال المرضية ومختموه من تويم السير على سنن السيرة السنة
السنية المرضية وهذه لنعمة كبرى وغاية قصوى وعاجل بشرى
وثناء الاخيار عنوان صحيفة المؤمن يوم القيمة كما ورد فى الاخبار
فيحسن نشرها ليستحب حرز قناع سترها مع صميمة الاعلام بالحب فى الله
المامور بذكره وتضويع نشوهطره ومجاورتكم بجوار ذلك الحرم الامين
وانتظامكم فى سلسلة الشمين المتين وذلك هو الفوز المبين بالقيام
باداب واتزام زكوة نصابه محط الامنيات ومنتهى الرغبات و

marfat.com

مهبط التنزلات والبركات فمن ثمة لم تنزل الافئدة إلى الوفود
عليه طلل له بيد فهل مشاقه ملناحة ولم تزح الارواح إلى رواح
مراحه نادين الى المولى سبحانه اكف الفراعشة والابتهال فى بلوغ
نهاية المارب والامال من الدوام على التزام الطريقة السنية
النقشبندية الاحمدية التى اساس عمادها ومركز عمودها متابعة
الكتاب والسنة ومجانبة البدعة ولو كانت فى الجملة مستحبة كما
يعلمه من سير سير السلف الصالح وافتق اثارهم من اهل العناية
فهى اقرب طرق السيادة الصوفية المرضية ارباب المراتب العليه
على جزيل مددها وجليل مددها مسلكا ونهاية واليق اهل الزمان
والنسب بابناء الاوان لا نفرادها لمزيد اختصاص وكمال اختصاص
من اندراج النهاية فى البداية وهى فى حلقة ذلك البرهان غاية
الغاية وقد صح الخبر المروى وهو فى التنويه يكفى خير الذكر الحقى و
كذلك الاجتماع فى ذلك الحرم الميمون الامن على احسن حال والغنم
بال ثم مهما كانت حاجة تعرض إلى سلطان زماننا ملك بلادنا مما
يتعلق بخدمة الحرم الحرام وجيرانه الكرام فلابد وان تشرفونا
بالاعلام بذلك والتنبيه على ماهنالك لنتشرف بخدمة وتنظيم
فى سلك خدمته هذا وقد رقمنا صحيفة نعرض على مولانا الشريف
عماد حرم الله تعالى المنيف الورلف روما للاتصال بجنابه وطلبا
للتوصل الى خطابه وكتابه فيكون جوابه وجوابكم تفضلا حاصل

marfat.com

او ثواب الدلالة علی الخیر محصلا و تقریبوہ منا السلام و رحمة اللہ و برکاتہ والمکاتبة کما قیل بعض المشاهدة و بلوغ السلام من التلاق والسلام علیکم و رحمة اللہ و برکاته و علیٰ من حل بالنادی و اقام بذالك الوادی وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد و آله و اصحابه وسلم اولا و اخرا۔

مکتوب نوزدہم۔ بہ حقایق آگاہ شیخ بایزید سہارنپوری در تحریص بر زیارت روضہ ہائے باسمہ سبحانہ حقایق و معارف آگاہ ازین مشتاق دیدار سلام و تحیہ در معرض قبول آرند مدتے شد کہ بتقریب زیارت روضہائے متبرکہ سیری باین دیار نہ کشیدہ اند۔ ع انتظار از حد گذشت احباب را۔

اما ارتباطہائے معنویہ مقتضی آن است کہ گاہ گاہے محبان را بہ ملاقات فائض البرکات خوش وقت می ساختہ باشند ؎

مابدان مقصد اعلیٰ نتوانیم رسید ہم مگر لطف شما پیش نہد گامے چند

صحیفہ شریفہ رسید و لذات روحانی بخشید۔ والسلام۔

مکتوب نودویکم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بیان آنکہ مدار بر باطن است۔

باسمہ سبحانہ حقایق و معارف آگاہا۔ بہ وصول ملاطفہ گرامی مبتہج و مسرور گردید۔ خاطر بجانب شما ہمیشہ نگران می باشد اگرچہ در ظاہر در بعضے احیان نسیان واقع شدہ باشد لیکن مدار بر باطن است خوش گفت ؎

مابرون را ننگریم و قال را ما درون را بنگریم و حال را

فقیر زادہا سلام می رسانند مخدوم زادہا بکمال برسند۔ والسلام

marfat.com

مکتوب نود و دویم۔ نیز بموی الیہ در بیان خلاصہ سلوک حضرت مجدد الف ثانیؒ

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ از جمیع مراتب ظلال و اصول گذرانیدہ بہ وصول حضرت احدیت مجردہ کہ منزہ است از شیون و اعتبارات مشرف و مستعد سازاد و بحرمت من مازاغ بصرہ وما طغیٰ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات العلیٰ۔ این کمال از کمالات مرتبہ نبوت علیٰ مصدرہا السلام نامی ہست و از ولایات ثلثہ صغریٰ و ولایت کبریٰ و ولایت علیا باشد برتر واقع شدہ است چہ ولایت صغریٰ تعلق بہ ظلال اسماء و صفات دارد ولایت کبریٰ و ولایت علیا ہر دو بہ اصول اسماء و صفات متعلق اند و فوق آنہا نیست مگر کمالات نبوت کہ در ان جا ظہور ذات بحت ہست علی الدوام۔ این ہست بیان خلاصہ سلوک حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ مکتوب شریف رسیدہ باعث خوش وقتی گردید۔ ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

قبلہ گاہی حضرت میانجیو را از صعب در گلو بہم رسیدہ بود للہ سبحانہ الحمد والمنۃ کہ بعافیت مبدل شد۔ والسلام۔

مکتوب نود و سیوم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در فضیلت ارتباط معنویہ۔

لہ الحمد۔ عرفان پناہا۔ عجب چیزے ہست اشتیاق طرفین بحد کمال و بحسب صورت اتفاق نمی افتد لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔ و ازین ہم عجب تر آنکہ کتابت یکے بہ دیگرے نمی رسد۔ کتابہائے شما خوب تواتر می رسند ہر چند فقیر مقصر است در ارسال جواب لیکن باوجود آن بارہا جواب نوشتہ ارسال داشتہ۔ سبب عدم وصول تا چہ باشد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ بعد از آمدن لاہور در کتابت نوشتہ شد

marfat.com

دلیشمانہ رسید الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ آنا للہ سبحانہ الحمد کہ ارتباط معنویہ روز افزون ہست وھو المطلب الاقصیٰ والغایۃ ہست۔ خوش گفت ؎

آسودہ شبے باید خوش مہتابے تا با تو حکایت کنم از ہر بابے

والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم۔

مکتوب نود و چہارم۔ نیز بمشارٌ الیہ در بیان آنکہ جلال جمال را مساوی باید یافت بلکہ از جلال بیشتر راضی باید شد۔

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ کتابتے کہ آن فضائل مآب کمالات انتساب بہ این احقر درویشان ارسال داشتہ بودند در حین اوقات رسیدہ سبب خوش وقتی گردید للہ سبحانہ الحمد کہ دوستان خدا جل شانہٗ این دور از کار را گاہے بخاطر خود راہ می دہند و بچند کلمہ ارشاد می فرمایند۔ لیکن استماع واقع کہ درین روزہا از بعضے مقتدیان لسنیت بخاندان شما بہ وقوع آمدہ ہست موجب بے حد اندوہ گشتہ۔ زیرا کہ چون فعل جمیل مطلق ہست و ہر چہ از ان طرف بر سد ہر چند بظاہر تلخ نماید فی الحقیقت عین خوبی و بہبودی ہست۔ عاشقان صادق جلال و جمال را مساوی می یابند بلکہ از جلال بیشتر راضی و خوش وقت اند۔ خوش گفت ؎

من از تو روے نہ پیچم گرم بیازاری کہ خوش بود ز عزیزان تحمل خواری

جعلنا اللہ سبحانہ وایاکم من المحبین الصادقین والسلام

مکتوب نود و پنجم۔ نیز بمشارٌ الیہ در فضیلت قرب معنوی۔

باسمہ سبحانہ نحمدہٗ ونصلی ونسلم بسلام۔ ملاطفت انجام بہ جناب آن برادر گرامی معارف آگاہی در معرض قبول افتد صحائف شریفہ اکثر می رسند و بہ سبب

marfat.com

عدم علم به متردد بین آن حدود در جوابها توقف واقع می شود۔ می داشته باشند که خصوصیتِ شما نه ازان قبیل است که موقوف بر سمیاتِ ظاهر باشد ارتباط و قربِ معنویه بمشیت سبحانہٗ روز افزون است اظہار اشتیاق ملاقات نموده بودند این جانب را نیز مشتاق دانند وحدیث وانا الیهم لاشد شوقا برخوانند الامور مرهونة باوقاتها اخوی شیخ بہاء الدین ومحمد کاظم سلام خوانند۔ والسلام۔

مکتوب نود و ششم۔ به خواجہ محمد شریف بخاری در جواب مکتوب او۔

باسمہ سبحانہ۔ کمالات دستگاہی خواجہ بیرنگ به استقامت باشند مکتوب شما رسید و واقعہ عالی که شب برات دیده بودند بمطالعه در آمد وسبب لذاتِ معنویه گردید حق سبحانہ وتعالیٰ همیشه به جمعیت وعافیت دارد۔ والسلام

مکتوب نود و هفتم۔ نیز به مشارٌ الیه در فضائلِ محبتِ فقرا وخدمتِ ایشان ومیان آنکه برابر معیت هیچ بشارت نیست

حامداً ومصلیاً۔ حقائق آگاه برادر گرامی خواجہ محمد شریف بجمیع کمالات که خاصه حضرت مجدد الف ثانی است بهره مند گردند۔ مجتبے که نصیب وقتِ شما است خیلے عزیز دانند وطلب زیادتی نمایند۔ هر که از جهان آباد می آید می آید آن قدر از شما اظهار رضامندی می نماید که از نوشتن خارج است خصوصاً حاجی یوسف وملا ابوالحسن آن قدر مملو احسان واشفاق شما اند که چه نویسد خوش وقتی فقرا باعث ترقیاتِ دارین است۔ آن را امر سهل نه دانند حق سبحانہ وتعالےٰ عنایت است که درحق شما کرده است وشما را از جمیع یاران امتیاز داده برابر محبتِ شما هیچ بشارتے نیست۔ والسلام۔

marfat.com

مکتوب نود و ہشتم ۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در فضیلت ارتباط معنوی ۔

لہ الحمد۔ کمالات دستگاہی برادر گرامی خواجہ محمد شریف ہموارہ باستقامت باشند ذکر خیر شما اکثر غائبانہ می شود و سبب امیدواریہا مے گردد۔ و مکاتیب گرامی بتعاقب یک دیگر برسند و گاہے در جواب کوتاہی می شود معذور می دارشتہ باشند۔ عمدہ کار ارتباط معنوی است۔ بحمد اللہ سبحانہ آن روز افزون است۔ درین روزہا نیازے کہ برائے فقیر حضرت والدہ ماجدہ فرستادہ بودند رسید فاتحہ خواندہ شد تقبل اللہ سبحانہ منکم۔ والسلام۔

مکتوب نود و نہم ۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در ذکر ترقیات یارانِ خویش و شمہ از خدامت و اخلاص میرزادہا۔

لہ الحمد۔ برادر دینی خواجہ محمد شریف بہ استقامت باشند کتابتے کہ فرستادہ بودند رسید للہ سبحانہ الحمد کہ روزگار خواجہ عبد اللہ صورت پذیرفت دیگر یارانِ این فقیر ترقیات عالی نمودہ اند۔ چنانچہ ہفت کس بہ حقیقت صلوٰۃ مشرف گشتہ اند و چہار کس بہ حقیقت الحقائق استعداد دارند لیران شیخ میر مرحوم آنچہ حق خدمت بود بجا آوردہ اند۔ چنانچہ در بازارہا پیادہ در رکاب فقیر می رفتہ اند پنج شش روپیہ از جانب خود بہ بعضے مردم روزینہ کردند و می خواہند کہ روضۂ منورہ را از سر نو تازہ سازند قریب دہ ہزار روپیہ خرج خواہد شد۔ والسلام۔

مکتوب صدم ۔ نیز بہ مومی الیہ در جواب وقایع روشن کہ نوشتہ بود۔

حامداً و مصلیاً۔ جناب حقائق آگاہ خواجہ محمد شریف سلام و تحیہ قبول نمایند کتابتے کہ بدست میر سید علی فرستادہ بودند رسید و کتابت کہ بحضرت ایشان

marfat.com

فرستادہ بودند رسانیدہ شد۔ نسبت خواجہ عبداللہ مبارک ہست در وقت خوش
از آن حضرت فاتحہ خواہد گرفت۔ انشاء اللہ تعالےٰ چند وقایع روشن کہ در مکتوب
حضرت جیوم رقوم بود بغایت روشن ہست و امیدوار بخش متعاقب بہ دستخط خاص جواب
حاصل نمودہ فرستادہ خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام۔

مکتوب صد و یکم نیز بمشارٌ الیہ در بیان فضل محبت۔

حامداً و مصلیاً۔ بخابت دستگاہ خواجہ محمد شریف بکمال جذبہ و سلوک متحقق
گشتہ بہ معارفے کہ فرق این در کمال اند واز ولایت صغریٰ مزیت دارند داخل ولایت
کبریٰ اند عروج نمایند محبت شما امید ہست کہ دقیقہ از دقایق را فروگذارد فان المرء
مع من احب۔ حامل مکتوب شیخ ابو الحسن کہ در خدمت فقیر بودہ است مرا بے بعضے
مطلبہا متوجہ آن حدود ہست۔ امیدوار شفقت و مہربانی شما است۔

مکتوب صد و دویم نیز بہ مشارٌ الیہ در فضل محبت اہل اللہ و مایناسب ذالک
لہ الحمد۔ امیدواریم کہ معاملہ باطنی آن برادر گرامی روز بروز آناً فاناً در
ترقی باشد۔ مجتے کہ حق تعالےٰ نصیب شما گردانیدہ ہست باعث غبطہ ہست امیدوار
باشند فان المرء مع من احب بشارتے ہست دور افتادگان را صحیفہ شریفہ
را عوض باقی رسانید و نیاز نامہ کہ حضرت ایشان مرسل بودہ بنظر مبارک
گذشت بدستخط خاص جواب قلمی فرمودہ اند للہ سبحانہ الحمد حضرت ایشان باضعفے
کہ روداده بود و تا دیر مانده درین روزہا روز بروز بہ تخفیف ہست چنانچہ آنحضرت
غسل کردہ اند و بیرون می آیند۔ دیگر نوشتہ بودند کہ برخوردار خواجہ عبداللہ را
داخل طریقہ سازند للہ سبحانہ الحمد کہ در سلک مریدان منسلک گشت۔ حامل رقیمہ

marfat.com

صلاح آثار صوفی سعد اللہ از یاران مخصوص است و تا چند گاہ در صحبت بسر بردہ است و کسب بعضے کمالات نیز کردہ است۔ چون جزوے قرض بر ذمہ خود دارد اگر تکلیف نباشد جزوے امداد بہ مشارٌ الیہ نمایند کہ موجب امر عظیم است۔ والسلام۔

مکتوب صد و سیوم ۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در میان آنکہ محبت جاذب جمیع کمالات است و تحریص بر صحبت و ذکر بعضے احبہ۔

الحمد۔ برادر گرامی حقایق آگاہ خواجہ محمد شریف امید است کہ از غایت محبت بہرہ از جمیع کمالات حاصل نمایند بلکہ بحکم المرء مع من احب بہ بشارات عظیمہ سر بلند گشتہ اند نہایتش ظہور بعضے مقامات تعلق بہ حضور دارد۔ اگر یکبارے بہ صحبت رسیدہ باز گردند چہ بلا زیباست۔ غائبانہ فقیر قصد دارد کہ از حضرت ایشان بشارت عظیم بگیرد موقوف بر وقت است۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقت خوش یافتہ التماس کردہ خواہد شد و فقیر ہم متوجہ خواہد بود۔ حقایق آگاہ میان شیخ پیر خیلے اظہار رضامندی از شما نمودہ بودند۔ این سبب فرحت تمام گردیدہ چنانچہ در حق بعضے یاران خدمتگار ہا و نوازشہا و دوستیہا نمودہ اند در حق مشارٌ الیہ بیش از بیش متوقع است و جناب کمالات دستگاہ میران سید اسرائیل ہم آنجا تشریف دارند اگر گاہے ملاقات بہ ایشان می شدہ باشد بسیار خوب است بالجملہ این دو عزیز از یاران مخصوص اند۔ السلام علیکم۔

مکتوب صد و چہارم ۔ نیز بہ مومی الیہ در فضل محبت و ارتباط معنوی۔ وما یناسب ذالک۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اللہ سبحانہ آن برادر گرامی را

marfat.com

بہ مراتب کمال و تکمیل موصوف دارد مکتوب مرغوب کہ از کمالِ اخلاص و محبت ارسال داشتہ بود بنظر رسیدہ خوش وقت ساخت۔ می باید کہ ہمیں منوال از احوالِ ظاہر و باطن خوش می نوشتہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ چون محبتِ شما با فقرا قوی است باعثِ امیدواری عظیم ہست الرجل مع من احب حدیث نبوی است علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام رابطہ معنوی ہر چند استوار بود از کمالاتِ باطنی بزرگان زیادہ از متصور نصیب وقت باشد۔ خوش گفت ؎

ہیچ نکشد نفس را جز ذلِ پیر　　سایۂ آن نفس کش را سخت گیر

از حضرت حق سبحانہ از دیاد این نسبت واسطہ خواہند کہ مدار کار ہمیں ست۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در عزائمِ اہلیہ او۔

باسمہ سبحانہ۔ مکتوب محبت اسلوب آن برادرِ گرامی رسید و خبرِ ارتحالِ والدۂ فرزندان شما سبب گرانیِ خاطر گردید و تاسف و تالم روداد رحمہا اللہ سبحانہ رحمۃ واسعہ۔ فاتحہ مغفرت در حق آن مرحومہ خواندہ شد و توجہ غائبانہ کردہ آمد اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ آن مغفورہ از معتقدات خاص حضرت ایشان قدس سرہٗ بودہ امیدواریہائے کثیرہ دربارۂ آن مغفورہ متوقع است در روضۂ منورہ جائے موجود بودہ لیکن در مسئلہ خالی از اشکال نیست اختیار دارند۔ والسلام۔

مکتوب صد و ششم۔ نیز بمشارٌ الیہ در بیان آنکہ عنایتے کہ متمثل بخلعت شود کتابت از اعطائے نسبت ہست۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ انواع عنایات حضرت خداوندی جلت عظمتہٗ شاملِ حالِ آن برادر دینی باد بالنبی العربی و آلہ الامجاد علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات

marfat.com

کتابت شریف شما رسیدہ سبب خوش وقتی گردید۔ آنچہ از وقایع نوشتہ بودند
بہ وضوح انجامید و باعث مسرت معنویہ گردید۔ می باید کہ ہمیں منوال از احوال
ظاہر و باطن می نوشتہ باشند واقعہ کہ اول کتابت مندرج بود بغایت مبارک
است و امید بخش است۔ عنایتے کہ متمثل بہ خلعت شود کفایت است از آنکہ نسبت
خاصہ خویش عطا نمودہ باشند و قایع دیگر ہمہ خوب و روشن بودند۔ چون حضرت
الیشان را چند روز ہست کہ ضعف بدنی عارض شدہ است بنابران در خدمت
عالی گذرانیدہ نہ شدہ است۔ انشاء اللہ تعالےٰ وقتے کہ صحت کامل رو دہد
حضور الیشان عرضداشت شما گذرانیدہ خواہد شد۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در ذکر توجہ غائبانہ کہ از حضرت
الیشان در حق او بہ وقوع آمدہ و تحریص بر وحدانی التوجہ بودن و اشارہ
ترقیات یاران خویش۔

للہ الحمد۔ حقایق آگاہ بنجابت دستگاہ خواجہ محمد شریف این فقیر را
بظاہر و باطن متوجہ خویش دانند و از دعوات غائبانہ غافل نہ شمرند شب جمعہ
گذشتہ در حضرت روضہ مقدسہ بجہت شما از حضرت الیشان دربارۂ توجہ
گرفتہ شد۔ امید کہ آثار آن ظاہر گردد۔ گاہے بہ جانب شما غائبانہ نظر کردہ می شود
شما را با خود خصوصیتے خاصہ می فہمد و بعضے کمالات بلند در حق شما متوہم می گردند اگر
قبلہ توجہ وحدانی ہست و پراگندہ نہ گشتہ۔ امید ہست کہ کار ہا سنین بہ ساعات منقضی
گردد۔ چنانچہ بعضے یاران کہ بہ فقیر می نشستند حضرت الیشان فرمودند کہ کار ہا سنین
آنہا در ساعات میسر شد۔ سعادت آثار ملاحضور معاً را بہ فنائے قلب رسانیدہ ہست

marfat.com

در اخلاص و فدویت بے نظیر امید کہ در حق مشار الیہ توجہات خاصہ دریغ نہ دارید۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتم ۔ بہ خان سعادت نشان محتشم خان در بیان آنکہ قول حضرت علی لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً و امثال آن ہنگام عروج است و در وقت نزول عارف محتاج بہ دلائل می گردد۔ و بیان آنکہ بہرہ وافر از مقام اثبات و قوف بر تمامیت معاملہ نفی ہست۔ و مجموع معامل نفی و اثبات بے قرانِ ولایت محمدی و ولایت ابراہیمی صورت نمی بندد۔

نحمدہ و نصلی و نسلم۔ مرحمت نامہ آن برادر مہربان کہ مشتمل بر وفور شفقت و الطاف بود در رسید۔ متضمن احوالات و واردات بودہ فرحت بر فرحت افزود ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

متوقع کہ ہمیشہ ازین قسم اذواق و مواجید کہ منتہائے ارباب کشف و شہود است محبان و خواہان را خوش وقت می ساختہ باشند۔ فانکم فی العالم مثل القلب والروح فی الجسد فی صلاحکم صلاح العالم۔ نوشتہ بودند کہ بعضے اوقات حالتہا رو می دہند کہ بے اختیار للتصدیق قول حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کہ لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً می شود۔ و مع ہذا فقدان بعد وقت ہست و کلما احس ببالک او خطر فی خیالک فاللہ سبحانہ وراء ذلک کمر شکن این حالت ہست۔ بغایت اصیل و بس بلند ہمت و در اصلاح آن اقل قلیل۔ لیکن این ہست کہ این معاملہ ہنگام عروج ہست فقط و وقت نزول عارف محتاج بدلائل و براہین می گردد و در رنگ عوام از اثر بہ مؤثر پے می برد و از دال بہ مدلول می گراید ع

marfat.com

گر بگویم شرح این بے حد شود

کریمہ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِی الْمَوْتٰی۔ گویا نشان حال آن مقام است و با وجود علیہ این وارد طلب ورا ار الورا ار نمودن و این مشہود داخل ہوا ساختن و تحت لا آوردن از بلندی استعداد و علو ہمت مشعر است فطوبیٰ لمن جمع بینہما باید دانست کہ سر حلقہ نفی حضرت خلیل الرحمٰن است علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیچ ذرہ از ذرہاے شرک نہ گذاشت کہ مسدود بگذاشت نہ ساخت۔ کریمہ وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ مؤید این معنی است۔ و تا تمام معاملہ نفی را قطع ننماید و از مقام خلت حظ وافر نہ گیرد از مقام اثبات کہ خاصہ حضرت پیغمبر ماست علیہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا بہرہ حاصل نہ کند۔ از انجاست کہ تجلی ذات بے تخلل صفات و شیون مخصوص بہ ولایت او علیہ الصلوٰۃ والسلام گشت۔ و دیگران را بہ تبعیت و وراثت تنزلے ازان ارزانی فرمودند و او علیہ الصلوٰۃ والسلام در دنیا برویت بصری مشرف گشت و دیگران را موعود بہ آخرت شد و غیرہ از الیقان کہ ثمرہ رویت است نصیب نہ شد حتی کہ بعضے محققان صوفیہ منع رویت قلبی کردہ اند برویت بصری خود چہ رسد سبحانہ اللہ بعضے از متصوفہ بہ ظہور شدیدہا قائل رویت بصری درین دار فانی شدہ و مخالف کتاب و سنت و سیر صالحین اختیار کردند ضلوا فاضلوا اضاعوا فاضاعوا برسر اصل سخن رویم و گویم کہ مجموع معاملہ نفی و اثبات بے اقتران ولایت محمدی و ولایت ابراہیمی علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام صحت نہ پذیرد و کمالات مقام خلت کہ تعلق بہ محیط دائرہ دارد بہ مرکز دائرہ کہ حاصل مقام محبوبیت است جمع نہ شود بوے از مقام اثبات بہ مشام جان نہ رسد۔

marfat.com

واجتماعِ این دو بحرِ محیط بے تصرفِ شیخ کامل ممکن الحصول نہ، بالجملہ طول صحبت
ورسوخِ تام ہر دو درکار اند الحمد للہ کہ رسوخ وفدویت تام دران برادر
بجنابِ حضرت پیر دستگیر مفہوم می شود۔ والسلام

مکتوب صد و نہم۔ بہ سید نور محمد بنگالی در بشارتِ معیت وتصفیہ عناصر اربعہ
واشارتے بہ ہیئتِ وحدانی۔

باسمہ سبحانہ۔ حامداً ومصلیاً۔ امابعد میران سید نور محمد معلوم نمایند کہ
دیروز در مجلسِ سلوک درحق شما بسیار امیدوار شدیم معیت خاص باخود یافتہ
شد وچنان متخیل گشت کہ معاملہ کہ تعلق بہ عالمِ خلق داشتہ یعنی تصفیہ وتنقیۂ
عناصر اربعہ منوط بودہ منقضی شدہ باشد والغیب عند اللہ سبحانہ الحال امیدوار
معاملہ کہ بہ ہیئتِ وحدانی تعلق دارد باشند وفقیر را بجانب خود متوجہ شناسند
وبہ دعائے سلامتی خاتمہ ممد ومعاون بوند۔ والسلام۔

مکتوب صد و دہم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بشارتِ مناسبت بہ لطیفہ اخفیٰ
ولطیفۂ خاک ودر دید قصور اعمال۔

للہ الحمد۔ امابعد۔ سیادت پناہ برادر گرامی میران سید نور محمد معلوم نمایند
کہ این فقیر از احوال شما غافل نیست وخواہانِ ترقیاتِ شما می باشد۔ قبل ازین بچند
گاہ مناسبتِ شما بہ لطیفۂ اخفیٰ کہ اعلیٰ ترین لطائف عالمِ امر است دریافتہ بود الحمد للہ
علیٰ ذٰلک واسرار نازکیہائے این لطیفہ از نوشتن وگفتن خارج است ولایتِ محمدی
علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تعلق بہ این لطیفہ دارد وزیر قدم آنحضرت است علیہ
الصلوٰۃ والسلام۔ چنانچہ شرح وبسط آن در مکتوبات قدسی آیات مندرج از انجا

marfat.com

تشفی نمایند وامروز در حلقۂ صبح مناسبت شما بہ لطیفہ خاک متوہم شد واین لطیفہ
راس در پیش لطائف عالم خلق است ومعاملہ کہ بہ او مربوط است فوق جمیع لطائف
عالم امر وخلق است کما حقق فی المکتوبات القدسیہ فلیراجع ھناک.
ہر چند این دور از کار را بر دید ویافت خود مطلقاً اعتماد نیست لیکن نظر بر
استقامت احوال وصدق طلب کہ نقد روزگار شما است حصول این معنی جائے
استبعاد نیست فطوبیٰ لکم وبشریٰ ومعاملہ کہ فوق جزء ارضی است بہ ہیئت
وحدانی النسانی مربوط است وتفصیل آنرا در مکتوب بیان طریق جدید در مکتوبات
قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی مبین است پیش فرزندے ارشدی محمد اعظم
سلمہ آن مکتوب تکرار نمایند وبکنہ آن برسند والسلام اولاً وآخراً۔

مکتوب صد ویازدہم - بہ خواجہ محمد شریف بخاری در جواب مکتوب او۔

باسمہ سبحانہ - مکتوب محبت اسلوب آن برادر گرامی رسیدہ خوش وقت
ساخت - از انوار وبرکات روزے چند کہ نوشتہ بودند معلوم شد وسبب انذات معنویہ
گردید بہ ہمین آئین احوال را نولیسان باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است والسلام۔

مکتوب صد ودوازدہم - نیز بہ مشارٌ الیہ در بیان فضائل محبت واخلاص۔

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ - اما بعد دو مکتوب محبت شما رسیدند
یکے را فرہاد بیگ رسانید وفہوہ بن نیز رسید جزاکم اللہ سبحانہ خیرا - محبت و
اخلاص کہ در نہاد شما از قدیم متمکن است اظہر من الشمس است لہذا امتیاز خاص
شما را فطوبیٰ لکم امیدواریہائے عظیمہ ہم در عقبیٰ وہم در دنیا در حق شما متوقع است
اگر فضائل وکمالات این محبت کما حقہ بنویسند در دفتر با گنجائی ندارد پس سخن کوتاہ باید والسلام

marfat.com

مکتوب صد و سیزدہم

نیز بہ مشارٌالیہ در فضائل محبت اہل اللہ۔

باسمہ سبحانہ۔ برادر قدیم بہ ترقیات دارین سربلند باشند کدام سعادت برابر آن تواند بود کہ کسے تمام عمر خود را در محبت بزرگان صرف کردہ باشد درین محبت شما را امتیاز تمام است و امیدواریہاے عظیمہ در حق شما متوقع است فضائل و کمالات این محبت در دفتر ہا نگنجد۔ لہٰذا عنانِ قلم را ازان باز داشت۔ والسلام۔

مکتوب صد و چہاردہم

نیز بہ مشارٌالیہ در جواب مکتوبے کہ از وقایع اعلیٰ نوشتہ بود۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ جناب نجابت دستگاہ برادر گرامی خواجہ محمد شریف از ین احقر سلام عافیت انجام مطالعہ نمایند۔ احوال این فقرا مقرون بخیر است۔ المسئول منہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم کتابتے کہ مصحوب ذہاد بیگ مرسل بود رسید باید کہ ہمیشہ من حوال احوال را نویسان باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است و آنچہ از وقایع روشن مندرج بود مطالعہ آن سبب امیدواریہاے غلیظہ گردید۔ دیگر سابقاً مصحوب سعادت آثار خان بیگ یک عصا متبرک کہ بہ استعمال حضرت ایشان در آمدہ بود بہ جہت شما فرستادہ بودیم معلوم نہ شد رسیدہ باشد یا نہ و ظاہر این است کہ نہ رسیدہ است و گرنہ شکرانہ این قسم نعمت بجا می آوردند و عجب است کہ ہیچ اشعار ننمودہ اند البتہ مطلع خواہند ساخت۔ والسلام۔

مکتوب صد و پانزدہم

نیز بہ مشارٌالیہ در بیان آنکہ عروج عناصر اربعہ بکمالات نبوت تعلق دارد و معاملہ ہیئت وحدانی منوط بحقیقت کعبہ ربانی است۔

لہ الحمد برادر گرامی خواجہ محمد شریف عناصر اربعہ را بہ تفصیلی کہ شنیدہ نمودہ از

marfat.com

کمالات ہیئت وحدانی انبیاء را وحظ وافر اخذ نمایند۔ عروج عناصر اربعہ بہ کمالات نبوت تعلق دارد و معاملہ ہیئت وحدانی منوط بہ حقیقت کعبۂ ربانی است و از گذشت آن حقیقت فرآنی است۔ و پس از وے حقیقت صلوٰۃ است للہ سبحانہ الحمد کہ جمیع از یاران فقیر بہ وصول این حقایق ثلثہ امتیاز دارند۔ امید کہ آن عزیز نیز بہ این خواص استسعاد یابند۔ حقایق اسکاد میان ظہور اللہ و فنا ئل آب میان عطاء اللہ می رسند صحبت ایشان را مغتنم خواہند شمرد۔ باقی حقایق را از میان ظہور اللہ زبانی معلوم خواہند کرد۔ والسلام۔

مکتوب صد و شانزدہم ۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بیان فنا و بقا بہ طریق اجمال

الحمد للہ و سلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ آن برادر گرامی را بہ عنایات و واردات خاصہ ممتاز داشتہ شربے از فنائے نفس کرامت فرماید۔ فنائے نفس وقتے میسر گردد کہ سالک وجود و توابع آن را از خود نفی نماید و این دید غالب آید بحدے کہ خود را معدوم محض داند از ہمہ صفات مثل جماد بے حس و حرکت باید۔ این زمان آنچہ در وے از وجود و صفات دیگر کہ از روے امانت بود ہمہ روے بزوال نمی آرد و وجود و صفات دیگر راجع بہ اصل خود کہ اسمے ہست از اسمائے الٰہی جل شانہٗ و مبدا و شونے ہست می گردد و فنا اتم حاصل روزگار او می شود۔ و بعد ازان صفاتے از ین زائل شدہ بود عند ذیت ذاتی نصیب وقت او بود بعنایت الٰہی جل شانہٗ از کمال کرم صفات و وجود از ان طرف بہ سالک عطا می فرمایند و بہ آن بقا می بخشند و سالک متخلق بہ اخلاق اللہ می گردد این ہست بیان فنا و بقا کہ کمال مربوط بہ آن ہست۔ خوش گفت سہ

marfat.com

هیچکس را تا نه گردد او فنا　　نیست رَه در بارگاهِ کبریا

دیگرے می فرماید ؎

از است حجاب تو یقین است　　شرطِ همه رهروان همین است
می بین و مگوے مذهب این است　　می باش و مباش مشکل این است

دیگر کتابتے که فرستاده بودند رسید خوش وقت ساخت آنچه از واقعات و واردات مرقوم بود به وضوح انجامید کتابتِ شما را بجنس در خدمت حضرت قطب الاقطاب حضرت ایشان گذرانیدیم پسند فرمودند که جواب آنها را ما خواهم نوشت از مکتوب شریف آنحضرت جواب آن را خواهند فهمید۔ والسلام۔

مکتوب صد و هفدهم۔ ارسل الی شریف مکة المعظمة فی فضل الحرم الشریف۔

الحمد للهِ الرفع اعلام الملة الغراء بنصب الائمة الاعلام و المحکم بحکام الشریعه الزهرا ما لعته وهن من الاحکام وجعل البیت الحرام مثابة للناس وامنا ووعد لمن وفاه حقوق المثوبة الحسنیٰ و الصلوٰة وَالسلام علیٰ عمدة الاولیا وعماد الاصفیاء وعلیٰ اله المنوه بفخرهم فی التنزیل فی قوله غرمن قائل قل لا أسئلکم علیه اجرا إلا المودة فی القربیٰ وَعلی المشهود لفضلهم فی الاولیٰ کالعقبیٰ وکلا وعد الله الحسنیٰ وتبلیغ سلاماً بشرح الخواطر ویسرح فی ریاضه الناظرة النواظر فتقطف من فنون افنان ازهاره ویجنی من عیون اعیان انواره متخوفا یاسنی التحیات العظام محفوفا بازاکی الاجلال والاکرام الیٰ حضرت مستقر

marfat.com

الغرء منبع الكرم ومطلع الجود ومرتع عوالى اليهم حيث السنة المحمدية مادة الرواق والطريقة الاحمدية عاقدة النطاق ذى القدر المعلى والمجد الواقر الاعلى المغمور ببطال جوده العميم كل نادو وادو المغمور بنوال فضله الجسيم الحاضر والبادو فلم يزالا هامعان عليهم وغاديان و رايحان اليهم مولانا الغنى عن البيان اذ هو برهان ولا يقام الدليل عليه

اسامياً لم تزده معرفته وانما لذة ذكرناها

السيد السند المنيف جامى جوزه بلد الله الحرمه المكرم الوريف ابو السعادات واخو البركات ..... سلمه الله تعالى ولا زالت ربوع الاسلام بعواطف لطفه عامرة المعاهد وجموع الضلال بعواصف قهره داهرة المشاهد ومعالم الهدى ببيانه وبنانه واضحة المقاصد وادواء الغى لبتهب رجومه طامة المرارد ولا يبرح علم علمه مرفوعا ابداً وبناء مجده العالى العماد منصوباً يحفض الاعدا ما اهتدى هاد و بمناره وغشى غاش داره وعشى عاش الى ناره تحرير سطور المسطور لاهداء السلام عليكم ورحمة الله وبركاته على الدوام والتلذذ بذكر بعض اخلاقكم الكرام المشهورة بين الخاص والعام والتشوف بمخاطبتكم ومكاتبتكم ومواصلتكم على ما يحب ويرضى ومخاللتكم مع طلب الوقوف على احوالكم الفارة واخباركم السارة جعلها الله كما تحب على ما يحب و يرضى لاسيما وقد اتممتم ميزان المعدلة بذلك الجمى المنيف واتممتم ركايب الانصاف بالوادى الشريف وتممتم البلاد التلاد والعباد التبلا

marfat.com

بالمصالح کما هو شان السلف الصالح ادام الله عمارة حصونه الحصینة بوجودکم وحرس اقتیه المنیفة بصمیم جنودکم وجمعنا علیٰ احسن حال واتم مسرة وبا نعم بال داعم مبرة انه علیٰ مایشاء قدیر وبالاجابة حری وجدیر والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته وصلی الله علیٰ سیدنا محمد واله واصحابه اجمعین۔

مکتوب صد و ہیزدہم ۔ به معارف آگاه شیخ محمد یاقر لاہوری در بیان آنکه زوال علم حصولی عبارت از فنائے قلب است وزوالِ علم حضوری معبر بفنائے نفس ومایناسب ذلک ۔

حق سبحانه وتعالیٰ از رقیت ماسوا مجرد گرداند ۔ زوالِ علمِ حصولی عبارت از فنائے قلب است چون عنایت حضرت ازلی واهب العطایا در رسد وبالاتر از مقامِ قلب عروج واقع شود زوال علم حضوری که بذات این کس متعلق است و معبر به فنائے نفس است حاصل روزگار خواهد گردید ۔ وجود وصفاتِ تابع او به اصل خود که مبداء التعین اوست رجوع خواهد نمود ۔ واین نتیجه تجلی صفات است وچون حضرتِ ذات تجلی فرمایند آن عدم که حقیقتِ انسان است ودر تجلی صفات فنا شده بود این زمان رو باختفا خواهد آورد وعلمے ونشانے از عارف نخواهد ماند

این کار دولت ست کنون تا کرا دهند

والسلام۔

مکتوب صد ولوزدہم ۔ نیز به شیخ مذکور در بیان آنکه بهره از مطلوب حقیقی غیر از جهل وعجز نیست واین جهل وعجز عین ادراک ومعرفت است ۔ وبیان آنکه حصولِ اسلامِ حقیقی منوط بزوالِ عین واثر است ۔ ودر تحریص بر صحبت صوفیه علیه

marfat.com

وتعلق حصول حقیقت اخلاص بران وذکر حرارت ہنگامہ اہل طلب وبیان شمہ
خصائص حضرت ایشان برسبیل اجمال۔ ؎

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار بگذرانند و سر طرۂ بازی گیرند

فضائل مآب کمالات اکتساب میان محمد باقر بموجب حدیث نبوی
علی مصدرہ الصلوٰۃ والسلام لن یؤمن احدکم حتی یقال انہ مجنون۔
از جمیع تعلقات شتی کہ مانع وصول مطلوب حقیقی اند فارغ البال گشتہ وقطع ہمہ آنہا
نمودہ دیوانہ وار بظاہر و باطن متوجہ دگر فتار مطلبے باشند کہ ہیچ چیز ازان بدست
نیاید وغیر از عجز وجہل حاصل روزگار نہ گردد عدم ادراک ونکارت دران متوطن
نفس ادراک وعین معرفت ہست کما قال الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
العجز عن درک الادراک۔ چہ غیر از استہلاک واضمحلال ازان حضرت غرا سمۂ
نصیبے نیست۔ خوش گفت ؎

از حضرت ذات بہرہ استہلاک ہست استہلاکے کہ از تصور پاک ہست
آن فرقیست نامش ادراک بسیط آنجا چہ محل دانش ادراک ہست

جمعے کہ ببرکت صحبت حضرت قبلہ گاہی مشرف اند ولفناء اکمل استعداد دارند
بر دوام بہ این استہلاک واضمحلال موصوف اند ونامے ونشانے از خود نہ گذاشتہ
وعین واثر را از خود برباد دادہ متوجہ فوق اند وتا بکمال این انقطاع متحقق نہ گردد
از اسلام حقیقی بے بہرہ ہست ہر چند صورت اسلام را علمائے ظواہر دوست نمودہ اند
وعلم وعمل را بدرجہ کمال رسانیدہ۔ اما از حقیقت اخلاص کہ کالروح ہست مر اعمال
را ولے تحقق بہ آن علم وعمل را از حیز اعتبار ساقط شمہ مشام جان شان نہ رسیدہ ہست

marfat.com

پس خدمت صوفیہ والتزام صحبت شان از ضروریات دین ہست خصوص ایں نوع اجتماع وصحبت لِلّٰہ فی اللّٰہ کہ امروز در حضرت سرہند میسر ہست بعد از ہزار سال بہ وجود آمدہ واسرار ومعارف کتاب وسنت را کہ در خیر القرون جلوہ داشت از سر نو طراوت بخشیدہ۔ طالبان کہ از اطراف وجوانب چون مورد ملخ می ریزند وبہرہا ازاں معارف می برند۔ جمعے بہ کمالاتِ ولایتِ ثلثہ کہ ولایتِ صغریٰ وولایتِ کبریٰ وولایتِ علیا باشد متحقق اند وطائفہ بہ کمالاتِ نبوت مشرف وگروہے بہ حقیقتِ کعبہ ربانی وحقیقتِ قرآن مجید وحقیقت صلوٰۃ مستسعد واحادی باشند کہ ازیں کمالات ترقی فرمودہ بہ مقاماتے کہ ..... فوق ایں کمالات اند وافاضہ انعام در انجاے بہ محض فضل واحسان ہست وعلم وعمل را دراں مدخل نیست رسیدہ باشند وبعد از گذشتِ ایں مقام مقامے ہست لیس فالی ترقی دراں مقام بہ محبت صرف متعلق ہست تفضل واحسان دیگر ہست ومحبت وعشق دیگر۔ اسرارِ محبتِ ذاتیہ دریں جا مؤید ہست ومعارف خلت ازیں چشمہ جوش زدہ ہست ودقائق محبوبیت ذاتی کہ نصیب خاتم نبوت است علیہ الصلوٰۃ والسلام ازیں مقام اتباع فرمودہ ہست حاصل جماعۃ کہ ملتزم طریقہ احمدیہ معصومیہ اند۔ سہ

گر شنود قصۂ ایں بوستان　　مکہ شود طائف ہندوستان

اے خاطر اکثر بجانب شما متعلق ہست وخواہانِ کمال وتکمیل شما بالجملہ نگرانی خاص نسبت شما واقع ہست۔ فقیر گاہ گاہے در وقت خاص بیاد حضرت میانجیو شما را نیز می دہند وملا محمد امین نسبے از استہلاک واضمحلال یافتہ ہست واز حضور خود بخود بہرہ برداشتہ امید ہست کہ بکمال آں متحقق گردد والسلام نسبے کہ در استعمال حضرت قبلہ کونین

marfat.com

درآمدہ فرستادہ شد خواہند گرفت و مترصد ثمرات و نتائج آن باشند۔ بجانب قدوۃ العلماء و مولانا ابوالقاسم سلام و تحیہ می رسانند در خدمت حضرت حافظ جیو سلام رسانند و دعا ایشان کہ مصحوب حاجی کمال مرسل بود رسید تقبل اللہ سبحانہ منکم۔

مکتوب صد و بستم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در سفارش درویشی۔

حامداً و مصلیاً۔ کمالات ولایات ثلثہ زینہائے عروج کمالات نبوت و رسالت و محبت و خلت و محبوبیت گشتہ نصیب وقت باد۔ مخدوما اصلاح آثار محمد صادق کہ مدتے در خانقاہ بسر بردہ و بعضے خدمات شایستہ بجا آوردہ برخے از ضروریات این طریق نیز کسب نمودہ چون بچنین کارے متوجہ آن حدود شدہ مشتاق ملازمت ہست توقع کہ اشفاق کریمانہ در حق وے مرعی دارند۔ والسلام۔

مکتوب صد و بست و یکم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ مراتب قرب متفاوت اند۔ قربے ہست کہ بہ ظلال اسماء و صفات منوط ہست و قربے ہست کہ مربوط بہ اصول آنہا ہست و آن نیز بر دو قسم ہست قربے ہست کہ ناشی از کمالات نبوت است و این فوق جمیع مراتب قرب ہست و در تخریص بر صحبت حضرت ایشان۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ حضرت واہب العطایا آن مجموعہ فضائل صوری و معنوی را در مراتب قرب خویش ترقیات بے اندازہ کرامت فرماید۔ مراتب قرب متفاوت اند قربے ست کہ بظلال اسماء و صفات متعلق ہست و معبر ہست بہ ولایت صغریٰ۔ و قربے کہ وابستہ بہ اصول صفات ست بر دو قسم ہست قسمے کہ ملحوظ دران غیر از صفات امر دیگر نیست۔ و از مرتبہ حضرت ذات غیب ہویت کہ منتہائے مقاصد ہست بوے بہ مشام جان درین مقام نمی رسد۔ این قرب مسمی بولایت کبریٰ ہست

marfat.com

کہ ولایتِ انبیاءست علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔ وقسم دیگر ہر چند مثبت بہ اصولِ صفات است لیکن ذات عزشانہٗ در پردۂ صفات بر عارف متجلی می گردد و نشانے ازان بے نشان ہویدا می شود اما از ذات مجرد بے نصیب ست۔ بغیر ازین ولایت بہ ولایتِ علیا کردہ اند کہ ولایتِ ملاءِ اعلیٰ است علیٰ نبینا وعلیہم التحیات والبرکات وچون بہ فضلِ خداوندی جل شانہٗ سیر از مراتب اصول بلند تر واقع شود از جمیع مراتب اصول در رنگ مراتب ظلال ترقی نماید واصل قریب ذات غریب بہانہ خواہد گشت۔ وصول عریانی حاصل روزگار او می گردد واین قرب ناشی از کمالات مرتبہ نبوت ست تا کدام صاحب دولت باشد کہ بجمیع این کمالات مشرف ومستسعد گردد وزبانِ حالِ او باین ابیات گویا شود ؎

ہم از در باز گردے بادِ نوروز — کہ من پیوے گمِ خود دارم امروز

مدہ پیشِ شب از مرزدم اکنون — کہ من با مہوشِ خود شادم اکنون

گر اوّل می ربود از گریہ آبم — کنون خوش می برد در جادہ خوابم

این خلاصہ سلوک ست کہ حضرت مجدد الف ثانی رح بہ حصول آن ممتاز ند ومن بعد ہٰذا مایُدق صفاتہ ومالکمتہ احظی لدیہ واجمل امروز این معارفِ ارجمند در حضرت سرہند بیک التفات حضرت پیر دستگیر سلمہ اللہ حاصل ست فعلیکم بصحبۃ ثم علیکم بصحبۃ ؎

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان — گر ما نرسیدیم و تو شاید برسی

مکتوب صد و سبت و دویم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در ذکر حافظ محمد شریف مرحوم وتخلص براحراز صحبت حضرت ایشان۔

marfat.com

لله سبحانه الحمد که خدمت حقایق آگاه حافظ محمد شریف درین سفر از راه معنی که به حضرت ایشان دارند بهره از کمالات مرتبه نبوت به طریق تبعیت یافتند و به این سعادت عظمی که منتهای از کمال اولیاست مشرف شدند و بوجود شریف ایشان مغتنم شمرده کسب سعادات نمایند. حافظ جیو خیلے اظہار اخلاص شما می نمودند از حضرت حق سبحانه ثبات و استقامت طلب نمایند محبت با این طائفه علیه از اجل نعم خداوندی است جل شانه. المرء مع من احب بشارتے است دور افتادگان را. فضائل آب بلا تحدا ین هم بعضے فوائد حاصل نمودند و متوجه فوق اند سعادت آثار اگر یکبار خود را به حضرت سرهند رسانند و بدیدار فائض الانوار حضرت قبله گاهی مشرف گردند. چه شیوه است عظمی. ذکر خیر شما در خدمت آنحضرت فقیر بسیار نموده است. بالجمله مهربانی خاص در حق شما مفهوم کرده می شود اما اگر به صحبت برسید و منظور نظر خاص گردید و از درجه تابعی بدرجه صحابی ترقی فرمایند نور علی نور باشد ؎

اے دل بکوے دوست گذارے نمی کنی اسباب جمع داری و کارے نمی کنی

والسلام علیکم و علی سائر من اتبع الهدی و التزم متابعة المصطفی علیه و علی آله من الصلوات افضلها و من التسلیمات اکملها.

مکتوب صد و بیست و سیوم - نیز به شیخ مذکور در تفصیل سیر اجمالی بر سیر تفصیلی و جواب آنچه از وسعت قلب دیافتن اعضاے خود را غیر اعضاے آن حضرت نوشته بود.

حامداً و مصلیاً. مکاتیب گرامی بتعاقب یکدیگر رسیده خوش وقت ساختند زادکم الله ذوقاً و شوقاً. نوشته بودند که دائره اصول معلوم خوب شده. شاید

marfat.com

مثل ظلال اتفاق علم شان نیفتد۔ بدانند کہ سیر اجمالی نزد اکابر این طریق خیلے معتبر است۔ اجمال بہ حضرت ذات غرشانہٗ مناسب است و تفصیل بہ اسما و صفات پس ہر کہ سلوکش از ابتدا بہ اجمال قرار گرفت طوبیٰ لہٗ و بشریٰ دائرہ ظلال بہ این سرعت کہ شما قطع نمودہ آید خال خالے را مگر بہ این دولت مشرف سازند امید کہ از مراتب اصول عبور نمودہ بذات بحت واصل گردند و اصل در رنگ ظل در راہ بگذارند و انچہ از تمکین قلب و وسعت آن مندرج بود بہ وضوح انجامید نیک و مبارک است قلب را آن قدر وسعت بہم می رسد کہ اگر زمین و سموات را در زاویہ آن بہند از فراخی آن ہیچ محسوس نہ کنند۔ امید کہ معلوم شما نیز شود این دید مخبر استعداد تام است۔ و انچہ در بعضے اوقات اعضاے خود را ہمین اعضاے فقیر می یابند بغایت عالی ہست و از مناسبت تام مشعر صاحب این حالت تحمل کہ بہ اندک صحبت جمیع کمالات را جذب نماید۔ دیگر خاطر اکثر بہ جانب شما نگران می باشد از کیفیات احوالات مشروحًا اطلاع می بخشیدہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ ہست و فقیر را از توجہ غائبانہ غافل ندانند و السلام۔ خدمت اعلم العلماء والد شریف شما سلام فقیر بہ قبول نمایند۔ ذکر خیر ایشان را در خدمت حضرت نمودہ فاتحہ گرفتہ شد۔

مکتوب صد و بست و چہارم۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ سیر اسم العلیم منوط بہ ولایت علیا ہست و از لوازم آن تصفیہ عناصر ثلثہ ہست و تصفیہ عنصر خاک کہ بکمالات نبوت متعلق ہست۔

حضرت حق سبحانہ از جمیع مراتب اصول ترقی ارزانی فرمودہ وصول بذات بحت کہ معراج ہست از جمیع نسبت و اعتبارات کرامت فرماید۔ صحالف گرامی

marfat.com

متعاقب یک دیگر می رسند واز فرستادن جواب تقصیر می رود معذور خواهند داشت
والعذر عند کرام الناس مقبول. وانچه از سیر اسم العلیم نوشته بودید مبارک است
این سیر مشعر به ولایت علیا است. واز لوازم این مقام تصفیهٔ عناصر ثلثه است سوای
عنصر خاک که تزکیهٔ آن در کمالات نبوت متحقق است. تصفیه عناصر ثلثه در خود ملاحظه
نواهند نمود. ایضاً درین مقام ذات ملحوظ است در پردهٔ صفت خصوصیات این
مقام را در خود مطالعه نمایند و بحکم المرء مع من احب معنی خاص شما را بخود
می فهمد. امیدست که ازین راه به جمیع کمالات مستسعد گردید. چون ایام رمضان
است جواب حضرت ایشان میسر نه شد. یعنی واردات که در کتابت اخیر مندرج
بود از فنای لطائف وانکشاف عالم مثال وغیر آن وآنچه از احوال مسترشدان
مرقوم بود به وضوح انجامید قاصد مستعجل بود بنابران بسرعت نوشته شد.

مکتوب صد و بست و پنجم - نیز به شیخ مذکور در تخریص بر احوال ایمان
غیب و بیان آنکه نسبت حضرت ایشان فوق آفاق وانفس است ونسبت سائر فرق
در آفاق است وتنبیه بر عدم خلط اول با ثانی.

بسم الله الرحمن الرحیم - در مدارج قرب مترقی باشند وکتابت شما یک دیگر
بتعاقب رسیدند. غرض داشت که خدمت حضرت قبله گاهی کرده بودند به نظر اشرف
در آمد چون قاصد مستعجل بود جوابش بروقت دیگر موقوف ماند انشاء الله درین نزدیکی
خواهد رسید آنچه از سرگذشت احوال نگاشته اید نیک و مبارک است همت بلند دارند
وهرچه مشهود ومکشوف گردد آن را تحت لا داخل ساخته ایمان بالغیب حاصل نمایند
ایمان غیب یا لضیب عوام است یا لضیب اخص خواص متوسطان به شهود ومشاهده

marfat.com

ملتذ اند۔ سعی نمایند کہ دائرۂ نفی بہ اثبات رسد و از مقام اثبات حظِ وافر نقدِ وقت گردد۔ از حصول نسبتہا و انکشاف ارواح کہ قلمی بود بہ وضوح انجامید بسیار عالی ہست۔ لیکن باید قبلۂ توجہ پراگندہ نہ گردد۔ دیگر بدانند کہ نسبتِ خاصہ حضرت ایشان از ہر دو نسبت فوق ہست و ہیچ کدام از ہمہ امساس ندارد و مباد آن را بہ این نسبت خلط سازند ہر چند از شما این معنی بعید ہست اما خبر کردن لازم ہست حضرت در وقت مطالعہ مکتوب شما نیز اشارت نمودند کہ نسبت درین سفر نصیب شما شدہ ہست فوق آن نسبتہا ہست زہنار حصول آن را از ارواحِ مشائخ نہ فہمند چہ کمال مشائخ طریق چہ نقشبندیہ و چہ قادریہ منحصر در دائرۂ النفس ہست و خارج آن قدم گاہے ندارد۔ و شروع نسبت حضرت مجدد الف ثانی تعلق بہ ماوراء النفس و آفاق دارد ع۔ قیاس کن ز گلستانِ من بہار مرا۔

این سیر بہ اقربیت تعلق دارد۔ ملاحظہ این معنی خواہند نمود۔ احوال بعضے یاران کہ در کتابت مندرج بود لعرض عالی رسانیدہ تحسین فرمودند۔ شجرہا کہ مطلب داشتہ بودند نقل آن ظاہر است پیش شما خواہد بود حاجت نیست۔

مکتوب صد و سیت و ششم نیز شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از احوالات بلند نوشتہ بود و اشارہ بہ حصول آنہا۔

الحمد۔ برادر طریق میان محمد باقر فقیر سیف الدین را مشتاق ملاقات خویش تصور نمودہ سلام عاقبت انجام مطالعہ نمایند۔ صحیفہ شریفہ کہ متضمن اذواق و اشواق بودہ۔ عبد الواحد کہ ارواح مع سر کہ انگوری و سیب و بہی رسانیدند و محبتے و معیتے کہ بہ شما می فہمد امورے کہ نوشتہ اید حصول آن در حق شما مستبعد نیست

marfat.com

بلکہ بحکم المرء مع من احب توان گفت کہ واقع وحاصل کتابت شما بہ نظر مبارک حضرت قیوم وقت مدظلہ العالی درآمد مہربانی فرمودہ بدستخط خاص جوابش مع بشارات واشارات قلمی فرمودند وسابقاً در جواب مکاتیب سابقہ کتابتے مفصل فرستادہ شدہ ہست یحتمل کہ رسیدہ باشد۔ معاملہ تفضل را چون سرانجام دہند امید وار باشند کہ اضافہ کمالات از زاہ محبت قائض گردد۔ و تشخیص این معاملات کما حقہ تعلق بہ صحبت دارد۔ بہر کیف یکان یکان باری متوجہ این حدود گردند والسلام۔ چون فقیر درین ایام خون کم کردہ بود بہ شبہ الواحد نہار زیادہ از یک مرتبہ نشستن میسر نہ شد۔ یک تسبیح بہ شما فرستادہ شد قبول نمایند۔ کتابت را ہم بہ تکلف نوشتہ ہست سرعت کمال ہنوز نہ شد۔ والسلام۔

مکتوب صد و بیست و ہفتم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ متضمن احوالات بلند بودہ۔

الحمد للہ اولاً وآخراً۔ صحیفہ شریفہ برادر گرامی کمالات انتساب میان محمد یاسر کہ متضمن احوالات بلند ومعاملات ارجمند بود رسید سبب مسرت بے اندازہ گردید کتابتے کہ بہ حضرت ایشان مرسول بودہ بنظر مبارک آنحضرت درآمد وقت خواندن آن آثار انبساط وسرور بر ذرہ ہائے مبارک ہویدا گردید بلکہ از زبان مبارک فرمودند کہ متوجہ فوق ہم گشت قبل عن قبل بلا علۃ بالفعل وقت مساعدت ندارد کہ فقیر جواب مفصل بنویسد۔ از حضرت ایشان تواند جواب حاصل نمود۔ متعاقب بہ مشیت سبحانہ متصدی جواب خواہد گشت۔ دیگر سفر شاہ جہان آباد غالب می نماید کہ درین چند روز معین شود انتظار جواب آن طرف بہت ظاہرا در دو سہ روز غلب از

marfat.com

آن حدود برسد۔ خاطرِ فقیر خیلے خواہان ہست کہ مثلِ شما درین سفر رفیق باشد باید کہ بزودی بہ بلدۂ لاہور رسیدہ واز جانب این مسکین در خدمت والد بزرگوار التماس نمودہ متوجہ این حدود گردند۔ متعاقب آنچہ کیفیت رُو دہد خواہد نوشت۔

مکتوب صد و بست و ہشتم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از انکشاف معاملۂ خلعت و مہربانی سید الکونین علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام نوشتہ بود۔ و بیان آنکہ محبوبیت و محبیت تعلق بہ مرکز دارد و خلعت ناشی از محیط آن مرکز ہست۔

لہ الحمد اولاً و آخراً۔ برادر گرامی فضائل و کمالات دستگاہ میان محمد باقر این عاصی را مشتاق لقاے بہجت افزاے خویش تصور فرمایند صحیفۂ شریفہ کہ درین وقت مرسل بود با صحیفہ کہ مصحوب میان نجم الدین سلطان پوری فرستادہ بودند رسیدہ خوش وقت ساختند۔ آنچہ از انکشافِ معاملہ عظیمہ خلعت مندرج بود نیک و مبارک است حق سبحانہ، بہرۂ تام ازین مقام عنایت فرماید در مکتوب آخر از شفقت و مہربانی سید المرسلین علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات نوشتہ بودند سعادت عظمیٰ است امید ست کہ از کمالات محیط و مرکز حظ وافر نصیب گردد محبیت و محبوبیت تعلق بہ مرکز دارند و خلعت ناشی از محیط مرکز ہست محبتے و خصوصیتے کہ نصیبِ وقتِ شما ہست در حق شما حصول نسب مذکورہ مستبعد نیست بلکہ واقع دیگر رفتن شاہ جہان آباد مقرر گشتہ است۔ بادشاہ کتابتے دیگر بہ اخلاص تمام باخرجی راہ در طلب بہ آن حضرت فرستادہ است۔ اگر توانند درین سفر رفاقت نمودن خود لغایت مستحسن می نماید بے اختیار دل می خواہد کہ شما در سر سفر ہمراہ باشند۔ اگر آمدن میسر گشت فبہا و الّا بدعاے خیر یاد نمایند ثانیاً آنکہ چون حضرت ایشان را از امروز در پاے مبارک دردے حادث گشتہ۔

marfat.com

بجہت حصول جواب التماس نمودہ شد بلکہ رفتن شاہ جہان آباد بالفعل تا چند روز موقوف می نماید۔

مکتوب صد و بست و نہم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ مشتمل بر مہربانی حضرت سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام بود۔

للہ الحمد۔ امید کہ بہرہ از حقیقت الحقایق بردارند۔ در کتابت اخیر آنچہ از مہربانی حضرت سید الکونین علیہ و علی آلہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا دربارۂ خود کہ مشاہدہ نمودہ اند بتحمل این اشفاق و الطاف از راہ حقیقت او علیہ الصلوٰۃ والسلام باشد ؎

چشم دارم کہ دہد اشک مرا حسن قبول ۔۔۔ آن کہ دُر ساختہ ہست قطرۂ بارانی را

مکتوب صد و سی ام ۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان ترقی یارانِ خویش و ذکر بشارت حقیقت صلوٰۃ بہ مشارٌ الیہ۔

محمد عارف و نعمت اللہ درویش و عبد الواحد کہار کتابہا را مع ہدایا مرسولہ رسانیدند جواب تفصیلی ارسال خواہد داشت انشاء اللہ تعالےٰ بعد از عید قربان ظاہرا رخصت شان صورت پذیرد۔ درین روزہا کار بار صحبت نبوی دیگر است و کثرت ازدحام ہم نیست۔ بسہ کس از اصحاب این فقیر حضرت ایشان بشارت حقیقت صلوٰۃ فرمودند این از جملہ نوادر ہست۔ دیروز بعد از نماز ظہر بے خواست توجہے بجانب شما پیدا شد در باطن شما حقیقت مذکور بکمال لطافت و وسعت متحیل شد۔ والغیب عند اللہ سبحانہٗ۔

marfat.com

مکتوب صد و سی و یکم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در بشارتِ معبودیت صرف و الحاق بحقیقت الحقایق و حصولِ بہرہ از ذات موہوب و در تحریص بر استقامت و از دیاد رالبطہ معنویہ ۔

لا الحمد للہ سبحانہ الحمد کہ آنچہ این عاصی از روے ظن و تخمین خود مصحوب میان عطاء اللہ نوشتہ ارسال داشتہ بود حضرت قبلہ دارین از کمالِ بندہ نوازی نیز نگاشتہ فرمودند از اقتدا ے صلوٰۃ کہ مقامِ معبودیت صرف ہست ایضاً نصیبے در حق شما نشان دادہ واز الحاق بہ حقیقت الحقائق و حصول بہرہ از ذاتِ موہوب کہ از راہ عارف قیوم است ہم اشارتے نمودہ جائے کہ نوشتہ اند کہ باوجود دریافتِ بعضے از ین معاملات مشہود می گردید ۔ تصریح بہ حصول این دو امر جلیل القدر پیش این مسکین کردند ہر چند از نفس آن عبارت معلوم ہست شکر خداوندی غرشانہ بجا آرند و در از دیاد استقامت بجا کوشند فان الاستقامۃ فوق الکرامۃ ۔ این سہ چہار بشارت کہ غائبانہ در حق شما فرمودہ اند یارانِ دیگر را اگر در سالہا قلیلے از انہا بدست افتد ہم ہزار مغتنم می دانند ۔ و در حق شما چون محض از راہ محبت کہ بہ اکابرِ این سلسلہ رحمانیہ متعلق است ۔ بہ حصول انجامیدہ ۔ پس لازم کہ در از دیادِ رالبطہ معنوی سعی بلیغ مرعی دارند تا از جمیع بقایا این مقامات بہرہ ور گردند ۔ بعضے از لوازمات کہ بہ الحاق حقیقت الحقائق متعلق اند در خاطر بود کہ بنویسد ۔ اما چون در دستہا فقیر خارش کہ عادت قدیمی ہست عود نمود نتوانست نوشت بنابر ضرور این چند کلمۂ نامربوط نوشتہ آمد ۔ اما این قدر بدانند کہ اگر درین روزہا میسرے بہ این حدود نمایند بغایت برمحل ہست شاید تا بعد برسات فرصت نہ دہند آن زمان تدارک بچہ چین خواہند کرد ۔

marfat.com

مکتوب صد و سی و دوم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکاتیب او کہ از محبوبیت مناسبت بہ حرف میم نوشتہ بود۔

صحائف گرامی کہ بہ تعاقب یک دیگر ترسیل بود رسیدہ خوش وقت ساختند آنچہ از معاملات باطن مرقوم بود بہ وضوح انجامید۔ امید کہ معنی محبوبیت بروجہ کمال ظہور نماید و اسرارے کہ تعلق بہ آن مقام دارند مفصلاً جلوہ فرمایند۔ از قریب مجیب رابطہ معنوی شما قوی افتادہ است دقیقہ از دقائق را فرو نخواہند گذاشت۔ نوشتہ بودند کہ مناسبت حرف میم را کہ از مقطعات است بہ محبت تصور می کنند بلے ہمچنین است چنانچہ رباعی حضرت ایشان مرقوم بہ آن ناطق است۔

مکتوب صد و سی و سیوم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از محبوبیت ذاتیہ و حصول تعینات ثلثہ و یافتن مناسبت بہ حرف میم بہ نسبت و مرادیت نوشتہ بود۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ صحیفہ شریفہ برادر طریق فضائل مآب میان محمد باقر کہ متضمن از دواق و اشواق خاصہ بود صلاح آثار رحیم داد رسانیدہ خوش وقت ساخت۔ آنچہ از حصول محبت محبوبیت ذاتیہ و بہرہ یافتن از خبویت صرف کہ تعلق باخفی دارد نگارش یافتہ بود فرحت بر فرحت افزود ۔ ع

با کریمان کار ہا دشوار نیست

چہ عجب اگر او سبحانہ از کمال فضل و احسان خویش بندہ را بہ بعضے اسرار خاصہ بنوازد و محرم بارگاہ سازد۔ در حق شما حصول این قسم امور مستبعد نیست بلکہ واقع امّا مثل من عاصی را چہ نسبت کہ ازین ہا چرا گفت و گو نماید ما للتراب و رب الارباب آن قدر در بحر عصیان فرو رفتہ است کہ از شرم و خسارت کہ لفد وقت دارد چہ اظہار

marfat.com

نماید کہ چہ قسم ندامت و حسرت حاصل روزگار ہست امام ذالک حضرت قبلہ گاہی بعضے
اسرار غامضہ باوے درمیان می آرند ؎

لعل رحمۃ ربی حین یقسمہا تاتی علیٰ جیب العصیان فی الفم

از حصولِ تعیناتِ ثلثہ ومناسبت بہ م مقطعہ بمحبۃ بلکہ فہم کردن مرادیت
کہ مندرج بود بہ وضوح انجامید ذٰلکَ فضل اللّٰہِ یوتیہ من یشاء واللّٰہ ذو
الفضل العظیم معاملہ محبوبیت صرف کہ تعلق باخفی دارد وکذالک مناسبت حرف
المیم مقطعہ بہ محبت وقتے کہ بہ قوت ظہور نماید کہ از شائبۂ شک مبرا باشد درعریضہ
بخدمت حضرت ایشان خواہند نوشت جواب کتابتہاے شما بدستخط خاص مرقوم گشتہ
مصحوب رحیم داد مرسول داشتہ امید کہ بہ سلامت برسد۔

مکتوب صد وسی وچہارم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از معاملہ
مقطعات نوشتہ بود۔

لہ الحمد۔ برادر طریق میان محمد باقر مرۃ بعد اخریٰ از انکشاف حروف مقطعہ
می نویسند امید وار باشند فانّ المرء مع من احب در کتابت اخیر از معاملہ
طاء مقطعہ مرقوم نمودہ بودند مبارک بخدمت حضرت ایشان ہم عرضداشت نمایند
لیکن بحصول جواب۔ این قسم اسرار لازم الاستتار بہ حضور محال عقلی است این قدر
ہست کہ عرائض شما در حضور یاران بہ سمع مبارک می شود و آثار بشاشت بر چہرۂ
مبارک ہویدا می گردد و بہ خوش وقتی استماع می فرمایند ازین راہ ما امیدوار می شویم
دیگر اگر حلقۂ یاران اہل عسکر منعقد می شود و صحبت گرم ہست در آمدن خود استعجال
ننمایند وَالّا لا۔ ملا ضیاء الدین مصاحب شاہزادہ دوبار آمدہ است یا نہ ۔

marfat.com

کالا خان افغان سرگرم است یا نه - دیگر چه قسم آمد و رفت دارند مشروحاً معلوم سازند
دیگر فقیر را هم شوق برلاهور درین روزها پیدا شده مصلحت شما چیست - حامل رقیمه
حقائق آگاه ملا موسیٰ جوان صاحب احوال است مشتاقِ ملاقاتِ شما می رسد باید که
از ملاقات زیاده از سابق محظوظ شود - والسلام

مکتوب صد و سی و پنجم نیز به شیخ مذکور در بیان آنکه نزول بعدم صرف امرِ عظیم
است و صاحبِ این نزول مناسبتِ تام به ارشاد دارد - و آنچه در مکتوبات واقع
است که گاه باشد که علت جوار نافع آمد اشاره به همین نزول است و بجواب آنچه
از مقطعات و محبوبیت نوشته بود -

برادرِ گرامی میان محمد باقر پیش ازین نزولِ لطائف عشره نوشته بودند - اما
از نزول بعدم صرف بے مزاج اضافت گاهے اشعارے نه کرده اند - باید که ملاحظه
نموده قلمی نمایند - عدم صرف مقابلِ وجودِ صرف است علامتِ وصول بود و صرف
متحقق شدن نزول مذکور است چه مقرر است که هر قدر بلند تر رود همان قدر پایان تر
فرود آید اشاره این عروج و نزول در مکتوبات جلد ثالث واقع شده جلے که فرموده
اند که گاه باشد که درین دقیقه ظلمات جوار نافع آید و کفر و فسق همسایها مدد فرماید
بالجمله فرود آمدن به نقطهٔ عدم و متحقق شدن به ظلمت صرف معامله عظیم است چنانچه از حضرت
مجدد الف ثانی نقل کرده اند که در غسل خانه بادشاه تشریف فرموده بودند از ظلمت
جواب آن مجلس نزول را که متوقع بودند به حصول انجامید و آن نزول عبارت از نقطهٔ
عدم صرف بوده صاحب این نزول را مناسبتِ تام به مقامِ ارشاد و تکمیل است
و در کتابت درین روزها رسید از انکشاف حروفِ مقطعه و معامله محبوبیتِ صرف

marfat.com

نگاشته بودند به وضوح انجامید۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ۔ حضرت ایشان ہم چند کلمہ در جواب عرائض شما قلمی فرمودہ اند و حق جوار بہ این اسرار عالی دربارۂ شما ثابت نمودہ امید است کہ دخول میسر شود۔ این قدر را ہم کہ نوشتہ اند امر عظیم است و دو کلمہ در رقعہ شما بہ دستخط خاص بہ حافظ محمود شریف خطیب برنگاشتہ شدہ بہ عمل درآوردہ اطلاع بخشید برادر رحیم داد خان افغان بہ میر محمد ابراہیم نوشتہ شدہ است۔ ظاہرا متعلق خود سازد۔ آنچہ در مشارٌ الیہ لحوق صفات یافتہ اند مطابق واقع است حضرت ایشان فرمودند۔ والسلام۔ حاجی محمد شریف کہ مداح شما است سلام می رساند حقائق آگاہ شیخ عیسٰی بعضے فوائد اخذ نمودہ می رسد بہ شما ملاقی خواہد شد۔

مکتوب صد و سی و ششم نیز بہ شیخ مذکور در تحریص بر صحبت۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ لہ الحمد اولاً و آخراً۔ برادر ملاقیت بہ جہت تشخیص کردن امر متحمل سیر این حدود لازم دانند۔ مبادا بہ ہمون قدر قناعت نمودہ تکاہل ورزند کہ منافی طلب است۔ امور تحصیل این قسم امور و تشخیص این نوع معاملات بہ سہولت میسر است فردا تا چہ رود بہ۔ ھلك المسوفون شنیدہ باشند خوش گفت ؎

اے دل بکوے دوست گذارے نمی کنی ۔۔۔ اسباب جمع داری و کارے نمی کنی

دائرہ بشارت ملاحت درین روزہا وسعتے پیدا کردہ ظاہرا بہ بعضے یاران شرفے برسد۔ بالجملہ مانند سابق از ضیق برآمدہ درین طور وقت اگر برسند تحمل کہ معنی متحمل بہ یقین برسد۔ والسلام۔

مکتوب صد و سی و ہفتم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از آب خوردن تالاب و متبوع از یک چشمہ نوشتہ بود۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نہ الحمد صحیفہ جناب کمالات دستگاہ کہ بہ اسرار و معارف عالیہ مشحون بود در رسید۔ سبب مسرت بے اندازہ گردید۔ ع

نے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

آنچہ نوشتہ بودید کہ خوردن تابع و متبوع از یک چشمہ متمثل می شود بنہایت عالی است تامل بلیغ درین باب درکار است۔ ارتفاع توہم کلی از آثار آن ہست درین معاملہ اول ملاحظہ فرمایند ازان بامور دیگر مقید شوند حقیقت سرگرمی رفقا را نیک معلوم نمایند کہ کدام یک سرگرم بہ است کتابت شما بہ جمیع مبارک رسانیدیم بہ نوش وقتی استماع نمودند۔

مکتوب صد و سی و ہشتم نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از نزول بے کیف و معارف دیگر نوشتہ بود و تصدیق نمودن حضرت ایشان آنرا بہ تحریص بر ترویج طریقہ علیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معلوم شریف باشد کہ صحیفہ شما با صحائف سادات کرام در عین انتظار رسید و خوش وقت ساخت۔ کتابت شما سبب غبطہ جمع عظیم گردید نہ نوشتن آن مناسب نیست بحمد اللہ سبحانہ کہ خاطر عاطر حضرت ایشان در کمال انبساط ماند۔ چنانچہ بہ دست خاص چند کلمہ مصدق امور مسطورہ نگارش فرمودہ اند۔ آن را بشارت عظیم دانند کہ تسکین فتنہ کہ از راہ بعضے یاران برخاستہ بود گویا ہمین مکتوب مسکن آن شدہ تفصیل ما جرا موصوف بہ حضور ہست۔ آنچہ از واردات جدیدہ مرقوم بودہ بہ وضوح انجامیدہ معاملہ نزول بے کیف بس عالی است لیکن از شعب اسرار متشابہات امیدوار باشند۔ دا گر فوق تعین جمی اثرے ظاہر شود

marfat.com

اطلاع بخشند واحوالِ یاران را نیز نویسان باشند۔ بالجملہ در ارسالِ عرائض تکاسل نه ورزند که سببِ توجہاتِ غائبانہ می گردد۔ ومطلب فقیر در فرستادن شما ترویج طریقۂ احمدیہ معصومیہ است۔ چه کنم از بس که غیرت در نہادِ این عاصی متمکن است خوش نمی آید که باوجودِ شیخ ما دیگرے بروے زمین دم فقیری زند۔ اما چه توان کرد که جمیع آرزوہا میسر نیست فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ امید وارم که این نسبت کما حقہٗ ظہور نماید سلف در ترویجِ دینِ متین چه مذلت ہا که نه کشیده اند۔ باید که ازین دل تنگ نه شوند فاصبر صبرا جمیلا۔ نفس قاطع است۔

مکتوب صد وسی ونہم نیز به شیخ مذکور۔ در بیان آنکه سماع که در کلام شفا ہا واقع شود مخصوص بحاسۂ سمع نیست وبیان آنکه نسبتِ خاصۂ احمدیہ ناسخ جمیع نسبتہا است ودر تحریص بر ترویجِ آن۔

حامداً ومصلیاً۔ اے عزیز درین چند روز ظہور اسرار مشاہدہ متخیل گشته خیلے مغلوب خود ساخته چنان معلوم شد که این قسم سماع مخصوص به حاسۂ سمع نیست بلکه به کلیت واقع می شود۔ درین باب اگر تامل نمایند۔ شاید اگر چیزے ظاہر شود در عریضه بخدمت حضرت ثبت کنید۔ فقیر از بس که خواہان کمال وتکمیل شما است نمی خواہد که دقیقه از دقائق فرو گذاشت گردد۔ خصوصیتِ خاص بخود نصیب شما می داند۔ اما از جہتِ بطورِ معاملۂ ارشاد خاطر دریاد است امید که نورانیتِ ارشاد وہدایت شما محاط عالمے گردد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ شاید بتدریج ظہور فرماید از بس که نسبتِ خاصۂ طریقِ احمدی غرابت دارد مردم ازان غافل اند۔ ہمیشه غیرت دامن گیر است این ناسخ نسبتہاے از منۂ سابقه است چنانکه ظہور محمدی صلی اللہ

marfat.com

علیہ وسلم ناسخ جمیع ادیان گشت کذا ھذا پس حاملانِ این نسبت واجب کہ اظہارِ حق نمایند و کمرِ ہمت راچست بربندند و بے پروائی مبنے دمائی را یک سودارند ؎

ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنینے عالم است نازکی زیبد نہ آن را بارمی باید کشید

مکتوب صد و چہلم - نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ معاملہ ملاحت از سائر انواع محبوبیت مستثنیٰ است و بیان آنکہ ابتدائے معاملہ محبوبیت از یارانِ آن حضرت شدہ و ما یناسب ذالک .

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - لہ الحمد مستغرق اسرارِ مقطعات متثبت بسلسلہ علیہ رحمانیہ بدانند کہ سیر در غلبات اسرار ملاحت نظر بہ شما افتاد - بخلعتِ فاخرہ و تزئینِ خاص مشاہدہ گردید معاملہ ملاحت از سائر انواعِ محبوبیت مستثنیٰ است - کہ مخصوص بہ حضرت رسالت پناہ علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات درین روزہا دو کس از اصحاب این فقیر بہ محبوبیت مشرف گشتہ اند - ابتدائے معاملہ محبوبیت از یاران این ضعیف گشتہ - دو کس دیگر اصحاب این عاصی بودند استعدادیا فتند و دائرہ لعینِ جبی خیلے وسعت پیدا کردہ جماعتہ باین دولت ممتاز اند - حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد شریف کہ غائبانہ مخلص شما است عنایت نامہ حضرت ایشان کہ بہ اتفاق در قلم محترم در آمدہ بہ بادشاہی آرد چون نقاد صرفیہ بہت سواری فرستادہ طلب نمودہ صحبت دارند -

مکتوب صد و چہل و یکم - نیز بہ شیخ مذکور در ذکر مفتوح شدن معاملہ فوق تعین جبی و بیان برخے از ترقیات اصحاب خویش و رسیدن معاملہ ارشاد در کمالِ علو و بودن مدار این طریقہ بر انعکاس و تحریص بر آداب و ذکر شمہ از ان

marfat.com

وبیان بعضے عنایات کہ دریں شب عرس حضرت مجدد الف ثانیؒ ظاہر شدہ وذکر تحدث خاص حضرت عروۃ الوثقیٰ وما یناسب ذٰلک۔

نحمدہٗ ونصلی۔ کمترین ملتزمان طریق احمدی معصومی محمد سیف الدین بیرادر ارشد فضائل وکمالات دستگاہ میان محمد باقر بعد از سلام عافیت انجام می رساند کہ احوال فقرائے این حدود مستوجب حمد است المسئول منہ سبحانہٗ سلامتکم واستقامتکم وترقی درجاتکم درین روزہا عجائب کار وبار است واسرار عالیہ بمنصۂ ظہور آمدہ۔ معاملہ کہ فوق التعین جبی است وتا حال مسدود بود بہ انفتاح یافتہ است امید وار است کہ برادر گرامی در رنگ سائر کمالات درین معاملہ نیز سابق باشند واحوال طالبان این جائی کہ از اطراف واکناف عالم جمع شدہ اند روز بروز در ترقی است چنانچہ چیصے از یاران این فقیر بہ ولایت احمدیہ استسعاد یافتہ است وجماعۃ بہ لحوق حقیقت الحقائق کہ کنایت از التعین جبی است مشرف گشتہ بہ کمالات مرکز آن تعین مباہی ومفتخر ند وطائفہ بہ وصول حقیقت صلوٰۃ وحقیقت قرآن مجید وحقیقت کعبہ ربانی شادمان وخورسند اند بالجملہ معاملۂ ارشاد در کمال علو است کار وبار سنین بہ ساعات قرار یافتہ است وحضرت ایشان بہ یاران این فقیر بغایت مہربانند۔ خوش گفت ؎

یک لحظہ عنایت تو اے بندہ نواز ۔۔۔ بہتر ز ہزار سال تسبیح ونماز

چون فیوض وبرکات این طریقہ علیہ وابستہ بہ انعکاس واصطباغ است ناچار این قسم امور عالی در مدت قلیلہ بہ حصول می پیوندد بخلاف سلاسل دیگر کہ سلوک وتسلیک شان اعتباری است بہ انعکاس واصطباغ کارے نہ دارند۔ لہٰذا فنائی الشیخ از لوازم ضروریہ این سلسلۂ علیہ آمدہ ورعایت آداب شیخ طریقت تسلیم

marfat.com

والنقیاد با او از شرائط و فرائض گشته۔ چنانچه حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ
در مکتوب آداب المریدین به قلم محترم در آورده اند که مهما امکن در جلے نه ایستد که
سایۂ او بر جامه یا بر سایۂ او افتد و بر مصلاے او پا ننهد و به ظروف خاصۂ او
استعمال نه کند و در حضور او آب نخورد و طعام تناول ننماید و به کسے سخن نه گوید
بلکه متوجه احدے نه گردد و در غیبت نیز در جلے که اوست پا دراز نه کند و بزاق
دهن به آن جانب نه اندازد۔ نقل کرده اند از سلطان این وقت که وزیرش
پیش او استاده بود۔ اتفاقاً درین اثنا آن وزیر التفاتے به جانب جامۂ خود
کرده بند آزار بدست خود راست می ساخت۔ درین حال نظر سلطان بر آن وزیر
افتاد دید که به غیر او متوجه است بزبان عتاب گفت که این راهضم نمی تواند کرد
که تو وزیر من باشی و در حضور من به بند جامه التفات نمائی۔ باید اندیشید هر گاه
وسائل دنیاے دنیه را آداب دقیقه درکار است وسائل وصول الله را بر
وجه اتم خواهد بود بالجمله الطریق کله ادب مثل مشهور است هیچ بے ادب بخدا
نه رسد تم کلامه الشریف و چون شما را در مکتوبات و معارف آن حضرت رضی
الله عنه مهارت تمام است آنچه از ضروریات این راه است به طالبان صادق
رهنمونی می نموده باشند۔ در عرس حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالے عنه افاده
عام بوده و طرفه عنایات و برکات از ان حضرت به بعضے فقرا ظاهر گشته۔ دران شب
حضرت میانجیو به فقیر فرمودند که خلعت مکمل از جانب آنحضرت رضی الله بتو عنایت
شد و کذالک شب عرس حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم ظهور انوار حقیقت
آنحضرت علیه الصلوٰة والسلام و الطاف و عنایات از آنجناب متلالی و هویدا بوده

marfat.com

حقایق آگاه میان حسام الدین ملتانی پہلوے فقیر بودہ بجمالِ مبارک مشرف گشتہ ظاہر ساخت کہ از جناب سروری علیہ السلام دو خلعت عنایت شد یکے بہ حضرت الیشان و یکے بتو۔ دیگر از امور عجیب آنکہ در بلدۂ کابل عزیزے حضرت الیشان را بخواب دید و آن حضرت او را نیمہ تبرکے عنایت فرمودند۔ چون بہ افاقت آمدہ آن نیمہ در بیداری پیشِ خود یافتہ این ہمہ از جذبِ محبت است ہرگاہ معاملاتِ باطنیہ از راہِ محبت و رابطہ منجذب گردند بہ امورِ ظاہر خود چہ رسد و آنچہ نوشتہ بودند کہ دربارہ بادشاہ دین پناہ توجہ غائبانہ از حضرتِ الیشان التماس خواہند نمود فقیر بیاد آنحضرت دادہ۔ آن حضرت را در این باب آوردہ است۔ امید است کہ بندگانِ حضرت موردِ جذباتِ قویہ گردند و این فقیر نیز بہ دعا و توجہ غائبانہ مقید است و اکثر اوقات درین خدمت صرف است و رابطۂ معنوی را نسبت بہ الیشان دارد۔

مکتوب صد و چہل و دوم

نیز بہ شیخ مذکور در شرح احوال بادشاہِ دین پناہ و شاہزادہ محمد اعظم و ذکر ترویج طریقہ علیہ۔

مادأ و مصلیاً و مسلماً۔

آسودہ شبے باید و خوش مہتابے تا با تو حکایت کنم از ہر بابے

برادرِ عزیز ارشاد پناہی میان محمد باقر سلام عافیت انجام در معرضِ قبول آوند۔ سرگذشت این جاے تعلق بہ مشافہ دارد مجملاً آنکہ بادشاہِ دین پناہ شبِ شنبہ کہ شبِ سوم این ماہ باشد بہ منزلِ فقرا آمدہ از قسم اطعمہ بے تکلف از انچہ حاضر بود تناول فرمودند و صحبت طولانی گشت۔ و مجلسِ سکوت نیز در میان آمد معاملہ لقا را بہ وضوح تمام می فرمایند کہ مدرک می گردد و مبدا و تعین خود را صفتِ علم

marfat.com

یافتہ وسعتے در لطیفۂ اخفیٰ و مناسبت بآن و از لحوق صفات بہ اصل از مدتے ظاہر
می سازند۔ شاہزادہ سلطان محمد اعظم بہ ترغیب و دلالت بادشاہ بدخول طریقہ علیہ
مستعد گشتہ و احوالش بغایت بلند است از ذکر لطائف و ذکر سلطانی دو وسعتے در قلب
نشان می دہد بادشاہ اظہار شکر این معنی می نماید و از احوال شاہزادہ خبر گیران است
بالجملہ ترویج طریقہ علیہ امید ست کہ موافق خواہش مخلصان بظہور آید چون این سلسلہ
آن برادر است اجر عظیم بہ شما عاید است۔ سیادت مآب میران سید فیض اللہ از جزئیات
این حقائق اطلاع تام دارد تفصیل را بہ مراسلات او حوالہ کردہ باختصار اتفاق افتادہ
و چند بار ذکر خیر شما بادشاہ دین پناہ نمودہ روزے فرمودند کہ بہ شیخ محمد باقر عجیب
سکرے دارد و انتقلے در صحبت او متحقق است۔ کتابت شما را بہ شوق تمام مطالعہ
نمودند و گفتند کہ بر صحبت بسیار ترغیب نمودہ اند فقیر برائے جواب بجد ست وعدہ
کردہ اند۔ امید ست کہ عنقریب بحصول انجامد۔ از احوال والد شما و میان محمد عاقل و
مولوی میان ابو القاسم بحضور بادشاہ مذکور شد پرسید کہ والد شیخ ہم شغل گرفتہ اند
گفتم آرے خیلے طلب دارند و آرزوے رسیدن بہ سرہند ہم بسیار دارند لختے در خان
درین باب خیلے جنبید شرح این در کتابہا و میران سید فیض اللہ ست فقیر از محبت
و دل سوزی مشارٌ الیہ خیلے محظوظ است۔

مکتوب صد و چہل و سیوم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در ذکر عنایات حضرت ایشان
کہ در حق وے بہ وقوع آمدہ و اشارہ بہ تصدیق نمودن آنحضرت احوالات مرقومہ را۔

برادر طریق جامع کمالات احمدی میان محمد باقر از ین درویش دل ریش
محمد سیف الدین سلام و تحیہ در معرض قبول آوردہ زیادہ از حد مشتاق صحبت خویش

marfat.com

دانند۔ دیروز کہ روزِ شنبہ بود داخل الارشاد حضرتِ مرہند گشتہ بہ سعادتِ قدمبوسی حضرت جیو استسعاد یافت للہ سبحانہ کہ نشیت بہ سابق خیلے در مرض آنحضرت تخفیفے راہ یافتہ بجہتِ حصولِ جوابِ عرائض مکرر عرض نمودہ شد فرمودند کہ پیش ازین خود قوتِ تحریر نبودہ۔ اما درین روزہا کہ رو بہ قوت ہست بعد از چند روز بہ مشیتِ سبحانہ ملیتر خواہد گشت دیگر عرائض شما ہر وقت کہ در خدمتِ حضرتِ ایشان می رسید حضرتِ ایشان در مجموع اصحاب تعریفِ استعداد و سرعتِ سیرِ شما را بسیار می فرمودند خصوص امروز فقیر یک کتابتِ شما را بہ آواز بلند در مجمع یاران حضورِ آن حضرت خواند بہ بعضے یاران رُو آوردہ عنایتہا در حق شما نمودند۔ بلکہ آنچہ نوشتہ اند گویا تصدیق نمودند۔ صلاح آثار حافظ محمد شفیع بہ کمالِ طلب در سفرِ شاہ جہان آباد ہمراہ بود چندان فرصت نہ شدہ کہ صحبتہاے کثیرہ با او داشتہ شود۔ بخدمتِ شما می رسد توجہاتِ بلیغہ را در حقِ او مرعی دارند و آن را سببِ خوش وقتی ما دانند والسلام

مبلغ ہفت روپیہ مصحوب حافظ مذکور فرستاد مصحف واضح خوانان مصحح ہدیہ نمودہ بہ فرستند۔

مکتوب صد و چہل و چہارم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ظاہر شدن شان و تجملِ او۔ لہ الحمد

رواقِ منظرِ چشمِ من آستانہ لُست کرم نما و فرود آی کہ خانہ خانہ تُست

لمحہ بجانب شما توجہ غائبانہ نمودہ شد طرفہ شانے و تجمل ظاہر شد امید ہست کہ دشت و صحراے آن حدود بہ وجود شریف منور گردد۔

marfat.com

مکتوب صد و چہل و پنجم

نیز بہ شیخ مذکور در تعبیر واقعۂ عالی کہ نوشتہ بود اشارہ بہ حصول انوار حقیقت الف و ذکر لبشارت ملاحت۔

بعد از تحریر کتابت شیخ عیسیٰ ملتانی رسید و مکاتیب شما رسانید آنچہ نوشتہ اید کہ چند مرتبہ در سینہ خود صندوقچہ منور یافتہ کہ گویا مخزن اسرار و معارف است حقیقت آن کما ینبغی معلوم نہ شد بغایت عالی امید است کہ آن صندوقچہ مملو بہ اسرار متشابہات و مقطعات باشد و ما ذلک علی اللہ بعزیز نوشتہ بودند کہ روزے مطالعہ مکتوبات جلد ثانی کہ مشتمل بر ربا عی حضرت ایشان مرقوم است می کردند از انوار حقیقت الف بر باطن تافت۔ ہمین قسم این فقیر را ہم گاہ گاہ متخیل گشتہ است امید وار باشند فان المرء مع من احب۔ و آنچہ از غلبۂ نسبت ملاحت با خلعت مرصع بجواہر غریبہ و ریزہ ہاے لواقیت مندرج بود معلوم گردید بہرۂ ملاحت در حق شما بزعم این حقیر نود متحقق است اما از قسم حرف مد[ع] یقین حکم نمی توان کرد۔

مکتوب صد و چہل و ششم

نیز بہ شیخ مذکور در ظہور نمودن حقیقت حضرت جبریلؑ و یافتن اتحاد و الحاق بہ آن حقیقت علیا۔

انوار اشاد و ہدایت بہ اندازۂ قرب و کمال شامل حال خاص و عام یاد صحائف گرامی یکے بعد دیگر رسیدند اگر تاخیرے در ارسال جوابہ بہ وقوع آمد باشد عفو خواہند فرمود العذر عند کرام الناس مقبول فقیر را مشاغل شتی پیش می آیند و فرصت کمتر دست می دہد کما لا یخفیٰ علیٰ جنابکم ایضاً لیکن از راہ ارتباط معنوی یکے از خیر خواہان خویش دانند ؎

ع نہیں پڑھا جا سکا

marfat.com

مایردن را ننگریم و قال را مادرون را بنگریم و حال را

دیگر از ظهور نمودن حقیقت جبریل علی نبینا و علیہ السلام و الحاق و اتحاد بآن به شما معلوم نموده بود الآن هم گاه گاه جلوه می فرمایند چون معامله جدید دیگر مکرر است۔ اگر به آن جناب هم ظاهر شود اطلاع خواهند بخشید که موجب ازدیاد طمانیت است قال تعالیٰ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ۔ دیگر آنچه از لوائح جدیده رُو دهد نویسان باشند۔ والسلام۔

مکتوب صد و چهل و هفتم ۔ نیز به شیخ مذکور در ظاهر شدن کتاب مشحون به خصائص که در آخرت به آن حضرت عطا فرموده اند و یافتن آن حضرت به حقیقت خود حائل و حاجز در جمیع حقایق ۔

برادر گرامی میان محمد باقر این ضعیف را مشتاق لقاے خویش دانند۔ سوانحے که بعد از متوجه شدن شما به آن حدود متخیل این مسکین در آمده اظهار اللشکر می نویسد بگوش لشنوند۔ روزے این فقیر به ذکر لسانی مشغول بود ناگاه گونه غیبتے رو نمود۔ می بیند که یک کتاب بے مغنی خوش خطی که چیزهاے بسیار در آنجا نوشته اند بمن عنایت شد۔ چون از میانه یک جا را کشادم ابتداے صحیفه بسم اللہ الرحمن الرحیم بنظر در آمده چنان معلوم گردانیدند که این کتاب مشحون بست بخصائصے که در آخرت بتو عطا فرموده اند و بعد ازان چون به افاقت آمدم متوهم شد که این عطیات که در ان کتاب مندرج هست شبیه به آن اجازت نامه هست که حضرت مجدد الف ثانیؒ را در خواب از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم عنایت شده بود در جلد ثالث مندرج هست مطالعه خواهند نمود۔ دیگر آن که حقیقت خود را برزخ یافت

marfat.com

میانِ مرتبۂ وجوب و عالم امکان وچنان متخیل شد کہ این حقیقت حائل وحاجز است
در جمیع حقائق والغیب عند اللہ سبحانہ آنچہ شما از بعضے معاملات فقیر می گفتید ونوشتہ
اید مقوی این است۔ والسلام۔

مکتوب صد وچہل وہشتم۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان بعضے اسرار ومعارف خاصہ ویافتن مناسبت بہ صفتِ رحمت وشرح احوال بادشاہِ دین پناہ۔

حامداً ومصلیاً۔ ازین گرفتار ظاہر وباطن بجناب آن ارشاد پناہی سلام
سلامت انجام برسد صحائف شریفہ بتعاقب یک دیگر می رسند واین عاصی را بہ
سبب ازدحام فرصت جواب نوشتن کمتر دست می دہد معذور می داشتہ باشند بکرم
اللہ سبحانہ، درین روزہا بہ طفیل حضرت پیر دستگیر طرفہ اسرار ومعارف جلوہ می دہند
ومناسبت تام بہ صفتِ رحمت با خود می فہمد امیدوار است کہ نصیبے از حقیقت ہائے
بمشیئتہ حسنہی کہ اختصاص بہ حضرت مجدد الف ثانی دارد نصیبے وافر حاصل روزگار گردد
بمشیئتہ سبحانہ متعاقب تفصیل بعضے معارف تازہ خواہند نوشت بالفعل فرصت
مساعدت آن ندارد۔ دیگر بادشاہ دین پناہ بحقوق شما معترف اند وبہ خوش وقتی
مذکور شما می نمایند واظہار اخلاص می کنند۔ چنانچہ سہ تولہ عطر اظہاراً للمحبتہ بجناب شما
ہدیہ فرستادہ اند مصحوب رحیم داد افغان فرستادہ شد للہ سبحانہ الحمد کہ معاملۂ
باطنی ایشان در ترقی است معاملۂ فنا را خوب می فہمند واز وسعت لطیفہ خیلے
می فرمایند۔ درین سفر آثارِ صدق طلب در ایشان متجلی است چنانچہ خیلے راہ بپائے خود
بہ صحبت سکوت می رسند ومدتے می نشینند بفضل اللہ سبحانہ، زین حکامی دیر بخلاص
کہ بند نمودہ بودند بیادشاہ ظاہر ساختہ خلاص کنانیدہ شد وحکم شد کہ چون از

marfat.com

حضرت سرہند معاف شدہ از جمیع ممالک محروسہ واگذارند۔

مکتوب صد و چہل و نہم ۔ بہ حقائق آگاہ حاجی محمد یوسف کولابی در جواب مکتوبِ او کہ از انوارِ لیلۃ القدر نوشتہ بود۔

لہ الحمد۔ مکتوب مرغوب رسیدہ لذاتِ معنویہ بخشید ظہور انوار و برکاتِ لیلۃ القدر و حضور در اولِ شب کہ در مشاہدہ در آمدہ از اعظم عنایاتِ سبحانی ست اللّٰھمّ زِدْ فزد۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہم ۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در ذکر واقعۂ عالی کہ شب بست و ہفتم رمضان دیدہ۔

لہ الحمد۔ برادرِ دینی حاجی محمد یوسف سلام نخواہند واقعۂ عالی کہ شب بست و ہفتم بنظر آمدہ است مرقوم نمودہ بودند بمطالعہ در آمد و لذاتِ معنویہ بخشید از بزرگی آن شب این معنی مستبعد نیست بشکرِ این نعمتِ عظمیٰ بجا آرند۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاہ و یکم ۔ نیز بہ موی الیہ در جوابِ مکتوبِ او کہ از ظاہر شدن مقام قاب قوسین نوشتہ بود۔

معارف آگاہا۔ آنچہ از سوانح جدیدہ کہ در عشرۂ مبتدرہ کہ رو دادہ بود قلمی نمودہ بودند بمطالعۂ آن سبب لذاتِ معنویہ گردید خصوص ظاہر شدن مقام قاب قوسین او ادنیٰ و یافتن مناسبتِ خود بہ آن مقامِ عالی شان چہ عجیب و للّٰہ در منِ کاس الکرام نصیبٌ بہمین آستین آنچہ رو دہد از خود و از یارانِ خود می نوشتہ باشند کہ سببِ توجہاتِ غائبانہ ست۔ والسلام۔

marfat.com

مکتوب صد و پنجاه و دوم۔ نیز بجانبی مذکور در تحریص بر طلب حق جل شانہٗ۔

باسمہٖ سبحانہ۔ اما بعد۔ حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد یوسف سلام خوانند کتابت آن برادر مرۃً بعد اخریٰ رسیدہ پر حقیقت سرگذشت اطلاع حاصل شد چون سلطان جیو بطوع و رغبت خود رخصت نمودہ اند بدار الارشاد بیایند و چندے در طلب مطلب حقیقی باز نبسر برند۔ ہر چند نشانے از ان بے نشان پیدا نیست بارے در دشریک غم ہجران باشند۔ خوش گفت ؎

رسنال یا لیل اگر یا منت سر یاری ہست کہ ما دو عاشق زار یم و کار ما زار لیست والسلام

مکتوب صد و پنجاہ و سیوم۔ نیز بمشارٌ الیہ در عفو زلات کہ از وے بظہور آمدہ بود و در تحریص بر خدمت مخدوم زادہا و سائر اہل بیت

اما بعد۔ برادر گرامی حاجی محمد یوسف خاطر را من جمیع الوجوہ جمع دارند۔ وزلات و تقصیرات از محبان صادق معفو است علی الخصوص از مثل شمائی این قدر ہم کہ بوجود آید خالی از حکمتے نخواہد بود فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمۃ بیشتر در حق شما شفاعت اہل بیت و فرزندان مؤثر افتاد۔ باید کہ من بعد در خدمت خورد و کلان فقیر زادہا و والدات بیش از پیش سرگرم بوند و آن را سبب ترقیات عظیمہ شمارند قُل لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاہ و چہارم۔ بہ خواجہ عبد اللہ کولابی در جواب مکتوب او۔

الحمد۔ اما بعد۔ کمالات دستگاہ خواجہ عبد اللہ بہ استقامت باشند ظہور حضرات و اعطاء خلعت خاصہ محبوبیت کہ نوشتہ اند بہ وضوح انجامید۔ او سبحانہ پرتوے ازین مقام عالی نصیب وقت کنادع باکریمان کارہا دشوار نیست۔ والسلام

marfat.com

مکتوب صد و پنجاہ و پنجم۔ بہ بی بی عرب خانم مرحومہ در بیان آنکہ لطائفِ خمسۂ عالمِ امر اسرارِ الٰہی اند و ہر کدام آنہا زیرِ قدم نبی است از انبیاء اولوالعزم علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔

مشفقہ، مہربان من بعضے معارف عالی بتحریر آوردہ می شود بگوش ہوش استماع نمایند لطائف خمسۂ عالمِ امر قلب و روح و سر و خفی و اخفیٰ کہ مواضع ہر کدام آنہا در صدرِ انسان مقرر است خزائنِ اسرارِ الٰہی اند غرشانہٗ و مظہرِ تجلیاتِ ذاتی و صفاتی و افعالی۔ و نیز ہر کدام آنہا زیرِ قدمِ نبی است از انبیاءِ اولوالعزم علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات چنانچہ قلب زیرِ قدم حضرت آدم علیہ السلام و روح زیرِ قدم حضرت ابراہیم و حضرت نوح است علیہما السلام و سر زیرِ قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام و خفی زیرِ قدم حضرت عیسیٰ است علیہ السلام و اخفیٰ زیرِ قدم حضرت خاتم الانبیا سید المرسلین علیہ و علی اخوانہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا و چون این انبیاء را در سائر انبیاء علیہم السلام شانِ خاص است انتسابِ این لطائف بہ این بزرگواران مقرر گشت تا کدام صاحب دولت بود کہ بہ علوم و اسرار این پنجگانہ عالمِ امر ممتاز گردد ع این کار دولت ہست کنون تا کرا دہند۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہ و ششم۔ ارسل الی مخدوم آدم التتوی فی جواب مکاتیبہٖ المشتملۃ علی ترویج الطریقۃ۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ مخدومنا السلام علیکم المسئول منہ سبحانہٗ سلامتکم و استقامتکم و بعد فانّ المکاتیب من جنابکم المشتملۃ علی ترویج ہٰذہ الطریقۃ العلیۃ کثیراً ما یصل و لسبب بُعد المسافۃ

marfat.com

یقع منہ تقصیر و تاخیر فی ارسال الاجوبۃ فالمرجو منکم ان تعذرونی
مصراع والعذر عند کرام الناس مقبول۔ ثم الاخ الصالح السالک الطریقۃ
اھل اللہ الشیخ الذی اقام فی صحبتنا مدۃ وحصل لہ ترقیات عظیمۃ
سواخذ حظا وافرا فطوبی لہ والبشری۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہ و ہفتم ۔ بہ خان سعادت نشان محتشم خان در تحریص
بر معیت و محبت واسطہ و نکوہش جماعۃ کہ محبت و معیت واسطہ را مضر می داشتند
و احوالے کہ بران مترتب شود استدراج می انگارد و توصیف جماعۃ کہ محبت و معیت
واسطہ را عین محبت و معیت حضرت الیشان پنداشتہ لوازم ہر دو معین بجا آوردند
و بر لبشارات عالیہ مشرف گشتند و در رفع سوء ظن بعض یاران و ما یناسب ذالک۔

مقبول فقرائے باب الرحمن ازین ملام و مطعون خلائق سلام عافیت
انجام در معرض قبول آرند۔ فضائل مآب مولانا محمد امین عنایت نامہ مشتمل بر لبشارت
معیت کہ ثمرۂ محبت ذاتیہ ہست می آرند بمطالعہ آن استعداد خواہند یافت۔
از دیاد معیت بر بعضے یاران نہ بحضور سیہا دارد و سبب اقوی آن رعایت لوازم محبت
وسیلہ ہست کہ بہ سفارت آن بہ این دولت عظمیٰ مہذب گشتہ اند چہ معیت و محبت
بہ آن مقدمہ معیت و محبت بہ آن حضرت ہست۔ پس ہر چند وجوہ مناسبت بواسطۂ
فیض بیشتر تمہرہ در گردد و در لبشارت مقامات از ہمہ پیش قدم نہند۔ چون حضرت
حق سبحانہ شما را بہ این عاصی معیت خاص کرامت فرمودہ ہست و شکر آن بجا آوردہ
در از دیاد آن کوشند و ثبات و استقامت بدان طلب نمایند تا در لبشارات و معیت
آن حضرت از دیگران سابق باشند۔ جماعۃ درین روزہا بعد از حصول لبشارات پیدا

marfat.com

شده اند که میان دو معیت تفریق می کنند و لوازم آن را کما ینبغی بجا نمی آرند بلکه
محبت و معیت واسطه را مقرر مانع وصول بمطلوب دانسته اند حالے که به این معیت
مترتب شوند استدراج می دانند یعنی دانند که این سو راه ادب منجر بکجا می شود بزعم این
کوتاه اندیشان حضرت الیشان درمیان تسویدات شیطانی و عنایات الهی جل شانه
فرق نمی توانند کرد بلکه در ضلالت می اندازند هداهم الله سبحانه سواء الصراط
به این اعتقاد این جماعه این همه اجتماع شیطانی باشد گاهے حضرت الیشان بجهة
مزید استقامت بعضے نصائح بیاران می فرمودند مقصود ازان ازدیاد استقامت
است نه نفی احوال مطلقاً کما قال تعالیٰ خطاباً لحبیبه صلی الله علیه وسلم
فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ امر به استقامت استقبال منافی
استقامت حال نیست از کوتاه اندیشی به ظن فاسد خود رسوخ و محبت واسطه را برتر
از دیگران فهمیده اند بلکه این برتری از ضلالت واسطه می دانند كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ
مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا. اجتناب از صحبت این قسم جماعه از
ضروریات است وایاك وصحبتهم وایاك ومجالستهم وایاك ورویتهم
صحبت داشتن به این جماعه مفاسد بسیار دارد و هرگاه به ادنیٰ مسلمانے سوء ظن
مجوز نیست تکفیر که عاید به اهل حقوق گردد. اے عزیز این فقیر از ایام صغر سن آرزومند
آن بودم که خصائص و مزایاے طریق احمدی بر منصهٔ ظهور آیند حضرت سبحانه از کمال
فضل خویش متمناے این عاصی عطا نمود بعضے امور که سر بسته بودند از راه فقیر ظاهر
شدند. ازین سبب امیدوارم که در محبت و معیت حضرت الیشان ممتاز باشم
و چون راه معیت خاصه بحضرت الیشان بغایت مشکل بوده جماعه که در محبت آن

marfat.com

حضرت به فقیر شرکت بهم رسانیدند در معیت خاصه جا یافتند و هر چند لوازم این معیت را کما ینبغی بجا آوردند دران معیت قدم راسخ پیدا کردند چنانچه شاهد عدل است بر این مدعی معامله شما که در معیت و بشارت پیش قدمی نموده اید رعایت آداب و خدمت میان محمد باقر یکی از اسباب قویه این هر دو معیت است هر چند در خدمات ایشان بکوشند و در معیت ممتاز باشند۔ حدیث فمن اجبهم فبحبی احبهم و من ابغضهم فببغضی ابغضهم۔ مؤید این معنی است۔ آری از شخصی که بے استقامتی در شریعت و طریقت بیند مهاجرت نمودن به او محض برای ندامت او مستحسن است و در بعضے روایات فقهیه آمده است که لا یباس بان یهجر اخاه فوق ثلاثة ایام لذنب ارتکب حتی یتوب۔ اگر محبت ذاتی است بے اختیار بندے این حالت پیدا می گردد۔ اما این محبت بهر بے سر انجامے نمی دهند۔ به زور هر کسے را به این محبت نمی توان آورد جمعے محبت ذاتی را به حضرت درست نموده محبت ذاتی واسطه را مفر انگاشتند و گروهے این محبت را مقدمه آن محبت دانسته و راه اقرب به وصول محبت آن حضرت فهمیده لوازم هر دو محبت را بجا آوردند۔ لاجرم از ان معیت که اغنائے ذاتی بعالم دارد حظها برداشتند طائفه اولی از راه غیرت غیظ این جماعت را بلکه ملاذ این جماعه را به امور ناشائسته نسبتها دادند و حکم نمودند که بشارت شان از قبیل استدراج است ضلوا فاضلوا ضاعوا فاضاعوا۔ و از کمال نادانی می گویند که محبت منفرد بحضرت الیشان معنی است و ما طالب بشارات نیستیم و حال آنکه هلاک بشارات آن دارے بے شک محبت حضرت الیشان معنی است اما راه وصول به این محبت نادر است مگر از راه جزئی که یکے از جزئیات آن کلی است فاذا لحق حقیقة احد بذلك الجزئی الی ذلك الکلی

marfat.com

اگر این فائدہ در اتحاد و واسطہ نمی بود یقین کہ داخل مضاری بود ولیس فلیس
ہمین واسطہ ہست کہ اسرار بے چونی را بہ چون می رساند چہ ذات حضرت الیشان
نصیبے از بے چونی دارد کرا یارا ے آن کہ از محبت آن حضرت دم تواند زد و چون
این دوراز کار خود را در محبت سگان آن درگاہ راسخ دید بہ نیت رواج خصائص این
طریقہ علیہ راہ نشست و خاست بیاران احداث نمود۔ اگر این مذموم می بود دیگران
برا ے چہ اختیار آن می کردند۔ و حضرت الیشان ہرگز تحسین احوال حلیسا و این حقیر نمی
فرمودند بلکہ زجر می نمودند و یارانے کہ از اتحاد واسطہ بے نصیب اند سالہا است کہ
در خانقاہا افتادہ اند نہ از محبت و معیت خبرے دارند و نہ از احوال و مقامات اثرے
اتخاذ واسطہ کمال مرضی آن حضرت نیست و در آنچہ مرضی آن حضرت نباشد بہ طریق ادب
مرضی این عاصی نہ خواہد بود زیادہ تا کجا اطناب نماید ؎

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

برا ے دفع سوء ظن بعضے یاران این ہمہ تطول نمود۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہ و ہشتم

۔ بہ خان سعادت نشان محتشم خان در تحریص بر طلب دنیا و آخرت و بیان عدم جواز اقتصار بر طلب آخرت و ذکر اختلاف دران و بیان آنکہ طلب آخرت را مذموم شمردن نشان مقام ولایت سہت و رجوع و ہبوط بدنیا و اہل آن ملائم مقام تکمیل و ارشاد۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

قال الامام فخر الدین الرازی فی تفسیر ہذہ الآیۃ ان الذین یدعون اللہ فریقان احدہما ان یکون دعائہم مقصورا علی طلب الدنیا والثانی

marfat.com

الذین یجمعون فی الدعائین طلب الدنیا وطلب الاٰخرۃ وقد کان
فی التقسیم قسم ثالث وھو من یکون دعائہ مقصورا علیٰ طلب الاٰخرۃ
واختلفوا فی ان ھذا القسم مثلا ھو مشروع ام لا فالاکثرون علیٰ انہ
غیر مشروع وذلک لان الانسان خُلق محتاجا ضعیفا لا طاقۃ لہٗ
بالامر الدنیا ولا بمشاق الاخرۃ فالاولیٰ لہ ان یستعیذ بہ من کل
شرور الدنیا والاٰخرۃ روی اتصال فی تفسیرہ عن انس ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیٰ رجل یعودہ وقد انھکہ المرض فقال
ما کنت تدعو اللہ قال کنت اقولُ اللّٰھم مَا کنت تعافینی فی الاٰخرۃ
فعجلتی فی الدنیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ انکَ لا
تطیق ذٰلک الا قلت رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ
قِنَا عَذَابَ النَّارِ قال فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہٗ فشفیٰ
واعلم انہٗ سبحانہ لو سلط الالم علیٰ عرق واحد علی البدن او علیٰ
منبت شعر واحد لیشوش الانسان فصار محرومًا بسببہ عن طاعۃ اللہ
وعن الاشتغال بذکر اللہ فمن الذی یستغنی عن امداد رحمۃ اللہ فی
دنیاہ وعقباہ فثبت ان الاعتقاد فی الدعاء علیٰ طلب الاخرۃ غیر جائز ثم کلامہ
وما جاء فی الحدیث الصحیح لاحد الا علی اثنین رجل اتاہ اللہ الکتاب
وقام بہ اٰناء اللیل والنہار ورجل اعطاہ اللہ المالَ فھو متصدق
بہ اٰناء اللیل والنہار مؤید کلام الرازی۔ این تحقیق موافق کمالات انبیاء
است علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات بعد از قرنِ صحابہ حضرت مجدد الف ثانی از راہ

marfat.com

وراثت و تبعیت باین کمال مهتد شدند کما لا یخفیٰ علی المتبع فی کلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اولیا کہ بہ قرب ولایت مشرف شدند طلب آخرۃ را مذموم دانستند بطلب دنیا خود چہ رسد۔ دست از دنیا و آخرت شستن نشان حال مقام ولایت است و رجوع و ہبوط نمودن بدنیا و اہل آن علائم مقام تکمیل و ارشاد است شتان بینہما

در دل ما غم دنیا غم معشوق شود باده گر خام بود پخته کند شیشهٔ ما

فہم ہر کس بہ این مذاق نہ رسد و نزد اکثرے حال اولیٰ شریف و عزیز است و نزد اقل قلیل حال ثانیہ محبوب و مرغوب ع اگر بگویم شرح این بیحد شود۔

این کمال علیٰ وجہ الاتم در حضرت مہدی موعود ظہور خواہد نمود و نسبت حضرت ما کما حقہ در آخرت بمشیئت سبحانہ جلوہ خواہد کرد اللّٰہم ثبتنا علیٰ محبتہم وجنبنا عن مخالفتہم بد لہ ظاہرا و باطنا متمنا و مقصد خیر خواہان و ہوا خواہان آن است کہ پرتوے از مقام دران خان عالیشان ظہور نماید و ظاہر و باطن الیشان را فرو گیرد۔ ع باکریمان کارہا دشوار نیست۔

خلعت حقیقت شریعت بازیب و زینت بآن عالیجناب عطا شود و در دنیا و آخرۃ مقبول خواص و عوام گردند آمین آمین آمین سہ

یارب این آرزوے من چہ خوش است تو برین آرزو مرا برسان!

خیریت دارین آن مشفق چون مد نظر است و اختصار بر یکے از قصور بنا بران سخن طولانی می گردد معذور می داشتہ باشند۔ امید چنان است کہ ہر کمالے کہ در بشر ممکن الحصول و الوقوع باشد بالیشان مفوض گردد۔ درین آرزوہا و دعاہا اختیار از دست رفتہ است و بے خواست از صمیم القلب سر بر می زند۔ قابلیت و استعداد

marfat.com

آن جناب کہ در حضور حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشخص شدہ۔ علاوہ ازین آرزوہا و امیدہا ست بالجملہ ؎

خط عنبر و لب لعل و رخ زیبا داری — آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

زیادہ ازین اطالت موجب ملال خاطر عاطر می گردد۔ والسلام علیکم و علی من لدیکم

دربارۂ حقایق آگاہ ملا ابو القاسم چہ نویسد کہ مشمول عنایات و الطاف است

فقیر زادہا خورد و کلان باجمعہم سلام می رسانند۔ انوی میان عبد اللطیف نیز برادر

دینی حافظ مقصود علی کہ حلقہ بگوش قدیمی است بعرض سلام جرأت می نماید

مکتوب صد و پنجاہ و نہم بہ ملا ابو القاسم کابلی در دید قصور اعمال و بیان آنکہ

در حقوق الٰہی جل شانہٗ گذشت نمودن جائز نیست و منع از ظلم و تعدی و عدم تحمل

ایذا رخلق و بیان آنکہ عتاب اعتراض شیخ را بہبود خود داند و از اغماض و گذشت

او ہراسان بود و ما یناسب

حامداً و مصلیاً۔ اے عزیز آنچہ نوشتہ بودید موافق حال این عاصی بودہ فی الحقیقت

باین عیوب این دور از کار متصف ست غایۃ عافی الباب چون جمعے می نمایند کہ

باللہ فی اللہ بر صحبت می داریم بنابران گاہے کلمات غضب امیز بزبان آوردہ می

شود اگر چنین نکند مبادا داخل زمرۂ مداہنان گردد و شیخے کہ موافق مرضی مریدان از زندگانی

نماید فردا از عہدہ جواب چگونہ خواہد بر آمد۔ آرے حقے کہ عاید باین جانب است

بہ مقتضائے تخلقوا باخلاق اللہ عفو و صفح را می شاید۔ اما در حقوق الٰہی عز شانہٗ

و اوامر و مناہی شرعیہ گذشت نمودن و سکوت ورزیدن جائز نیست۔ عزیزے فرمودہ

آن روز کہ در میان صوفیان نقار نہ گذرد آن را خیر نہ دانند۔ و نقار صوفیہ عبارت

marfat.com

از کن مکن بہت علی الخصوص ظلم وتعدی وامضاء غضب وعدم تحمل ایذاء خلق از اعظم صفاتِ ذمیمہ ہست۔ درویشان را اجتناب ازین قسم امور از اہم مہام است اصل مخاطب جماعہ اند کہ بہ این صفات موصوف اند وکسے کہ ازین صفات محفوظ است از مبحث خارج است الاعلیٰ سبیل الاحتیاط والمبالغہ چنانچہ گفتہ اند ؎

ہرچند کہ مطمئنہ گردد ہرگز ز صفاتِ خود نہ گردد

از شما خود تا حال ازین قسم امور کم ظاہر شدہ وبیشتر ہم امید ہست کہ بہ جمعیتِ خاطر سرگرم کار باشند وبہ استقامت زندگانی نمایند نادنہا فوق الکرامۃ طالب صادق را باید کہ در وقت عتاب واعتراض خوش وقت شود وآن را عین بہبود وتربیت داند واز اغماض نمودن وزرگذشت کردن ہراسان باشد وبر تغافل وبے پروائی شیخ حمل ننماید بالجملہ جلال وجمال را مساوی انگارد وبلکہ از جلال حظ گیرد ونہ آن کہ فرار نماید وہذا حال المحب الصادق ولیالہوسان از حیطۂ اعتبار خارج اند عد مُہم اولیٰ من وجودہم۔

مکتوب صد وشصتم ۔نیز بہ مشارٌالیہ در ذکر اجر تعزیت وتحریص بر تقلید حضرت مجدد الف ثانی در جمیع امور۔

باسمہ سبحانہ۔ ہوالحی الذی لایموت۔ وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم۔ ؎

من از تو روے نہ پیچم گرم بیازاری کہ خوش بود ز عزیزان تحمل وخواری

مکتوب مرغوب رسید عزاء این مصیبتِ عظیم نمودہ بودند جزاکم اللہ سبحانہ خیرا۔ فی الحدیث من عزا مصابا فلہ مثل اجرہ۔ رسیدن شفقت نامہ

marfat.com

خانِ عالی شان درین طور وقت موجبِ تسکینِ خاطرہائے پریشان گشت دیگر خاطر
برائے این مہم کہ پیش آمدہ بغایت نگران می باشد و توجہ خاص درین باب معروف
امید کہ مقہوری اعدائے وقت نصیب باد بزودی خیر فتح و نصرت برنگارند۔ دیگر
در کلی و جزئی حقیر و فقیر راہ تقلید حضرت مجدد الف ثانی را رضی اللہ تعالے عنہ از
دست نباید داد۔ وکلیہ کہ ایشان قرار دادہ اند بجان و دل قبول باید نمود و لہذا خرط القتاد

مکتوب صد و شصت و یکم۔ بہ سلطانِ وقت در بیان آنچہ فنائے ہر لطیفہ
از لطائف خمسہ بدان مربوط است و تفضیل مراقبہ و سکوت بر عبادتِ ناقلہ و
ذکر خصائص طریقہ بطریقِ اجمال و ترجیح ارباب عشرہ بر ارباب عزلہ و بیان آنکہ
استیلائے حضور در اماکنِ غفلت مشعر از قوتِ نسبت است و بیان آنکہ مقصود از سیر
و سلوک امرے جز شریعت نیست۔ و آنچہ از بعض اولیا امورے کہ بظاہر شریعت
مخالف اند صادر شدہ محمول بر ابتدا و وسط است و ما یناسب ذلک

نحمدہ و نصلی و نسلم۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ احقر
خیر خواہان بعد از تبلیغ سلام و تحیہ معروض می دارد کہ چون سالک بر قدم اول راہ
کہ عبارت از فنائے قلب است مشرف می شود اشعۂ از انوارِ قدم پیوستہ بر قلبِ او
متجلی می باشد۔ اگر آن سالک علم بہ تفصیلِ احوال دارد کما ینبغی آن تجلی را کہ کنایہ
از تجلی فعلِ اوست سبحانہ درک خواہد نمود۔ و اگر علمِ اجمالی نصیبِ وقتِ اوست
بہ حضور و التذاذ کہ اثرِ آن تجلی است محظوظ خواہد بود بعد ازان بہ محض فضل درین
ہنگام بہ تجلیِ صفات استعداد خواہد یافت۔ و سینۂ او بہ انوارِ قدس منشرح خواہد
گردید بعد ازین امرِ او از دو حال خالی نیست۔ اما بہ عروج و العزلۃ عن الخلق

marfat.com

لِاجل الاعراض عن الاغيار اَو الهبوطِ وَالرّجوع إلى الخلق لاجل التكميل
وَالارشاد فالاول من اهل العزلة والخلوة وَالثانى من اصحاب العشرة
والجلوة۔ عدم اختلاط و فرار از خلق مناسب حال طائفۂ اولیٰ است و آمیختہ بودن
ملائم حالِ طائفۂ ثانی۔ حالت طائفۂ اولیٰ ضعیف است و حالت طائفۂ ثانی قوی
لعدم حجابهم عن شهود الحق سبحانه لشهود العالم والاختلاط بهم فلا يقاس
لحال احدهما على الآخر در آیہ کریمہ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا
يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ گویا اشارہ بہر دو فریق است۔ و این ہر دو تجلی کہ مذکور شدند
بہ لطیفۂ قلب و روح تعلق دارند و معاملۂ لطیفۂ اخفیٰ مربوط بہ تجلی ذات است و لطیفۂ سر
شیون و اعتبارات مناسبت دارد و لطیفۂ خفی بہ صفات سلبیہ تنزیہیہ۔ و اعلاے
لطائف لطیفۂ اخفیٰ است لکونه تحت قدم نبينا عليه وعلى جميع اخوانه من
الصلوٰة افضلها ومن التسليمات اكملها كما إنّ القلب تحت قدم سيدنا آدم
عليه الصلوٰة والسلام والروح تحت قدم سيدنا ابراهيم خليل وسيدنا نوح
عليهما الصلوٰة والتسليمات والسر تحت قدم سيدنا موسىٰ عليه الصلوٰة و
السلام والخفي تحت قدم سيدنا عيسىٰ عليه الصلوٰة والسلام۔ للہ سبحانہ الحمد کہ
آنحضرت علیٰ قدر استعداد ہر یک علیٰ سبیل الاجمال والانعکاس حظے فراگرفتہ اند۔ چنانچہ
بشارت فنائے قلب و لحوق صفات بہ اصل و مناسبت بہ لطیفۂ اخفیٰ در قدم محترم حضرت
ایشان علیہ الرحمۃ والرضوان درآمدہ و از محسوس شدن قدم آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و
السلام پیش این احقر اظہار نمودہ بودند۔ و ایضاً درین دو سہ استیلاے حضور در اماکن
غفلت کہ از قوت لنسبت مشعر است بارہا می فرمودند۔ بالجملہ این احقر در آنچہ لازمۂ خیر خواہی

marfat.com

است خود را مقصر نہ دانستہ و خواہان بیش از بیش است برائے دو مطلب یکے آن کہ
حق سبحانہٗ شمارا داخل مقربان خود کردہ است۔ دوم آنکہ در حقوق عباد بعد از وصول
بدرجہ ولایت انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقی امید نجات می شود کما تبینہ سیدنا
ومولانا المجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھذا من اعظم عنایاتہ تعالیٰ
اگر نظر باین مطلب دوئمی انداختہ بعد از فراغ از امور مملکت بمراقبہ وسکوت می پرداختہ
باشند مستحسن بلکہ ضرور است و گنجایشے دارد کہ از عبادات نافلہ آن را تقدیم دہند۔
وطالب ترقیات باشند و لمحۂ بے این فکر بسر نہ برند و ہمت را بران گمارند کہ از صورت
شریعت گذشتہ بہ حقیقت آن برسند و از ولایت اولیا گذشتہ بہ ولایت انبیاء علیہم
الصلوٰۃ والسلام مستند گردند و فوق این ولایت ولایت ملاء اعلیٰ است علیٰ نبینا و
علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات و از گذشت آن درجات عروج کمالات نبوت در پیش است
بعد ازان حقایق ثلثہ کہ عبارت از حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن مجید و حقیقت صلوٰۃ
باشد منکشف می گردند و فوق آنہا معاملہ خلت و اسرار محبوبیت جلوہ می فرمایند و بہ بعضے
از محبوبان اسرار لازم الاستتار کہ تعلق بہ حروف مقطعات دارند درمیان می آرند و صورت
شریعت و حقیقت آن ہم مختلط می شوند و استدلالی کشفی می گردد و اجمالی تفصیلی می شود
حضرت خواجہ بزرگ می فرمایند کہ مقصود از سیر و سلوک آن است کہ معرفت اجمالی تفصیلی
گردد و استدلالی کشفی۔ امر دیگر سوائے شریعت نیست و زاید بران نہ فرمودہ اند۔ و آنچہ
از بعضے اولیاء اللہ بعضے امور کہ بظاہر شریعت در جنگ اند صادر شدہ اند کمسئلۃ
التوحید الوجودی وغیرہا را بتدا و وسط حال فرود باید آورد۔ چہ بعد از وصول بہ حقیقت
شریعت اصلا مخالفت نیست و ھذہ مواھب التی ذکرھا قد اختصھا اللہ

marfat.com

سبحانه بالامام الربانی المجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الحال بیائم بر
عرضِ حالِ خود معلوم فرمایند کہ مطلب اہم ما ازین آشنائی کہ بخدمتِ شما ہست دو چیز
ہست یکے خود روا گردانیدن حاجت حاجتمندے کما وردَ فضلہ فی الحدیث
النبوی علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا و دویم ترویج سنت
وتوہین اہلِ بدعت کہ درین آخر الزمان بے معاونت وفی الطت سلاطین محال ہست حمد اللہ
سبحانہ کہ گفتۂ ما نامرادان بہ سمع قبول می افتد در حدیث آمدہ من احیا سنتی بعد
ما اُمیتت فلہ اجر مائۃ شہید اہلِ غرلت اگر مزار سال ریاضت ومجاہدہ پیش کنند
بہ عشر عشیر آن امر جلیل القدر نمی رسند۔ کمالات دستگاہی برادر طریق ملا محمد جان کہ از
نفوس متبرکہ ہست وسالہا در صحبت گذرانیدہ ومراتب خصائصی کہ حضرت مجدد الف
ثانی بہ آن ممتاز ند از اکثر حظے وافر گرفتہ ومصداق این معنی آنکہ ہرگاہ مشارٌ الیہ بہ مقامے
ازین مقامات می رسید این حقیر چون بر دیدہ دانستن خود اعتماد نہ داشتہ مومی الیہ را
بہ خدمتِ حضرتِ ایشان ہمراہ گرفتہ می برد تا زمانے کہ متوجہ شدہ بشارتِ حصول
مقامے کہ در تخیل فقیر آمدہ بود نمی فرمودند تسکین نمی شد تا آنکہ معاملۂ ایشان بہ کمال و
تکمیل انجامیدہ تا آنکہ روزے فرمودند کہ لفظ انا کہ خود را بہ آن تعبیر می نمائیم بر ملا زند تو
می افتد وھٰذا یدل علیٰ کمال الاتحاد۔

مکتوب صد و شصت و دویم۔ بہ اخوند شاہ مراد در بیان آنکہ ملاقاتِ
سلاطین بہ نیتِ حسنہ محمود است۔

حقایق آگاہ اخوی ملا شاہ محمد مراد سلامٍ عافیت انجام در معرض قبول آرند
واز یادِ خود غافل نہ دانند و بہ دعای ظہر الغیب ممد ومعاون باشند خصوصیتے کہ بشما است

marfat.com

امید کہ دقیقۂ از دقایق را فرو نہ گذارد فطوبی لکم و بشریٰ و جواب مفصل بہ مشیئۃ سبحانہ متعاقب خواہد نوشت۔ دیگر اخوی میان عبداللطیف بارہا نوشتند کہ ذکر خیر شما چند مرتبہ پیش بادشاہ دین پناہ در میان آمد و شما را ازین معنی آگاہ ساختند۔ عجب کہ شما با این ہمہ خواہش ملاقات نہ نمودید بہ نیت ارتفاع بدعت و ترویج سنت می توان سلطان را دید الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ من بعد اگر ایماے از طرف بادشاہ واقع شود و شوق دیدن شما ظاہر نمایند بلا توقف امتثال نمایند والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم۔

مکتوب صد و شصت و سویم۔ نیز بہ اخوند مذکور در بیان استغناء از فقراء زیبا ہست۔

ارشاد مآبی کمالات دستگاہی اخوند ملا شاہ محمد مراد سلام سلامت انجام قبول فرمایند۔ صحیفۂ شریفہ رسید خوش وقت ساخت بہ ہمین منوال یاد و شادی فرمودہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ ہست۔ فضائل پناہا بادشاہ اسلام بارہا شما را یاد کردہ اند عجب کہ شما اقدام این معنی نہ کردید الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ خوب شد از فقراء استغناء زیبا ہست بہ مشیئۃ سبحانہ زیادہ تر مخلص شما خواہد شد۔ فقرا را بظاہر و باطن متوجہ خود دانند و مشتاق لقاے بہجت اقراے خویش تصور فرمایند و از احوال ظاہر و باطن خویش اطلاع می دادہ باشند۔ مخدومنا بختاور خان بما نوشتہ بود کہ بادشاہ نیاز بخدمت شما فرستادہ مصحوب شیخ عبدالحمید ارسال داشتہ شدہ۔ شنیدہ شد کہ شما قبول آن نہ کردید الفتوح لایرد کلیہ مشائخ عظام ہست۔ خوش ہر چہ بخاطر شما رسیدہ مبارک ہست۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و چہارم۔ بہ سلطان وقت در ذکر جماعۂ مبتدعہ و تحریص بر تادیب و تنبیہ آنہا و ما یناسب ذلک

marfat.com

التماس فقیر آن که امورے کہ فقیر ابلاغ آن می نماید حضرت یکسے اظہار
این معنی نمی کردہ باشند۔ بس ہست کہ در علم الیشان باشد والا بما فقرائے بے بضاعت
بخراباے عظیم مترتب خواہد شد۔ دیروز فقیر بہ نماز جمعہ رفتہ بود جماعۃ دہل زنان ہجوم
نمودہ خیلے بے حیائی می نمودند دعاجز ساختند بہ ہزار حیل از سر خود ساقط کردیم۔ نوعے
علاج فرمایند کہ از شرارت آن جماعۃ مامون شویم۔ ہر وقت کہ برون می برآئیم انواع
ایذاہا می رسانند۔ یا چندے را بما ہمراہ نمایند یا بہ فولاد خان فرمایند کہ چند کس را
از آنہا محبوس نماید یا جلاوطن کند۔ این کلیہ مرکوز خاطر باشد بعد از برخاستن فقیر این
امر را بہر کہ دانند خواہند فرمود۔ اکثر اہل بدع در مقام عداوت شدہ اند و ہمراہ
با جمعے از فقرا شکستہ می باشند۔ برآمدن مشکل شدہ ہست اعانت از جناب الیشان
می خواہم۔ شیخ محمد باقر از دست ہمین قسم جماعۃ و متصدیان آنجاے گریختہ از لاہور
برآمدہ ہست دباز روے رفتن ندارد و قصد دارد کہ بحضور آمدہ بعضے امور ابلاغ
نماید۔ ہر چہ حکم شود۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و پنجم۔ ارسل الی السلطان فی ان الاشتغال
بامر الرعیۃ من اہم الامور۔

نحمدہٗ ونصلی المعروض بعد السلام انکم بفضل اللہ سبحانہٗ
فی ہذہ الایام مشتغلون باہم الامور وہی امر الرعیۃ والعدالۃ فیہم
فحمد اللہ ثم الحمد للہ وہذا کان غایۃ مرادنا من انعقاد مجلس السکوت
فحصل بکرمہ سبحانہٗ فالمرجو من مکارم اخلاقکم ان لا تنسونا من خاطرکم
وتخصونا بمزید فضلکم وعنایتکم فانکم لہا اہل وانک لعلی خلق عظیم۔
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

marfat.com

مکتوب صد و شصت و ششم - به حقائق آگاه مخدوم آدم تتوی در ذکر او و ذکر یاران او۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ اما بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مخدوما استماع اخبار استقامت شما برین طریقہ علیہ و سرگرمی ہنگام طلبہ سبب لذات معنویہ می گردد زادکم اللہ سبحانہٗ ترقیاً و استقامتہ۔ بعضے یاران رشید شما کہ ملاقات کردند از مطالعۂ احوال انعلے محظوظ شدیم۔ علی الخصوص شیخ انس و سید فتح محمد و ابوالحسن و تاز کی توفیق آشنا شیخ عنایت اللہ ملاقات نمود از احوال پسندیدۂ او نیز محظوظ شدیم یقین کہ بیش از بیش بحال مومی الیہ متوجہ خواہند بود۔ دیگر شوق آمدن باین دیار اکثری نویسند و ما ہم مشتاق دیدار شمائیم۔ لیکن گذاشتن آن مقام و برہم زدن معاملہ طلبہ مناسب نمی نماید بہ اعتقاد فقیر مدار آن بقعہ گویا وابستہ بہ وجود شریف است بہر حال ہرگاہ ملاقات صوری مقدر نیست میسر خواہد شد بمشیئۃ سبحانہٗ عمدہ کار ارتباط معنوی ست و آن درازی یاد است۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و ہفتم - بہ خان سعادت نشان محتشم خان در ذکر واقعہ کہ در باب فتح و نصرت خان مشار الیہ دیدہ اند۔

بعد از تحریر کتابہا در حلقۂ روضۂ مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدحقہ سر بمہر چنانچہ معاجین عمدہ می کنند پیش زانوہای فقیر چیدہ اند۔ دران وقت معلوم شد کہ برائے آن مشفق مہیا شدہ۔ از دیدن این واقعہ تمام امیدواری در حق الیشان پیدا گشتہ خاطر بغایت برائے فتح و نصرت شما متوجہ و نگران است دہمان روز باز در دین خانہ بنظر در آمد کہ شخصے بر سر شما ایستادہ بہ مورچل[1] مگس رانی می کند۔ راندن مگس

[1] مورچھل

marfat.com

گویا اشارہ بہ مہجوری اعدائے کفرہ فجرہ است فرحت بر فرحت از مشاہدۂ این دو واقعہ رُو دادہ۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و ہشتم۔ بہ خواجہ محمد شریف بخاری در بیان آنکہ حقیقتِ فنا و نجات کلی از شرکِ خفی مربوط بہ ولایتِ کبریٰ است۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللہ تعالےٰ از نفسِ حاضر نامے و نشانے نہ گذارد بنوعے کہ عین و اثر بالکل زائل گردد۔ این زمان فنائے اتم حاصل آمدہ و مطمئنہ بہ اسلامِ حقیقی مشرف شود منتہائے مراتب فنا این مقام عالی است کہ بہ ولایتِ کبریٰ مربوط است۔ ہر چند در ولایتِ صغریٰ نحوے از فنا کائن ہست اما حقیقتِ آن در ینجا صورت می بندد و نجاتِ کلی از شرکِ خفی درین حال میسر ہست حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ ازین کمالات شرُبے ارزانی فرماید اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔ مخدومی قبل ازین کتابت بدست سید نور محمد کہ یکے از صوفیان است فرستادہ شدہ ہست و حضرتِ ایشان ہم در جوابِ کتابتِ شما مکتوبے نگارش فرمودہ اند پیشِ مشارٌ الیہ ہست انشاء اللہ تعالےٰ رسیدہ باشد سلمہٗ لیک کتابتِ از شما رسیدہ بود۔ و شما نہا کہ ارسال داشتہ بودند نیز رسیدند۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و نہم۔ در بیان عنایت و الطاف کہ از حضرتِ ایشان رضی اللہ تعالےٰ عنہ در حق آنحضرت و یارانِ دیگر بہ وقیع آمدہ و ذکر بعضے تصرفات کہ ازان قبلہ بہ ظہور پیوستہ و بمصدیق حضرتِ ایشان مقرون گشتہ۔

لہٗ الحمد اولاً و آخراً۔ چون اظہارِ نعمِ منعمِ حقیقی غرضانہ موجبِ ازدیاد است لہٰذا کمینہ در ولیشانِ احمدی اظہار می نماید و تحدیثِ نعمتہائے کہ از حضرتِ شیخ خود بآن

marfat.com

دیباران دیگر به وقوع آمده بیان می کند مقدمه باید دانست که احوال یاران را بر
احوال پُر اختلال خود تقدیم نموده شروع از احوال آنها کرده آمد و جماعه که از احوال آنها
دریغا ند کور خواهد شد سه گروه اند طائفه اند که هم این ضعیف به امر پیر دستگیر خود به آنها
صحبت سکوت داشته و هم به آنحضرت سفارشها نموده لبشارت عالی گرفته و گروهے اند
از خواص اصحاب حضرت ایشان که در خلوات به احتیاط تمام از احوال آنها این فقیر استفسار
نموده هست و بآن حضرت باختیار خود در خوش وقتی آنچه مهربانیها فرموده اند با این کمینه و میان
آورده اند و جماعه دیگر اند که بعضے ازان از اهل سیاه اند و بعضے بوضع فقر و نامرادی و
و به اجازتها مقید سر ملبند اند. اما آن جماعه که به این مسکین نشست و خاست دارند از انجمله
حقایق آگاه صوفی پاینده که دائره ولایت ثلثه را قطع نموده و بوصول بکمالات نبوت
استعداد یافته و از انجا ترقی نموده به حقیقت کعبه ربانی حقایق خاص بهم رسانده و بآن
مقام عالی قرین گشته متوجه فوق است و ازان جمله سیادت مآب میر شرف الدین حسین
که به امر آن حضرت به این عاصی صحبت داشته و تا چند سال با فقیر ملازم بوده و مناسبت
خاص به فقیر بهم رسانیده مجملاً از احوال مشارالیه پیش ازین مکرر نوشته شده اما ایجا شرح
کرده می نویسد. چون میر مشارالیه را مشوق شده که به این فقیر محبت دارد و از اصفیران
از جناب آنحضرت نموده ملازم این مسکین گردید و با وجود که موی الیه علم به احوال خود کمتر داشت
اما از کثرت نشستن علم اجمالی بهم رسانیده تا چند گاه رفیق این ضعیف گشت تا آنکه مبشر به
ولایت کبری شد و تقید تام به صحبت فقیر نمود. و فقیر آنچه مقدور بود تقصیر نه نمود چنانچه
شب و روز مکرر متوجه حالش می نشستم تا بجائے رسید که دائره اصول و اصول اصول حضرت
نموده بذات بحت واصل گشت و به وصول بمرتبه کمالات نبوت مباهی گردید لهذا ازان

marfat.com

باز قسرہائے عظیم نسبت بہ مومی الیہ بہ وقوع آمد تا آنکہ پرتوے از انوارِ حقیقت قرآنی بر باطنش تافت در رفتہ رفتہ فنائے و بقائے بہ آن مرتبہا حاصل نمود بعد ازاں بحقیقتِ کعبۂ ربانی تحقق و تزین پیدا کرد باز حضرتِ الیشان مہربانیہا نمودہ متوجہ حالش گشتند تا آنکہ معاملہ میر در نہایت علو رسید بمقام عظیم کہ کنایت از تفضیل باشد مناسبتے پیدا شد و فقیر چند بار درین میان صحبت داشت چنانچہ روزے متخیل این ضعیف گشت کہ افاضۂ کمالات مشارٌ الیہ بمحض تفضیل است و مشارٌ الیہ نیز ادراک این معنی نمود چون بعرضِ حضرتِ الیشان رسانیدہ شد از غایت تفضیل تصدیق این معنی نمودند و بہ وسول بہ آن مقام اشارتے فرمودند بعد ازاں از دقایق و نازکیہائے فنا کہ بہ حقیقت لا الٰہ الا اللہ منوط است بہرہ ور شد۔ و حضرتِ الیشان فرمودند کہ خلعتے درین مقام عنایت شد۔ بعد ازاں در توجہاتِ دیگر عنایاتِ دیگر بسیار نمودند۔ روزے فرمودند کہ بسیار ترین ظاہر می شود این است احوال میر کہ بہ طریقِ اجمال نوشتہ۔ و ازاں جماعہ است صلاح آثار حافظ محسن دہلوی کہ در مدتِ قلیلہ بہ اکثر خصائص کہ تا حال بہ کمتر کسے فرمودہ باشد بدست آورد۔ سابقاً درجاے از احوالش نوشتہ شدہ است۔ اما چیزہائے کہ بعد ازاں بحصول آن مباہی گشتہ نوشتہ می شود بعد از حصولِ فنا و بقا در اندک مدت بولایتِ کبریٰ مبشر شد از انجا بولایتِ علیا رسید و چون اکثر با فقیر ہمراہ بود توجہاتِ کثیرہ کہ متضمن قسرہائے عالیہ بودہ نسبت بمشارٌ الیہ بہ وقوع آمد و حضرتِ الیشان نیز مہربانیہا فرمودند تا آنکہ تصفیہ اجزائے ارضی مدرکش گشت و معاملہ بکمالاتِ نبوت کشید و درین میان لشست و تماست بسیار واقع شد۔ چون بسمعِ عالی حضرت الیشان رسید توجہ نمودہ بحصولِ کمالاتِ نبوت بشارت دادند بعد ازاں کارش

marfat.com

بعروج فوقانی افتاد تا آنکہ بہ وصولِ حقیقتِ کعبہ ربانی باخلعتِ عالی دران مقام مستسعد گردید باز سرش بہ فوق افتاد و کششہائے عظیمہ نمودہ شد تا بعد از چند گاہ بحقیقتِ قرآنی ملحق گشت تا اینجا بعضے یاران خاص باوے مشارکتے داشتند۔ اما در ما دراز این امتیاز تمام پیدا گردد از مشارکت ماند بالجملہ بعد الّتیا و الّتی از مقامِ عظیم الشان کہ پیشتر کسے بہ آن مبشر نہ گشتہ بود مستسعد گردید و آن مقام عبارت از مقامِ تفصیل است و علوے این مقام از مکتوباتِ قدسی آیات معلوم می گردد و این مقام اختصاص بہ انبیاء اولوالعزم علیہم الصلوٰۃ والسلام دارد و فوقِ او مقام محبت است ترقی دران مقام بہ علم و عمل نیست افاضۂ کمالات بہ تفضیل صرف وابستہ است مشارٌ الیہ از ین مقام حظے وافر گرفتہ متوجہ فوق گشت و این عاصی بموجب توجہ و تلطف حضرت پیرِ دستگیر خود اکثر بمومی الیہ می نشست تا آنکہ بکمال عنایتِ خویش بہرہ از مقامِ محبت در حق وے نشان دادند۔ بعد از وے از کمالاتِ خاصہ ولایتِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام مفتخر گشت باز از حقیقتِ مقامِ لا یذکر الا اللہ و از دقایق فناکہ بدان مقام مربوط است بہرہ وافر گرفت۔ بعد از ان بمحض عنایتِ الٰہی غرشانہٗ از حقیقتِ صلوٰۃ کہ پیش ازین کسے از یاران بہ آن مبشر نہ گشتہ بود مبشر گشت این ہست نسخۂ احوالش کہ بہ طریقِ اجمال نوشتہ آمد۔ والسلام

مکتوب صد و ہفتادم ۔ در ذکرِ احوال آگاہ حافظ محمد محسن دہلوی

دبیان تصرفات کہ ازان حضرت در حق حافظ بہ وقوع آمدہ و ذکرِ سرعت سیرِ مشارٌ الیہ و ما یناسب ذلک ۔

پارہ از احوالِ حافظ محسن سابق نوشتہ شدہ است آنچہ بعد ازان بہ حصولِ آن

marfat.com

مباہی گشتہ بتفصیل نوشتہ می آید چون مشارٌ الیہ را مناسبتے خاص بہ فقیر بود اکثر اوقات
باہم می نشستیم و حافظ آثارِ توجہات و تصرفات کہ نسبت بوے بہ وقوع می آمد اظہار می نمود
و می گفت کہ در وقتِ توجہ مرا کشان کشان می برند بالجملہ چیزہاے بلند بعد از نشستن
ظاہر می گردد تا آنکہ در عشرۂ رمضان المبارک چنان وانمود کہ الآن عروج عناصر درک
می نمایم چنانچہ سابقًا عروجِ لطائف خمسہ عالم امر می نمودم و چون بہ عرض حضرتِ ایشان
رسانیدہ شد تصدیق نمودند کہ عناصر در صدرِ عروج اند و بحصولِ ولایتِ علیا اشارہ
نمودند ہر چند کہ آداب آن حضرت نیست کہ بکسے تصریحِ این ولایت نمایند۔ بعد از
چند گاہ بہ اولنشست و خاست واقع شد تا آنکہ بہ محض فضلِ الٰہی جل شانہٗ معاملہ
حافظ بہ اجراے ارضی کشید و حافظ خود تزکیہ و تصفیہ این لطیفہ را احساس نمود و درین
ضمن قسماے عظیم نسبت بہ حافظ بہ وقوع آمد و ایامِ رخصت نزدیک رسید۔ آنچہ
در تخمین و ظن این عاصی آمدہ نمود بحافظ ظاہر نمود چون این مقدمات بعرض عالی رسید
بہ وصولِ کمالاتِ نبوت سرافرازش ساختند معلوم نیست کہ تا حال از یاران بغل و غیر
بہ این سرعت صاحب این مقام گشتہ باشد اللّٰھم ارزقہ الاستقامۃ۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و یکم۔ در بیان آنکہ جماعۃ از اصحاب حضرت ایشان کہ بکمالاتِ ولایت متحقق اند دو فریق اند و ذکرِ علبۂ ارشاد و ہدایت آنحضرت۔

طائفہ از اصحاب حضرتِ قبلہ کونین کہ بہ کمالاتِ وراثت متحقق اند وہم
فریقین فریق منہم عرجوا من مراتب الاصول و قطعوا دائرۃ الولایت
الثلاث حتی شرفوا بکمالات النبوۃ بطریق التبعیۃ۔ و انا من منہم وان
لہم مراتب الاصول ولم یتخلفوا عنہا رأسًا لکنہم بطریق المعیۃ

marfat.com

التی حصلت لهم بحضرة الشیخ قد فازوا بتلك الکمالات العالیة و
بعضے از آنہا بلند تر از ان مقام رفتہ اند و یارانے کہ بمرتبۂ ولایت رسیدہ اند
و بہ فنا و بقا مشرف اند اکثر من ان یعد و یحصٰی۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و دوم۔ در ذکر بعضے احوال یاران کہ حضرت الشان بہ آن حضرت در میان آوردہ اند۔

در حق حافظ ضیا عنایات کثیرہ نمودند و فرمودند کہ ہر چند بے مناسبتے
در باطنش سرایت کردہ بود اما در اندک مدت مرتفع گشت و خیلے مناسبتے بہم رسانید
و در ولایت کبریٰ بسیار ترقی نمودہ۔ و ملا وسکی را فرمودند کہ در باطن او نسبت عالی
مشہود گردید و از حصول فنائے نفس بلکہ حصول در ولایت کبریٰ اشارہ نمودند و تعریف
غربت و نامرادی او بسیار کردند و سعی بلیغ در حق مشار الیہ بہ وقوع آمد موافق آن سعی
حضرت قبلہ گاہی مہربانی نمودند و بہ حصول کمالات نبوت سرافرازش ساختند متوجہ
فوق ہست۔ و حافظ محسن را بحصول فنا و بقا و دخول در ولایت کبریٰ مبشر ساختند
و فرمودند کہ ہمگی یک سال شد کہ او در صحبت داخل شدہ است گویا اظہار تعجب
کردند و از لحوق صفات بہ اصل در حق میر عزیز عنایت نمودند و فرمودند کہ از حضرت
مجدد الف ثانی در لے مشار الیہ خلعت گرفتیم در خصوصیت مقیدہ بہ اعداد مخصوصہ نیز
کردند۔ و در حق شرف الدین افاضہ نمودند کہ دائرۂ رسول بتمام قطع کرد و داخل کمالات
نبوت گردید و سابق از راہ معیت نیز مبشر ساختہ بودند۔ و در بارۂ خان بیگ نیز فرمودند
کہ وجودش مثل قطعۂ ابر می رود گویا اشارہ بہ فنائے نفس است و بحصول فنائے قلب
و مقدمات فنائے نفس سید محمد علی را نوازش فرمودند و چند بار در حق سید محمد اسرائیل

marfat.com

عنایتِ خاصہ نمودند۔ روزے فرمودند کہ تجلی خاص در باطن او مشاہد گردید۔ باز روزے از آثارِ بقا بہرہ در باب مشارٌ الیہ نشان دادند۔ بعد از چند گاہ فرمودند کہ نور صرف شدہ بہت رشحہ از کمالاتِ ولایت کبریٰ نیز رسیدہ باشد تا آنکہ بعد از مدت قلیلہ تصریح بہ دخولِ ولایت کبریٰ نمودند۔ و چون وقتِ رخصت بمواجہ روضہ مقدسہ توجہ کردند افاضہ فرمودند کہ وے را متخلع بہ خلعتِ خاصہ دیدم۔ و حافظ محمد شریف لاہوری را فرمودند کہ از زادِ معیت در کم چیزے کوتاہی دارد و از ہمین راہ بہ کمالاتِ نبوت واصل بہت۔ و در بارہ ملا محسن سیالکوٹی درین مدت کہ در ایامِ عرس آمدہ بود بحصولِ کمالاتِ نبوت اشارہ نمودند۔ و خواجہ محمد صدیق پیشوری درین سفر کہ آمدہ بود شبے رخصت او فرمودند کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ عنایاتِ عظیمہ نمودند و خلعتِ خاص مرحمت فرمودند و بحصولِ بہرہ از کمالاتِ نبوت نیز درین نوبت سر بلند گردید۔ و در بارہ ملا حامد فرمودند کہ مناسبتے بہ حقیقتِ کعبہ پیدا کردہ بہت و بہ طریق الہام ازان حقیقت بہرہ در گشتہ بہت و بہ حصولِ حقیقتِ قرآن مجید در حق میر شرف الدین حسین نوازش فرمودند۔ و چون ایامِ وداع نظام الدین نزدیک رسید بشارتِ فنا و ارادت از حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ دستار بوے مرحمت شد و رخصت مقید نیز دادند۔ و تعریف بلندیِ استعداد حاجی حبیب چند بار نمودند۔ و نصیبے از حقیقتِ کعبہ ربانی در حق وے نشان دادند۔ و صوفی سعد اللہ بعد از آمدن جہان آباد نسبتے ترقی نمود۔ بعد از اندک مدت بحصولِ ولایت علیا مبشر گردانیدند۔ و بہ حصولِ کمالاتِ نبوت و جامعیت تام در حق صوفی پایندہ عنایت نمودند چند گاہ چند صحبت با صوفی مذکور باز داشتہ شد تا آنکہ مناسبتے بہ کعبہ ربانی مفہوم گردید درین میان شبے بعد از نمازِ عشا کہ بسطِ عظیم رو دادہ بود و عنایتِ خاص جلوہ گر شدہ مجلسِ سکوت با صوفی مبشر شد و چنان

marfat.com

متخیل گشت که مناسبت مذکوره دراز دیادهست بلکه تحقیقی به انوار کعبه نیز متخیل شد و صوفی هم
معلوم این معنی که در مشاهده که با نور عظیم از انوارات کعبه که حقیقت آن فوق حقائق باین زمین و
آسمانی را مملو ساخت خود را دران مستغرق دید و چون به سمع حضرت ایشان رسانیدم تصدیق نمودند والسلام.

مکتوب صد و هفتاد و سیوم - به مخدوم زاده عالی قدر شیخ محمد حسین در جواب مکتوب ایشان
که از مناسبت به ولایت محمدی نوشته بودند -

حامداً و مصلیاً - فرزندی نور چشمی از مناسبت خود بولایت محمدی علی صاحبها الصلوٰة والسلام نوشته
بود از مطالعه آن جنها یافت ع با کریمان کارها دشوار نیست یکبار خود سرگرم باشند و مشتاق دانند -

مکتوب صد و هفتاد و چهارم - نیز بمخدوم زاده در تحریص بر تعلیم علوم ظاهری و صحبت طالبان حق جل شانه

بسم الله والسلام علی رسول الله اما بعد مکتوب مرغوب فرزندی نور چشمی رسیده جمعیت
بخش خاطر پریشان گردید الحمد لله که اوقات بجمعیت و استقامت می گذرد و ترقیات باطنی نقد
وقت است شکر آن بجا آرند و بر تعلیم علوم ظاهری تقید از دست ندهند نوشته بودند که
بعضے مردم شوق صحبت سکوت می نمایند ازین چه بهتر صحبت داشتن به طالبان حق سبحانه
از اعظم عبادات است - والسلام -

مکتوب صد و هفتاد و پنجم - نیز به مخدوم زاده در نصیحت -

باسمه سبحانه - حامداً و مصلیاً - سلام عافیت انجام به آن نور چشم برسد - چه نویسد که
چه قدر خاطر بجانب شما نگران می باشد و خواهان استقامت شما هست بر خواندن سبق مقید
باشند و اوقات را بذکر و فکر معمور دارند - کتابت شما که از تهانیسر ترسیل بود رسید بعد از
فراغ درس اوقات را به طالبان حق مشغول دارند - والسلام

مکتوب صد و هفتاد و ششم - به فقیر محمد اعظم در جواب مکتوب این ضعیف

marfat.com

کہ از تعینات ثلثہ و تفرقہ در وصول قدمی و وصول نظری نوشتہ بود۔

باسمہ سبحانہ۔ نور چشما حقایق آگاہا۔ مکتوب مرغوب کہ مشتمل بر احوال بلند و معارف ارجمند بودہ بمطالعہ در آمد و سبب لذات معنویہ گردید این قسم دید اصل و امتیاز تعینات ثلثہ و تفرقہ در میان وصول قدمی و وصول نظری کہ تعلق بما ورا التعین جبی دارد از نوادر روزگار ہست حال خالے را این نوع حدت بصر مگر عطا فرماید باکریمان کارہا دشوار نیست شکر آن بجا آرند و طالب زیادتی بوند لئن شکرتم لازیدنکم۔ بس قاطع ہست والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و ہفتم۔ نیز باین فقیر در بیان آنکہ در غیبت احوالے کہ قابل اظہار باشد فاہر باید نمود باقی را بحضور حوالہ باید کرد و در تخلیص نصیحت طالبان و مایناسب ذالک۔

باسمہ سبحانہ، حامداً و مصلیاً۔ اما بعد سلام عافیت انجام بآن فرزند سعادتمند برسد ہموارہ بظاہر و باطن متوجہ احوال شما است حق سبحانہ و تعالے کسب مرضیات خود کرامت فرمودہ باخود دارد۔ درین مفارقت صوری آنچہ از احوال و مقامات تازہ روداد باشد آنچہ قابل اظہار باشد می نوشتہ باشند و باقی را بحضور حوالہ نمایند حق تعالے آن نور چشم را علم صحیح و کشف صریح عطا فرمودہ ہست شکر آن بجا آرند و طالب مزید بوند۔ و طالبان حق را بتوجہات سرگرم دارند و ذکر قیامت را نصب عین سازند و ہمیشہ بحزن و اندوہ متصف بوند۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و ہشتم۔ بہ حافظ عبد الرؤف تتہوی در اجازت تعلیم طریقہ و ذکر شرائط آن۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفے اما بعد نمودہ می آید کہ چون فضائل و کمالات دستگاہ جامع مراتب ظاہری و باطنی شیخ عبد الرؤف مدار الارشاد حضرت سرہند

marfat.com

رسیدہ بزیارت روضہاء منورہ استسعاد یافت و بصحبت خادمان و مجاوران این بقعہا متبرکہ چندگاہے بسر بردہ اخذ فیوض و برکات نمودہ و از مزایا و خواص این طریقہ علیہ حظ وافر یافت و در مدت قلیلہ فوائد کثیرہ نصیب او گشت و محبت شیوخ و استقامت مزا از اطوار و اوضاع اولائح و ہویدا گشت بنابراین خاطبی دور از کار باوجود عدم لیاقت محض برائے ترویج طریقہ احمدیہ معصومیہ امانت بدعت نامرضیہ و احیاء سنت سنیہ اجازت تعلیم این طریقہ عمدیہ بمشار الیہ داد و شرط الاجازت الاستقامت علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والثبات علی محبۃ الشیوخ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ وانا العبد المسکین الضعیف محمد سیف الدین العمری الحنفی الاحمدی المعصومی غفر اللہ سبحانہ ذنوبہ وستر عیوبہ والعبد المذکور وان لم یکن اہلا لہذا الامر الخطیر لکن قد ورد رب مبلغ اوعی من سامع نعوذ باللہ من شرور الفسنا ومن سیئات اعمالنا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مکتوب صد و ہفتاد و نہم۔ بہ معارف آگاہ حافظ محمد محسن دہلوی در رد دید قصور اعمال۔

باسمہ سبحانہ۔ حامدا و مصلیا۔ اما بعد ازین عاصی مصر علی العصیان سلام و التحیہ آن برادر عزیز برسد۔ طرفہ چیزے ست مردم از چنین کس توقعات کثیرہ دارند و باعتقاد خود او را داخل جرگہ اہل اللہ می انگارند و حال آنکہ ز نگریزد ز پیش خود گرفتار می دانم کہ بدوستان و یاران چہ نویسم۔ اگر از حقیقت کسے خود ظاہر سازد طالبان حمل بر ہضم نفس و دید قصور اعمال می نمایند۔ و اگر تستر و اخفا اختیار نمودہ آید تلبیس و تزویر لقد وقت اوست ؎

محرمے نیست تا بگویم راز ہمدمے نیست تا بنالم زار

نعوذ باللہ من شرور الفسنا و من سیئات اعمالنا۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و ہم۔ نیز بہ حافظ در تحریص بر مراعات حقوق خلق ؎

marfat.com

حسب حالے نہ نوشتی دشد ایامے چند　　محرمے کو کہ فرستم بتو پیغامے چند

اگرچہ انقطاع وعزلت بہ آن عزیز بیشتر مرغوب است لیکن مراعات حقوق خلق از جملہ ضروریات است خوش گفت۔

ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنین عالم است　　نازکی کے راست آید بار می باید کشید

ہر تقدیر با وجود کمال فراغت و آسودگی این گرفتار عالم ظلمانی را بد و کلمہ یاد می فرمودہ باشند کہ دل نگرانی است خاص بجناب شما درین آوان بندگان ظل سبحانی فرمان بدستخط خاص و عطراز کمال شفقت مصحوب ارشاد پناہی ارسال داشتند طرفہ الفاظ تواضع و شکستگی در فرمان مندرج است والسلام

مکتوب صد و ہشتاد و یکم ۔ بہ میر عبداللہ در تحریص بر صحبت اہل طریق و اجتناب از صحبت مخالف۔

باسمہ سبحانہ۔ اما بعد برادر گرامی سیادت پناہی از دنیائے دنیہ معرض بودند و گرفتار معاملہ عظیمہ کہ در پیش قطعاً می آمدہ باشند امروز فرداست کہ چشم داری شود آن زمانے غیر از حسرت و ندامت چیزے بدست نخواہد آمد خیر شرط است چون نشاوا از توفیق در آنچہ از طلب صادق در بہار آن محب لقینی مشہود می گردد مجملے بہ طریق رمز و اشارہ نصیحتے نمودہ آمد معذور خواہند داشت۔ چند گاہ درین قرب و جوار بسر بردند۔ نشد کہ یکبار دیوانہ وار بہ حضرت دارالارشاد می رسیدند۔ امید چنان بود کہ در اندک اقامت حظ وافر ازین طریق عالی نصیب وقت می شد الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ، بہر حال بہر جا باشند بیاران این طریق و محبان این سلسلہ علیہ محشور بوند و از صحبت مخالف طریق مجتنب باشند۔ خوش گفت ؎

با عاشقان نشین و ہمہ عاشقان گزین　　وان ہر کہ نسبت عاشق با او مشو قرین والسلام

مکتوب صد و ہشتاد و دویم ۔ بہ فضائل پناہ ملا نجم الدین سلطان پوری در بیان آن کہ حالتے کہ در نوم رود بد نہایت اصیل است و بیان آنکہ معاملہ خلت فوق معاملہ تفصیل است

marfat.com

وخلت یکے از شعب حب است۔

حامداً ومصلیاً۔ اما بعد سلام وتحیہ بہ آن فضائل وکمالات دستگاہ برسد مکتوب مرغوب کہ محتوی بر اذواق باطنی بود سبب لذات معنویہ گشت حالتے کہ در نوم رود ہد بغایت اصیل است وبر اکثر نسبتہا تفوق دارد ولنسے کہ در بعض اوقات زومی دہد امید است کہ از لوازم برکات خلت باشد وما ذلک علی اللہ بعزیز معاملہ خلت فوق تفصیل است ترقی دران مقام وابستہ بمحبت است چہ خلت یکے از شعب حب است وفی الحب ثلث اعتبارات المحبۃ المختصۃ بالکلیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام والاعتبار الثانی الخلۃ المنسوبۃ الی الخلیل علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام والاعتبار الثالث المحبوبیۃ الخاصۃ بالحبیب علیہ وعلی آلہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التحیات اکملہا رزقنا اللہ سبحانہ وایاکم ایمانا وشربا من ہذہ الکمالات۔ والسلام

مکتوب صد وہشتاد وسیوم بفضائل مآب محمد حامد لاہوری در بیان آنکہ عمدہ این کار طول صحبت است۔

لہ الحمد اما بعد شرح اللہ صدرکم وزکی نفسکم ولین جلدکم بجرعۃ سید البشر الطہر من زلیخ البصر وعلیہ وعلی آلہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا۔ عمدہ این کار طول صحبت است بزرگان فرمودہ اند فنا فی الشیخ مقدمہ فنا فی اللہ است۔ خوش گفت سہ

ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر ۔۔۔ سایۂ آن نفس کش را سخت گیر

بقیۃ المرام آنکہ حقایق آگاہ شاہ بیگ خیلے عزیز الوجود است ملاقات مشارالیہ غنیمت شمرند وفضائل مآب محمد سلیم مراتب اخلاص وفدویت شما بیش از بیش ظاہر ساخت۔ والسلام۔

مکتوب صد وہشتاد وچہارم بہ خان سعادت محتشم خان در بیان اسرار عروج ونزول

بطریق اجمال وتحقیق آنچہ در مکتوبات واقع است کہ چون نظرۂ اولی بمظاہر جمیلہ افتد باعث عروج

marfat.com

می گردد و بیان آنکه این کمال راجع بآن کلمه طلیبه است که حضرت مجدد الف ثانی بآن مبشر اند که دنیا
ترا بحکم آخرت دادیم مهربا ما ایمائے از افشائے اسرار نزول که تا حال سربسته اند و بکسے درمیان
آورده باشد از غایت حسن ظن که باین عاصی دارند نموده آمد شمه ازان بطریق اجمال درمیان آورده
می شود بگوش هوش مسموع باد هرچند خیالات این دو سه کلمات قابل استماع نیستند بلکه مستحق طرد و لعن اند

دلے چون شه مرا برداشت از خاک منزه گر بگذرانم سر بر افلاک

و هو لذا معلوم آن محرم اسرار است انچه در مکتوبات قدسی آیات مرقوم است که چون نظره اولی
بمظاهر جمیله افتد باعث عروج می گردد اما در ثانی وقت محافظت از نظره ثانیه ضرور و ناگزیر است
کما الاولی لك و الثانیة علیك واقع شده و ایضاً در چهارم اشت اول مکتوبات جلد اول واقع
است علی الخصوص در کسوت نساء بلکه در اجزاء آنها آن قدر منقاد این طائفه گشتم که چون
عرض نمایم انتهی نظر باین کلمات این عاصی انداخته بعضے خیالات در تخمین خود تخیله ساخته و آن
این است که چون عروج و نزول در حق عارف متعسر گردد بے علاقه صوریه نمی تواند ارتفاع نماید پس در
اگر وقت نظر ثانیه و ثالثه ان شاء الله تعالے برخصت شرعیه قرین شوند دانند که این هر دو حکم
نظره اولی خواهد گرفت و باعث عروجات بے نهایت خواهد گردید عند اهل السر فی کثرة الانکحة
و اتخاذ السراری لاهل الکمال فی زعمی و هو سبحانه اعلم بحقیقة الحال و سر دیگر آنکه در همین
عسرت تعسر عروج و نزول و هنگام اتمام سیر و سلوک که باستعداد سالک مربوط بوده چون ترقی متعذر
گردد درین وقت سالک را بمباشرت اسباب نزول گویا فنا و بقا بغیر تحقق می شوند بسبب کمال
اتحاد فیما بین و راه ترقی که مسدود بوده مفتوح می گردد و استعداد جدید بهم می رساند و موجب قیامت
بے اندازه می شود و هرچند تشبث به اسباب نزول بیشتر جلوه این معنی بیشتر و چندانکه اسباب نزول زیاده
و جدید همان قدر عروج و نزول بیش از پیش. ع گر بگویم شرح آن بے حد شود.

marfat.com

این کمال راجع بآن کلمۂ طیبہ ہست کہ حضرت مجدد الف ثانی بآن مبشر اند کہ دنیا ترا حکم آخرت دادیم آرزوئے این خیر خواہ آن ہست کہ پرتو این کمال در حق آنجناب علی وجہ الکمال بمنصۂ ظہور آید ع باکریمان کار ہا دشوار نیست۔ استقامت براطوار شرعیہ از لوازم این مقام است و این معنی در حق این عاصی غفار و مغرب۔ اما در بارۂ شما امید ہا دارد زیادہ برین طاقت اظہار نہ۔ خوش گفت سہ

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہ ہرزہ نیست ہم قصۂ غریب و حدیث عجیب ہست

مکتوب صد و ہشتاد و پنجم۔ بہ سلطان عبد الرحمٰن در جواب مکتوب او کہ مشتمل بر واقعہ عالی بود و بیان آنکہ قدوم اہل اللہ از نعمتہائے عظیمہ ہست۔

باسمہ سبحانہ۔ بجناب آن سلطان با اکرام سلام مشتاقانہ برسد۔ اظہار اشتیاق ملاقات نمودہ بود بسیار ہم صد چندان مشتاق دانند واقعہ عالی کہ اندراج یافتہ بود مطالعہ آن خوش وقت ساخت عذر خواہی کہ از بابت آن عزیز مرقوم بود بہ وضوح انجامید از اخلاص شما ہمین قسم چشم داشت داریم بخاطر ہیچ عار نیارند کہ صفا در صفا است۔ دیگر جناب ارشاد پناہی میان محمد باقر بآن حدود تشریف می آرند توقع کہ در جمیع امور ممد و معاون ایشان باشند و صحبت ایشان را مغتنم دانستہ در منزل خویش جاے اقامت ایشان معین سازند و در حلقہ و مشغولی سرگرم باشند و توجہ ہم بگیرند قدوم اہل اللہ را از نعمتہائے عظیم دانستہ بجان و دل خدمت نمایند در روضہ منورہ حصول مطالب شما توجہ نمودہ می آید امید وار باشند لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و ششم۔ نیز بہ سلطان در بیان آنکہ استعمال آب کفش حضرت مجدد الف ثانی دافع امراض کثیرہ و مشتمل بر برکات عظیمہ ہست و ذکر فیوضے کہ در شب عرس حضرت

marfat.com

عروۃ الوثقیٰ ظاہر شدہ و برخے از شوق زیارت حرمین شریفین۔

اما بعد شفاک اللہ سبحانہ شفاءً عاجلاً۔ خاطر فقر الغایت نگران می باشد امید کہ بزودی خبر عافیت برنگارند کہ موجب جمعیت خاطر باگردد مصحوب عبد المومن آب کفش حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ برائے آن جناب فرستادہ شدہ در آب و طعام قطرہ ازان می چکانندہ باشد کہ متضمن برکات بہت۔ دیگر امشب کہ عرس حضرت پیر دستگیر بہت طرفہ فیوض و برکات بہت و چون واسطہ انعقاد این مجلس ذات بابرکات بہت امید کہ حظ وافر بایشان نصیب گردد۔ دیگر اشارہ کہ در باب اختیار سفر حرمین شریفین واقع شدہ معلوم شد مہربانا این خود کمالی تمنائے و آرزوئے این گرفتار بہت لیکن عوائق و علائق کہ این مسکین بآن مبتلا است شرح آن نمی تواں کرد او سبحانہ قادر است کہ بمین ہمت علیا رشحاتین مطلب اقصیٰ و مقصد اسنیٰ الحصول انجامند و باین سعادت عظمیٰ سرملبند گرداند۔ خوش گفت سہ

مرا کشید وطنا بم بہ گردن اندازید کشان کشان چو سگانم بکوے یار برند

مکتوب صد و ہشتاد و ہفتم

بکمالات دستگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در جواب مکتوب او کہ از ارتحال حافظ محمد شریف نوشتہ بود و استدعاء دعا و توجہ نمودہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ حق سبحانہ و تعالیٰ بکمال کرم خویش معاملہ کہ بعناصر ثلثہ متعلق بہت بالتمام رسانیدہ باسرار و نازکیہائے کہ بہ عنصر خاکی منوط است مستعد کناد سابقاً مکتوب عالی متضمن بشارات مصحوب ملا محمد امین مرسول گشتہ است ظاہراً رسیدہ باشد دیگر مجتے و خصوصیتے کہ نسبت بشما واقع است بکمتر کسے خواہد بود و خبر ارتحال حافظ چنانکہ نگاشتہ بودند بوضوح انجامید اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وجود ایشان رحمتے بود در زمان نوامی۔ در خدمت حضرت ایشان عرض نمودہ باصوفیہ بنظام ختم قرآن مجید کردہ شد و آن

marfat.com

حضرت ہم شریک بود ند امید است کہ برکات آن بالیشان رسیدہ باشد۔ دیگر سید مرزا کہ بدخول طریقہ علیہ مستعد گشتہ است وجوان مستعدے ظاہر می گردد فقیر ترغیب صحبت شما بہ مشارٌ الیہ بسیار نمودہ است ظاہرا پیش شما برسد توجہات خاصہ را دربارہ او دریغ ندارند۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و ہشتم۔ بہ ملا محمد امین حافظ آبادی در فضیلت محبت۔

احقر درویشان محمد سیف الدین سلام و تحیہ بہ فضائل مآب ملا محمد امین می رساند مکتوب آن عزیز کہ متضمن احوال بلند بودہ رسید و عریضہ کہ در خدمت حضرت قبلہ گاہی مرسل بود بنظر مبارک در آمد چند کلمہ بدستخط خاص جواب کتابت شما کہ متضمن بشارت است نوشتہ آمد انشاء اللہ تعالیٰ خواہد رسید للہ سبحانہ الحمد کہ از کمال محبت غائبانہ ترقیات عالی نصیب شما است و چون از کمال کرم دغدغہ توجہ غائبانہ نمودہ اند اگر باز ہمین التماس را معروض دارند گنجائش دارد۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و نہم۔ بہ سلطان عبد الرحمٰن در فضیلت صحبت فقرا و تسلیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عنایات و الطاف الٰہی غرشانہ شامل حال باد۔ احقر ترین طریقہ علیہ احمدیہ معصومیہ محمد سیف الدین سلام و تحیہ بآن اشفاق پناہ می رساند حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ از کمال کرم خویش از خصائص و مزایائے طریقہ علیہ احمدیہ استعداد کرامت فرمودہ استقامت تام بر اوضاع شرعیہ عنایات نماید۔ پسند خاطر عاطر افتادن حقایق آگاہی میان شاہ محمد سبب خوشوقتیہا گردید مطلب عمدہ از فرستادن شیخ مشارٌ الیہ خیر خواہی آخرت است للہ سبحانہ الحمد کہ آثار گرمی صحبت او مبرہن گردید۔ امید است کہ معاملہ دنیا و ترقی آن نیز این قسم نامرادان صورت پذیر گردد ع

با کریمان کار ہا دشوار نیست

marfat.com

دستگیر بیا و لوازم مهربانیها درین مصائب که بمیرانجیوا زالیشان به وقوع آمد سبب
سر ترفیع درجاتِ دارین خواهد بود۔ والسلام۔

مکتوب صد و نوزدم۔ بخواجہ محمد شریف بخاری در ذکر مصیبتِ وصال حضرتِ الیشان

لله الحمد۔ کتابہائے برادرِ گرامی خواجہ محمد شریف که باین جانب فرستادہ بودند
رسید و در جواب توقف رفت معذور خواہند داشت۔ درد و غم و ماتم که نصیب این
مهجوران گردیدہ عذرے ہست۔ واضح جاے آن داشت که دیوانہ وار از ہمه گسسته
سر بصحرا می زدیم لاچه باید کرد۔ نظام از عالم می رفت۔ خوش گفت ؎

ز فرقتِ تو نه مردم چه لافِ مهر زنم که خاک بر سرِ من باد و بر محبتِ من !

والسلام

تمام باشد

۲ر جمادی الاخری سنه ۱۰۳۱ھ

(کتب خانه بلغ المقابله از کتابے که در مدرسهٔ محمدی مدراس بود نقل کرده شد)

محصن الملک الرافة والعدل والجود

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم..... باب دوم

☆

marfat.com

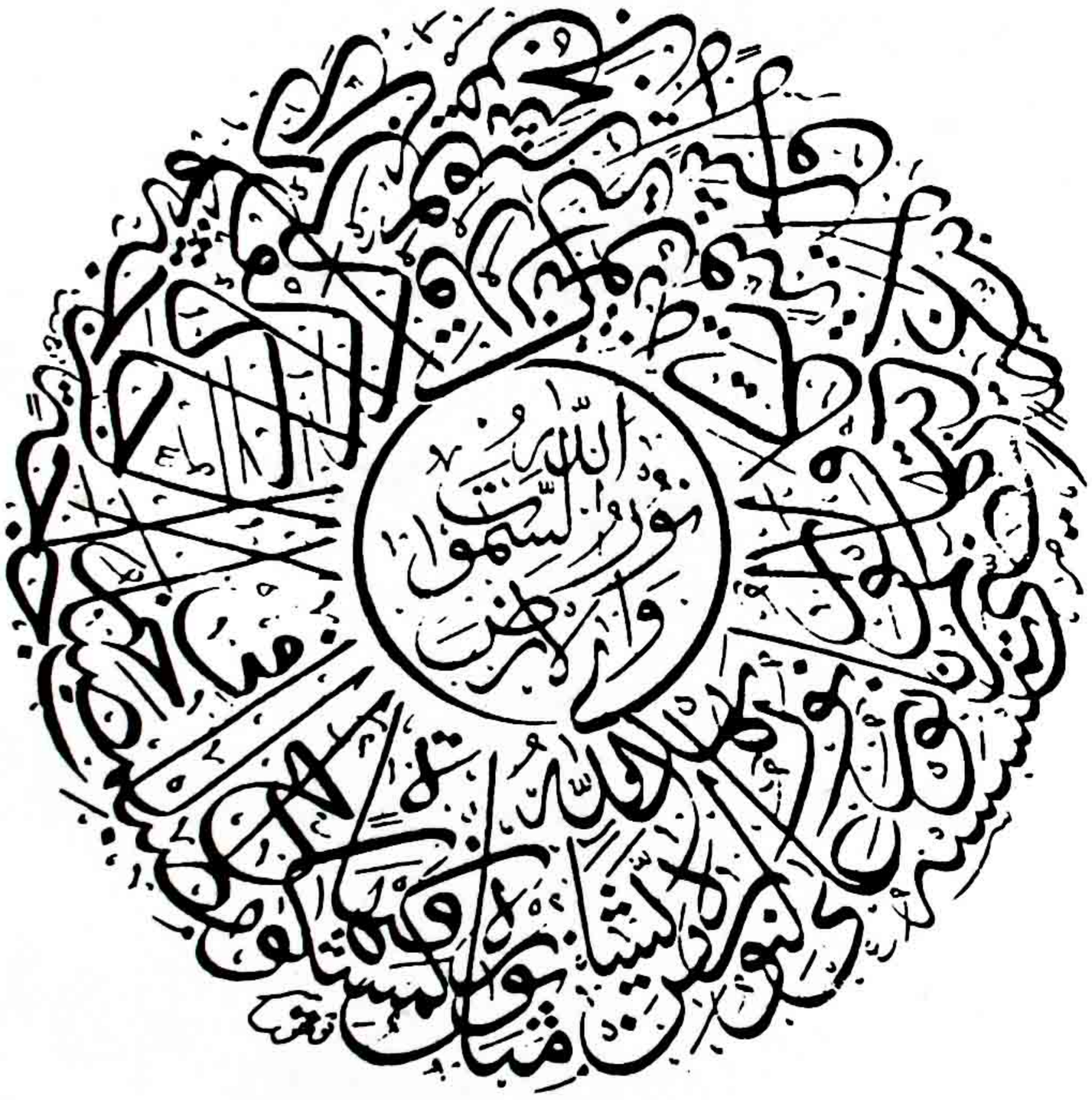

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

گلشنِ وحدت

(مکتوبات شریف، خواجہ عبدالاحد وحدت سرہندی ابن
خواجہ محمد سعید ابن حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم)

جمع کردہ: شیخ محمد مراد کشمیری

مرتبہ

مولانا عبداللہ جان فاروقی نقشبندی

نظر ثانی وتقدیم

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

(ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی، پی۔ایچ۔ڈی، ڈی لٹ)

marfat.com

از ادب گرچہ دریں باغ نفس سوختہ شد
از گلے رخصتِ یک آہِ سحر یافتہ ایم

(وحدت)

وحدت کے گلستاں کا چمن حسن ہے تیرا
پھولا ہے نین بیچ بہارِ گل و نرگس

(ولی)

مقصودِ دل ہے اُس کا خیال اے ولی مجھے
جو مجھ زباں کا وِرد محمد مراد ہے

(ولی)

marfat.com

گلشنِ وحدتؒ

اعنی

مکتوباتِ حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(ابن حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ)

جمع کردہ شیخ محمد مراد کشمیری علیہ الرحمہ

مرتبہ

حضرت مولانا عبداللہ جان فاروقی نقشبندی مدظلہ

بنظرِ ثانی

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ

صدرِ شعبۂ اردو، سندھ یونی ورسٹی، حیدرآباد

۱۳۸۶ھ

۱۹۶۶ء

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء) المعروف "شاہ گل" کے یہ مکتوبات موسوم بہ "گلشنِ وحدت" ان کے خلیفہ شیخ محمد مراد کشمیری علیہ الرحمہ کے جمع کئے ہوئے ہیں، اسی لئے ان میں سے اکثر و بیشتر انہی کے نام ہیں۔ ان کو مکتوب ۹ میں نقشبندیہ خلافت اور مکتوب ۲۲ میں نقشبندیہ سلوک کی تکمیل کے ساتھ ساتھ قادریہ سلوک کی خلافت کی بھی بشارت دی گئی ہے۔ مکتوب ۱۹ میں شیخ محمد مرادؒ کے بھائی شیخ محمد یوسف کشمیریؒ کو بھی اجازت کی بشارت ہے۔ مکتوب ۲ میں شیخ موصوف کے والد ماجد کا نام شیخ محمد طاہرؒ ملتا ہے۔ شیخ کے فرزند عبدالرشیدؒ کے نام مکتوبات ۸۲ - ۱۱۱ - ۱۱۲ ہیں۔ اسی طرح دوسرے فرزند محمد ولی کے نام بھی دو مکتوب ۷۹ - ۱۰۳ ہیں۔ مکتوب ۱۶ میں شیخ کے کسی بھائی کے انتقال پر تعزیت ہے۔ مکتوب ۲۵ میں اسرار الفقر، نواقض الروافض اور تصنیف شریف تین کتابوں کے بھیجے جانے کی اطلاع ہے ان میں سے آخری کتاب بھی پہلی دو کتابوں کی طرح حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت رحمۃ اللہ علیہ ہی کی ہوگی جس کا ذکر اب کسی جگہ نہیں آتا۔ مکتوب ۱۴ میں حضرت وحدتؒ کے تیسرے صاحبزادے محمد جوادؒ کی شادی کا ذکر ہے اور اسی میں حضرتؒ کی والدہ ماجدہ کی علالت کا حال بھی ہے جن کی وفات کا ذکر مکتوب ۳۹ میں آتا ہے۔ مکتوب ۵۵ میں حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۱۵ھ / ۱۷۰۳ء) ابن حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کے نام مکتوب ۴۷ میں استفادہ کیا گیا ہے۔ پھر مکتوب ۸۷ میں ان کے وصال پر اظہار افسوس بھی ہے اور قطعۂ تاریخ بھی۔ مکتوب ۶۴ میں حضرت وحدتؒ نے حج کیلئے روانگی کا ذکر کیا ہے اور یہ مکتوب انھوں نے اکبر آباد (آگرہ) سے بھیجا تھا۔ ۱۱۰۹ھ میں آپ نے حج کیا تھا اور واپسی پر بندرگاہ مخا سے مکتوب ۶۵ بھیجا ذکر مکتوبات ۶۶ - ۷۶ بھی اسی ذیل میں ہیں۔

marfat.com

سیاسی اعتبار سے جن شخصیتوں کا ذکر اہم کہا جا سکتا ہے ان میں سے شہزادی زیب النساء بنت اورنگ زیبؒ ہیں جن کے نام مکتوبات ۴۴-۴۷ ہیں۔ یہ مکتوبات حضرت وحدت نے حج (سنہ ۱۱۰۹ھ / ۱۶۹۷ء) کے بعد لکھے تھے جبکہ شہزادی کی عمر ۶۱ سال کی ہو چکی تھی ـــــ شاہ فرخ سیر (سنہ ۱۱۲۴ھ - سنہ ۱۱۳۱ھ) کے نام مکتوب ۱۰۶ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ باقاعدہ نقشبندیہ سلوک طے کر رہا تھا۔ لیکن اس کے نام صرف یہی ایک مکتوب ہے اور حضرتؒ کا وصال سنہ ۱۱۳۶ھ میں ہوا ہے۔ اسلئے ظاہر ہے کہ بادشاہ کے ابتدائی دور میں یہ مکتوب لکھا گیا ہوگا ـــــ سیف خاں بن تربیت خاں بخشی کے نام مکتوب ۵۰ ہے۔ یہ شاہجہاں اور اورنگ زیب کے عہد میں پہلے کشمیر اور پھر الہ آباد کا صوبہ دار تھا۔ پہلے رند مشرب تھا اور فنِ موسیقی کا ماہر تھا۔ بلکہ اس فن پر اس نے ایک رسالہ راگ درپن لکھا تھا جو دراصل ایک ہندی کتاب کا فارسی ترجمہ مع اضافہ تھا۔ وہ شاعر بھی تھا اور ناصر علی سرہندی کو اس سے بڑی محبت تھی جو کہتا ہے:-

گفت و گوے طوطی از آئینہ می خیزد علی ۔۔۔ گر نباشد سیف خاں ما را نفس درکار نیست

مولانا عبداللہ جان صاحب مدظلہ (گڑھی حضرت خیل۔ تھانہ۔ ملاکنڈ) کا بڑا کرم ہے کہ انھوں نے یہ مکتوبات عنایت فرمائے اور ان کی تصحیح فرمائی۔ کچھ اشعار اور عبارتیں اس عاجز نے بھی درست کرنے کی کوشش کی ہے۔ مولانائے موصوف کا خیال ہے کہ تاریخی طور پر کچھ مکتوبات کی ترتیب یوں ہوگی:- ۶۰ کے بعد ۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۶۴-۶۵-۶۶-۷۵-۶۱-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-

۸۰-۸۱-۸۷-۸۸-۹۰-۹۱-۸۹-۹۴-۹۵-۹۶-۶۱-۶۲-۶۳-۹۲-۹۳-۸۲-۸۳-

۸۴-۸۵-۸۶-۶۹-۷۰-۹۷-۹۹۔

ان مکتوبات کے مطالعے سے ادبی طور پر بھی بعض نئی معلومات حاصل ہوئی ہیں جنھیں "تعلیقات" کے ذیل میں (صفحہ ۱۷۴ ببعد) ملاحظہ فرمائیں۔

احقر غلام مصطفیٰ خاں

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اٰلَآئِہٖ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَنْبِیَآئِہٖ لَاسِیَّمَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَالرَّحْمَۃُ وَالْمَغْفِرَۃُ عَلٰی اَوْلِیَآئِہٖ۔

اما بعد یہ مکتوبات حضرت دلیل اللہ خواجہ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے وہ ۱۰۴۹ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد بزرگوار خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید قدس اللہ سرہ سے علوم ظاہری کی تحصیل کے بعد علوم باطنی کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ والد ماجد کی وفات کے بعد مزید کمالات اور مخصوص نسبت کے حصول کے لیے آپ کے چچا عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو طلب فرمایا۔ اُس وقت آپ کے دل میں یہ تشویش تھی کہ اگر آپ اُنھیں قبلۂ توجہ بنائیں تو ممکن ہے جو نسبت اپنے والد خازن الرحمۃ سے ہے اُس میں کوئی فتور واقع نہ ہو جائے۔ اس موقع پر حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو بتایا کہ حضرت ایشان آپ کو ایک اہم امر کے لیے طلب کرتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ بلا واسطہ ان سے ملیں۔ لہٰذا اس ایما پر آپ حاضرِ خدمت ہوئے۔ انھوں نے فرمایا کہ آپ کو خازن الرحمۃ سے "نسبت معیت کامل" حاصل ہے۔ میں بطور تفصیل آپ کو دو جہات[1] دوں گا۔

[1] مصنف عمدۃ المقامات نے چالیس جہات کا ذکر کیا ہے لیکن خود حضرت دوحدت کے مکتوب ۵۴ سی چہل کی تصنیف ہیں ہے۔

marfat.com

ان توجہات سے آپ کی نسبتِ سابقہ میں کوئی نقصان پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ ان سے آپ کے احوال میں مزید ترقی اور قوت پیدا ہو جائے گی۔

توجہات کا سلسلہ شروع ہوا چنانچہ چوالیس توجہات ہونے کے بعد حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس اللہ سرہٗ کا وصال ہوا۔ اس جانکاہ واقعہ کے بعد آپ نے ایک دن روضۂ متبرکہ میں عرض کیا کہ توجہات موعودہ میں سے چھ توجہات باقی ہیں۔ امید ہے کہ وہ لطف و کرم سے پورے ہو جائیں ـــــ ارشاد ہوا کہ مزار پر آکر متوجہ بیٹھیں۔ اور خلوت میں حاضر ہوں۔ چنانچہ آپ وقتِ خلوت میں مزار پر چلے جاتے اور استفاضہ کرتے ـــــ چھٹے دن جب توجہاتِ موعودہ کے اختتام کا دن تھا، آپ دوات اور قلم اپنے ساتھ لے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرتؒ نے اپنے دستخطِ مبارک سے لکھ دیا کہ "جو وعدہ عبدالاحد سے پچاس توجہات کا کیا گیا تھا ان میں سے چوالیس بحالتِ حیات دی گئیں۔ باقی چھ توجہات بہ ہیئتِ زندگی دے کر وعدہ پورا کر دیا گیا۔"

آپ نے یہ عبارت چچیرے بھائیوں کو دکھلا دی۔ انھوں نے اپنے والد بزرگوار کے دستخط پہچان لیے اور حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس خط کی پشت پر تحریر فرمایا هٰذَا هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ بَلٰى اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْقَلِبُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰى دَارٍ۔

حضرت خواجہ عبدالاحد قدس سرہٗ تمام بھائیوں سے فضائل صوری و معنوی میں ممتاز تھے۔ بلند پایہ شاعر بھی تھے فصاحت و بلاغت، الفاظ کی رنگینی اور نازک خیالی میں آپ کو خاص مہارت حاصل تھی۔ آپ نے اپنے تخلص کو وحدت قرار دیا تھا۔ اس تخلص نے اتنی شہرت پائی کہ یہ لوگ آپ کا لقب ہو گیا۔

marfat.com

حضرت وحدت رحمۃ اللہ علیہ دو دفعہ حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ مطہرہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا سے شرف یاب ہوئے۔ پہلی بار عمِ بزرگوار حضرت خواجہ محمد معصوم قدس اللہ سرہٗ کی رفاقت میں اور دوسری دفعہ حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمراہی میں تشریف لے گئے تھے۔

جس طرح نسبتِ قیومیت حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ سے حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ کو ملی تھی، اسی طرح حضرت عروۃ الوثقیٰ سے خواجہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہٗ کو ملی۔ اس منصب کے متعلق آپ کو کچھ بشارات ہوئیں جن سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا تھا کہ آپ کو بھی اس نسبت سے نوازا جا رہا ہے۔ لہٰذا آپ نے منصبِ قیومیت کی تحقیق اور ان بشارات کی تعبیر کے لیے حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں مراسلہ بھیجا۔ انھوں نے حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہٗ کی بشارات کا حوالہ دے کر اس طرح جواب دیا :-

"حضرت ایشان قدس اللہ سرہٗ روزے در مدینہ منورہ فرمودند کہ سرورِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر شدند۔ حضرت مجدد الف ثانی و حضرتین (علیہم الرحمہ) ہمراہ معلوم می شدند۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام بجانب حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ ملتفت شدند و از راہِ اکرام پیشانی ایشان را بوسیدند بعد ازاں بعزیزین متوجہ شدند و پیشانی ہر دو را نیز بوسہ دادند و بر جبینِ من نیز از راہِ عنایت بوسہ دادند۔ بعد ازاں بر جبینِ تو تقبیل نمودند

نیز فرمودند کہ خلعت کہ در برِ من بود دیدم کہ جدا شد و دیگر خلعت در برِ من بسیار عالی پوشانیدند و آن خلعتِ ثالث برائے تو عنایت کردند و ندا در دادند لَہٗ تَسَنَّشُدُ مَا

marfat.com

عَضُدَكَ يَا اَخِيْكَ (اَلْمُرَادُ بِهٖ لِنِسْبَةُ الْقَيُّوْمِيَّةُ)

ہم روزے فرمودند بلہم شدم دربارۂ عبدالاحد ہر بشارت کہ دادہ ہمہ برحق است وبشارات دادہ کہ از درگاہ ما می خواہد بگو کہ دادیم ....

فرمودند کہ چنین معلوم شد کہ این منصب را گویا من وتو ہر دو آمادہ بودیم و ہر دو مستور ومناسب آن مقام۔ لیکن من سبقت نمودم۔ فقیر واقعۂ خود را کہ دیدہ بود بعرض رسانید خورسندی تمام ظاہر نمودند۔ اجمال واقعہ آن کہ در قرب سلطان عالیشان در دست قلم دان گرفتہ استادہ ام دریں ولا سلطان قلم دان طلب داشتہ من در اصلاح قلم متوجہ شدم دیدم کہ مرد دیگر ہم در دست قلم دان دارد۔ او بر من سبقت گرفت۔ آخر ترا گفتند کہ چون او سبقت نمود تو چند گاہ منتظر باش"۔

(مکتوبات محمد نقشبند ثانی حصہ دوم صفحہ ۳۱)

حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہٗ کی وفات کے بعد آپ کے معتقدین منصب قیومیت کا انتقال آپ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ اس لیے شیخ محمد مراد نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا۔ آپ نے مندرجہ ذیل جواب دیا۔

"وراثت کمالات خاصۂ حضرت حجۃ اللہ قدس سرہٗ امر لیست معنوی۔ ہر یکے از یاران بخود منسوب می سازد تا حق بجانب کیست و دوستانِ فقیر فقیر را مخصوص می دانند دیگران دیگران را واحقر متاثر است و ہیچ حکم نمی تواند کرد زیرا کہ خود را اصلاً و قطعاً لائق آن امور عظام نمی داند۔ اگرچہ اشارات و بشارت آنجناب عَطَّرَ مَضْجَعَهٗ کالنص است برین معنی کَمَا سَتَفْهِمُ مِنْ نَقْلِ الْبِشَارَاتِ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ"۔ (گلشن وحدت ص ــــ)

سلطان جہانگیر کے آخری عہد سے مغلیہ کے شاہی خاندان کا روحانی ربط دارالارشاد سے قائم رہا سلطان اورنگ زیب، شہزادہ کام بخش، شاہ فرخ سیر اور شہزادی زیب النساء بیگم وغیرہ

marfat.com

بیگمات کے نام خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں جن کے نام اس مکتوبات میں خطوط لکھے گئے ہیں۔
حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ کے فیوض سے خاندان مغلیہ اور اُن کے بہت سے امراء و رؤسا بہرہ مند ہوتے رہے۔

سلطان اورنگ زیب عالمگیرؒ جو اپنے وقت کے ایک بڑے متقی اور فاضل حکمران تھے اُنھوں نے خواجہ محمد معصوم قدس اللہ سرہٗ کی وفات کا قطعہ تاریخ خود اپنے حسن عقیدت سے اس طرح تالیف کیا ہے ؎

قیّوم جہاں خلیفۃ اللہ — دانندۂ رازہائے مکتوم
در دائرۂ وجود تا بود — بودش بجہان مثال معدوم
تاریخ وصالِ او خرد گفت — "رفتہ زجہان امام معصوم"
۱۰۷۰ھ

سلطان اورنگ زیب نے اپنے ایک مکتوب میں علامۂ عصر حضرت محمد فرخ شاہ (حضرت خواجہ عبدالاحد کے بڑے بھائی) کو وہاں کی آب و ہوا کی ناسازگاری بتا کر دارالحکومت میں آنے کی دعوت دی ہے :-

"حامداً۔ ازجانب این مبتلائے مغرور بشیخ محمد فرخ سلام خیر انجام برسد۔ چون آب و ہوائے آنجا راست نمی آید اگر تا اینجا بیایند بدنسبت مشتاق دانند۔"

سلطان اورنگ زیبؒ کا ایک مکتوب حقایق آگاہ حضرت شیخ عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام یہ ہے :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً۔ ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ اما بعد سلام علیکم وھو معکم اینما کنتم۔ مکتوب مرغوب سراسر افادہ تمام فائدہ رسید گمان سبت

marfat.com

بخشید جزاکم اللہ خیراً فی الدارین ۔ بوداء کریمہ صدر فائدہ از احیاء العلوم اکثر بنظر در آمدہ نوشتہ فرستاد وفقنا اللہ وایاکم ۔ اگر حرکت سبب از دیاد آزار نباشد چون اینجا مجمع اطباء است می توان آمد ۔ والسلام "

ایک اور مکتوب عارف باللہ الصمد حضرت خواجہ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ کے نام یہ ہے :۔

"ھو الاحد ۔ من آنم کہ من آنم ۔ بل کماہی ندانم حسبی ملن عزیزان نتوانم کہ شمارم توقع کہ بدعایاد باشم "

سلطان نے خواجہ عبد الاحدؒ کے ایک مکتوب (شاید سفر حج کے موقع کا) جواب اس طرح دیا ہے :۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ الوداع الوداع والسلام ۔"

بادشاہ کی طرف سے شہزادہ کام بخش نے حضرت خواجہ عبد الاحدؒ کو جواب دیا ہے :۔

"حقایق آگاہا ! دعا نامہ کہ بخدمت حضور پر نور ارسال داشتہ بودند بوساطت شیخ نور الحق از نظر کیمیا اثر گذشت وبمطالعہ خاص اقدس اختصاص یافت مضمون حدیث شریف مستحسن افتاد کہ حسن خلق نصیب باد ۔ آنہا کہ علم دارند وعمل نیز ازین قسم مقولات می توانند چیزے نوشت وآنانکہ عملے ندارند وعلم نیز چہ نویسند ۔ بہر حال شکر بہت باید کہ بدعاے خیریت خاتمہ مشغول باشند وقطعۂ قرطاس کہ درین ملفوف بہت محلے عطر خاص مقدس معلیٰ است ۔ وشیخ نور الحق چون التماس رخصت نمودہ بود مرخص شد ۔ والسلام "

بادشاہِ وقت محمد فرخ سیر کا ایک مکتوب عارف باللہ الصمد خواجہ عبد الاحد کے نام یہ ہے :۔

"الحمد للہ ۔ بعد سلام سنت اسلام معلوم نمایند آنچہ گفتہ بودند بعمل ما ہست وازفضل ربانی امید ہست کہ از توجہ باطنی وظاہری آن حقایق آگاہ کشود باطنی این نیازمند را حاصل شود ۔

marfat.com

زیادہ از حد اشتیاق مند دانند۔"

حضرت وحدت اپنے والد بزرگوار خازنِ رحمۃ خواجہ محمد سعیدؒ کے وصال کے بعد پورے چھپن ۵۶ سال تک اُن کی مسندِ ارشاد پر جانشین رہے۔ بہت سے طالبانِ حق آپ کے چشمۂ فیض سے سیراب ہو کر مدارجِ عالیہ پر فائز ہوئے۔

آپ کی بہت سی تصانیف ہیں جو معروف و مشہور ہیں۔ لطائف[1] مدنیہ، حاشیہ بر بعضے اوائل تفسیر بیضاوی[2]، سلسلۃ الجواہر[3] در شرح چہل حدیث، خزائن[4] المودہ، منشور الدرر[5] فی فضائل السّور، صحائف[6] تسعہ، برہان[7] جلی، بدایع[8] الشرایع، جنات[9] ثمانیہ، جنود[10] اللہ، سبیل الرشاد[11]، اسرار الجمعہ، رسالہ منع[12] سبابہ، شرح رباعیات[13] حضرت خواجہ بزرگ، شواہد[14] التجدید، خیر[15] الکلام، مناجات[16] کبیر، مناجات[17] صغیر، قصص[18] برحق، نشر[19] العطر، فیض[20] عام، شرح[21] کلمہ تسبیح، شرح[22] کلمہ تہلیل، شرح[23] کلمات قدسی آیات مکاتیب مجددی۔ اسرار[24] الفقر، چہار[25] چمن اور رسالہ[26] در شرح بیتِ مشہور مثنوی معنوی ؎ علمِ حق در علمِ صوفی گم شود۔ این سخن کے باور مردم شود۔

حضرت وحدت کا وصال بروز تبعہ ۲۷ ذی الحجہ ۱۱۲۶ھ کو ہوا۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) اس وقت آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔ آپ کو حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ کی خانقاہ میں حوض کے قریب صفۂ متبرکہ کے جنوب کی طرف دفن کیا گیا۔ آپ کے مرقدِ اطہر پر قبہ بنایا گیا۔

خواجہ محمد اعظم کشمیری نے کتاب اشجار الخلد و اثمار الاشجار میں آپ کی تاریخ میں طویل قصائد و مراثی لکھے ہیں جن میں سے ایک قطعہ پر اکتفا کی جاتی ہے ؎

کرد رحلت قطبِ ارشاد آنکہ بود — در رہِ حق عارفان را مستند

از نسیمِ فیض نشگفتہ گلے — ہمچو او در باغِ وحدت سر نبد

marfat.com

منبع اسرارِ ذاتِ لَمْ یَلِدْ — مطلعِ انوارِ اللہ الصمدْ
از عنایاتِ ازل ذاتش سعید — باکمالِ فضلِ معصوم ابد
زد رقم اعظم بسالِ وصلِ او — "ہادیِ دین بود شیخ عبدالاحد"

۲۶ ۱۱ ھ

آپ کے چار صاحبزادگان تھے جو سب کے سب درجۂ کمال تک پہنچے تھے :-

(۱) حضرت ابو حنیفہؒ جو آپ کی وفات کے بعد چھ سال آپ کی خانقاہ کے جانشین رہے۔ وہ بڑے صاحبِ کشف تھے۔ تتمۂ مکتوبات میں یارانِ کشمیر کے نام بشاراتِ کشفی پر ان کا ایک مکتوب ہے۔ (۲) حضرت محمد تقی کمالاتِ ظاہری اور باطنی سے موصوف تھے۔ اپنے والد ماجد کی طرح طبع موزوں رکھتے تھے۔ (۳) حضرت محمد جوادؒ[1] جو حرمین الشریفین کے سفر میں اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ تھے وہاں وفات پا گئے۔ (۴) حضرت نور الحق علومِ ظاہری و فیوضِ باطنی سے ممتاز تھے۔

یہ مکتوبات موسوم بہ "گلشنِ وحدت" آپ کے خلیفہ مجاز شیخ محمد مراد کشمیری نے جمع کیے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انھیں حضرت وحدت کے تمام مکاتیب دستیاب نہیں ہوئے۔ ان میں زیادہ تر وہی خطوط ہیں جو انھیں لکھے گئے تھے۔ وہ لوگ جو دُور دراز فاصلے پر رہتے تھے ان کے خطوط کا ملنا آسان کام نہیں تھا۔ سلطان اورنگ زیب نے جن مکاتیب کے جوابات دیے ہیں وہ بھی اس مجموعے میں نہیں ملتے۔ نیز حضرتِ وحدت کی روانی قلم اور ان کے فیوضات کے دائرہ کی توسیع سے پتا چلتا ہے کہ جامع مکتوبات کو تمام خطوط نہیں ملے ہیں۔

---

[1] عمدۃ المقامات میں محمد جواد کی بجائے محمد مراد لکھا گیا ہے۔ حالانکہ حضرتِ وحدت نے متعدد خطوط میں محمد جواد کو اپنا فرزند ذکر کیا ہے۔

marfat.com

اس مکتوبات کا قلمی نسخہ فقیر کے جدامجد حضرت جیو شاہ فضل احمد سرہندی قدس اللہ سرہٗ کی خانقاہ فضلیہ کے کتب خانہ میں موجود تھا۔ موصوف رحمۃ اللہ علیہ سلطنتِ مغلیہ کے زوال کے عہد میں ۱۱۸۷ھ مطابق ۱۷۷۳ء سرہند شریف سے ہجرت کر کے پشاور میں تشریف لے آئے۔ یہاں کے ہزاروں لوگ اُن کے فیوضاتِ باطنی سے سیراب ہوئے۔ اور بسلخ ماہ ذی الحجہ ۱۲۳۶ھ کو ۸۴ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مزار وہاں چوک ناصر خاں محلہ حضرت فضل حق رحمۃ اللہ علیہ میں واقع ہے

آپ کا انتساب باطنی حضرت شاہ محمد رسا رحمۃ اللہ سے تھا۔ اُن کا حضرت پارسا رحمۃ اللہ علیہ سے اور اُن کا حضرت شیخ عبید اللہ نیز حضرت خواجہ نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہما سے تھا۔ پھر اُن کا حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ سے اور اُن کا امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ سے تھا۔

آپ کی اولاد امجاد سکھوں کے دورِ حکومت کے وقت ۱۲۶۱ھ (مطابق ۱۸۴۶ء) میں پشاور سے ہجرت کی اور مقام تنگی میں چند سال کے قیام کے بعد مریدوں کی خواہش سے تھانہ علاقہ سوات (مالاکنڈ ایجنسی) میں آکر آباد ہوئے

ایک دن یہ مکتوبات اور دیگر کئی کتابیں اپنے اجداد کرام کے کتب خانہ میں فقیر کی نظر سے گزریں۔ دیکھنے سے ان کی اشاعت کا خیال پیدا ہوا، تاکہ بہت سے لوگ اس سے مستفید ہو جائیں۔ میں اخوی اعزی پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں کا ممنونِ احسان ہوں، جنھوں نے ازراہِ ایثار ان کتابوں (سوانح حیات خواجہ میر سید کلاں رحمۃ اللہ علیہ، مکتوبات حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی اور اس مکتوباتِ خواجہ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ) کی اشاعت کی سعادت حاصل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مالی قربانیوں اور جانی کوششوں کو قبول فرما کر نجاتِ اُخروی کا ذریعہ بنا دے!

marfat.com

اس قلمی مکتوبات کا نسخہ ایک ایسے کاتب کا لکھا ہوا تھا جس میں بعض جگہ املائی غلطیاں پائی جاتی تھیں۔ تاریخی لحاظ سے تقدیم و تاخیر کا خیال نہیں رکھا گیا تھا۔ اور آیاتِ کریمہ احادیث شریف اور عربی عبارتوں پر اعراب بھی نہیں تھے۔ چنانچہ اس ناچیز نے حتی المقدور کوشش کی ہے۔ پھر بھی سہواً غلطیوں کا احتمال ہے۔ اس لیے اللہ پاک سے معافی کا خواستگار ہوں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

ابوالامداد عبداللہ جان (کان اللہ لہٗ)
جانشین خانقاہ فضلیہ گڑھی حضرت
(ملاکنڈ ایجنسی)

مورخہ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُتَوَحِّدِ بِوَحْدَانِيَّتِهٖ۔ وَالْمُتَفَرِّدِ بِفَرْدَانِيَّتِهٖ۔ وَبِجَمَالِهٖ وَجَلَالِهٖ اَلْمُصَيِّرُ اَخْلَاقَ عِبَادِهٖ بِاَخْلَاقِهٖ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَحَبِيْبِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

بدان اسعدک اللہ تعالیٰ بمحبتہ وبمتابعۃ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کہ ارباب طالبانِ فضل الٰہی و از سالکانِ راہِ خدا اظہار ما مضیٰ من کشف و خوارق و احوالِ عجیبہ از عقلِ معاد بہت دور و از کار صواب۔ لیکن از انچہ از مرشدِ خود فی حقہ و فی حق غیرہ معلوم سازند آن را معتبر شناسند و از تشکیک مشککان خود را در شک نیندازند۔ بلکہ ہمچوں قولِ نبیؐ خود را دانند کما وَرَدَ اَلشَّيْخُ فِيْ قَوْمِهٖ كَالنَّبِيِّ فِيْ اُمَّتِهٖ۔ وَكُنْتُ مَامُوْرًا مِّنْ جَنَابِهٖ مَدَّ ظِلُّهٗ فِيْ كُتُبِ الْبِشَارَاتِ الَّتِيْ صَدَرَتْ مِنْهُ مَدَّ ظِلُّهٗ فِيْ حَقِّ الْمُحَرِّرِ۔ وَبِمُقْتَضَاءِ الْوَاقِعَاتِ الَّتِيْ ظَهَرَتْ مِنْهُ فِيْ حَقِّ الطَّالِبِيْنَ۔

آن مکاتیب کہ مشتمل بر بشارات و رموز و اسرار و معارف و دقائق غامضہ و حقایقِ عالیہ بودہ ہست از رشحاتِ قلم و فیوضاتِ فخم حقایق و معارف آگاہ جامع علومِ عقلیہ و نقلیہ علاقت باللہ الصمد قطبی و مرشدی حضرت خواجہ عبد الاحد ابن خازن الرحمۃ خواجہ محمد حسین

marfat.com

ابن امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کہ در حق مسترشدین انشا فرمودہ اند احقر العباد محمد مراد عفی عنہ آنہا را فراہم آورد ہر گاہ کہ معارف حضرت ایشان منتج از توحید شہودی بود نیز حضرت ایشان تخلص بہ وحدت داشت۔ لہٰذا این مکتوبات را بہ گلشن وحدت" موسوم گردانیدہ شد۔

مکتوب اول بہ حقایق و معارف آگاہ مخدوم زادہ محمد فرخ شاہ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ عنایت نامہ سامی کہ متضمن انواع عنایات بود بورود آن معزز و مکرم و مباہی گردید سَلَّمَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ عَلٰی رُؤُسِ الطَّالِبِیْنَ صاحب من خبر میان علی رضا چنان اشتہار یافتہ کہ ہمراہ والدہ خود شدہ بہ تھانیسر رسید و اہل خانہ را نیز ہمراہ آوردہ و با والدہ و اہل راہ مواسات پیش گرفتہ خبر معتمد علیہ نیست بعد تحقیق این مقدمات انشاء العزیز مکرر معروض خواہند داشت۔ بیاران طریق عنایتہا فرمایند۔

مکتوب دوم۔ بہ ملا عبد الرشید صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ مِنَ الْفَقِیْرِ عَبْدِ الْاَحَدِ اِلَی الْاَخِ الصَّالِحِ الْفَاضِلِ الْکَامِلِ عَبْدِ الرَّشِیْدِ اَفَقَہُ اللّٰہُ الصَّمَدُ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَنَا وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ بِطَلَبِ مِنَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَافِیَتِکُمْ وَاِسْتِقَامَتِکُمْ وَتَرَقِّیْ دَرَجَاتِکُمْ۔ وَنَرْجُوْا مِنْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی حُسْنَ الْقَبُوْلِ وَالْاِجَابَۃِ وَالْمَسْئُوْلُ الْمَاْمُوْلُ مِنْکُمْ اَنْ لَّا تَنْسَوْنَا مِنْ صَالِحِ دَعَوَاتِکُمْ فِیْ اَفْضَلِ اَوْقَاتِکُمْ فَاِنَّ خَیْرَ الدُّعَآءِ دُعَآءُ الْاَخِ لِاَخِیْہِ ظَہْرَ الْغَیْبِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْفَتٰی الْفَاضِلَ الصَّالِحَ مُحَمَّدَ الْمُرَادَ فُتِحَ لَہٗ ہٰہُنَا اَبْوَابُ الْفُتُوْحِ وَتَیَسَّرَ لَہُ التَّرَقِّیْ فِیْ دَرَجَاتِ الْوِلَایَۃِ وَالْفَوْزِ بِاَنْوَاعِ الْمَرَاتِبِ وَالْمُشَاہِدَاتِ وَالْاِلْہَامَاتِ وَالْاِحْسَانَاتِ وَاَنَّہٗ مَعَ ہٰذَا یَاْخُذُ مِنْ عِلْمِ

marfat.com

الظَّاهِرِ اَيْضًا سَبَقًا بَعْدَ سَبَقٍ وَتَعَلُّمٌ مِنْهُ وَرَقًا بَعْدَ وَرَقٍ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ
وَالْحَمْدُ عَلٰى ذٰلِكَ وَعَلٰى جَمِيْعِ نَعَمَآئِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمَعَادِ اُمَّتِهٖ اَصْفَائِهٖ
وَاَصْفِيَآئِهٖ وَاَحْبَابِهٖ ثُمَّ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى جَمِيْعِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب سوم۔

حَامِدًا لِلّٰهِ وَمُصَلِّيًا عَلٰى حَبِيْبِ اللّٰهِ۔ از فقیر حقیر سلام مسنون انجام مطالعہ نمایند
اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهٗ مَلَاكُ الْاَمْرِ وَبِدُوْنِهٖ خَرْطُ الْقَتَادِ ثُمَّ الْمُنْجُوْ
مِنْ مَخَالِفَتِكُمْ اَنْ لَّا تَقْشَعُوْنَا مِنَ الدَّعْوَاتِ الصَّالِحٰتِ وَنَحْنُ فِيْ دُعَائِكُمْ وَالسَّلَامُ
عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ بخدمت اخوند جیو سلام رسانند وبجمیع اصحابی۔

مکتوب چہارم۔ بجامع مکتوبات محمد مراد در نصیحت ودعوات صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى مِنْ عَبْدِ الْاَحَدِ
اِلَى السَّرْهِنْدِيْ اِلٰى مُحَمَّدِ الْمُرَادِ الْكَشْمِيْرِيْ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ
وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ فِي الرِّضَآءِ وَالْغَضَبِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَشَجَرٍ
فَاِذَا عَلِمْتَ صَالِحًا فَاحْمَدِ اللّٰهَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاِذَا اكْتَسَبْتَ سَيِّئَةً اَعَاذَكَ اللّٰهُ
فَتُبْ قَرِيْبًا اِنَّهٗ تَعَالٰى قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ وَلَا تَنْسَانِيْ مِنْ دَعَوَاتِكَ الصَّالِحَةِ
كَمَا لَا اُنْسِيْكَ رَزَقَكَ اللّٰهُ الْاِسْتِقَامَةَ عَلَى الشَّرِيْعَةِ وَالطَّرِيْقَةِ وَتَرَقَّاكَ
عَلٰى مَدَارِجِ الْحَقِيْقَةِ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَالسَّلَامُ عَلٰى وَالِدِكُمُ
الْاَكْرَمِ وَعَلٰى اَخِيْكُمُ الْاَصْغَرِ وَسَآئِرِ بَيْتِنَا۔

مکتوب پنجم۔ در بیان طلب بادشاہ برائے جواب مخالفین طریقہ عالیہ ونشیمانی آنہا بجامع مکتوبات محمد مراد صدور یافت۔

marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی
اللّٰہِ وَالْاِسْتِقَامَۃِ عَلَی الشَّرِیْعَۃِ وَالطَّرِیْقَۃِ فَاِنَّ ذٰلِکَ مَلَاکُ الْاَمْرِ وَبِدُوْنِہٖ
خَرْطُ الْقَتَادِ وَاعْلَمُوْا اِنِّیْ فِیْ مَدَدِکُمْ وَمُشْتَغِلٌ بِدَعْوَاتِکُمْ وَنَرْجُوْ اَنْ لَّا
تَنْسَوْنَا مِنْ صَالِحِ دَعْوَاتِکُمْ۔ دیگر استماع یافتہ باشند کہ فقیر بہ تقریب بعضے امور
بدار الخلافہ رسیدہ بود و سر و برگ آن نداشت کہ خلیفۂ وقت را بہ بیند۔ لیکن حسب تقدیر
اتفاق واقع شد۔ بلکہ تا آنکہ خلیفہ خود طلب داشتہ و الطاف بسیار نمود۔ درین ولا از
برہان پور چندے از حسود طریقہ احمدیہ رسیدہ نزد خلیفہ استغاثہ کردند و گفتند کہ در
مکتوبات شیخ احمد سرہندی مقدمات خلافِ شرع واقع است و تمام مریدان و خلفای
ایشان معتقد آن مقدمات اند۔ و حالانکہ آن مقدمات موجب الحاد و زندقہ است
و بعضے مکاتیب علیہ کہ داخل اسرار اند از جملہ متشابہات و مؤولات برآوردہ در آورد
و افشا دادند۔ چون مقدمات ایلہ فریب می گفتند و بظاہر خود را رافع بدعات می نمودند
مردم اول وہلہ از جا می رفتند و توحش می نمودند۔ اما عزیزان و بزرگان بعد از تامل
ردِ آنہا نمودند۔ چون این گفت و گو بسیار بلند شد و ارباب عدالت را مردمان
شورانیدند و بظلِ الٰہی بارہا خبر ہا رسانیدند۔ ظلِ الٰہی بہ فقیر حکم فرستادند کہ برائے جواب
مقدمات و حل عبارات جدِ شریف خویش در مسجد غسلخانہ حاضر شوند۔ فقیر در جواب نوشت
کہ حاشا و کلا کہ در کلام جدی رضی اللہ عنہ سر مویے مخالفتِ شرع باشد۔ اگرچہ بہ حسبِ
ظاہری مخالف ہم نماید و دقایقِ مشائخ عظام را بسا است کہ مثل ما کوتہ فہمان درک ننمایند
و در مذاکرہ و مطارحہ آوردن زیبا نیست۔ آنچہ از کلام بزرگان در فہم ما در آید فَعَلَی
الرَّأْسِ وَالْعَیْنِ و آنچہ بفہمِ ما نہ در آید و مخالف شرع شریف نماید حقیقتِ علم آن را حوالہ

marfat.com

بہ علمِ الٰہی می نمایم و سرِ موی مخالف شریعتِ غرا تجویز نمی نمایم۔ پس فقیر را از سوال حقیقتِ آن امور و مذاکرہ مجلسِ ظاہری معاف فرمایند۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ ظلِّ الٰہی صاف شدند و ازین گفت و گو بالکل درگزشتند۔ بعد ازاں بعضے خوانین را بعذر خواہی این طلب پیشِ فقیر فرستادند و فرمودند کہ مابشما نعوذ باللہ قضیہ نداشتیم و اینجا محکمہ نبود۔ اگرچہ قاضی حاضر بود۔ امّا برائے حل بعضے مسائل بود۔ چون نیامدند ما ہم بانو تکلیف نمی دہیم اگر سوالے خواہد بود نزدِ شما نوشتہ خواہیم فرستاد۔ این گفت و گو پیش از شہرِ رمضان بود و الیٰ یَوْمِنَا ھٰذَا کہ دوم شوال باشد ہیچ گفت و گو نہ شدہ و معاندان ہم پارہ پشیمان شدند۔ اگر کسے خلافِ این روایت کند اعتبار ننمایند کہ طریقہ علیہ احمدیہ را غرت مِنَ اللہ ہست وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْن۔ چند روز فقیر دریں جا ہست اِنْشَاءَ اللہ تعالیٰ۔ بعد از چند روز متوجہ دارالارشاد خواہد شد۔ والسلام۔ بخدمت والد ماجد سلام خیر انجام رسانند و یارانِ طریق و عبدالمؤمن را سلام رسانند۔ محمد یوسف بہ دعوات مخصوص ہست

مکتوب ششم۔ بہ ملّا محمد مؤمن و ملّا محمد ہاشم صدور یافت

عَلَیْکُمْ بِصُحْبَۃِ الْحُرِّ فَارِغٍ وَالْفُقَرَاءِ سِیَّمَا مُحَمَّدُ الْمُرَادِ۔ فَاِنَّہٗ یَاْخُذُ مِنْ صُحْبَۃِ الْفُقَرَاءِ حَظًّا وَّافِرًا وَّلَیْقٌ بِصُحْبَۃِ الطُّلَّابِ اِنْشَاءَ اللہُ تَعَالٰی۔ اشعارِ رنگینِ محمد ہاشم ذوقین ساخت۔ والسّلام عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ہفتم۔ بہ شیخ محمد مراد نوشتہ است۔

مکرّر نامجاتِ محبت مباہی محمد مراد رسید قاصد حال خیلے مستعجل بود۔ بہ تفصیل جواب نتوانستیم پرداخت مجملاً آنکہ سررشتہ طریقت و شریعت را مَادَامَ النَّفْسُ فِی النَّفْسِ از دست نہ دہند۔ و متتبع آثارِ سلف باشند و این خیر خواہ را غافل از دعوات و توجہات

marfat.com

بل بشارات نداشتند۔ اما استقامت آن است کہ بندۂ بشارات نباشند کہ این داخل اجر است در دار العمل۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ۔ بشارتے کہ از شیخ شرف الحق نوشتہ اند خیلے بلند است۔ امیدوار باشند تفصیلِ آن بمشافہہ تعلق دارد۔ الٰہی میسر باد۔ دیگر شنیدہ شد کہ شما بہر احتیاط قرأت نماز بہ مسجد ادا نمی کنند۔ احتیاط زیادہ باد۔ اما جماعتِ اولیٰ را در مسجد حتی المقدور از دست ندہید واگر بالفرض شبہہ قوی ماندہ باشد منفرداً اعادہ کنند۔ ھٰذَا طَرِیْقُنَا وَالسَّلَامُ۔ بہ والد ماجد سلام خیر الانجام رسانند۔ اگر ترجمہ کتاب نواقض الروافض میسر شدہ باشد ارسال دارند شیخ عبد المجید سلام می رساند۔

مکتوب ہشتم

بہ شیخ محمد یوسف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَنْعَمَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ وَاٰلِہِ الْاَکْرَمِ۔ اَمَّا بَعْدُ ھٰذَا الْمُرَامُ اخوان کرام اولوالمجد والاحترام میاں محمد ہاشم و میاں محمد مؤمن۔ از احقر الانام سلام خیر الانجام مطالعہ نمایند۔ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ۔ یاران عظام اوقاتِ عزیز را صرف مہم عزیز نمودہ امیدِ اعانت از لی باشند در روزی چند سرگرم مجاہدہ بودہ بفوزِ عظیم ممتاز گردند وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ نص قاطع است فَاعْتَبِرُوْا یَآ اُولِی الْاَبْصَارِ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ اخوی میان محمد ہاشم اشعار رنگین در مدح احقر تالیف نمودہ ارسال نمودہ بودند۔ کرم کردند و تصدیع کشیدند۔ قابل ذم را خلعتِ مدح پوشانیدند کریم مطلق روزِ قیامت بثنائے جمیل مکرم سازد۔ والسلام علی خیر الانام۔

مکتوب نہم

بہ شیخ محمد آدم صدور یافت۔

marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ
اَلْاَخَ الصَّالِحَ الْفَاضِلَ مُحَمَّدَ الْمُرَادَ الْکَشْمِیْرِیَ لَمَّا اخْتَارَ صُحْبَۃَ الْفُقَرَاءِ وَلَازَمَ
لِطَرِیْقَتِہِمْ وَدَاوَمَ عَلٰی اَذْکَارِہِمْ وَاشْتِغَالِہِمْ حَتّٰی لَاحَ عَلَیْہِ اٰثَارُ السَّعَادَۃِ
وَالْکَرَامَۃِ وَنَالَ حَظًّا مِنَ الْفَنَاءِ وَالْبَقَاءِ وَشَرُفَ بِالْمُشَاهَدَاتِ وَالْمُکَاشَفَاتِ
وَالتَّجَلِّیَاتِ وَمَا یَعُدُّہُ الْاَکَابِرُ فِی الْمَنَاقِبِ الْکَمَالَاتِ بَلْ وَصَلَ اِلٰی مَا
اِخْتَصَّ بِہِ الْمَشَائِخُ النَّقْشَبَنْدِیَّۃُ قَدَّسَ اَسْرَارَہُمْ بَلْ وَصَلَ اِلٰی مَا
اِخْتَصَّ بِالسَّادَاتِ الْکِرَامِ الْاَحْمَدِیَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ وَاَفَاضَ عَلَی
الْعَالَمِیْنَ بَرَکَاتِہِمْ اَجَزْتُ لَہٗ بَعْدَ الْاِسْتِخَارَۃِ وَالْاِسْتِبَانَۃِ اَنْ مِنَ الْمَشَائِخِ
تَعْلِیْمُ الطَّرِیْقَۃِ النَّقْشَبَنْدِیَّۃِ لِلطُّلَّابِ وَتَسْلِیْکُہُمْ سَبِیْلَ الرُّشْدِ اِلٰی
رَبِّ الْاَرْبَابِ وَذٰلِکَ بِشَرْطِ الْاِسْتِقَامَۃِ عَلَی الشَّرِیْعَۃِ الْمُصْطَفَوِیَّۃِ لَا
یُجَاوِزُهَا بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ رَزَقَنَا اللّٰہُ الْاِسْتِقَامَۃَ
وَالرُّشْدَ وَالْبِرَّ اَنَا الْفَقِیْرُ عَبْدُ الْاَحَدِ ابْنُ الشَّیْخِ الْکَامِلِ الشَّیْخِ
مُحَمَّدٍ سَعِیْدٍ الْفَارُوْقِیُّ الْحَنَفِیُّ السَّرْهَنْدِیُّ قَدَّسَنَا اللّٰہُ سِرَّہُ
الْاَسْنٰی۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

مکتوب دہم۔ بہ شیخ محمد مراد در بیان عزا پرسی والدہ و بشارات و احوال شیخ محمد یوسف و شکایت لخلعتی طلبہا رصدور یافت۔

حَامِدًا لِلّٰہِ وَمُصَلِّیًا عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہٖ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ سلام خیر انجام احقر الانام
اخوی اعزی حقایق آگاہی شیخ محمد مراد اَوْصَلَہُ اللّٰہُ اِلٰی اَعْلَی الرَّشَادِ مطالعہ نمایند احوال
این شکستہ بال لِلّٰہِ الْمُتَعَال کہ موجب ثنائے حضرت ذی الجلال ہست وَکَثِیْرٌ مَّا تَتَوَجَّہُ اِلَیْکُمْ

marfat.com

دُعَاءً وَتَضَرُّعًا اِلٰی اَنْ جَاءَ نَا فِیْ حَقِّکُمْ بِشَارَاتٌ وَاِشَارَاتٌ وَالْمَرْجُوْا مِنْکُمْ
اَنْ لَّا تَنْسَوْنَا مِنْ دَعَوَاتِکُمْ فِیْ خَاصَّةِ اَوْقَاتِکُمْ۔ مخدوما پیش ازین ہم نوشتہ و اکنون
ہم می نویسد کہ از ارتحال والدہ ماجدۂ شما خاطرِ دوستان حزین گردید۔ اَمَّا سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ
قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ۔ اکنون از صبر و شکیبائی چارہ نیست و جز امداد و احسان دربارۂ آن
محتاج طریقۂ مرضیہ نہ۔ فقیر ہم در اوقات مَوْجُوْدَةُ الْاِجَابَةِ آن مرحومہ را یاد و شاد می نماید
و بثواب ختم کلمہ طیبہ امداد و اعانت می نماید و آثار نیک می فہمد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔
احقر در باب شما از قطب الاقطاب حضرت خواجہ حبیو سلمہ اللہ بشارت خواستہ بود۔ بعد از
توجہ فرمودند کہ انوار حقیقتِ کعبہ و ولایتِ احمدی کہ از عنایاتِ خاصہ آن حضرت مفہوم می شود
در باب صلاح آئین شیخ محمد یوسف احقر در ہیچ توجہ و تصرف نہ نمودہ چنانچہ آثار نیک ظاہر شدہ
و کیفیاتِ خاص کہ از لوازم طریقۂ انیقہ احمدیہ ہست ورود یافتہ روز رخصت بخدمت قطب
الاقطاب بردہ بود۔ بعد از توجہ فرمودند کہ از ولایتِ کبریٰ خارج مفہوم شد و قطع نظر ازین
معنیٰ نسبت او علو عجیب دارد و انوار نسبت و انتشار در آفاق [illegible] و استعداد او عالی ظاہر
گردید و زیرِ قدم حضرت نوح علیہ السلام مفہوم گردید وَزَادَهُ اللّٰهُ قُبُوْلًا وَذَوْقًا۔ اگر بخاطرِ
شریف شما خواہد آمد اجازت ہم خواہد داد۔ دیگر بعضے مکاتیب نو جدید و اشیای دیگر
نوشتہ آوردہ بہت بمطالعہ خواہد در آمد عجب نسبت کہ خواجہ حبیو درین روزہا بجانب کشمیر تشریف
می آرند۔ و یحتمل کہ احقر ہم رفاقت نماید۔ دو مانع فقیر را پیش آمدہ ہست۔ اگر ازین ہر دو فارغ البال
گردید اغلب کہ خواہد عزم نمود۔ ایام کد خدائی محمد جواد بر نزدیک و بعضے لوازم ضروریہ مفقود۔
دوم کوفت والدہ ماجدہ سلمہا ربہا۔ شما ہم بدعوات ظہر الغیب ممد باشید کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ شان
را صورت بخشد و امر خیر انجام یابد و این سفر بطریق احسن میسر آرد کہ احقر مشتاق لقای شما ست۔

marfat.com

دیگر تحفہا کہ از کشمیر مصحوب محمد یوسف مرسل شدہ بود ہر ہمہ دل پذیر بود تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنْکُمْ از والدۂ معنویہ خود مع سائر فقیر زادہا سلام خیر انجام مطالعہ نمایند ع

از ہر چہ می رود سخن دوست خوش تر است

مسموع شدہ باشد کہ راہونی از ما شکست و بدیگران پیوست حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ آنچہ معقول این دور از کار شدہ آن است کہ اَخْطَأَ الطَّرِیْقَ وَضَلَّ عَنِ السَّبِیْلِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّہَا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی۔ جناب قطب الاقطابی سلمہٗ ربہٗ سلام رسانیدہ اند۔ بخدمت کمالات پناہی اخوندجیو سلام خیر انجام موصول باد بہ اہل ارادت ومودت سلام برسانند محبت آثار ملا عبد المؤمن سلام خوانند فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّ الْاَمْرَ اَشَدُّ مِنْ اَنْ یَتَصَوَّرَ وَالسَّاعَۃُ اَمَرُّ مِنْ اَنْ یَتَحَرَّرَ اَزِفَتِ الْاٰزِفَۃُ۔ لَیْسَ لَہَا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کَاشِفَۃٌ۔

مکتوب یازدہم۔ در بیان احوال و بشارات باحقر محرر محمد مراد صدور یافت۔

ازین مسکین محمد مراد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ درین ایام بعضے عنایت الٰہی درباب خود مشاہدہ نمودہ کہ در ایام سابق گویا عشر عشیر آن حاصل روزگار نبودہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ از جملہ عنایات مذکورہ بشارت سابقیت ہست کہ منطوق کریمہ اَلسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ الْآیات ہست دوم بشارت آن قبولیت خاص کہ مقبول آن مقبول حق باشد و مردود آن مردود حق بود دوم بشارت مغفرت خاص یعنی دخول در بہشت بے حساب و بے عذاب مَعَ اَلْفٍ مِنَ الْاَتْبَاعِ اَوْ زِیَادَۃٍ میسر آمد وَالْاَصْحَابُ وَالْاَحْبَابُ اِنْشَآءَ اللّٰہُ دَاخِلُوْنَ فِی الْبِشَارَۃِ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ درباب توفیق آثار عبد الرحمٰن مہربانی نمایند۔ فضائل پناہ اخوند جیو سلام

marfat.com

والدِ ماجدِ شما مرقوم شده شاید که نه رسیده الحال نیز می نویسد که شما خدا آگاه والد شما واقفِ راه را احتیاجِ نصیحت نیست۔ اما این قدر می نویسد که هر چند مصیبت بزرگ تر اجر عظیم تر۔ و در وقت توجه بروح مرحوم را منفرج یافته شد و مدد سے هم نموده شد۔ وَالْغَیْبُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ به والد ماجد و برادر سلام رسانند اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ بَیْتِھِمُ الْاَمْنَ وَالْاَمَانَ وَالْاِیْمَانَ وَوَسِّعْ فِیْ اَرْزَاقِھِمْ۔ وَاَعْمَارِھِمْ۔ اٰمین۔ به سائر اهلِ طریقه سلام رسانند محمد یوسف به دعا مخصوص است۔

مکتوب لبست و نهم۔ در بیانِ علوِّ بشارت و دعوات به مؤلف صدر یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ از مسکین محمد مراد وفقه الله بعد از اشتیاق معلوم نماید که خاطر همواره متعلق اخبار فرخنده آثارِ شما می باشد و خواهان ترقیاتِ شما می بود۔ از ارسال نامجات دریغ نه دارند و به دعواتِ ظهر الغیب ممدِ این خاکسار باشند۔ بعضے بشارات از عالمِ غیب در بابِ این مسکین ظاهر شده از جمله اسرار لازم الاستتار است۔ اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ان شاء الله مشافهةً مذکور خواهد شد۔

مکتوب سی ام۔ به کمینه درویشان مؤلف صدر یافته در بیان طلبگاریِ فقیر۔

مِنَ الْفَقِیْرِ عَبْدِ الْاَحَدِ اِلَی الشَّیْخِ مُحَمَّدِ الْمُرَادِ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ سلامِ خیر انجام به آن برادرِ گرامی موصول باد۔ احوالِ شکسته بال موجبِ ثنائے جمیلِ مطلق است۔ وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سَلَامَتَکُمْ وَعَافِیَتَکُمْ وَاسْتِقَامَتَکُمْ۔ مخدوما اگر اذنِ والد میسر آید سیر هندوستان مغتنم شمارند۔ اگرچه رابطهٔ معنوی فیما بین قوی است نزدیک و دور اینجا کالْمُسَاوِیْ است اما صحبت صحبت است وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ ملا محمد یوسف سلام خیر انجام مطالعه نمایند فضائل دستگاه اخوند جیو را سلام رسانند۔

marfat.com

مکتوب سی و یکم۔ به احقر مؤلف محمد مراد صدور یافته در بیان رحلت والده خویش غفر الله لها۔

حامداً لله ازین فقیر اخوی شیخ محمد مراد سلام خیر انجام مطالعه نمایند۔ مکتوب شریف که بعد از رسیدن محمد یوسف نوشته بودند وصول یافت و بر کیفیتهای آن جای اطلاع داد۔ زَادَكَ اللهُ ضِيَاءً وَّ نُوْرًا وَّ رُشْدًا ظَاهِرًا وَّ بَاطِنًا۔ مخدوما قاصد مستعجل بود روز روز جمع بنابران به زواید نه پرداخت اگر خواست حق جل و علی مطابق آید به تفصیل بعضے مقدمات حقایق خواهد پرداخت۔ و در باب عصمت سرشت والدهٔ ماجده غفر الله لها که ازین دار رحلت نموده اند ما فقرا را فخر دان ساخته به دعوات و استغفار ممد باشند۔ والسلام۔ محمد یوسف و سائر اهل طریقه سلام خوانند و اشعار رنگین و دلبر محمد هاشم ذوقین ساخت۔ جَزَاهُ اللهُ خَيْرًا وَّ رَزَقَهُ اللهُ الْبِرَّ وَالْبَرَكَاتِ۔ از سائر فرزندان و برادران سلام خیر انجام مطالعه فرمایند۔

مکتوب سی و دوم۔ در بیان اخبار سیر پور و در استحکام رابطهٔ معنوی و تلطیف اخوی شیخ محمد یوسف به احقر مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ اَمَّا بَعْدُ معلوم سعادت مند نشانین شیخ محمد مراد باد که احوال خیر اندیش موجب هزاران محامد الٰهی است فَالْمَسْئُوْلُ مِنْ حَضْرَةِ قُدْسِهٖ عَافِيَتَكُمْ وَاسْتِقَامَتَكُمْ وَتَرَقِّيْ دَرَجَاتِكُمْ۔ مخدوما چندگاه است که نوشته شریف به فقرا نه رسید و مدتی است که رقیمهٔ فقرا هم به آن برادر عزیز نه رسیده باشد بسیاری راه و کمی وارد این عذر خواه است۔ رسوم ظاهر نزد اهل باطن چندان اعتبار نه دارد همان رابطهٔ قلبی که خارج تکلف و تصنع است قیمت دارد۔ اگر آن معنی برجاست هیچ غم نیست و اگر عیاذاً بالله عنه در نسبت معنوی فتور رفت فَاِذًا لَا يَنْتَفِعُ الْكُتُبُ وَالرَّسَائِلُ بِكُمُ اللهُ رابطهٔ باطنی و مجانست معنوی فیما بین محکم است فَاِذًا لَا يَضُرُّ السَّنَةُ اِلَى التَّكَلُّفَاتِ نَعَمْ

marfat.com

قَدْ يَنْفَعُ مِثْلُ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ لِاَرْبَابِ الذَّوْقِ وَالْحُضُوْرِ وَغَايَتُهُ اَيْضًا حَسَنَةٌ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْنَا وَاِلَيْكُمْ۔ دیگر معلوم شریف باد کہ احقر مع اخی الاکبر شیخ سعد الدین مع بشاراتِ غیبی بہ ملکِ پورب رسیدہ است۔ این جا صوبہ دار خان ذی شان اند گاہ گاہ صحبت ہم واقع می شود۔ بعضے خدماتِ فقراء بجا آوردند وفقہ اللہ۔ وہمشیرہ زادہ خان مذکور زبیر محمد نجیب بہ احقر نسبتِ ارادت واخلاص بدرجہ دارند کہ فوق کمتر باشد۔ آن قدر خدماتِ فقراء نمودہ کہ در نوشتن نہ گنجد۔ شما ہم بہ ایشان آشنا باشید دبہ دعاء خیر ممد ومعاونِ ایشان باشید والسلام۔ بخدمت فضائل پناہ اخوند جیو سلام رسانند۔ اخوی محمد یوسف سلام خوانند از ابو حنیفہ سلام خوانند۔ از محمد جواد نیز۔ اگر محمد یوسف برسند خیلے برجا است۔

مکتوب سی وسوم۔ بہ احقر محمد مراد در بیانِ عزمِ سیر کابل صدور یافت۔

اخوی اکرمی حقایق آگاہی شیخ محمد مراد سلام خیر انجام مطالعہ فرمایند۔ بہ عامل رقیمہ محمد ہاشم باید کہ توجہ شافی نمایند تا بحق خود برسد۔ وعزمِ سفرِ کابل بہ ہمان حال است۔ اما غرۂ شہر ربیع الثانی برائے کوچ مقرر نمودہ بشد۔ واستخارہ ہا ہم راہ دادند۔ اغلب کہ سیر واقع شود وبحتمل کہ موقوف شود۔ والسلام علیکم۔ شیخ محمد یوسف طالب سلام خیر انجام خوانند ــــ شیخ عبد المؤمن۔ وشیخ محمد ہاشم وسائر اہلِ طریق سلام خوانند۔

مکتوب سی وچہارم۔ بہ کمینہ محمد مراد در بیانِ طلب برائے سیر کابل برفاقت قطب عالم صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ اَمَّا بَعْدُ۔ از ین حقیر تمام تقصیر سلام مودت انجام بہ اخوی اعزی فضائل مآبی شیخ محمد مراد موصول باد۔ مخدوما امروز سہ شنبہ پانزدہم شہر ربیع الثانی است داخل سرائے اورنگ آباد کہ دو منزلے از لاہور بجانب سرہند است فرود آمدیم ودو سہ مقام نمودہ روانہ دار الملک کابل می شویم انشاء اللہ سبحانہ

marfat.com

راسرگرم شغلِ باطن واستقامتِ ظاہر دارند۔ درحین نوشتن نظر بر باطنِ شما اُفتاد حضورِ خاص مفہوم گردید۔ ومعنیٰ دیگر کہ مناسبِ مناصب و خدمتِ باطنی آن دیار است متوہم شد۔ چون واضح ترگردد انشاء اللہ مرقوم نمودہ آید۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ شیخ محمد یوسف باشما در نظرِ کشفی مشایہ بسیار ظاہر می شود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ مشارٌ الیہ و جمیع اہلِ طریق سلام خواہند بخدمت فضائل پناہ اخوند حیو سلام خیر انجام رسانند از برادران گرامی و فرزندانِ فقیر و مُلّا فتح محمد سلام خوانند۔

مکتوب سی و ہفتم۔ یہ احقر مؤلف در بیانِ تحریص بر خدمتِ پدر و در بشارتِ استقامت وطلبِ رسالہ تالیف حضرت محمد فرخ شاہ قدس سرہٗ در منع غنا نوشتہ اند۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ محبوب القلوبی شیخ محمد مراد اَرَادَهُ اللّٰهُ بِالْخَیْرِ وَاَوْصَلَهٗ کَمَالًا فَوْقَ الْکَمَالِ درمراتبِ قربِ الٰہی مترقی باشند۔ صحیفۂ مودت شمول یافتہ مسرور ساخت اَلْمِنَّةُ لِلّٰهِ برجادۂ شریعت وسجادۂ طریقت استقامت دارند و از یاد فقرا باب اللہ غافل نیستند۔ توقع کہ در اوقاتِ مرجوّۃ الاجابت بہ دعوات ظہر الغیب ممد و معاون این خاکسار باشند۔ واحقر را نیز از دعوات و توجہات در باب خویش غافل نہ فہمند۔ و در سعیِ ترقیاتِ خود تصور نمایند زَادَكَ اللّٰهُ مِنَ الْکَمَالَاتِ الْاَحْمَدِیَّةِ۔ دیگر در بابِ حاملِ مکتوب دستگیری تمام فرمایند تا مبلغِ او حصول یابد۔ دیگر خدمتِ والد شریف درین ایام نیز برشما لازم است رضاے فقرا نیز درین تصور نمودہ ہیچ دقیقہ فرو گذاشت نہ نمایند اِلَّا مَا لَابُدَّ مِنْهُ۔ بہ والدِ ماجدِ خود سلامِ احقر الانام رسانند۔ در حصولِ مبلغ حاملِ رقیمہ توجہ تمام نمایند۔ بہ محبت آئین شیخ محمد یوسف سلام برسد و بہ سائرِ اہلِ طریقہ سلام رسانند۔ شیخ خلیل الزمن سلام می رسانند۔ و فرمودہ اند کہ رسالہ بابت حرمتِ غنا تصنیفِ برادرم مولوی

marfat.com

اگر توانید فقرا را در راہ یا در شہر کابل دریابید۔ زیادہ چہ نویسد رَزَقَکُمُ اللّٰہُ التَّقْوٰی وَ الْاِسْتِقَامَۃَ وَالنُّصْرَۃَ وَالْوُصُوْلَ اِلَی اَعْلَی الدَّرَجَاتِ. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ اخوند جیو سلام خیر انجام موصول باد۔ اخوی شیخ محمد یوسف سلام خوانند و کذٰلِکَ جَمِیْعَ اَھْلِ الطَّرِیْقِ۔

مکتوب سی و پنجم۔ بہ احقر محمد مراد صدور یافتہ در بیان وصول بہ شہر کابل و از سفر در گذر فرمودن۔

حَمْدًا لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ اخوی اعزی حقایق آگاہی شیخ محمد مراد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ مخدوما امروز کہ روز جمعہ ششم ماہِ رجب باشد۔ ہم ششم روز است کہ داخل شہر کابل شدہ ایم۔ و در راہ انتظار کشیدیم۔ اکنون ہم فی الجملہ ہست لیکن در راہ خیلے تصدیعہا است نمی خواہم کہ شما زیر بار شوید و در راہ ایذا کشید۔ و در وقت رفتن بہ ہندوستان اگر میسر شد بہ کشمیر ہم عبور می نمایم۔ اما چون ضعیفات ہمراہ اند حالی از تامل نیست۔ بارے تا چہ شود فقیر تا عید رمضان در ین ملک ہست۔ بعد از نمازِ عید انشاء اللہ متوجہ حضرت سرہند می شود والسلام علیکم و علی سائر من اتبع الہدیٰ۔ اخوی محمد یوسف و سائر یاران سلام خوانند۔

مکتوب سی و ششم۔ در بیان بشارتِ مداریت و استقامت و تحریص بر ارشاد و مناسبت شیخ محمد یوسف بہ شیخ خود در امورِ باطن و مَا یُنَاسِبُہٗ بہ مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اما بعد۔ مدتے می گذرد کہ از ان یار سعادت آثار نامہ مفصل نہ رسید۔ و مشتاقان را مسرت تازہ نہ رسانیدہ قریب دو ماہ است کہ یک مکتوب مرغوب رسیدہ بود و بر بعضے از ذوات و احوال ایشان اطلاع دادہ۔ الحمد للہ والمنہ کہ بر شریعت و طریقت بحقیقت استقامت دارند و از حدوث حوادثِ دوران از جا نمی روند۔ این حقیر از احوالِ خیر مآل شما غافل نیست۔ امیدوار ترقیاتِ متعالیہ باشند و یاران طریق

marfat.com

شیخ محمد فرخ شاہ جیو برائے مانوسیانیدہ ارسال دارند البتہ چنین کنند۔

مکتوب سی و ہشتم۔ بہ کمینہ مؤلف در بیانِ مراجعت از سیر کابل و در تحریص خدمتِ پدر۔

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ اما بعد۔ سلام شوق التیام احقر الانام بہ آن فضیلت مقام طریقت انتظام اعنی شیخ محمد مراد احیہ اللہ الغزیز العلام موصول باد۔ بحمد اللہ کہ فقرائے باب اللہ مشمولِ عنایتِ الٰہی بہ کلبۂ نامرادی رسیدند۔ واز شدائدِ سفر کثیر الخطر رہائی یافتند اشتیاقِ دریافتِ الیشان دامن گیر ماند۔ اَلْخَیْرُ فِیْ مَا صَنَعَ اللّٰہُ۔ خدمتِ والد ماجد را از ممدات و معداتِ ترقی فہمند۔ ہمسایگان بہ ذکرِ الٰہی و بہ فکرِ منزل نخستین سرگرم باشند اگر ملاقات مقدر ہست حق سبحانہٗ سببے خواہد برانگیخت۔ بہر تقدیر بہر حال با ہمہ کس با او باش۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ اخوی شیخ محمد یوسف تحیات خوانند۔ بہ سائر اصحاب طریقہ سلام برسد۔ بخدمت اخوند جیو سلام رسانند۔

مکتوب سی و نہم۔ در بیان رحلت والدہ ماجدہ خویش و ترغیب بخدمت مخدوم زادہ عالی منقبت شیخ محمد صبغۃ اللہ سلمہٗ اللہ کہ بہ کشمیر قدومِ میمنت لزوم فرمودہ بودند بہ مؤلف احقر صدور یافتہ

حَامِدًا لِلّٰہِ وَمُصَلِّیًا عَلٰی اَسْعَدِ السَّعَدَآءِ وَعَلٰی اٰلِہِ النُّقٰی وَصَحْبِہِ الْاَتْقٰی

اما بعد سلام خیر انجام احقر الانام بہ اخوی تقویٰ شعار محمد مراد زادہ اللہ بہ خیرًا کثیرًا موصول باد احوالِ فقرائے باب الرحمانی مجاوران روضۂ حضرت مجدد الفِ ثانی رضی اللہ عنہ موجب ہزاران محامد الٰہی ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ عَافِیَتَکُمْ وَتَرَقِّیَ دَرَجَاتِکُمْ۔ مخدوما نَحْنُ فِیْ دَعَوَاتِکُمْ وَنَرْجُوْ مِنْکُمْ اَنْ لَّا تَغْفُلُوْا مِنْ دَعَوَاتِنَا رَزَقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ رِضَاءَ الْکَامِلِ الشَّامِلِ اٰمِیْن۔ دیگر جناب مخدوم زادہ بزرگ شیخ صبغۃ اللہ آنجا تشریف می آرند مکرر بخدمتِ الیشان رسیدہ رضامندیِ الیشان حاصل نمایند و سعادت خود دران

marfat.com

دانند۔ ملا محمد یوسف و سائر اہل طریقہ سلام خوانند۔ مخدوم ششم ربیع الاول حضرت والدہ ماجدہ بہ دار البقا رحلت نمودہ اند اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بہ دعا و ختم و استغفار ممد و معاون باشند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب چہلم ۔ در طلب احقر مع شیخ محمد یوسف بہ ارالارشاد و ترغیب سلسلۂ احمدیہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اما بعد مدتے مدید و عہدے بعید برآمدہ کہ از ان اعزا اکرم صحیفہ شریفہ وُرود نیافتہ و مشتاق را بہجت تازہ نہ رسانیدہ مانع جز اشتغال باشغال مباد۔ اُوصِیْکُمْ وَالنَّفْسَ الْغَافِلَۃَ اَوَّلًا بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالْاِفْتِقَاءِ بِاٰثَارِ اَھْلِ اللّٰہِ لَاسِیَّمَا النَّقْشَبَنْدِیَّۃِ الْعَلِیَّۃِ سِیَّمَا الْاَحْمَدِیَّۃِ الْقُدْسِیَّۃِ قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَھُمُ النَّزِکِیَّۃَ فَاِنَّھُمْ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ جَمَعُوْا بَیْنَ الطَّرِیْقَۃِ وَالشَّرِیْعَۃِ وَمَرَجُوْا بِحَارَ الْبَاطِنِ وَالظَّاھِرِ فَلَا یَبْغِیَانِ حَتّٰی خَرَجَتْ کُنُوْزُ اللُّؤْلُؤِ وَالْمَرْجَانِ مِنْ مَّعَادِنِ الْاِیْقَانِ وَالْعِرْفَانِ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا بِھَا وَاَطْلَعَنَا عَلٰی خَزَائِنِھَا وَ خَبَایَاھَا وَیَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا۔ اٰمین۔ درین موسم توقع آن دانند کہ شما با اخوی محمد یوسف بحضرت دار الارشاد خواہد رسید اَلْخَیْرُ فِیْ مَا صَنَعَ اللّٰہُ بالجملہ اشتیاق ملاقات باقی ماند حق سبحانہ بطریق احسن میسر گناد۔ دیگر معلوم شریف باد کہ عزیزی خواجہ نور اللہ نام نواسۂ ملا شاہ کشمیری پیش ازین از کمالات مآب شیخ محمد یار مبلغ ہیژدہ صد روپیہ بطریق قرض گرفتہ بود۔ اکنون سال می گذرد کہ یک عدد ہم ادا نہ نمودہ۔ و شیخ مذکور برائے استیفای دین ملازمے را آنجا فرستادہ توقع کہ آن اخ اکرم توجہ نمودہ آن مبلغ را حاصل کردہ ارسال دارند۔ واگر چنانچہ درین باب آن عزیز تعنت نمایند از ہر جا کہ توانند زود رسانیدہ کار کنند۔ استماع یافتہ کہ عزیزے آنجا تشریف دارند کہ بہ بزرگی و کمالات موصوف اند و شاہ محمد و فضل نام

marfat.com

دارند۔ وصاحب صوبہ بہ الیشان حسن ظن بہم رسانیدہ ۔ وہم آن برادر را بہ آن بزرگ معرفت ومودت بہم رسیدہ بہ الیشان گفتہ وتاکید نمودہ واز حاکم مذکور ساختہ مبلغ حاصل نمایند۔ بالجملہ توجہ شانی نمایند کہ شیخ مذکور از چندگاہ نزد احقر تشریف دارند وعہد قدیم را جدید ساختہ در ابطۂ سابق را مستحکم نمودہ اند۔ وراہِ لطف ولطافت را زیادہ از زیادہ در پیش نمودہ فَالْلَّازِمُ عَلَی اَهْلِ الطَّرِیْقَةِ اِعَانَتُهُمْ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ ۔ بسائر اہلِ طریقت سلام خیر انجام موصول باد۔ اخوی شیخ محمد یوسف سلام خوانند انتظار شما ماند اَحْسَنَ اِلَیْکُمْ ۔ سلام فقیر را بخدمت آن عزیز رسانیدہ فاتحہ حسن خاتمہ حاصل نمایند۔ از سائر اولاد واحباب خصوصاً ملا فتح محمد سلام وتحیہ قبول باد۔

مکتوب چہل ویکم ۔ بہ کمینہ محمد مراد در نوید واتعات وخصوصیات احمدیہ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ اما بعد صحیفہ شریفہ اخوی اکرمی شیخ محمد مراد اَرَادَهُ اللّٰهُ بِخَیْرٍ وصول یافتہ مسرور ساخت ۔ وسرگرم دعا وتوجہ نمود اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ امید ہست کہ بہ جمیع مزایا وخصوصیات خاندان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرف خواہید شد۔ خاطر گرامی ازین ممر جمع فرمایند واخوی شیخ محمد یوسف نیز داخل این بشارت علیہ اند وَسَائِرُ اَصْحَابِنَا بِقَدْرِ الْحُبِّ مَعَ مَشَایِخِهِمْ ۔ سوغات سارسید قبول باد۔ زیادہ برین طاقت نوشتن کم ست وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ۔ بخدمت حقایق آگاہی شاہ محمد فاضل جیو سلمہ ربہ سلام خیر انجام رسانند۔ و فاتحہ حسن خاتمہ طلب نمایند۔ اگر ضعف خون کشیدن نمی بود رقیمہ مفصلہ می نوشتم۔

مکتوب چہل ودوم ۔ در بیان آن کہ علم بہ احوال سلوک ضرور ست یا نہ وتحقق مداریت ومسابقیت مؤلف ودر بیان احوال شاہ محمد فاضل ویارانِ طریقہ بہ احقر مؤلف صدور یافت۔

marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ امابعد اخوی اعزی شیخ محمد مراد از اقل العباد پرسید کہ علم بہ احوال از لوازم سلوک ہست یا ہیچ در کار نیست مخدوما قول حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ بہ دو دل ناظر ہست آنجا کہ فرمودہ کہ مقصود از سیر و سلوک آن ہست کہ اجمالی تفصیلی گردد و استدلالی کشفی۔ و قول شیخ اکبر قدس سرہٗ بثانی حَیْثُ قَالَ مِنَّا مِنْ عِلْمٍ وَمِنَّا مِنْ جَهْلٍ۔ و آنچہ از کلام تمام الہام حضرت مجدد الف ثانی و خلیفۃ السعیدین المعصومین منقح گشتہ آن ہست کہ علم بر دو نوع ہست۔ یکے عبارت از شناختن حق و حقایق غیبیہ ملکوتیہ و جبروتیہ ہست بباطن۔ دوم عبارت از شناختن آن شناختن کہ آن را عِلْمُ الْعِلْم خوانند۔ و آنچہ در کار ہست ہمان اوّل ہست۔ ثانی لازم نیست۔ گاہ بہ آن نوازند و گاہ اکتفا بر علم بجہت فرمایند اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ۔ بریں تقدیر بر قولین مذکورین کہ بحسب ظاہر تعارض و تدافع بود مندفع گشت فَاِنَّ الْمُرَادَ بِالْاَوَّلِ اَلْعِلْمُ بِالْحَقَائِقِ وَهُوَ الْعِرْفَانُ وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ بِالسَّيْرِ وَالسُّلُوْكِ وَبِالثَّانِیْ عِلْمُ الْعِلْمِ وَلَا يَجِبُ تَحْصِيْلُهٗ۔ این جا قاعدہ بیان نمائیم تا سر این دقیقہ نیک منکشف شود۔ و انکشاف حقایق مع ثبوت جہل السالک مستبعد نہ نماید۔ بدانکہ عالم صغیر کہ عبارت از انسان باشد۔ چنانچہ ظاہر و باطن دارد ہمچنین قلب کہ آن را عالم صغر نامند ہم ظاہرے و باطنے دارد ثُمَّ اِذَا وَرَدَ الْوَارِدُ فِیْ بَاطِنِهٖ حَصَلَ الْعِلْمُ وَتَحَقَّقَ الْعِرْفَانُ وَتَصِيْرُ الْاِجْمَالِیُّ بِالتَّدْرِيْجِ تَفْصِيْلِيًّا۔ وَالْاِسْتِدْلَالِیُّ كَشْفِيًّا وَاِذَا اسْتَوْلٰی ذٰلِكَ الْوَارِدُ عَلٰی ظَاهِرِ الْقَلْبِ حَصَلَ عِلْمُ الْعِلْمِ وَذٰلِكَ مِنَ الْمُحْسِنَاتِ لَا مِنَ الشَّرَائِطِ وَهٰذَا فَاِنَّهٗ يَنْفَعُكَ فِیْ حَلِّ كَثِيْرٍ مِّنَ الشُّبُهَاتِ بعضے اکابر فرمودہ اند کہ علم احوال لازم نیست۔ اما علم حصول مناصب علیہ مثل تطبیت

marfat.com

وغوثیت وفردیت وغیرہا درکار ہست۔ لیکن آنچہ از زبانِ حضراتِ عالی درجات استماع یافتہ دلالت برآن دارد کہ این نسبت بہ قطبِ ارشادِ وقت ہست فقط وممکن کہ صاحب مناصبِ دیگر از مداریت و بدلیّت وغیرہا از منصبِ خود و قربِ خود بل اصلا ولایت خود ہم خبر نہ داشتہ باشد۔ ونقلے کہ در نفحات از غوثِ اعظم قدس سرہٗ آوردہ اند مؤیّدِ این معنی ہست۔ مخدوما در بابِ منصبِ قطبیت خاص آن دیار کہ در حق شما احقر از دیری گفتہ کَمَا سَبَقَ الْاِشَارَۃُ فِی مَکْتُوْبَیْنِ السَّابِقَیْنِ۔ وحضرت قطب الاقطابی دام ارشادہٗ نیز درین ولا لبشارتِ تحقق آن فرمودہ اند تردد نہ نمایند و بشکرِ آن لبریز باشند کہ ہرچند فقیر بر زیدِ خود اعتماد نہ دارد۔ امّا این امر مؤکّد بکشفِ صحیح حضرت قطب الاقطابی گشتہ وجاے شک نماندہ النشاء العزیز۔ وہمچنین در لبشارت حصولِ حقیقۃ الحقایق ووصول ولحوق بہ مرتبۂ سابقیت فَاِنَّ کُلًّا مِّنْهَا مَکْشُوْفَۃٌ سَلَّمَہٗ رَبُّہٗ وکَذٰلِکَ فِی لِبشَارَاتِ الْاَخِ الصَّالِحِ الشَّیْخِ مُحَمَّدَ یُوْسُفَ مِنَ الْوِلَایَاتِ الثَّلٰثِ وَکَمَالَاتِ النُّبُوَّۃِ وَحُصُوْلِ التَّرَقِّیْ فَوْقَهَا مَعَ شَانٍ وَّعُلُوٍّ اِنْشَاءَ اللّٰہُ الْعَلِیْمُ۔ دیگر چند نوبت از احوال شریف سیادت پناہ حقایق آگاہ شاہ محمد فاضل استفسار نمودہ اند مخدوما تقوی واستقامت وتوکّل ایشان دلالت بر بزرگی ایشان دارد۔ وازین قلیل البضاعت احتیاج استکشاف نبود۔ وَاللّٰہُ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ۔ لیکن چون استفسار شما تکرار یافت مکرّراً صفحۂ باطن ایشان را تصفح وتفحص نمود۔ چند چیز مفہوم گشت۔ اولاً باطنِ ایشان را منوّر ومتجلّی بکمالاتِ علیہ طریقت یافت وفناے وجود مفہوم شد۔ ثانیاً فناے نفس کہ نزد مشائخ اعتبار تمام دارد منکشف گردید۔ ثالثاً عنایت حضرت غوثِ اعظم بلکہ انتسابِ ظاہری نیز ہویدا

marfat.com

گشت۔ رابعًا این بیت حسب حالِ ایشان یافتہ ؎

گر بدانستی کہ ظلِّ کیستی فارغی گر مُردی وگر زیستی

بعضے امورِ دیگر ہم بود اما تا وقتِ کتابت وفا نہ کرد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ دیگر فقیر در دعوات ترقی ایشان ہست وہم از خدمتِ ایشان اُمید وار دعائے حُسنِ خاتمہ ہست دیگر حسبِ التماس توجہے بجانبِ شیخ عبد الصبور رفت مردے بہ ذوق وشوق ظاہر می شود و بہ انوارِ وحدت متجلی و با وجود این بباطن گرفتارِ تنزیہ ہست وشہود وحدت گویا بر ظاہر مقصور ہست وَالْغَیْبُ لِلّٰہ۔ ولالہ شیخ بہ ذکر و فکر متلذذ ظاہر می شود۔ و در محبتِ مشائخ کرام رسوخ دارد اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ و در بابِ جمعیت محمد ہاشم میر و ملا عبد المؤمن مشرف دعوات متکرّرہ نمودہ آمد امید اجابت ہست وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی۔ بہ جمیع یاران طریق سلام برسانند از دعوات ظہر الغیب اغرّہ فارغ نیست اغرّہ نیز فارغ نباشند۔

مکتوب چہل و سوم۔ در جواب عزیزے کہ طلبِ اجازت ارشاد نمودہ بہ کمینہ مولف صدر یافت۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ اما بعد سلام خیر انجام بشوق تمام بہ آن برادر یکجان برابر موصول باد۔ احوال شکستہ پال بہ کرمِ حق سبحانہٗ خیر مآل ہست والمسئول منہ تعالٰے سلامتکم و ترقی درجاتکم۔ مخدوما ازان باز کہ بہ آن سمت رُو آوردہ اید بر احوالِ گرامی کماہی آگاہی نہ بخشیدند۔ آرے پیش ازین چند گاہ مکتوب مرغوب رسیدہ بود و فی الجملہ از کیفیاتِ واردہ آگاہی دادہ اند اما یار خاطر منتظر است پسر صوفی محمود سلام الیشان و خبرِ عافیتِ شما رساند ظاہرًا مکتوبے کہ مرقوم نمودہ بودند در راہ گم کرد۔ بالجملہ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَاقْتِفَاءِ اٰثَارِ الْمَشَائِخِ الْکِرَامِ۔ دیگر اجازت طریقۂ نقشبندیہ از خدمت قطب الاقطابی کہ برائے آن بزرگ نمودہ اند موجبِ تعجب گردید۔ زیرا کہ اگر برائے

marfat.com

اسم ورسم وشہرت ہست فَبَعِیْدٌ مِّنَ الطَّرِیْقَۃِ بَلْ مِنَ الشَّرِیْعَۃِ کَذَا مَرْحَلَۃٌ۔ واگر برائے حصولِ کمالاتِ آں طریقہ ہست فَمَنَاطُہٗ مُلَازَمَۃُ الشَّیْخِ الْکَامِلِ وَصُحْبَتُہٗ بَلْ مِنْ لَوَازِمِ الْاِرَادَۃِ وَشَرَائِطِہَا۔ مخدوما این جا شقِ ثالث ہم ہست لیکن قلیل الجدوی است وآں لبس خرقہ ہست از شیخ کامل۔ بعد دخولِ طریقہ وَلَوْ بِوَسَاطَۃِ الْمَکْتُوْبِ پس اگر بریں شق رضامند شوند باید کہ مکتوبے متضمن برارادت وطلبِ دخول در طریقہ علیہ بخدمت قطب الاقطابی ارسال دارند وآنچہ لازمۂ اتحاد ووداد ہست احقر ہیچ گونہ کمی نہ کند ودر حصولِ توجہات وطلبِ بشارات از خدمت حضرت خواجہ جیو دریغ نہ دارد۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ الْعُلٰی۔ از فقیر زادہا وسائرِ اہلِ طریقہ خصوصاً ملا فتح محمد سلام خیر انجام خوانند۔ مخدوما درین شہر طاعون کثرت دارد اما تا حال در محلہ حضرات چندان نیست۔ دعائے رفعِ آں کنند۔ وسلام فقیر بخدمت بخدمت سیادت پناہی رسانند۔ اخوی محمد یوسف سلامِ مشتاقانہ خوانند ودر دعا باشند۔ واز دعائے خود غافل نہ دانند۔ وَالسَّلَام۔

مکتوب چہل وچہارم ۔ در بیان مدح در دوغم بیادشاہ زادی دختر بادشاہ عالمگیر صدر یافت۔

ہُوَاللّٰہُ ثُمَّ اللّٰہُ اَللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ چہ نویسم وچہ گویم وچہ وانمایم اگر از دگویم نتوانم گفت۔ واگر از غیرِ او سخن رانم ہم ناروا ونادرست۔ ہیہات ہیہات از دے محال واز دیگرے وبال در وبال۔ لیکن از دے گفتن اگرچہ ناتمام باشد اولیٰ تر از انکہ از غیرِ او بود ہر چند تمام تر باشد۔ در سلکِ خریدارانش باید بود ہر چند با تارِ رسیمانی از ہواداران باید شد ہر چند در زندانے ؎

marfat.com

چہ عیش ہست بودن گرفتارِ او — خوش آن مرغ کورہ بدامش برد

زہے گرفتاری کہ از آوانِ جہان گرفتار اند۔ زہے زندانی کہ گلشن و گلشنیان در ہوائے آن ؎

شاخِ گل مرغِ قفس گشت بمرغانِ چمن — تا بوصفِ گلِ روے تو کشودیم نفس

چگونہ در پئے آن بے قرار و بے آرام نباشند کہ قرار دران بے قراری ہست و آرام دران بے آرامی۔ لیکن مَنْ لَّمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ ؎

یکے بہ برگِ خزان گفت زرد رُو زچہ ٔ — بگفت تا کہ نہ دانی بہار معذوری

لیلیٰ ز زلفِ مشک بو ہر کس کہ دیدہ مُو بہ مُو

داند کہ زنجیر از چہ رُو در گردنِ مجنون بود

از غایتِ قدر شناسی بہ این ترانہ متترنم اند ؎

ہر تیرہ شبے کہ با تو ام افتد راز — ہم از طرف شام کند صبح آغاز

با این ہمہ گر عوض دہندم ندہم — کوتاہ شبے چنین بصد عمر دراز

ایضاً ؎

آمادہ گشتہ ام دگر امشب نظارہ را — پیوند کردہ ام جگرِ پارہ پارہ را

گفتہ ام و می گویم و خواہم گفت کہ اگر نہ درین زندان خانہ متاع درد و الم می بود و مشارق و مغارب آن بہ کوے نمی ارزید و اگر نہ تخم اشکے درین مزرعہ بدست آمدے سراسر سراب بے آبرو و خراب بے رنگ و بُو بودے ع ہر کہ بُردہ گنج ازین ویرانہ بُرد۔

ازین جاست کہ فرمودند کان رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَائِمُ الْفِکْرِ وَ مُتَوَاصِلُ الْحُزْنِ ؎

بس کنم گر این سخن افزون شود — خود جگر چہ بود کہ خارا خون شود

ع۔ تو گر شاعری مصرعے دقر لیست۔ دیگر این دردمند خود را ہیچ قدر و قیمت نمی نہد

marfat.com

و داخلِ اعتداد و اعتبار نمی شمرد۔ زیراکہ اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظْمَةُ اِزَارِیْ۔ بر نفیِ آن گواہی می دہد۔ پس بہ کمندِ (لطفِ) عمیم نہ بمصائدِ زر و سیم چنین آوارہ را بدست آوردن آخر نہ زیباہست۔ وچنین جماعہ خیر خواہ را ازان خود ساختن و در ہوا خواہی و دعواتِ الٰہی فوّارہ وار مرطوب اللّسان داشتن مگر نہ نیکوہست ؎

ماسبک رُوحان حریفانِ گرانجانی نیم ہمچو بوے گل نسیمے می کند تسخیرِ ما

کَلَامُنَا اِشَارَاتٌ وَبِشَارَاتٌ عالی تبار ارفیع القدر احقا وعزۃ اللہ تعالےٰ ازان روزے کہ رشتہ دعوات ترقیات آنجناب عالی را محکم گرفتہ ہرگز نہ گذاشتہ و نہ خواہد گذاشت امّا در بندِ آن مباش کہ نشنید یا شنید۔ وچون درین ایام عابدہ بالنوازِ توفیقات آن عالی مرتبہ را بہ این دعاگو ظاہر ساختند چہ مرقوم سازد و چہ بیانِ خوش وقتی نمودہ آید و مرا از دعوات وخیر خواہی را تا کجا ترقی دارد زَادَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ شَوْقًا وَّدَوْقًا وَّکَمَالًا وَّاُبْهَةً وَّتَرَقِّیًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اٰمِیْنَ ؎

تا بود گفتگو سخنم ناتمام بود نازم بہ خامشی کہ سخن را تمام کرد

مکتوب چہل و پنجم۔ در بیان ترکِ شہوتِ خفی و بیانِ تعینِ اوّل بر مذہب جدّ امجدِ خود وَمَا یُنَاسِبُہٗ بمؤلف مراد صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ امّا بعد رقیمہ اخوی شیخ محمد مراد وصول یافتہ بر مضامین مرکوزۃ الباطن مطلع گردانید حق سبحانہٗ احقر و آن گرامی برادر را در مرضیِ خویش مستغرق داشتہ از انچہ مانع وصول کمال باشد محفوظ دارد۔ مرقوم نمودہ کہ مخدوم زادگی اسمے تعلیم کردند اگر اذن باشد خواندہ شود۔ مخدومانیتِ صادقہ بے شائبۂ نفسانیت اگر دست دہد چہ مضائقہ ہست و اگر نہ اَلْحَذَرُ کُلَّ الْحَذَرِ مِنْ طَلَبِ قَبُوْلِ الْخَلْقِ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

marfat.com

اِتَّقُوا الشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ ثُمَّ فَسَّرَهُ فَقَالَ الْعَالِمُ يَجِبُ اَنْ يَّجْلِسَ فِي حُلْقَتِهٖ
وَكَذَا الْاَمْرُ فِيْ اَخْذِ الْاِجَازَةِ فِيْ طُرُقِ الْمُتَعَدِّدَةِ بَلْ فِي الْاَحْوَالِ وَالْاُمُوْرِ
كُلِّهَا اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰى ۔ وبشارتِ دخول در حقیقت الحقائق امر لیست بس بزرگ
برتحقق آن شکرہا باید کرد۔ درین نوبت احقر دربارۂ اخوی شیخ محمد یوسف در حصولِ این
دولت سعیِ بلیغ نمودہ وشربہائے قوی بکار بردہ بحمداللہ کہ وصول بہ آن ذروۂ علیا مفہوم
نمودہ وترقی دران مقامِ عالیشان معلوم ساختہ وَالْغَيْبُ لِلّٰهِ ۔ مخدوما این مقام مزلۃ
الْاَقدامِ سالکان ہست۔ چہ در جمیع مقامات ظہورِ این حقیقت ہست چہ در ظلال وچہ در
مرتبۂ اصل واصل الاصل۔ آنچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ بہ آن ممتاز گشتہ اند۔
وبالآخرۃ منقح ومشخص نمودہ تعین حبی ہست سابقاً سالہا موافق قوم تعین علمی را حقیقت
الحقائق می فرمودند۔ بعد ازان عمرہا تعینِ وجودی را حقیقت الحقایق نامیدند۔ بعد ازان
چون فضل خداوندی در رسید وحقیقت کما ینبغی واضح گردید وبہ الہام ہائے مؤکد ومبشرات
متواتر وبہ اعلامِ صاحبِ حقیقت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پردہ از روے کار برخاست معلوم
شد کہ حقیقت الحقایق تعین حبی ہست وآنچہ پیش ازین منکشف شدہ بود ظلالِ این مقام بود۔
بعد ازان حقائق ومعارف عظام برآن فرمودند کَمَا يَشْهَدُ بِهِ الْمَكَاتِيْبُ الْعَلِيَّةُ ۔ دیگر
دربارۂ شما حصولِ این دولت چندان متعجب نیست کہ بکرم اللہ مامورے کہ مشابہ این کمال
اند مبشر ومتحقق ہستند مع ہذا ہمت بلند باید داشت وَهَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ گویان توجہ بہ فوق
باید گماشت مَنِ اسْتَوٰى يَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ ۔ حدیث معتبر ہست۔ احقر را در خیر طلبی
خود تصور نمودہ خود ہم بہ دعاے حسنِ خاتمہ ممد باشند وبہ مکاتیب گرامی یاد وشاد دارند وَ
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ۔ سلام خیر انجام بہ جناب سیادت مقام سید محمد فاضل رسانند دیگر پوشین

marfat.com

که مدتہا آن را پوشید مصحوب شیخ محمد یوسف مرسل گردیدہ شدہ قبول نمایند۔ و شیخ محمد صادق خیلے ترقی نمودہ بہ دائرۂ اصل ملحق گشتہ وَاللّٰہُ اَعْلَمْ۔ دیگر شال سفید رسید قبول باد۔

مکتوب چہل و ششم۔ در بیان ترغیب صحبت با اہل طریقہ بہ ملا عنایت اللہ صدور یافت۔

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ اما بعد مکتوب تمام مرغوب یار سعادت آثار ملا عنایت اللہ وصول یافت و بر مراتب وداد و اتحاد آگاہ ساخت احقر ہم ازان بارکہ در کشمیر با شما ملاقی شدہ فراموش نہ ساختہ و بجہاے شما از خاطر محو و منسی نہ نمودہ من بعد اگر جاذبۂ محبت برآن آرد کہ پردۂ دوری صوری را دریدہ در پئے مطلوب حقیقی دویدہ برسید نور علیٰ نور۔ و اگر بخدمت اخوی شیخ محمد مراد کفایت نمایید ہم گنجایش دارد و موجب ترقی خواہد بود کہ صحبت با اہل طریقہ سیما صاحب کسب و اجازت از سنن سنیۂ حضرات عالی درجات است۔ بالجملہ دم غفلت بر خود حرام دانستہ در آنچہ باعث ترقی باشد از دست ندہند

تا تو انی می تراش و می خراش تا دم آخر دمے فارغ مباش

مکتوب چہل و ہفتم۔ در بیان حزن و غم بہ زیب النسا بیگم بادشاہ زادی دختر بادشاہ اورنگ زیب صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے خدا دردِ مرا درمان مکن دردمندان را ز بیدردان مکن

غرض من درین راہ ہیچ چیز مشمر تر از غم و اندوہ نمیست و ہیچ متاعے بالاتر از سوز و گداز نہ

متاعے کزین رہ گذر می برند لب خشک و چشمان تر می برند

در حدیث نفیس ہست لَوْ اَنَّ مَحْزُوْنًا بَکٰی فِیْ اُمَّۃٍ رَحِمَ اللّٰہُ تِلْکَ الْاُمَّۃَ بِبُکَآءِ ہٖ وَمَنْ اَرَادَہُ اللّٰہُ خَیْرًا جَعَلَ فِیْ قَلْبِہٖ نَآئِحَۃً۔ یعنی اگر غمگینے بنالد در اُمتے البتہ

marfat.com

رحم کند خدا سبحانہٗ آن تمام اُمت را بہ سبب نالۂ او و کسے را کہ اللہ سبحانہٗ لطف و احسان کند می اندازد در دلِ وی نوحہ گری (کسے) خوش گفت ؎

مغنّی پرَد نوحہ گر را بیار　　فگن زخمہ و نیشتر را بیار

ازین جاست کہ از احوالِ سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم خبر دادہ اند کہ کَانَ دَائِمُ الْفِکْرِ وَمُتَوَاصِلُ الْحُزْنِ۔ یعنی بود پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلم دائم در فکر و ہمیشہ در حُزن۔ دران مقام پیرِ بزرگوار این خاکسار نکتہ بلند فرمودند کہ اگر نہ در دنیا متاع و شراب گوارائے اَلَم می بود بہ جَوے نمی ارزید۔ روزے این فقیر در روضۂ منوّرہ سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلم سر بہ مراقب بود درین ولا ورقے از عالمِ غیب بر زانوئے فتاد چون بکشادم نوشتہ بودند لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ۔ وَعَلَیْکَ بِالْحُزْنِ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ کُلَّ قَلْبٍ حَزِیْنٍ یعنی خوش وقت مباش زیرا کہ دوست می دارد خدا سبحانہٗ ہر دلِ اندوہگین را۔ با خود گفتم شعلہ در خرمنِ دل سخت افتاد۔ من بعد عافیت را کار نیست سودائے دیوانگی در سر رخنیت۔ اکنون ہوشیارے را بار نیست۔ خانہ تا عہدے آباد بود۔ الحال ویرانہ می باید شد۔ فرزانگی تا دیرے بود بعد ازین دیوانگی باید نمود۔ عمرے در گلگشت لالہ زار عافیت بود این زمان بادیہ پیمائیٔ وادیٔ محبت باید شد ؎

ہمسایۂ افسردہ دلاں چند توان بود　　اے سوختگان خانۂ پروانہ کجا شد

دبر زبانِ حالِ دو بیت گذشت ؎

گذشت ہست آنکہ چون افسردۂ چند　　دلم بودہ بخواب و خورد خورسند

کنون جانم ملول از کارِ ہستی ہست　　حریفِ عشق را آغازِ مستی ہست

ازان روز تا امروز درین وادی اندوہ اقامت ورزیدہ ام و درین کوچہ سلامت از آن

marfat.com

باز وطن گرفته واز صحبتِ بے غمان وخورسندان ہراسانم ؎

بہ بلبلانِ چمن بے غمان نوا سنجید　　نوائے مرغِ قفس می کند اسیر مرا

آرے در عشق بجز گداختن نیست این سوختن ہست ساختن نیست۔ درین راہ آرام در بے آرامی ہست وکام در ناکامی۔ ساز در سوز ہست وراز در گداز۔ راحت در جراحت است وعزت در مذلت۔ آزادی در گرفتاری ہست ودارستگی در دلبستگی۔ این جا غم مایۂ سرور لیست وآلم سرمایۂ حضور ؎

غرض از عشق تو ام چاشنی درد و غم است　　ورنہ زیرِ فلک اسبابِ تنعم چہ کم است

بالجملہ دوست آوارگی ہمی خواہد تا توانی خواہش او را بر خواہش خود مقدم دار وعنان ہوائے خود از دست مگذار۔ بہ یک خانہ دو مہمان نہ گنجند۔ اَنْتَ الْغَمَامَةُ عَلٰی شَمْسِكَ دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ۔ واگر نہ توانی سر خود گیر ونامِ عاشقی را بر خود مپسند۔ ع

نازکان را سفرِ عشق حرام ست حرام

زیبا گفتہ اند آن کہ گفتہ ؎

اگر داری دلے در سینۂ تنگ　　مجالِ غم درد فرسنگ فرسنگ

صلائے عشق در دہ ورنہ زنہار　　سرِ کوئے فراغ از دست مگذار

ہیچ دانی این ہمہ سوز و گداز از تو چرا خواہند واین ہمہ دردمندی وآوارگی از تو چرا طلبند۔ خواہند کہ ترا بتمام از تو بستانند۔ وقبلۂ توجہ را از ہر جانب گردانیدہ بہ حضرتِ خود متوجہ سازند۔ زہے سعادت وکامرانی۔ ع

آن را کہ سلطان خود کشد دانی چہ باشد آبرو

مَنْ قَتَلَهٗ فَاَنَا دِيَتُهٗ۔ اے کم خرچ بالانشین۔ اگر خواہی کہ تنعم وکامرانی کنی نفسے چند

marfat.com

درپے آن بے قرار باش۔ واگر خواہی کہ قلبِ تو طلا بگردد زمانہ چند در بوتۂ محنت آتش خوار باش۔ آرے جلوہ جفاے یار بے جفاے اغیار و تماشاے گلزار بے مزاحمتِ خار دشوار است۔ حکما رگفتہ اند کہ صحتِ مزاج بے تلخیِ دوا و نوشِ عسل بے نیشِ زنبور محال است دُرِّ قابلہ ؎

تا ہمچو حنا سودہ نہ گردی بتہِ سنگ ہرگز بہ کفِ پاے نگارے نہ رسی
تا خاکِ ترا کوزہ نہ سازند کُلالان ہرگز بہ لبِ بادہ گسارے نہ رسی

اے عزیزہ بادشاہانِ باریافتگان را وقتِ رخصت بہ خلعاتِ نفیسہ و عطیاتِ شریفہ ممتاز می سازند۔ و بر علوِّ ہمت و سموِّ فطرت دلالت می فرمایند۔ باید تفکر نمود کہ آدمی از حضرتِ لاہوت درین خاکدانِ ناسوت چون اول قدم نہد جز گریہ و زاری چیزے زادِ راہ نیاوردہ باشد و جز این گوہرِ بے بہا متاعے دیگر سرمایۂ ہمراہ نہ داشتہ بود۔ خوش آن کسے کہ از اول تا آخر ازین وادی پا بیرون نہ گزارد و بنورِ حضور و شادمانیِ جاودانی سرافراز گردد۔ قطعہ

یاد داری کہ وقتِ زادنِ تو ہمہ خندان بُدند و تو گریان
آنچنان زی کہ وقتِ مردنِ تو ہمہ گریان بُوند و تو خندان

عزیزۂ من، مشاورِ این کار عقلِ دُور اندیش را نباید کرد و در راہِ دیوانگیِ تدبیرِ ظاہری را رفیق نہ باید ساخت۔ خوش گفت ؎

دل اندر زلفِ لیلیٰ بند و کار از عشقِ مجنون کن
کہ عاشق را زیان دارد مقالاتِ خردمندی

راہِ عقل جُدا است و راہِ عشق و دیوانگی جُدا۔ عقل گل و گلزار می خواہد و عشق آتشِ شعلہ بار می خواہد عقل در بندِ ننگ و نام است و عشق آوارۂ این مقام است۔ مثنوی ؎

شاد باش اے عشقِ خوش سودائے ما اے طبیبِ جملہ علتہاے ما

marfat.com

اے ردائے نخوت و ناموسِ ما — اے تو افلاطون و جالینوسِ ما
زین خرد بیگانہ می باید شدن — چنگ در دیوانگی باید زدن
آزمودم عقلِ دوراندیش را — بعد ازین دیوانہ سازم خویش را
عقل گوید حبہ و دستار کو — عشق گوید خانۂ خمار کو
عقل مستی می کند کین در خور است — عشق مستی می کند کین در خور است
عقل می گوید پریشانی مکن — عشق می خندد کہ نادانی مکن
عقل می گوید کہ این آسودگی است — عشق می گوید کہ این آلودگی است
عشق را گوئی کہ در قرآن نہ گفت — عشق را در کنجِ ما اوحیٰ نہفت
رَبِّ اَرِنِیْ از زبانِ عشق بود — بَلیٰ مَعَ اللّٰہ از بیانِ عشق بود
عشق نبود پیشۂ ہر بوالہوس — عشق را ہم عاشقان دانند بس

زیادہ ازین چہ مستمعان را ملال دہد و از حدیثِ پُر ہول آسودگان را چہ بے آرام سازد

در نیابد حالِ پختہ ہیچ خام — پس سخن کوتاہ باید والسلام

مکتوب چہل و ششم ۔ در بعضے احوال بہ حقایق آگاہ میان محمد جان تبنی صدور یافت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ اخوی سعادت اطواری محمد جان شرحِ احوالِ خود پرسیدہ بشوقِ تمام ظاہر ساختہ اند جانِ برادر این دار دار عمل است و دار جزا بیشتر است ۔ پیش از اتمامِ عمل مزد طلبیدن چہ گنجایش دارد ۔ روزے کہ معاملۂ عمل و تلاش آخر شود محصولِ معمول عنایات معلوم خواہد شد کَمَا نَطَقَتْ بِہِ الْسُنَّۃُ الْحَقِّ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ ۔ آرے گاہ باشد آجر بہ استماعِ اُجرت در عمل بیفزاید کار سابق نیکوتر کند ۔ فقیر در علمِ باطن گویا کور چشم واقع شدہ است ۔ بعد ذلک بہ حسبِ التماسِ شما توجہات

marfat.com

نمودہ آنچہ در نظرِ قاصر درآمد بعد الاستخارہ مرقوم می سازد رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ بدانند کہ بعد از قطع ولایاتِ ثلثہ مصطلح حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ در کمالاتِ نبوت نہادہ آید و روز بروز معاملہ در ترقی ہست امیدوار باشند فی الحال ولایتِ شما در نظرِ کشفی موسوی ظاہر شد وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْاُمُوْرِ الْحَالِ آنکہ تعین اسمِ مربّیِ خود از اسماء پرسیدہ بودند ہم ازین بشارت معلوم گردید زیرا کہ ہر کس ظلِّ اسم است کہ مربّی نبیِ متبوعِ آن کس ہست۔ و ازین جا متبوع عبارت ازان ہست کہ فیض از جنابِ قدس از راہِ آن نبی بہ آن کس برسد اگرچہ بہ طفیلِ نبیِ خود باشد صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ۔ و خلعت پوشانیدن حضرت خازن الرحمۃ و انگشتے دادن حضرت مجدد الف ثانی در رہن و عنایات نمودن قطب الاقطابی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم در وقتِ وداع در بابِ شما موجبِ ترقی گردید زَادَکُمُ اللّٰہُ حَالًا وَّ کَمَالًا۔ و فقیر در بابِ شما ہنوز منتظرِ کمالاتِ دیگر ہست کہ نسبت بحالِ حاصلِ شما کَالسَّمَآءِ مِنَ الْاَرْضِ ہست چون نسبتِ محبّت بہ اربابِ آن کمالات درست نمودہ اند امیدوارِ حصولِ آن باشند اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ و آنچہ از دید قصور نوشتہ اند مبارک ہست و باعثِ ترقی نہ جائے گلہ۔ وَالسَّلَام۔

مکتوب چہل و نہم۔ در بیانِ منصبِ ارشاد در حق طالبے سید صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مدتے گذشت کہ از جانبِ آن سیادت مقام مکتوبے مشتمل بر کیفیاتِ ظاہر و باطن نہ رسیدہ۔ روزِ تحریرِ مکتوبے کہ مصحوب بعضے از مستغاثیان نوشتہ بودند بہ مطالعہ درآمد فی الجملہ مخبر بعضے امور بود شوقِ مکتوب این حقیر نمودہ اند۔ مخدوما غائبانہ در بابِ شما توجہات بلیغ مبذول می دارد و غفلت و ابجود تجویز نمی نماید۔ ع فراغت از تو میسر نمی شود مارا۔

marfat.com

بعضے چیزہاے بلند دربابِ شما بہ نظر درآمدہ ہست بعضے ازان مذکور شدہ بود و بعضے دیگر مذکور خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ۔ چنان مفہوم شد کہ شما را بہ منصبِ ارشادِ آن دیار مشرّف ساختند و خلعت ہم عنایت کردند۔ و انتشارِ انوارِ آفاق را در گرفت۔ تا بعضے حدود و جہتہائے انوارِ آن خدمت ہست نیز بہ نظر درآمدہ ہست لیکن احتیاط از صحبتِ مضر و لقمۂ شبہ و آرزوہاے بعضے بالیستہائے شتّی لازم دانند و این ہر سہ کلمہ را سرسری نہ فہمند۔ شکرِ عطیہ نمودہ امیدوارِ ترقیات باشند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا اٰمِیْن۔ اگر توانند خود را درین سیر برسانند۔ امروز بمع برادرانِ گرامی در ماجی وارہ فرود آمدیم۔ و فردا غالباً بجانبِ بہلول پور کوچ نمائیم و بجانبِ رو پر می رویم۔ بالجملہ سیرِ یک ہفتہ کم و بیش اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہ خواہد شد۔ وَالسَّلَام۔

مکتوب پنجاہم۔ بہ عالی جاہ سیف خان در بیان شوریدہ حالیِ خویش صدور یافت۔

اَللّٰہ ؎ ہر کہ نہ گویا بتو خاموش بہ ہر چہ نہ یادِ تو فراموش بہ

آن کہ در فقر گمنام ہست و در درویشان بدنام۔ مناجاتیان از و در بارند۔ خراباتیان از و در انکار۔ گدایان از و در ننگ اند۔ و شاہان از و دل تنگ۔ اہلِ فقر در کارِ او حیرانند اہلِ دولت از صحبتِ او دامن کشان۔ بالجملہ از شرق تا غرب ہیچ فرقہ از خود نمی داند۔ و ہیچ طریقہ را بخود نسبت نمی تواند لِمَ لَا یَشْقٰی را حدّے می باید اما نہ باین حدّ بد طالعے را نہایتے باشد اما نہ باین نہایت۔ خود را اگر بہ طریقت ستاید دروغے بافتہ باشد۔ و اگر بہ حقیقت وانماید گزافے ساختہ بود ع

بہ حیرتم کہ سرانجامِ من چہ خواہد بود

اما باد جود نارسی و نارسائی اگر جویاست اورا جویاست و اگر گویاست از و گویاست

marfat.com

اگر بر دل داغ است و اگر بر سینہ باغ است از وے است۔ دیدہ گریانِ اوست سینہ بریانِ اوست۔ خانہ ویران کردۂ اوست۔ عافیت برباد دادۂ اوست۔ شیدائے اوست رسوائے اوست۔ زارِ اوست۔ بیمارِ اوست۔ حیرانِ اوست پریشانِ اوست۔ مفتونِ اوست مجنونِ اوست۔ بالجملہ اگر ہست از وست و اگر نیست از وست۔ آن کہ چنین حالِ شوریدہ دارد سلام و تحیہ بخدمت سراسر بہجت خانِ والاشان سلمہ اللہ می رساند و از بیہودہ گوئی عذر می نماید وَالْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ ظِلُّکُمْ مَمْدُوْدٌ باد۔

مکتوب پنجاہ و یکم ۔ در بیان وعظ و نصیحت بنام یکے از یاران صدور یافتہ است۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاٰلِہِ التَّقِیِّ۔ عزیز من نصیحت می کنم بگوشِ ہوش بشنو۔ خدا سبحانہٗ حاضر و ناظر است و ہر کار و کردار ترا مطّلع۔ فہمیدہ بگو فہمیدہ بشنو، فہمیدہ بکن، فہمیدہ باش، فہمیدہ برو۔ بالجملہ امروز چنان کن کہ فردا شرمندہ نہ مانی۔ شبے چند بے قرار باش تا ابد بیاسائی روزے چند بتراش و بخراش تا دائم بہ آرام باشی۔ والسلام علیٰ مَنِ اتّبع الہدیٰ۔

مکتوب پنجاہ و دوم ۔ در بیان آن کہ واقعات مبشر اند بہ محمد صدیق صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مکاتیب مرغوبہ صدیق شفیق محمد [illegible] بہیم رسیدہ اظہار ما فی الضمیر مفہوم گردانید۔ واقعہائے کہ مرقوم نمودہ بودند لب بیار روشن و امید بخش اند۔ شکرانہ بجا آرند و سعی نمایند کہ معنی مبطن در عرصۂ ظاہر جلوہ گر شود۔ زیرا کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ کہ واقعات مبشرات استعداد اند۔ یعنی اگر کسے خود را بادشاہ یا قطب دید فی الحقیقت نہ بادشاہ شدہ است و نہ قطب لیکن این قدر معلوم شد کہ این را استعداد بادشاہیت و قطبیت ہست۔ اگر سعی

marfat.com

نماید وما نع مدفوع شود و شرائط موجود گردد به بادشاہیت و قطبیت برسد واگرنہ برہمان قدر اکتفا رود۔ ہمین دید بروے حجت شود امید ہست کہ آخر ثمر این وقائع ظاہر شود کہ منظور نظر حضرت الیشان ما بودہ اند۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و سوم۔ در بیان وعظ و نصیحت بہ سیّدے صدور یافت۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سبحان اللہ۔ قطعہ ؎

آفاق روشن و مہ تابان پدید نیست — پر شور عالمے و نمکدان پدید نیست
از مہر تا بہ ذرّہ و از قطرہ تا محیط — چون گوے در تردد و چوگان پدید نیست

ترقیات ظاہر و باطن نصیب و حسیب۔ شرافت مرتبت نجابت منزلت نتیجۂ خاندان علی رضہ سلمہ اللہ تعالیٰ باد۔ احقر فقراء بہ وسیلۂ اخلاق کریمہ و حسب سیرت بزرگانہ بچند کلمہ مصدع اوقات گرامی گشت۔ سخن سنیۂ بزرگان آن کہ اگر پسند خاطر عاطر افتد مکافات آن بہ الطاف نمودہ آید و اگرنہ صلحاے ما را تبدیل کرم ستّاری نمایند۔ چون این ہمہ از راہ ہواخواہی و جگر سوزی اظہار می سازد توقع کہ بگوش ہوش اصغا نمودہ لمحہ در لجۂ تفکر شناوری نمایند تا صدق این مقدمات و ہواخواہی احقر مکوّنات بر ضمیر منیر منکشف گردد ؎

تو اگر دماغ داری دل من بگیر و بُو کن — بہ زِ تن بخندہ باشی گل باغ آشنائی

ھٰذَا۔ سرور کائنات افضل بریّات علیہ الصلوٰۃ والسلام چنین فرمودہ اند ھَلَکَ الْمُسَوِّفُوْنَ۔ یعنی ہلاک گشتند تاخیر کنندگان عمل نیک۔ تو گوئی فردا کنم شاید فردا نیاید یا فردا توفیقت نہ دہند و قوّت نہ بخشند۔ پس پشیمان مانی۔ عزیز من روزے چند بے آرام باش تا ابد الآباد بہ آرام باشی ؎

تا توانی می تراش و می خراش — تا دمِ آخر دمے فارغ مباش

marfat.com

آیتے چند املا کنم تا آن را بخوانی و کیفیتِ اعراضِ مقربانِ آفریدگار ازین دارِ بے مدار و عالی کردن ہمت نشأۃ آخرت بر تو روشن گردد۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاذْکُرْ عِبَادَنَا اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ اُولِی الْاَیْدِیْ وَالْاَبْصَارِ اِنَّا اَخْلَصْنٰھُمْ بِخَالِصَۃٍ ذِکْرَی الدَّارِ وَاِنَّھُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ یا لیت شعری آدمی بہ بیرِ خود نیست تا ہر چہ بخواہد بکند و در ہر چہ بیاید بیاویزد۔ مولائے دارد۔ وہ چہ مولائے جلّ شانہٗ وعزّ سلطانہٗ۔ روزِ محشر کردارِ خود را بوئے نمودن ہمت و از حرکات و سکنات و افعال و اقوال جواب دادن۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعَالَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ۝ فکر بر اصل باید نمود تا کے بر خود در رنگ مادر مہربان باید پیچید و تا چند در رنگ طفلان از جواہر نفیس یہ جوز و مویز مفتون باید بود ؎

ترا ز کنگرۂ عرش می زنند صفیر ندانمت کہ درین دامگہ چہ افتادہ است

عزیزِ من پیشینان اگر لبسیار لبسیار می کردند اندکے اعتبار می داشتند۔ انحال اگر اندکے لعل می آرند لبسیار لبسیار اعتبار می دارند و درمے بہ دیناری می ارزند چہ وقت تلاطم امواجِ بدع و ہواست و تراکم افواجِ ظلم و اعتلا در رنگ آنست کہ مبارزان ہنگامۂ غلبۂ عدو دل را اندک تلاشِ اعتبار لبسیار پیدا می کنند۔ و در آوانِ امن و امان تردّدِ لبسیار را چندان قیمت نمی نہند۔ عزیزِ من قرعِ اکبر کہ اولین و آخرین از ہیبتِ آن در خروش اند و جنّ و انس و وحوش و طیور از ہولِ آن در اضطراب اینک در رسیدہ و یوم حشر و نشر و ردّ و قبول جلو ریز آمدہ و معاملہ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ بقبول عنایت وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ بہ ردّ و شکایت پرتو انداختہ۔ ہان و ہان بیدار باید شد و دیدۂ حقائق بین را کار باید فرمود

marfat.com

قَالَ عَزَّ مَنْ قَائِل كَرِيمه ۔ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُعْرِضُوْنَ
وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ
عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ
حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝
حیف ست از جوانانِ خردمند و پیرانِ ہوشمند کہ پنبۂ غفلت از گوشِ ہوش برنیارند و پردۂ
غرور را از بصرِ بصیرت دور نہ سازند و شاہبازانِ طریقت در طلبگاری عنقائے حقیقت
پرواز نہ نمایند و از ہر جا کہ نشانے از آن بے نشان یابند فدائے آن دیار و دیار نشوند الفصا باید ؎

در جہان دلبرے دما فارغ　　در قدح جرعۂ دما ہشیار

آوردہ اند کہ نقاب دارے در محکمۂ قضا از اختیار کردن زوجِ او زنِ دیگر شکوہ نمود قاضی
فرمود منعش نمی رسد (گفت) اگر پردۂ حیا بر روے نباشد چہرۂ زیبائے خود آشکار کنم تا مردم
ببینند کہ ہر کہ چنین زیبا طلعتے داشتہ باشد دے را می رسد کہ بروے انباز آرد؟ صاحب
دلے حاضر بود نعرہ بزد و بیہوش شد چون بہ ہوش آمد استکشافِ حال نمودند ۔ فرمود چون
محجوبہ چنین نکتۂ رنگین ظاہر ساخت در سرِ من ندا در دادند کہ اگر نہ نقابِ حکمت و حجابِ عظمت
در میان باشد پردۂ جبروتی از وجہ کریم ذاتِ مقدسِ خویش را برافگنم تا مردم عیاناً بہ بینند و
الصاف دہند کہ ہر کہ چنین مولائی ذوالجلال داشتہ باشد دے را توجہ بغیرِ دے نمی سزد و نہ
گنجایش دارد کہ دے آنِ دیگرے باشد ۔ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ فَحَاسِبُوْا قَبْلَ
اَنْ تُحَاسَبُوْا وَتَاَدَّبُوْا قَبْلَ اَنْ تُؤَدَّبُوْا ۔ خوش گفت طہارت کن کہ اقامت نزدیک است

توبہ کن کہ قیامت نزدیک است ؎

بس کنم خود زیرکان را این بس است　　بانگ در دادم اگر در دہ کس است

وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۔

marfat.com

مکتوب پنجاہ وچہارم ۔ دربیان صحبتِ خاص کہ قطبی مرشدی مدظلہ العالی باعروۃ الوثقیٰ داشتہ اند مع ماینا سبہٗ بہ مولوی میان سجاول سرہندی صدور یافت ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْوَرٰی اِمَامِ التَّقٰی وَالنُّقٰی وَصَحْبِہٖ بَدْرِ الدُّجٰی ۔ امابعد رقیمہ کریمہ مخدومی استاذی سلمہ اللہ مشرف ساخت ۔ مرقوم بود کہ آنچہ از جناب امام العارفین قطب الواصلین حضرت ایشان ما قدسنا اللہ سبحانہٗ بسرہ العزیز از جنس بشارات در باب خود استماع نمودہ باشی در منصہ تحریر بیارد دوستاں ازان معانی آگاہ سازد ۔ مخدوما چند کرت این سوال از خدمتِ شریف بظہور آمدہ ۔ اما چون نقائص و معایب خود را مشاہدہ می نمودم شرم می آمد کہ بہ آن جواہر نفیسہ سنگ گرگین را قلادہ بندد و مہا راز سہو و خطا بر آن امام معصوم مطلق امام برحق چیزے جرأت نماید ۔ اما اطاعت لاہل الحقوق برخے از عنایات آن جناب عالی در حیز تحریر می آرد ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ۔ مخدوما در اول ایام انابت خلیفۃ الرحمانی این معنیٰ بہ خاطر فاطر خلجان داشت کہ چون بہ خدمت تمام سعادت انابت آری و قبلۂ توجہ الیشان را سازی مبادا در نسبتے کہ با خازن الرحمۃ داری فتورے واقع شود و در معنیٰ معیت و ضمنیت کہ با الیشان داشتی انحطاطے ورود تے طاری گردد ازین جا ماندہ و ازان جا راندہ گردی ۔ درین دلا روزے مخدوم عالی مقام محمد نقشبند ظاہر ساختند کہ حضرت الیشان ترا بیشتر برائے ابر بزرگ طلب می نمایند و بہ من نیز بیان فرمودہ اند ۔ اما اولیٰ آن است کہ خود بے واسطہ از جناب عالی استماع نمائی ۔ بعد از شنیدن این نوید بجد تمام سامی شتافتم ۔ بعد از ذرہ نوازی و مرید پروری و تفقد بسیاری از زبانِ لامع الانوار گوہر فشاندند کہ صفحۂ احوالِ ترا مفصل مطالعہ نمودم ۔ چنان منکشف شد کہ با حضرت خازن الرحمۃ

marfat.com

لنسبتِ معیّت بروجہ تمام داری واز جمیع کمالاتِ خاصّہ ومقاماتِ الیشان نصیبے بطریقِ
اجمال داری۔ عرض کردم کہ امیدوار تفصیلم۔ اشارہ نمودند کہ آنچہ از خدمت خازن الرحمۃ
رسید مسلّم ومقرر باشد وما از اوّل بہ طریقِ تفصیل سیر خواہم کنانید۔ ولنسبتِ سابق بہ حصولِ
این لنسبت نقصان نہ خواہد یافت۔ بلکہ قوّت واسباب پیدا خواہد کرد۔ بعد از چند گاہ
این مقدمہ شگرف را در غیبت فقیر بہ نزدِ مخدوم زادۂ عالی منزلت محمد خلیل اللہ روشن تر
بیان فرمودند۔ زنگ از دل وجان این تیرہ روزگار زدودند فَنَحْمَدُ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ وَ
وَحُسْنَ مَلَاءَتِہٖ وَجَدْنَا کَذٰلِکَ ھٰذَا وَاسْتَمِعِ الْاٰنَ مُفَصَّلًا وَاللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ
وَکِیْلٌ۔ مخدوما مجلس اوّل غرّۂ شہر جمادی الاولیٰ سنہ ۱۰۷۶ھ یک ہزار وہفتاد وشش چون بتوجہ
ولایت اثر حضرتِ الیشان مشرف گشت بعد از مراقبہ ومکاشفہ بہ زبانِ غیب ترجمان فرمودند
کہ باطن ترا بسیار مزین یافتم وبخلعتِ وجودِ موہوبی حقانی متلبّس۔ وہمان روز در مجلس
ثانی آرایش وزینت ہمان خلعت بیان نمودند۔ ودر مجلسِ ثالث بہ تزکیۂ نفس وترقی
از عالمِ خلق بعد از قطع تمامی از عالمِ امر بشارت دادند۔ ودر مجلس رابع بہ اتحاد ومعیّت بعد از
حقیقتِ قدسیۂ خویش خبر دادند وتصدیق کشف این درویش کہ پیش ازین بروزے این امر
معروض داشتہ بود نمودند وفرمودند کہ کم کسے از یاران بہ این خصوصیت ظاہری شود وبعضے
کلماتِ مدحیہ کہ ہریکے از انہا این بخاک افتادہ را بہ اوجِ شرف می رسانند بر لسانِ الہام
بیان راندند۔ ودر مجلس خامس وسادس بہ تویدِ کمالاتِ نبوّت بعد از تمامی ولایاتِ ثلثہ
مشرّف ساختند۔ ودر مجلس سابع وثامن بہ دخول در حقیقتِ کعبہ معظمہ بہ زیب وزینت تمام
دہم ترقی ازان بہ فوق مبشر ساختند وہنوز ماہ مذکور بہ آخر نہ رسیدہ بود۔ ودر مجلسِ نہم
ودہم بہ لحوق ووصول بہ حقیقتِ قرآنی بشارت دادند وتا مجلس پانزدہم بہ دخول دران

marfat.com

حقیقتِ علیہ و ترقیات دران بہ زیب و زینت کذا و کذا معزز ساختند۔ و در مجلس شانزدہم بہ نسبتِ معیّت بہ جنابِ خویش و جناب خازن الرحمۃ و ہم جناب حضرت مجدّد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ بشارت دادند۔ و در مجلس ہفتدہم ماہِ مبارک رمضان سنہ مذکور بہ بشارت دخول در حقیقتِ صلوٰۃ و اقتدا بہ مرتبۂ وجود مفتخر ساختند۔ و در مجلسِ ہیژدہم و نوزدہم و بیستم بہ ترقیاتِ شائستہ و حسن و آرایش و قربِ امام خبر دادند۔ و در مجلسِ بیست و یکم فرمودند کہ کیفیتِ عظیم شرفِ ظہور فرمودہ و خلعتِ فاخرہ بہ کمالِ علو و نورانیت عنایت شد کہ آفاق را نورِ آن خلعت یا عینِ آن خلعت درگرفت و در مجلس بیست و دوم تا ششم بہ ترقیات و وصول بہ مقامِ معبودیت صرف بہ طریقِ ذاتِ موہوب با ظہورِ بعضے معارف خاصّۂ آن مقام مبشّر ساختند۔ و در مجلس بیست و ہفتم و بیست و ہشتم بہ عروج تا بہ حقیقۃ الحقایق ثُمَّ الْاِنْطِبَاقُ وَالْعُرُوْجُ بِتِلْكَ الْحَقِيْقَةِ بِفَوْقٍ تَامَّةٍ مشرف ساختند و در مجلسِ بیست و نہم فرمودند کہ خلعتِ عظیم با زیب و زینت و ترتیبِ لبسیار مرحمت شد و معاملۂ تو خیلے علو پیدا نمود گویا حقیقۃ الامر منقلب گشت۔ و در مجلسِ سی ام فرمودند کہ عنایت بے حد از جناب مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ در بابِ تو مفہوم می شود چنانکہ خود بہ آرایش و تزئین تو سرگرم اند۔ و آنچہ در بابِ نزول در نقطۂ عدم معروض داشتہ بودی۔ نزول در جوارِ آن نقطہ معلوم می شود۔ فی الجملہ قیدے در میان ماندہ است۔ و در مجلسِ سی و یکم و دوم بہ ترقیاتِ معارفِ نادرہ اطلاع دادند۔ و در مجلسِ سی و سوم سنہ ہزار و ہفتاد و ہفت بہ یقینِ جبّی مبشر ساختند۔ و از عنایاتِ خاصّہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم در بابِ این احقر خبر دادند و در مجلسِ سی و چہارم و پنجم بہ بالیدگی و ترقی در مقامِ مذکور و عنایت شدن خلعتِ خاص ممتاز ساختند و در مجلسِ سی و ششم بہ وصول تا صفۂ مقدسہ صفوفِ اربعہ

marfat.com

انبیاکہ در حقیقت صلوٰۃ مقربیت وعنایت شدن خلعت عالی از آن مقام یابند پُر امید
سرفراز ساختند۔ و در مجلس سی وہفتم بشارت نزدل در نقطۂ عدم مطلق دادند۔ و در مجلس
سی وہشتم بعد از ذکرِ مقامات وحقائق و دردقائق محبوبیتِ ذاتی وغیرہ فرمودند کہ در تعینِ
حبّی ترقی بسیار نمودہ۔ و در مجلس سی ونہم بعد از ذکرِ معارف واسرار وبشارت وترقیات
بہ کمالِ ذرّہ پروری بر زبانِ غیب ترجمان آوردند کہ معیتِ خاص با من پیدا کردہ و معاملہ
کہ بہ فرزندانِ خاص مختص بود ہمان معاملہ با تو متحقق گشت۔ و در مجلس چہلم بہ بشارت ولایت
احمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام وعنایت شدن لباسِ محبوبیت بلکہ از بہرہ بآن معنیٰ
شگرف مکرم ومعزز ساختند۔ و در مجلس چہل ویکم ودوم وسوم بہ تقریر وتحقیق مقدمتین
مزبورتین وترقی دران مقام خبر دادند و در مجلس چہل وچہارم بہ علو نسبت وعطاے خلعتے
بزرگ کہ محیطِ عالم باشد بشارت فرمودند و در مجلس چہل وپنجم فرمودند کہ محبوبیت وسیعی
بہ حدّے ظاہر می شود کہ عین دائرہ باقی نماندہ ونصیبے وبہرہ از فوقِ تعین حبّی معلوم می
شود۔ وصورے کہ مناسب آن مقام ہست مفہوم گردیدہ عرض نمودم کہ بر ترقی از تعین
حبّی صوم نذر کردہ بودم اکنون الیفا کنم۔ فرمودند الیفا کن۔ و در مجلس چہل وششم بہ عنایت
خلعت عالی وترقی از تعینِ حبّی کمامرّ بہ اطلاع بخشیدند و در مجلس چہل وہفتم بعد از ذکرِ معارف
سنیہ وبشارتِ معیت در مقاماتِ علیہ وترقی در سیرِ سابق فرمودند کہ سیر تو بمقامِ بلند رسید
فی الحال مدرک نمی گردد کہ تا کے و بکدام مقام رسیدہ۔ و در مجلس چہل وہشتم ونہم بہ حصول
مقامِ صباحت وزینت آن موطن وبہرہ از مقطعاتِ قرآنی بشارت فرمودند۔ و در مجلس
پنجاہم کہ آخرین مجالس ہست بعد از توجہ موجہ ونظرِ ولایت ثمر وذکر ترقی فوق التعینات فرمودند
کہ لباسِ عالی وآرایش نفیس احمرٍ مِمَّا تَلْبَسُهُ النِّسْوَانُ مشہود می گردد۔ لیکن حکمِ قطعی

marfat.com

بہ محبوبیت از راہِ احتیاط دُور بہت اگرچہ لباس لباسِ محبوبیت ہست و آرایش آرایشِ ملاحت
ھٰذا مِمَّا سَمِعْتُ فِی مَجَالِسِ التَّوَجُّہِ وَالسُّلُوْکِ وَھَا اَنَا اَذْکُرُ بَعْضَ مَا سَمِعْتُ
مِنْ جَنَابِہِ الْعَالِی فِی غَیْرِ تِلْکَ الْمَجَالِسِ مِنْ ھٰذَا الْقَبِیْلِ قَبْلَ الْاِنَابَۃِ وَبَعْدَھَا
مِنْھَا روزے قریب ارتحال خازن الرحمۃ شیخی و والدی قدس سرہٗ فرمودند کہ من در روضۂ
منورہ بودم درین ولا بہ خدمتِ ایشان التماس نمودم کہ بہ جانبِ فرزندان نگاہے بکنند
و برائے قیام بحالِ طالبان عقبِ خویش یکے را از ایشان متعین فرمایند دیدم کہ جہان
غرقِ نعیم دار تنعیم اند کہ ہرگز توجہ بہ جانبِ دیگر نمی کنند۔ باز گفتم کہ اہتمام بہ این امر ضرور ہست
توجہ درین باب مبذول فرمایند۔ درونِ روضۂ مقدسہ تو حاضر بودی متوجہ حالِ تو شدند
و مہربانی عظیم دربارۂ تو نمودہ دستار شریف بر سرِ تو نہادند و سرِ ترا بہ ہر دو دست در
کنار کشیدہ بر جبینِ تو بوسہ دادند۔ و این اوّل بشارتے ہست کہ از ان جنابِ عالی
بہ ظہور آمدہ۔ مِنْھَا روزے فرمودند کہ مرا در معاملہ چنان نمودند کہ حضرت خازن الرحمۃ
قدس اللہ سبحانہٗ بسرّہِ الاقدس بر مسندِ عالی کہ در کمالِ تزئین و آرایش ہست تشریف
دارند و برابرِ آن مسندے دیگر ہست مِثْلُ ذٰلِکَ کَیْفِیَّۃً وَّکَمِّیَّۃً وَّحُسْنًا وَّجَمَالًا
و بر آن مسند ترا نشاندند بعد ازان فرمودند کہ مماثلت ہر دو مسند دلالت می کند بر
ظہورِ نسبت خاصۂ ایشان در تو۔ مِنْھَا روزے فرمودند کہ من در روضۂ منورہ بودم
و تو نیز ہمراہ بودی دیدم کہ حضرت خازن الرحمۃ قدس سرہٗ ترا خلعتے بس عالی عنایت نمودند
بعد از عطائے آن خلعت آن چنان علو حاصل شد کہ سر تو بہ آسمان رسیدہ و این بشارت
بہ دستخطِ مبارک در بیاضِ این حقیر رقم نمودہ اند۔ در ہمان ایام در مجالسِ مختلفہ بہ پنج
خلعتِ نفیسہ دو از خازن الرحمۃ قدّسنا اللہ سبحانہٗ بسرّہِ الاسنی۔ و دو از حضرت

marfat.com

مجدد الف ثانی قدس سرہٗ یکے بہ طریق اجمال مبشر ساختند۔ باید دانست کہ این بشارات سنیہ قبل از انابتِ کرامت صدور یافتہ بود۔ وآنچہ بعد از انابت ظہور نمودہ آن را نیز در منصہ ظہور آوردہ می شود۔ از انجملہ آن است کہ شبے عرس خازن الرحمۃ قدس سرہٗ التماس عرض فاتحہ کردم قبول نمودند۔ ولمحہ متوجہ شدند۔ چون بیرونِ روضہ تشریف آوردند بجانبِ این فقیر نگاہے کردند۔ فرمودند کہ طرفہ زینتے وآرایشے امشب بر تو ظاہر می شد۔ وعجب آنے وشانے وحسنے وجمالے بر تو ہویدا بودہ۔ بالجملہ بہ چنین خلعتِ بلند فلک فرسائے کہ متلبس بودی کمتر یاد ہست کہ مثل آن بہ نظر در آمدہ باشد۔ از انجملہ آن است کہ شبے در ہفتم شہر ذی قعدہ سنہ یک ہزار وہفتاد وہفت در خدمت سراسر سعادت حاضر آمدم۔ ناگاہ بر آن مدار جہانے خلیفۃ الرحمانی وارد شے ظہور نمودہ پس بزرگ و بہ طفیل آن مظہرِ اتم بر این مسکین نیز پرتو انداخت۔ چنانچہ این مسکین نیز از ان معنیٰ وَلَوْ فِی الْجُمْلَہ آگاہی یافتہ لیکن نہ می فہمید کہ این امر جلیل القدر چیست ومہبط این سرِ عظیم اولاً بالذات ایشان کیست وچون این مقدمہ بہ عرض عالی رسانید استکشاف سر این معما نمودہ فرمودند کہ بر ما نسبتے عظیم القدر ظہور نمودہ بود وتر انیز بہرہ ونصیبے از ان مفہوم می شد بعد از ان بہ انبساط وابتشاش تمام این مصراع بر زبان گوہر افشان راندند ع

گرد مستان گرد کہ مے کم رسد بوے رسد

آخر الامر مخدوم مہربان صَاحِبُ الْکَمَالِ وَالتَّکْمِیْلِ وَالْبِرّ فَانِ خواجہ محمد عبید اللہ از تعینِ آن نسبت جلیل الشان فرمودند کہ آن طلوعِ نسبتِ قیومیت بود کہ احیاناً از بطنِ بطون ظہور نمودہ جلوہ گر می شود۔ عرض نمودند کہ بہرہ از ان رسیدن بہ کسے چہ معنی بود کہ شرکت بر نمی تابد۔ فرمودند کہ این بہرہ وشرکت در رنگ آن است کہ سلاطین را در امور

marfat.com

مملکت اعوان و انصار باشند و هیچ تقصیر و نقص در سلطنت از آنها راه نیابد۔ بعد استماع این مقدمہ آن مخدوم عالی مقدار به والدہ ماجدہ این مسکین تہنیہ و ترحیب گفتند و شکر و سپاس الٰہی دلالت نمودند۔ از انجملہ آن است کہ روزے مطالعۂ نقائص و معائب خود نمودہ بعرض اشرف رسانیدم کہ حضرت سلامت راہ ترقی برین عاصی کشادہ است یا نہ۔ فرمودند کہ یک چیزے دیگر ہم ماندہ است۔ عرض نمودہ کہ ہنوز قطرہ از عمان است باز بر زبان گوہر فشان آوردند کہ بیشتر چہ چیز ماندہ است۔ از انجملہ آن است کہ شبے بعضے نوافل را بوسیلۂ آن عالی جناب بہ حضرت خازن الرحمۃ قدس سرہما گزرانیدہ بودم کہ الیشان حاضر شدند بہ لباس عجیب و زینت غریب و تو نیز بہ ہمان کیفیت لباس و کمیت بلا تفاوت ظاہر شدی و الیشان بہ شفقت تمام سر و روے ترا بوسہ دادند و رضامندی بے حد ظاہر نمودند۔ از انجملہ آن است کہ روزے بہ کمال دستگیری این ذرہ را از خاک برداشتہ باوج رفعت رسانیدند و فرمودند کہ ترا بمقامے مبشر ساختہ ایم کہ تا حال ہیچ کس را از یاران بہ آن نہ رسیدہ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ از انجملہ آن است کہ روزے یک مسکین معروض نمود کہ تلقین و ارشاد طالبان و مسترشدان در باب فقیر مرضی است یا غیر مرضی است۔ بعد ادائے استخارہ و توجہ موجہ بر روے مبارک بہ جانب این احقر نمودہ مکرر فرمودند کہ ارشاد مرضی معلوم می شود وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ انتہی۔ و از ان جملہ آن است کہ روزے بہ عرض عالی رسانیدم کہ نوافل لیلی و نہاری کہ بہ خدمت حضرت گزرانیدم لمحہ متوجہ شدہ فرمودند کہ اجر و ثواب و برکات آن نوافل بہ این جانب وارد می شد بعد ازان ہمان برکات بہ جانب تو متوجہ می شد اما بہ آن و شان دیگر۔ ازان جملہ آن است کہ روزے کتاب حصن حصین برائے صحت مرض الیشان بطریق ختم خواندہ بودم و متوجہ شدہ فرمودند کہ انوار و

marfat.com

برکاتِ عظیم ظاہر می شود دگرد برگردِ خود حصنے مرتب و متمثل می یابم للہ الحمد کہ ازان مرض صحت یافتند۔ وازان جملہ آن است کہ روزے در روضۂ منورہ بعضے عباداتِ نافلہ بہ وساطت جنابِ عالی بہ جناب خازن الرحمۃ گذرانیدم فرمودند کہ عنایاتِ عجیب از جنابِ الیشان درباب تو معلوم می شد۔ چنان کہ از مرقدِ منور بیرون آمدند سر در روے ترا بوسیدند و تنگ در برگرفتند و سواے این مَرَّۃً بَعْدَ اُخْرٰی از عنایات و بشارات و خلعات از حضرت مجدد الف ثانی و از حضرت خازن الرحمۃ قدس سرہما بیان می فرمودند کہ تفصیلِ آن موجبِ تطویل است۔ وازان جملہ آن است کہ حقایق آگاہ قدوۂ اہل اللہ محمد نقشبند سلمہ اللہ فرمودند کہ روزے مارا وقتِ خود خوش بود و بعضے دقایق مقامِ ملاحت برمن منکشف شد۔ درین ولا مشہود گشت کہ ترا ہم ازان مقام بہرہ و حظے عنایت نمودند۔ وقیومیت عظیم از بارگاہِ صمدیت دربارۂ تو مفہوم گشت و خلعتِ عالی و مرصع معلوم گردید دہم روزے فرمودند کہ وقتے متوجہ بہ جانبِ قدس بودم پیاپے دربارۂ تو ندا می رسید کہ وے از آنِ ماست و نیز این ندا را از آن حضرت جلت عظمتہٗ دربارۂ تو می رسید مَقْبُوْلٌ وَّ مَقْبُوْلٌ مَغْفُوْرٌ مَغْفُوْرٌ وَاللّٰہِ مَغْفُوْرٌ۔ و در عالمِ مثال امرے متمثل شد کہ اظہار و افشاے آن مشروع نیست کہ داخل متشابہات و اسرار است۔ آخر الامر فقیر بعضے این مقدمات را بہ عرضِ اشرفِ حضرتِ الیشان رسانیدم بہ استماعِ این کلمات بشیاشیِ مبتش شدند و فرمودند کہ کَانَ ھٰذَا مَکْشُوْفَنَا۔ وازان جملہ آن است کہ مخدومِ عالی قدر خواجہ محمد عبید اللہ بعرضِ عالی رسانیدند کہ من در روضۂ منورہ بودم عنایت حضرت مجدد الف ثانی دربارۂ فلانے یعنی ہذا المسکین مشہود می شد کہ دربارۂ احدے مثل آن مشہود نہ شدہ و بیک مجلس چند کرت وے را در برگرفتند و تقبیل نمودند۔ فرمودند بلے برمانیز درباب وے از حضرت

marfat.com

الیشان کذا وکذا عنایت معلوم شده وہم آن مخدوم ومخدوم زاده خدا آگاه چند لبشارت
علیه که ہریک این مسکین را از خاک مذلت به اوج عزت بلکه به مقامے که اوج وعزت ہمه
از آنجا در راه مانده می رسانید. از آن خلیفه الهی نقل کردند اگر گنجایش وقت وحال شد
در منصه ظهور تحریر خواهد آورد۔ ازان جمله آن است که خدمت عالی منقبت شیخ سیف الدین
نقل می فرمودند که حضرت الیشان ترا به شدت مناسبت به مقام ارشاد یاد می فرمودند
وبشارات شالیسته درباب تو بیان می نمودند۔ مخدوما از عنایات وبشارات آن مرکز
دائره ولایت که درین سه سال دیده وشنیده اگر دفتر دفتر املا نماید سطرے از آن نه تواند
ظاهر نمود وشکر آن را خود اگر ہزاران ہزار سال ہزاران زبان اظهار کند رشحه وشمه ازان
نه تواند ادا نمود۔ مکاتیب علیه که بنام این مسکین شرف صدور یافته مشحون به انواع معارف
وحقایق از ولایات نبوت ومحبت ومحبوبیت وعروج ونزول وغیر ذلک مِمَّا یَتَحَیَّرُ فِیْهِ
الْعُقُوْلُ وَالْاَفْهَامُ به مطالعه شریف درآمده باشد شرفًا وتبرکًا در خاتمه این مکتوب
چیزے ازان حُسْنًا لِلْخَاتِمَةِ ایراد خواهد نمود۔ امید وار است که آن عنایات وبشارات
آخر این دور افتاده را دستگیری خواهد کرد واز مکائد نفس ومفاسد این پر تلبیس رہائی خواهد
بخشید وحسن نشار که بارہا بر لسان حق ترجمان گذشته دہم از خامه عنبرین محرر گشته ظهور نماید
مخدوما حقایق ومعارف که از غایت نازکی در قید تحریر وتقریر نه گنجد چندان از آن عالی
جناب استماع نموده که گوش ہوش ازان لآلی متلالی إلیٰ یَوْمِنَا هٰذَا مملو است وخارق
عادات وتصرفات ومکاشفات که ازان عروه وثقیٰ وذروه علیا مشاهده نموده تا کجا بیان
نماید۔ اگر خواست الهی است برخے تصرفات وکرامات را خود مشاهده نموده مرقوم ساخته
بخدمت خواهد فرستاد۔ وازان جمله آن است که در ذکر علوم ومعارف علیا این مخلص را

marfat.com

مخاطب می ساختند و تا این حقیر حاضر می بود به طرفِ دیگر متوجه کم می شدند۔ و از آن جمله
آن ہست کہ اکثر امور را بہ استصواب و استفسار دُور از کار بموجب وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ
در منصۂ ظہور می آوردند بارہا شدہ کہ امرے را از امور بعضے ملازمانِ حضور در خدمت
سراسر معرفت دلوز مقرر نمودہ حضرت ایشان این حقیر را از خانہ و خانقاہ طلب داشتہ امر مذکور
بہ لسانِ الہام ترجمان بیان فرمودند و در رائے فقیر خلاف مقرر قوم صواب نمودہ و مطابقِ آن
معروض داشتہ حضرت ایشان ہمچنان کردند و ثمرات و نتائج شایستہ بظہور آمدہ گاہے در
بابِ این مسکین این کلمہ می فرمودند کہ جَاءَ الْعَقْلُ۔ و از آن جملہ آن ہست کہ گاہے بہ کمالِ
عنایت از احوال بعضے یاران مخصوص خود از این مخلص پرسیدند کہ فلانے در نظرِ تو چہ طور در
آمدہ و تا کجا رسیدہ و آنچہ بہ خاطرِ فاتر رسیدہ عرض نمودہ و مقبول افتادہ و لبسا از احوال و
مواجید باریافتگان و معتکفان حرم عالی نزد این سینہ مجروح ساختہ و از استعداد و ہمت
آنہا خبر دادہ و در اظہار بعضے از ان ممتنع نمودہ در باب بعضے اذن فرمودہ۔ از آن جملہ آن
ہست کہ عشرۂ آخر ماہ رمضان فقیر را برائے امامت تراویح معین نمودند و موردِ عنایت و
بشارات ساختند۔ روزے بہ خدمتِ سامی معروض داشت کہ حقیقتِ قرآنی را کہ فوق
تعینات ہست در رنگِ دریائے عظیم یافتم و خود را و اقل قلیل را از اصحاب حضرت ایشان
دران اثنا دیدم عَلٰی تَفَاوُتِ الدَّرَجَاتِ بہ کمال عنایت فرمودند کہ ما را کجا یافتہ گفتم
فوقِ آن مقام یافتم ما نا کہ وصولِ مقام را بہ عبارت کلمہ اِنَّہٗ مَحْسُوْسٌ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ
تعبیر فرمودند کَمَا وَرَدَ فِیْ حَقِّ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ و خود را نیز بہ طفیل حضرت ایشان
از ان مقام بہرہ در دیدم بلکہ لصف عالی خود را در ان مقام داخل یافتم۔ مخدوما بہ استماع
این مقدمہ شگفتگی تمام ظاہر ساختند و بہ شدند۔ حتیٰ کہ بہ حقایق آگاہ شیخ محمد فضل اللہ کہ

marfat.com

یکے ازان آشنایان بود۔ ازین معنیٰ آگاہ ساختند و فرمودند کہ شمارا فلانے بہ چنین امرِ عالی بشارت می دہد وَقَدْ حَانَ اَنْ یُّوَفّٰی الْوَعْدَ مَا یُرَادُ الْمَکْتُوْبُ الْعَالِی کہ سابقاً مذکور آن شدہ بود۔

مکتوب پنجاہ و پنجم

در بیان بعضے حقایق و معارفِ الٰہی بہ لسانِ فارسی و عربی در جوابِ مکتوب حقایق آگاہ میاں محمد رضا دہلوی قدس سرہٗ صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ گرامی نامہ کہ از راہِ شفقت و تلطف مرسول شدہ بود وُرود یافت بہ مطالعۂ آن بہرہ ور گردید بابے بود پُر از دقایق کتابے بود پُر از معارف و حقایق عبارات رنگینش بے غش بود و اشارات نازنینش دل کش ؎

نکتہا یش ہمہ ہم رنگِ چمن　　کردہ بر دفترِ گل مشقِ سخن

جَزَاکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ خَیْرَ الْجَزَاءِ وَاَرْضَاکُمْ اَحْسَنَ الرِّضَاءِ۔ مرقوم نمودہ بودند کہ وصول بسعادتِ ہویتِ ذاتیہ بہ سیرِ مستطیل صعب الوصول ہست وَاِلَّا فَالْحَقُّ سُبْحَانَہٗ اَقْرَبُ اِلَی الْعَبْدِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ قُلْتُ ھٰذَا فِی الْوُجُوْدِ اَمَّا فِی الْوِجْدَانِ فَھُوَ سُبْحَانَہٗ وَرَاءَ الْوَرَاءِ ثُمَّ وَرَاءَ الْوَرَاءِ ؎

برگِ ہر رنگے لبساز اے عندلیبِ بے نوا　　کاین گلے ما بر نتابد اربر اکب رنگ را

آنجا مستدیر در رنگ مستطیل در راہ ہست و اثبات مانند نفی از انجا کوتاہ ؎

لَاوَھُوْ زان سرائے روزبہی　　باز گشتند جیب و کیسہ تہی

بنت مکت لاستکم اکم کرمانہ جیون جہانہ　　(دوہرہ)　　جگ اکین مکہ ہین زہی ملی بہر سہر مانہ

غطار فرمودہ ؎

marfat.com

با این همہ نزدیکی جانا چہ بسے دوری در عینِ وصا تو گشت این ہمہ مہجوری

مرقوم بود لَا ثَمَّةَ طَرِیْقٌ مَرْصُوْفٌ لَا مَامُوْنٌ وَلَا مَخُوْفٌ وَلٰکِنْ دُوْنَهَا قُلَلُ الْجِبَالِ وَدُوْنَهُنَّ خُیُوْفٌ ثُمَّ الطَّرِیْقُ اِلَیْهِ کَائِنٌ وَالسَّعْیُ ثَمَّةَ ثَابِتٌ وَالْاَقْدَامُ فِیْهِ وَاقِعَةٌ سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ رمزیست بدان اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ اشارتے ہست بآن قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْ اَدْعُوْا اِلَی اللّٰهِ عبارت ازان ہست فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰهِ دلالت برآن وآن دو بیت تازی کہ در ظہور نور مطلوب و قصور طالب از ادراک آن مرقوم بود لبغایت ذوقین ساخت لِلّٰهِ دُرُّ قَائِلِهَا وَرَاقِمِهَا نِعْمَ کَذٰلِكَ الْاَمْرُ فَهُوَ کَمَا قِیْلَ اَنْتَ الْغَمَامَةُ عَلٰی شَمْسِكَ دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ۔ و آنچہ در اشعار فارسی بیافتِ مطلوب و ہم آغوشیِ محبوب و رموز بود ہر ہمہ دل سوز و سینہ افروز ہست و مبنی از عرفان و وصلِ عریان ہست هَنِیْئًا لَکُمْ۔ اما باید دانست کہ این ہمہ از گلہائے گلشن تشبیہ ہست و از شعبدہ ہائے عالمِ سُکر و مستی و مقام تنزیہ کہ اقرب الی الحضرت دانست چنین امور را برنتابد ع

آنجا ہمہ آن ہست کہ برتر ز بیان ہست

در آنجا جز حیرت و نکارت در دست نیست و جز عجز عن درک الحقیقت نقد وقت نہ ؎

عنقا شکار کس نہ شود دام باز چین کانجا ہمیشہ باد بدست ہست دام را

مَا لِلتُّرَابِ وَرَبُّ الْاَرْبَابِ ؎

تو از خوبی نمی گنجی بہ عالم مرا ہرگز کجا آئی در آغوش

ازینجا ہست کہ حزن و اندوہ ابدی دامنگیر بارگاہِ آمد و یاس و حرمان سرمدی خاصۂ خاصانِ درگاہ گشت۔ فَفِی الْخَبَرِ کَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ دَائِمُ الْحُزْنِ مُتَوَاصِلُ الْفِکْرِ ؎

marfat.com

دلہا ہمہ آب گشت وجانہا ہمہ خون　　تا چہ سیت حقیقت از پسِ پردہ بُرون

وآن دوہرہ کہ درمیان دشواریِ این راہ تحریر یافتہ خیلے دل نشین است بے تکلف ہمچنین است۔ صعوبتِ این طریق بیش ازین است مانا کہ مخبرِ صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام اشارت باین دشواری نمودہ آنجا کہ فرمودہ اَنَّ اَمَامَکُمْ عَقَبَۃً کَؤُدًا۔ ولیکن ؎

گر موج زند عنایتِ او　　موران بکنند کار پیلان

فِی الْآثَارِ اَنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ بِالضَّعِیْفِ مَا یَتَحَیَّرُ فِی الْقَوِیِّ ؎

عجائب رہِ عشق اے رفیق بسیار است　　ز پیشِ آہوے این دشت شیر نر بر مید

(دوہرہ)

سہی کرد رہم کوئل جہان رسار و مکھو　　کارج سہ کو جو کجیب سہی دہا رو

(رباعی)

روزان بتو بودم و نمی دانستم　　شب با تو غنودم و نمی دانستم

ظن بود مرا کہ جملہ من بود منم　　من جملہ تو بودم و نمی دانستم

گروہے نمودہ اند نیز مخبر از وصال است و از باب غلبۂ سکر و حال وَ اِلَّا لَیْسَ عِنْدَ رَبِّکَ صَبَاحٌ وَّلَا مَسَاءٌ اَلَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ عنوان صحیفۂ اجلال اوست وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ دیباچۂ توقیع کمالِ اوست ؎

ابروے دوست کے شود دستکشِ خیالِ من　　کس نہ زد است این کمان تیر مراد بر ہدف

وَمَا قِیْلَ لِیْ مِنْ قَبْلِیْ فَفَنِیْتُ کَمَا غَنِیْ وَکُنَّا حَیْثُ مَا کَانُوْا وَکَانُوْا حَیْثُ مَا کُنَّا فَمَنْ ذٰلِکَ الْقَبِیْلُ وَاِلَّا فَلَیْسَ ھُنَالِکَ قَالَ وَلَا قِیْلَ وَلَا حَیْثُ وَلَا کَانَ وَلَا اِنْسَ وَلَا جَآنَّ کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْءٌ وَالْاٰنَ کَمَا کَانَ۔ کریمہ وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ۔ نقاد جواہر سالکان است۔ وَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰہِ الْاَمْثَالَ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ معیارِ جلیہ

marfat.com

علیہ عارفان نمی بینی کہ پیشوائے محبان زخم لَنْ تَرَانِیْ برداشت و سر دفترِ محبوبان ندائے لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ بشنید ہم بیشتر عنایت و ہم پیشتر مرقوم بود کہ نوشتہ بودند آنچہ سخن حق است در گفت نیاید ظاہراً مراد آن است کہ در گفت نہ آید بہ جہتِ قصورِ افہام مستمعین از ادراکِ آن۔ واگرنہ سخن لفظے است عین گفتہ است و اگر نفسے است قَرَامِنْ عَیَانِ الْاَوَلَہٗ بَیَانٌ کَلَّا بَلِ الْمُرَادُ قُصُوْرُ الْمُتَکَلِّمِ کَذَا اَمَرَّۃً و مراد از سخن حق بیان حقیقت دانست کہ بدہیت از طاقتِ بشر خارج است و بہ ظن و تخمین دران جادم زدن سوءِ ادب فَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا ہویدا است کہ آنچہ در درک ممکن و متناہی خواہد بود فَالْوَاجِبُ غَیْرُ الْمُتَنَاہِیْ تَعَالٰی شَانُہٗ عَنْ ذٰلِکَ عُلُوًّا کَبِیْرًا۔ حضرت خواجہ بزرگ عَطَّرَ اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ فرمودہ ہر چہ دیدہ شد و شنیدہ شد ہمہ غیر حق است آن را بہ حقیقتِ کلمہ لَا نفی باید کرد ؎

بس بے رنگ ست یار دلخواہ اے دل ۔۔۔ قانع نہ شوی بہ رنگِ ناگاہ اے دل

فالحاصل اِنَّمَا کَانَ مُنَزَّھًا عَنْ تَعَلُّقِ الْعِلْمِ بِہٖ یَکُوْنُ مُنَزَّھًا عَنِ التَّکَلُّمِ عَنْہُ بِالْاَوْلٰی لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ اَیْ بَصَرٌ کَانَ مِنَ الْفِکْرِ وَالْوَھْمِ وَالْاِنْتِظَارِ ؎

چسان نشان دہم بے نشانِ یکتا را ۔۔۔ مگس چہ شرح دہد آشیانِ عنقا را

عزیز من آن را کہ خلعتِ کلام پوشانیدند و بہ لَوْ یَدْرِیْ اَصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ برسالتی و بِکَلَامِیْ معزز ساختند صدائے یَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ برآورد۔ آن را کہ جوامع الکلم عنایت کردند و بتاج و معراج سابقیت و خاتمیت مکرم و مراختند ندائے لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ در داد و سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ

marfat.com

عَمَّا یَصِفُوْنَ ۔ مثنوی ؎

اے از تو گمان خلق بس دُور
حلوائے تو از پرِ مگس دُور

ہر کس کہ ز کنہِ تو سخن گفت
خود گفت و ز گفتِ خود بر آشفت

اے برتر از ان ہمہ کہ گفتند
وانہا کہ پدید یا نہفتند

توحید تو ہر کہ ماند در قیل
بر مور چہ زد عمیاریِ فیل

اَمَّا قَوْلُکُمْ فَمَا مِنْ عَیَانٍ اِلَّا لَہٗ بَیَانٌ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ نَعَمْ لٰکِنْ مَا کَانَ عَالِیًا مِنَ الْعَیَانِ کَانَ خَالِیًا مِنَ الْبَیَانِ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِہٖ عِلْمًا قَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِیْنَ فِیْ قَوْلِہِمْ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ طَالَ لِسَانُہٗ ذٰلِکَ مِنْ مَرْتَبَۃِ الصِّفَاتِ وَالشُّیُوْنِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ وَاَمَّا قَوْلُکُمْ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ کَلَّ لِسَانُہٗ فَمِنْ مَرْتَبَۃِ الذَّاتِ الْمُعَرَّاتِ عَنِ الْاِضَافَاتِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ فَاِنَّہٗ مَجْہُوْلُ الْکَیْفِ مُطْلَقًا قُلْتُ فَمِنَ الْاَوَّلِ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔ فَاِنَّ الْقُرْاٰنَ صِفَۃٌ مِّنَ الصِّفَاتِ وَلِذَا صَدَّرَ الْکَرِیْمَۃَ بِاِسْمِ الصِّفَۃِ دُوْنَ اِسْمِ الذَّاتِ وَمِنَ الثَّانِیْ قَوْلُہٗ سُبْحَانَہٗ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی حَیْثُ رَبَّہُمُ الْمُوْحِیْ بِہٖ وَاَضَافَ الْعَبْدَ اِلٰی ھُوِیَّۃِ الذَّاتِ وَکَاَنَّہُ الْمَکْنُوْنُ فِیْ قَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَبْہَمُوْا مَآ اَبْہَمَ اللّٰہُ اَیْ لَا تَبْحَثُوْا عَنِ الذَّاتِ تَعَالٰی فَاِنَّکُمْ لَنْ تَسْتَطِیْعُوْا کَشْفَ الْغِطَآءِ عَنْ وَجْہِ الْکِبْرِیَاءِ لِلّٰہِ دُرُّ قَائِلٍ ؎

ہر چہ گویم عشق را شرح و بیان
چون بہ عشق آیم خجل باشم ازان

marfat.com

دیگر عیان را چہ بیان۔ نکتہ چون نماز مقرب ترین اعمال ہست و موردِ تجلیات و مشاہدات حدیثِ نفیس اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ و خبرِ معتبر اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ فِی السَّجْدَۃِ شاہدِ عدل برین مدعا ست۔ بسیار ہست کہ سالک را در حینِ ادائے آن تو ہم ہم آغوشیِ مطلوب بے حجاب و ہم دوشیِ محبوب بے نقاب پیدا شود و در مظہر و ظاہر و صورت و حقیقت از فرطِ تعشق و تعطش تفریق نہ نماید۔ بنا بران در جمیع ارکان آن حکم بہ تکبیر نمودند و تسبیح مَرَّۃً بعد اُخریٰ امر فرمودند اَیْ مَا خَطَرَ مِنَ الْوِصَالِ بِبَالِكَ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ اَکْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَھُوَ سُبْحَانَہٗ مُنَزَّہٌ عَنْ خَیَالِكَ۔ حافظ شیراز از تو ہم وصولِ سالک کہ در ورود تجلیات و مشاہدات ناشی می شود و فی الحقیقت نہ آن چنان ہست درین بیت خبر دادہ ؎

عکسِ روے تو چو در آئینۂ جام اُفتاد ۔۔۔ عارف از خندۂ مے در طمعِ خام افتاد

یعنی وصولِ عارف کہ محلِّ نشاطِ محبت ہست کہ سبب ذہولِ نقوشِ ماسوا ہست مورد تجلیِ ذات کہ وجہ کنایت ازان ہست گردد و کیفیتِ باطن از اوّل صد چندان ترقی نماید و شگفتگی تمام و فرخندگیِ مالا کلام دران ظہور فرماید ناچار عارف در طمع وصال و وصول بہ اصل بے پردۂ ظلال افتد نہ داند کہ اَلتَّجَلِّیْ اَیْ تَجَلّٰی کَانَ لَا یَخْلُوْا عَنْ شَآئِبَۃِ الظِّلِّیَّۃِ فَاِنَّ ظُھُوْرَ الشَّیْءِ فِی الْمَرْتَبَۃِ الثَّانِیَۃِ وَالثَّالِثَۃِ ؎

خلق را رُوے کے نماید او ۔۔۔ در کدام آئینہ در آید او

وَاِنْ قِیْلَ فَاِذًا لَا یُمْکِنُ الْوُصُوْلُ اِلَی الذَّاتِ اَصْلًا وَقَدْ نُقِلَ عَنْ کِبَارِ الْمَشَآئِخِ اَلْوُصُوْلُ اِلَیْہِ قَالَ بَعْضُھُمْ ؎

واصلِ من نیست جز تجلیِ ذات ۔۔۔ ذات بر من زد ہست راہِ صفات

marfat.com

وَقَالَ غَيْرُهٗ ؎

حقا کہ رسیدہ ایم بے ساخت　　از اسم وصفت گذشتہ باذات

وَاَقْوَالُ الْمَشَائِخِ فِیْ هٰذَا کَثِیْرَةٌ جِدًّا حَیْثُ لَا یَکَادُ یُنْکِرُ مَنْطُوْقُهَا قُلْنَا نَحْنُ لَا نُنْکِرُ الْوُصُوْلَ اِلَی الذَّاتِ مُطْلَقًا بَلْ اِنَّمَا نَمْنَعُ الْوُصُوْلَ اِلٰی کُنْهِ الذَّاتِ وَ دَرْکِ کَیْفِیَّتِهٖ بِطَرِیْقِ الْحُصُوْلِ۔ وَاَمَّا الْوُصُوْلُ بِلَا کَیْفٍ وَبِغَیْرِ اِدْرَاکٍ فَمُمْکِنٌ بَلْ وَاقِعٌ وَلَهٗ اَمَارَاتٌ وَبَرَاهِیْنُ کَمَا تَقَرَّرَ اَرْبَابُهَا۔ ازاں جملہ آں بہت کہ نگرانی ابدی باوجود این وصول دامن گیری باشد واندوہ وحزن دائمی باوجود این دولت ہرگز مفارقت نمی نماید وَذٰلِکَ الْاَمْرَیْنِ اَحَدُهُمَا فُقْدَانُ التَّلَوُّنِ وَالتَّلَذُّذِ الَّذِیْ کَانَ قَبْلَ ذٰلِکَ فِی التَّجَلِّیَاتِ الصِّفَاتِیَّةِ وَقَدْ یَأْنَسُ الْبَاطِنُ بِهٖ نَوْعًا وَالثَّانِیْ عَدَمُ اِحَاطَةِ السَّالِکِ ذٰلِکَ الْمَقَامَ بِوُسْعَةِ الذَّاتِ مَعَ کَمَالِ تَعَطُّشِهٖ وَتَشَوُّقِهٖ لِاَنَّهٗ وَاِنْ کَانَ الْبَسِیْطُ بَسِیْطًا وَلٰکِنَّهٗ اَوْسَعُ وَاَوْسَعُ وَکُلُّ ذٰلِکَ بِلَا کَیْفٍ۔ درین مقام عارف حکم مستسقی دارد کہ ابدالآباد ازان سیر نہ گردد ونہ آن مقام را گران پدید آید ونہ آن را غایت ونہ این را نہایت نہ آن را انجام ونہ این را سر انجام ع بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی ــــ شیخ عطار فرماید ؎

نمی بینی کہ شاہے چون پیمبر　　نہ دیدہ فقر گل تو رنج کم بر

یعنی وصول بہ مرتبہ کہ فوق بر آن متصور نہ باشد و در خزانۂ جبروت جوہرے کہ تو ان احتیاج بدان بر طرف نہ ماند محال ہست وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ۔ اگر گویند آن را کہ نہ دانند ونہ شناسند چگونہ طلبند۔ وچون در پئے آن جگر کباب دیدہ پر آب کردند گوئیم دانستن وشناختن شرط طلب نیست۔ آوازۂ شاہد حسن حریف عشق را بے قرار وبے آرام می سازد

marfat.com

وگفتگوے جمالِ محبوب سودائے محب را درجوش وخروش می آرد چنین گلہا درین وادی بسیار می شگفد وچنین نیز نگہا درین راہ چندان می تراود این از دیوانگیہاے عشق بازان واین از شگفتگیہاے جان گدازان است ع در عشق چنین بوالعجبیہا باشد۔ مولوی عبدالرحمن جامی می فرماید ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد　　بسا کین ودلت از گفتار خیزد

آرے مقتضاے ادب این است ولایقِ کبریائی معشوق چنین ؎

این عشق زعاشقان عجب نیست　　معشوق شناسی از ادب نیست

ثُمَّ لِيَعْلَمْ اَنَّ الذَّاتَ تَعَالٰى كَمَا لَا يُعَبَّرُ بِعِبَارَةٍ وَلَا يُشَارُ بِاِشَارَةٍ كَذٰلِكَ الْوُصُوْلُ اِلَيْهِ لَا يُعَبَّرُ بِعِبَارَةٍ وَلَا يُشَارُ بِاِشَارَةٍ مِثْلُ الرُّؤْيَةِ الْاُخْرَوِيَّةِ نُؤْمِنُ بِهَا وَلَا نَشْتَغِلُ بِكَيْفِيَّتِهَا ع بلا بودے اگر این ہم نہ بودے۔

اگر گوید پس فرق در مبتدی ومنتہی چیست چہ ہر دو در سوز وگداز اند وہر دو طالب این راز ونیاز۔ لگر فارق فریقین یافت مقصود است پس در ہر دو مفقود است واگر حزن واندوہ است خود در ہر دو گروہ است۔ گویم مستدیر نایافت حقیقی است ومنتہی را صدی۔ گریۂ مبتدی از راہ حجابہا است وگریۂ منتہی از مشاہدۂ عظمت وکبریا۔ او ہنوز در پردۂ سبعین الف حجاب است این در شعشاعِ انوارِ قدمِ بے تاب۔ او بارِ ہستی از دوش نینداختہ این بارِ عظمتِ او برداشتہ۔ او از لباسِ انائی ومنی بیرون آمدہ این بخلعتِ وجودِ محبوب مکرم آمدہ۔ او از خیال وظلال نہ وارستہ۔ این از ظل واصل درگذشتہ۔ او پاے از آفاق وانفس نکشیدہ این از ہمہ آن بالا رسیدہ اَيْنَ بُكَاءُ الْمُرِيْدِ مِنْ بُكَاءِ الشَّيْخِ بالجملہ در پے کہ جانِ جہان جہانے باید کند از اسم ورسم واز نام ونشان وارستہ قبلۂ توجہ تنزیہ مطلق وغیب صرف باید نمود اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْهِمَمِ ع آن لقمہ کہ در دہان نہ گنجد ظلم۔

marfat.com

وَقَعَتِ الْكَلَامُ اَنَّ الْمَقْصُوْدَ هُوَ الْوُصُوْلُ لَا الْحُصُوْلُ وَالْمَطْلُوْبُ هُوَ الْقُرْبُ لَا الْاِدْرَاكُ ۔ دوہرہ

تانو نخالنوا کا اور مارک لاکی جانو — جاتی جاتی جہان سکئے تہان نہ کانو نہ تھانو ۵

گرفتم ناید این عنقا بدامم — تنید نہلے دامش را غلامم

کسے را گرچہ برگ این سفر نیست — بہ از سودائے او چیزے دگر نیست

وَلْنَخْتِمِ الْمَكْتُوْبَ بِكَلَامِ الْمُجَدِّدِ الْفِ ثَانِیْ قَدَّسَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِسِرِّهِ الْاَسْنٰی ۔ قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْاِمْكَانَ مِرْاٰةً لِلْوُجُوْبِ وَصَيَّرَ الْعَدَمَ مُظْهِرًا لِلْوُجُوْدِ وَالْوُجُوْبِ وَاِنْ كَانَ صِفَتَیْ كَمَالٍ لَهٗ سُبْحَانَهٗ فَهُوَ تَعَالٰی وَرَآئُهُمَا بَلْ وَرَاءَ جَمِيْعِ الْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ وَوَرَاءَ جَمِيْعِ الشُّيُوْنِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ وَوَرَاءَ الظُّهُوْرِ وَالْبُطُوْنِ وَوَرَآءَ الْبُرُوْزِ وَالْكُمُوْنِ وَوَرَآءَ التَّجَلِّيَاتِ وَالظُّهُوْرَاتِ وَوَرَآءَ الْمُشَاهَدَاتِ وَالْمُكَاشَفَاتِ وَوَرَاءَ مَحْسُوْسٍ وَّمَعْقُوْلٍ فَهُوَ سُبْحَانَهٗ وَرَاءَ الْوَرَاءِ ثُمَّ وَرَآءَ الْوَرَآءِ ۵

چگویم با تو از مرغے نشانہ — کہ با عنقا بود ہم آشیانہ

ز عنقا ہست نامے پیش مردم — ز مرغِ من بود آن نام ہم گم

فَلَا يَصِلُ حَمْدُ حَامِدٍ اِلٰی جَنَابِ قُدْسِ ذَاتِهٖ بَلْ مُنَزَّهٌ عَنْ جَمِيْعِ الْمَحَامِدِ دُوْنَ سُرَادِقَاتِ عِزَّتِهٖ فَهُوَ الَّذِیْ اَثْنٰی عَلَيْهِ نَفْسُهٗ وَحَمِدَ ذَاتَهٗ بِذَاتِهٖ فَهُوَ سُبْحَانَهُ الْحَامِدُ وَالْمَحْمُوْدُ وَمَا سِوَاهُ عَاجِزٌ عَنْ اَدَآءِ الْحَمْدِ الْمَقْصُوْدِ ۔ انتہیٰ کلامہ القدسی ۔ ہیہات قلم بوقلمون در کفِ اندیشہ گداخت ۔ ع

زنگ آخر شد و نیرنگ ز تصویر نہ شد

marfat.com

عرفان پناہا، اطالت مفاوضہ از راہِ معارضہ و معاوضہ نیست بلکہ از راہِ نیم خامی و تُنک جوشی ہست معاف فرمایند اَلْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوتُ وَ التَّسْلِیْمَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب پنجاہ و ششم۔ در بیانِ گرفتاری چون بہ بیچون بہ دختر نیک اختر بادشاہ مدظلہ صدر دیانت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؎

ہر کہ نہ گویا بتو خاموش بہ ہر چہ نہ یادِ تو فراموش بہ

حیران ست چہ نگارد و چہ املا نماید اگر حرفے گوید از دو گوید نتواند گفت و بجز لاف و گزاف نخواہد رفت ۔ع۔ اگر را با مگر تزویج کردند۔

از انہا بچہ آید کاشکے نام۔ پس با این نارسائی سخن از بارگاہ کبریائی نارسائی ست و با وجود آن ظاہر و باطن کلماتِ پاکان بر زبان آوردن دوکان آرائی ست شکم از لقمہ پُر از شبہ و دل حرص اندوز حرف شبلیؒ و جنیدؒ و سریؒ از خیرہ سری ست۔ و اگر از غیرِ او سخن گوید حیفِ وقت و حیفِ مقال۔ وقت عزیز کہ نفیس ترین متاع ست در پئے خسیس ترین اشیا صرف نمودن نازیبا ست و جواہرِ گران قیمت را بہ جَو و موئیز در رنگِ طفلان باختن نہ رعنا ست۔ حدیثِ نفیس لِمَنْ عَرَفَ اللّٰہَ ثُمَّ یَذْکُرُ غَیْرَہٗ سامعہ افروز شدہ باشد۔ بعد ازین نہ گفتن را راہ ست نہ مرد و زن را یارا۔ بشنو بشنو ہر چند نہ شایانِ اویم اما آخر از آنِ اویم ہر چند نہ محرمم اما از طائفۂ آن حرمم ؎

گرچہ در سیری نہ شایانِ توام این قدر بس کز گدایانِ توام

گرچہ پیشت کم پیامم من برند این قدر بس کز تو نامم من برند

marfat.com

چہ از دا گر تو انم گفت اما از دیگرے نتوانم شنفت۔ اگرچہ با او نہ ہمرازم اما با دیگرے نپردازم اگرچہ او نہ از آنِ من باشد۔ امّا من نہ از آنِ دیگرے باشم۔ ہر چند او در پئے من بود حاشا کہ من پئے دیگرے باشم ع بر من بسے بگزیدہ تو بر تو کسے نہ گزیدہ من

این مشتِ خاک از دیارِ او ست خارِ گلزارِ او ست فدائے او ست گدائے او ست مجنونِ او ست مفتونِ او ست شیدائے او ست رسوائے او ست دل دادۂ او ست بخاک افتادۂ او ست غمناکِ او ست سینہ چاکِ او ست گلِ پژمردۂ او ست شمعِ افسردۂ او ست دیدۂ پُر آب از دست جگر کباب از دست۔ اگرچہ ہست از دست اگر نیست از دست اگر خار ہست از آنِ او ست اگر گل ہست از بستانِ او ست۔ با این کج مجی از و گویا ست و با چنین نارسی و نارسائی اگر جویا ست او را جویا ست۔ مثنوی

ہمیں بس گرچہ من کاسد قماشم — کہ در سلکِ خریدارانش باشم
بلے آن را کہ چشمِ دور بین ہست — ولے با داغِ حسرت ہم نشین ہست
بغیر از درد ست آرامے نہ دارد — بہ خود قطعاً سر انجامے نہ دارد

این داغ بہ از ہزار باغ و ایاغ ست و این سوز و گداز بہتر از نعمت و ناز ہست۔ اَمَّا مَنْ لَّمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ ع لذت این مے نشناسی بخدا تا نہ چشی۔ دُرِّ قَافِلَہ ؎

یکے بہ برگِ خزان گفت زرد رو زچہ ٔ — بگفت تا کہ نہ دانی بہ سازِ عذر مگو
وَلْنَخْتِمُ الْمَکْتُوْبَ بِالْمُنَاجَاتِ ؎
خداوندا بزخمِ سینہ ٔ شان — بموئے از جنونِ دل پریشان
بہ شور انداختہ دیوانہ ٔ چند — بہ خرمن سوختہ پروانہ ٔ چند
بہ آہِ بے کسان و نالہ ٔ شب — بہ صبحِ صادقان و بانگ یارب

marfat.com

که این گم کردہ را راہ بنمائے — گدا را ذرہ بہ گنج شاہ بنمائے
مسِ قلبم زعشقت کیمیا کن — بروسکہ زد باغ بے دردا کن
زسودائے سرشکِ افسرِ عطا کن — زاشکِ لعل گون گوہر عطا کن
سرِ این ذرہ را از مہر برساز — سرو کارش بکن از سرِ خدا ساز
دلش را نغمہ سازِ عشق گردان — زبان مضرابِ سازِ عشق گردان
دو چشمم از لختِ دل گوہر فشان کن — مرا فارغ زیادِ بحر و کان کن
چو پروانہ درین دیرم بگردان — بہ فانوسِ خیالم دل مسوزان
دلے خواہم زعشقت حیرت انگیز — چو اخگر از شرر ہم پیمانہ برریز
توئی کز آئینہ صورت نمائی — بروئے دل درِ عرفان کشائی
تو گنجائی درونِ غنچہ صد رنگ — گذاری گنج وحدت در دلِ تنگ
کہ آرد جز تو اے نقاشِ بے رنگ — زشاخِ خشک نے گلہائے آہنگ

مکتوب پنجاہ و ہفتم

جواب مکاتیب بہ حقایق آگاہ خدمت میاں محمد رضا دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز۔ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَوْجَدَنَا فَوَجَدْنَاہُ۔ وَاَخْرَجَنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ فَعَرَفْنَاہُ۔ اَرْسَلَ اِلَیْنَا بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا فَتَبِعْنَاہُ۔ اَنْزَلَ اِلَیْنَا کِتَابًا مُّبِیْنًا فَتَلَوْنَاہُ۔ فَتَجَلّٰی لَہٗ بِجَلَالِہٖ وَجَمَالِہٖ۔ وَعَزَّزَ لَنَا بِنَوَالِہٖ وَوِصَالِہٖ۔ قَہَرَ عَلٰی قِلَالِ وُجُوْدِنَا فَجَعَلَہَا دَکًّا دَکًّا۔ ظَہَرَ عَلٰی مَعَالِمِ قُیُوْدِنَا فَمَا اَبْقٰی۔ صَنَاعِبَنَا وَلَا اَثَرًا اَرَیْنَا عَظَمَتَہٗ فَتَحَیَّرْنَا زَمَانًا سَقَیْنَا خَمْرَتَہٗ فَتَمَلْمَلْنَا بِہَا عَیَانًا۔ رَاَیْنَا بِعَیْنِ الْمُکَاشَفَۃِ فَعَشِقْنَا۔ شَاہَدْنَا بِبَصَرِ الْمُعَاشَنَۃِ فَشَغَفْنَا وَعَرَجْنَا مِنْ سِفَاۃِ

marfat.com

اِلٰی حَضْرَةِ ذَاتِهٖ وَعَامَلَ مَعَنَا بِمَا یَحْرٰی لِکِبْرِیَآئِهٖ وَکَلِمَاتِهٖ۔ ثُمَّ بِمَا لَا یُعَبَّرُ بِعِبَارَةٍ وَلَا یُشَارُ بِاِشَارَةٍ وَمِنْ بَعْدِ هٰذَا یَدُقُّ صِفَاتُهٗ وَکُتُمُهٗ اَحْظٰی لَدَیْهِ وَاَجْمَلُ هٰذَا۔ وَاَمَّا الْعَطْشُ فَبَاقٍ۔ مَا لَمْ تَلْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ وَیَتِمُّ الْمِیْثَاقُ۔ وَیَنْتَهِی الْمَسَاقُ فَیَوْمَئِذٍ یَنْعَدِمُ الْفِرَاقُ وَعَلٰی ذٰلِکَ شَدَدْنَا الْوَثَاقَ اِنَّا یَا مَوْلَانَا نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَلٰی مَقُوْلِنَا وَلَکُمْ وَعَلٰی جَمِیْعِ صَبَغْنَا بِوَسِیْلَتِکُمْ عِبَادَ اللّٰهِ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ طَالَعْنَا الرَّقِیْمَتَیْنِ وَتَعَزَّزْنَا بِحَقَائِقِهِمَا وَمَعَارِفِهِمَا وَتَشَرَّفْنَا بِاِشَارَاتِهِمَا وَبِشَارَاتِهِمَا اَکْرَمَکُمُ اللّٰهُ عَزَّزْتُمُوْنَا عَزَّزَکُمُ اللّٰهُ وَنَحْنُ وَاِنْ کُنَّا فِی الْبَاطِنِ مَعَکُمْ وَلٰکِنَّ الظَّاهِرَ یَتَمَنّٰی ظَاهِرَکُمْ ؎

ہر چند کہ ہست یار پیوستہ بدل　　در دیدہ بدیدن آرزوے دگرست

وَالْمَرْجُوُّ مِنْ مَکَارِمِکُمُ الْعَلِیَّةِ اَنْ لَّنْ تَزَالُوْهُ فِیْ دُعَآئِنَا وَاِمْدَادِنَا وَشَفَاعَتِنَا فَاِنَّا نَزَلْنَا لَکُمْ فِیْ عِنَایَتِهٖ وَکَرَامَتِهٖ مِنْهُ سُبْحَانَهٗ وَفِیْ قُرْبِ مَکَانَتِهٖ لَدَیْهِ تَعَالٰی شَأْنُهٗ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ اخوی شیخ محمد خلیل اللہ بخدمت گرامی مذکور خواہند نمود انشاء اللہ العزیز فَالْمَرْجُوُّ اَنْ تُوَجِّهَکُمْ فِیْهِ شَاهَ بَدْرَ الْاِسْلَامِ مَعَ الْمَسْتُوْرَاتِ الصَّالِحَاتِ فِیْ حِفْظِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَاَمَانِهٖ وَالْطَافِهٖ فقیر زائد بعرض سلام مصدع اند و امیدوار دعوات ظہر الغیب اند دیگر رسالہ خیر الکلام کہ احقر الانام بہ تسوید آن موفق شدہ اخوی اعزی بہ خدمت گرامی خواہند رسانید بمطالعہ سامی مشرف فرمایند

مکتوب پنجاہ و ہشتم۔ در بیان بشارات عالیہ بہ حقایق آگاہ میان عبد الرحیم برادر میان محمد رضا دہلوی قدس سرہما صدور یافت۔

سُبْحَانَ مَنْ وَجَدْنَاهُ اَقْرَبَ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ وَاَبْصَرْنَا بِهٖ وَجُوْدَنَا

marfat.com

اَلْبُعْدَ مِنْ كُلِّ بَعِيْدٍ ۔ شَاهَدْنَا فَعَشِقْنَا ۔ عَرَفْنَاهُ فَشَغَفْنَا ۔ تَجَلّٰى لَنَا فَحُرْنَا ۔ تَبَدّٰى لَنَا فَعَلَوْنَا ۔ عَرَّجَ بِنَا فَأَمَاتَنَا ۔ وَأَفْنَانَا ثُمَّ أَنْزَلَنَا فَأَحْيَانَا فَأَبْقَانَا ۔ ثُمَّ أَكْرَمَنَا بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُشَاهَدَةِ وَعَزَّزَنَا بِالْمُكَاشَفَةِ وَالْمُعَايِنَةِ بَشَّرَنَا بِالْمَحْبُوْبِيَةِ وَالْمُرَادِيَّةِ وَالْعِرْفَانِ ۔ وَالسَّابِقِيَّةِ وَالرَّاسِخِيَّةِ وَالْغُفْرَانِ وَالرِّضْوَانِ ۔ وَشَرَّفَهُمَا بِمَا لَا سَمِعَتْ أُذُنٌ وَلَا رَأَتْ عَيْنٌ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبٍ ثُمَّ وَثُمَّ ۔ مکتوب گرامی مشتمل انواع عنایات والتفات ومتضمن اسرار وحقایق ذات وصفات بود نیازمند بجان مشتاق را معزز ساخت بمراتب اشتیاق کہ مرقوم شدہ بود نائرہ آرزوے دریافت تمام یافت آن جناب ولایت مآب را دامان زن گردید وبحر مواج تشوق وتعشق را در جوش آورد ۔ احقر نیز در اوقات مخصوصہ چہ در روضہ منورہ مجدد الف ثانی قدس سرہ وچہ در امکنہ متبرکہ دیگر بہ دعاے ظہر الغیب الیشان رطب اللسان است ۔ وترقیات درجات الیشان خواہان ؎

یار دیگر ما بہ قصہ آمدیم ما ازان قصہ برون خود کے شدیم

وَجَدْتُكُمْ خَائِضًا فِيْ بِحَارِ الْوِلَايَةِ الْخَاصَّةِ وَمُتَحَقِّقًا بِالْكَمَالَاتِ الطَّرِيْقَةِ الْعَلِيَّةِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ مُحَقِّقًا بِالْكَمَالَاتِ السِّلْسِلَةِ الْعَلِيَّةِ الْقَادِرِيَّةِ فَلَكَ ذٰلِكَ لٰكِنَّهُ دُوْنَ ذٰلِكَ بَلْ بِبَعْضِ الْأَزْوَارِ الطَّرِيْقَةِ الْعَالِيَةِ الْأَحْمَدِيَّةِ أَيْضًا هٰذَا وَالْعِلْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيْمِ تَعَالٰى ثُمَّ إِنِّيْ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ عَلٰى جَمِيْعِ مَا قُلْتُ وَصَنَعْتُ وَأُشْهِدُكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ نَزَلْ نَزْجُوْا مِنْ دَعَوَاتِكُمْ فِيْ أَوْقَاتِكُمْ وَأَرَاكُمْ أَجْرٰى لِأَذْيَالِكُمْ ۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ۔ فقیر زادہا وملا فتح محمد سلام خیر الختام می رسانند ۔

marfat.com

مکتوب پنجاہ و نہم۔ در بیان منع انکار اولیاء و مواخذہ بر ظاہر کلام ایشان و اثبات قطبیت حجۃ اللہ حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی مدظلہ العالی و در تردید محمد شریف راہونی بہ غلام مصطفیٰ صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی امابعد صلاح و فلاح آئین شیخ غلام مصطفیٰ نقل نمود کہ ملا شریف راہونی بر مکاشفہ کہ مردم از تو روایت دارند کہ مقبولِ او مقبولِ ماست و مردودِ او مردودِ ماست بحث دارد و منطوقِ آن را انکار می نماید۔ مخدوما غم نیست زیرا کہ اگر این مکاشفہ صادقہ است از نفی او منتفی نمی شود و از اثبات محو او محو اثبات نمی گردد۔ ع چراغ مقبلان ہرگز نمیرد۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ واگر بالفرض کاذبہ ہست احتیاج تردید و تکذیب کسے نیست اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَہُوْقًا عزیزِ من این دار دار العمل ہست کار باید کرد و از ردّ و قبول شریف و وضیع نباید اندیشید حقیقتِ معاملہ فردا جلوہ گر خواہد گشت۔ صدق و کذب ہر یک نزدِ او سبحانہ ہویدا خواہد گردید قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ۔ فَرَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ ہُوَ اَہْدٰی سَبِیْلًا۔ المنۃ للہ کہ ملحوظِ نظر ما سوی او نیست محظورِ خاطر ما غیر او نہ۔ کار با او ست اسرار با او ست۔

مطلوب اوست محبوب اوست قطعہ

لَیْتَکَ تَحْلُوْ وَالْحَیَاتُ مَرِیْرَۃٌ ۔۔۔ لَیْتَکَ تَرْضٰی وَالْاَنَامُ غِضَابُ
لَیْتَ الَّذِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ عَامِرٌ ۔۔۔ وَبَیْنِیْ وَبَیْنَ الْعَالَمِیْنَ خَرَابُ

معلوم نیست کہ وجہ تکذیب او از امورِ ثلثہ کدام یک ہست۔ انکارِ اصل الہامات و کراماتِ اہل اللہ ہست یا ثبوت چنین امر عالی نسبت باین عاصی یا ثبوتِ این مکاشفہ

marfat.com

بعینہا درباب کسے اگر اوّل ہست پس قائل آن قابلِ جواب نیست کہ مخالف اہلِ سنّت
است وموافق اہلِ اعتزال او در ایّامِ صحبتِ فقرا از عقائدِ اہلِ بدعت تبرّیٰ تمام ظاہر
می نمود وآثارِ صدق ہم مفہوم می گشت معلوم نیست کہ بازچہ گل شگفتہ وکدام خار در پائے
او خلیدہ۔ واگر ثانی ہست می تواند چہ این حقیر بہ چندین این معائب ونقائص متّصف ہست
پس ثبوت چنان امر بہ چنین بے قدر محلِ تردّد بود لیکن اگر براہِ حسنِ ظن می رفت ونظر بر
رحمت بے علت می کرد ومسلمانے را از وعید وَتَرَی الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلَی اللّٰہِ وُجُوْھُھُمْ
مُّسْوَدَّۃٌ خالف می دانست اغلب کہ تا بسرحدِ انکار نمی افتاد وپا در وادیِ مخالفت
نمی نہاد اے عزیز این قدر باید اندیشید کہ اگر این امر من اللہ ہست پس فی الحقیقت این
معارضہ با اوست سبحانہٗ فَیُوْشَکُ بَلْ لَا یَشُکُّ اَنْ یَّکُوْنَ صَاحِبُ الْمُعَارَضَۃِ
مَوْرِدًا لِّلْمُقَدِّمَۃِ الثَّانِیَۃِ مِنَ الْمُکَاشَفَۃِ ؎

اے زدہ بر بے خبران ذوالفقار　　بر تنِ خود می زنی ہان ہوش دار

واگر من اللہ نیست پس لَا اَقَلَّ از غیبت نمی گذرد وَھِیَ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا فَالْحَذَرُ عَلٰی
کُلِّ التَّقْدِیْرَیْنِ فَخَتْمُ مُخِّ التَّصَوُّفِ تَرْکُ الْمِرَاءِ روزے این درویش در منزلِ
خویش بادوستے صحبت داشت اتّفاقاً بیرونِ منزل شخصے شکوۂ عزیزے نمود بگوشِ این
درویش خواند بہ آن بہ ابرو اشارہ کردم کہ بشنو چہ می گوید۔ آخر الامر در عالمِ باطن چنان
نمودند کہ گویا ہر دو دستِ من بہ خون رنگین ہست۔ گفتم این چہ حال ہست گفتند کہ این
خونِ آن عزیز ہست کہ غیبتِ آن کردہ۔ گفتم بیش ازین نیست کہ بہ ابروے برائے استماع
قولے کہ شخصے می گفت کردہ بودم۔ گفتند آن حرفِ غیبت مسلمانے بود توبہ استماعِ آن
دلالت نمودی۔ آخر الامر توبہ شد وازان عزیز استعفا نمودم۔ غرض از ایرادِ این نقل آن ہست

marfat.com

کہ تا بدانی کہ یک اشارۂ ابرو درین باب چون ثمر چنین منعے باشد قیاس باید کرد کہ خوض درین باب ثمر چہ چیز باشد اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔ واگر ثالث ہست ہم ممنوع است زیرا کہ چون اصل الہام ثابت شد ہر چہ بر آن متفرع بود نیز ثابت باشد اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مُخَالِفًا لِلنُّصُوْصِ الْقَطْعِيَّةِ وَلَيْسَ فَلَيْسَ وَاِنْ اِدَّعَيْتُمْ ذٰلِكَ فَعَلَيْكُمُ الْاِيْرَادُ وَعَلَيْنَا الْجَوَابُ۔ اگر گویند کہ الہام ثمر قطع نیست پس بموجب آن حکم بر مغیبات نتوان کرد فَاِنَّ الْحُكْمَ عَلَى الْغَيْبِ مَمْنُوْعٌ در جواب آن اولاً بہ طریق منع گویم اَیْ لَا نُسَلِّمُ اَنَّهٗ لَيْسَ بِثَمَرٍ لِلْقَطْعِ كَمَا قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ ثانیاً بہ طریق معارضہ گویم کہ خَلَفًا عَنْ سَلَفٍ مِنْ هٰذِهِ الْمُطَابَقَةِ الْعَلِيَّةِ از راہ الہام و فراست حکم نمودہ آمدند و بموجب آن ہمواره عمل فرمودہ وَصَارَ هٰذِهِ الْمَعْنٰى فِيْمَا بَيْنَهُمْ كَالْخَبَرِ الْمُتَوَاتِرِ فِي الْاَنَامِ مَسِيْرَةً عَلَى الْاَعْلَامِ لَا يُنْكِرُهٗ اِلَّا عَنِيْدٌ جَاهِلٌ مِّنَ الْعَوَامِ وَلْنَذْكُرْ هٰهُنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا مُنَاسِبًا لِلْمُقَامِ سر سلسلہ خواجہا حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی قدس سرہٗ فرمودہ کہ بر افعالِ اہل اللہ انکار منمائے کہ منکر ایشان ہرگز رستگاری نیابد۔ شیخ الاسلام فرمودہ کہ خداوندا ہر کرا بر اندازی با ما در اندازی۔ شیخ فرید الدین عطار قدس سرہٗ فرمودہ ؎

شیخ زنجانی دلیِّ خاص حق — با دو رکعت کو بُرده در عالم سبق
گفت ہر کو گفتۂ این قوم را — بشنود از غیر وحیِ جان فزا
نورِ ایمان محو گردد از دلش — خود نباشد غیر ذلت حاصلش
زانکہ تصدیقِ کمالِ اولیاء — واجب آمد بر ہمہ خلق ای کیا

مولوی فرماید کہ ؎

marfat.com

منکرِ این قوم این دم در نظر　　شد ممثّل سرنگون اندر سقر

حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ سرہٗ فرمایند کہ بیارگاہِ صمدیت عرض کردم کہ ہر چہ من گویم و خواہم آن شود۔ بعد از ردّ و بدل خطاب شد کہ ہر چہ تو خواہی ہمچنان شود۔ حضرت مجدّد الف ثانی فرمودند (رضی اللہ عنہ) الٰہی چیست این کہ بہ اولیاے خود کردی کہ باطن الیشان زلال خضر است ہر کہ قطرہ ازان چشید حیاتِ ابدی یافت۔ و ظاہر الیشان سمِّ قاتل ہر کہ بہ آن نگر لیست بہ موتِ ابدی گرفتار آمد۔ ایضاً فرمودہ اما شخصے کہ منکرِ آن بزرگ است یا آن بزرگ از و دربار است ہر چند بہ ذکرِ الٰہی تعالیٰ و تقدس مشغول است اما از حقیقت و ہدایت محروم است ہمان انکارِ او سدِّ راہِ او می گردد حقیقتِ ہدایت از وے مفقود است صورتِ رشد است صورت بے معنی قلیل النفع است و جماعہ کہ اخلاص و محبّت بہ آن عزیز دارند ہر چند از توجّہ مذکورہ و ذکرِ الٰہی تعالےٰ شانہٗ خالی باشند نیز الیشان را بواسطۂ مجرد محبّت نورِ رُشد و ہدایت می رشد۔ ایضاً فرمودہ کہ این دُور افتادہ را از خاکِ مذلّت برداشتند و این ندا در سرِ او در دادند کہ غَفَرْتُ لَكَ وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِكَ بِوَاسِطَةٍ اَوْ بِغَيْرِ وَاسِطَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ و بہ تکرار این معنیٰ نواختند بہ حدّے کہ گنجایشِ ریب نماند۔ ایضاً فرمودہ سعادتِ خود در قبول پیر باید دانست و شقاوتِ خود در ردِّ او نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ رضاے حق سبحانہٗ را در پسِ پردۂ رضاے پیر داشتہ اند تا مرید خود را در مراضیِ پیر گم نہ سازد بہ مرضیاتِ حق سبحانہٗ نہ رسد۔ آفتِ مرید در آزار پیر است۔ ہر ذلّتے کہ بعد ازان باشد تدارکِ آن ممکن است۔ اما آزار پیر را ہیچ تدارک نہ توان نمود۔ آزار پیر بیخ شقاوت است مر مرید را۔ عِیَاذًا بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ مِنْ ذٰلِكَ۔ خلل در معتقداتِ اسلامیہ و فتور در احکامِ شرعیہ از نتائج

marfat.com

وثمراتِ آن بہت از احوال ومواجید کہ بباطن تعلق دارد خود چہ گوید اثرے از احوال اگر باوجود آزارِ پیر باقی ماندہ از استدراج باید شمرد کہ آخر بہ خرابی خواہد کشید وغیر از ضرر نتیجہ نہ خواہد داد وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ زبدۂ عارفان میر محمد نعمان سرورِ انس وجان را علیہ الصلوٰۃ والسلام الْاَتَمَّانِ وَالْاَکْمَلَانِ در واقعہ دیدہ کہ بہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خطاب می فرمایند کہ یا ابابکر فرزندی میان محمد نعمان را بگو کہ ہرکہ مقبولِ شیخ احمد ہست مقبولِ ماست۔ ہرکہ مقبولِ ماست مقبولِ خدا ہست وہرکہ مردودِ شیخ احمد ہست مردودِ ماست وہرکہ مردودِ ماست مردودِ خدا ست۔ بعد ازان باز فرمودند کہ مقبولِ تو ومردودِ تو نیز ہمین حکم دارد فَمَا هُوَ جَوَابُكُمْ فِيْ حَقِّ هٰؤُلَاءِ فَهُوَ جَوَابُنَا وَمَا نَقَلَ عَنِ الْمُنْكِرِ اَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ مَخْصُوْصٌ بِالْاَنْبِيَاءِ فَغَيْرُ مَرْضِيٍّ وَمَرْدُوْدٌ بِالْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اَغْضَبْتَ بِلَالًا فَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ وَبِالْحَدِيْثِ الْقُدْسِيِّ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ مانا کہ از ردّ وقبول کفر واسلام فہمیدہ باشد وَهٰذَا مِنْ قُصُوْرِ الْفَهْمِ وَاٰفَةٌ مِّنْ عَدَمِ الْمُمَارَسَةِ بِكُتُبِ هٰذِهِ الطَّائِفَةِ الْعَلِيَّةِ ثَالِثًا بطریقِ حل گوئیم کہ حکم بر غیب نمودن بہ طریقِ قطع ممنوع است اِلَّا مِنْ حَيْثِ الظَّنِّ مِثْلُ الْاَحْكَامِ الْفِقْهِيَّةِ فَاِنَّ حِلَّهَا ظَنِّيَّةٌ وَالْفُقَهَاءُ يَحْكُمُوْنَ بِاجْتِهَادِهِمْ حَرَامًا وَّحَلَالًا مِنْ غَيْرِ نَكِيْرٍ وَّالْاِلْهَامُ اَوْلٰى مِنَ الْاِجْتِهَادِ عَلٰى مَا حَقَّقَهُ الْمُجَدِّدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اگر گویند کہ حضرت مجدد در مکتوبے فرمودہ کہ در احکامِ الٰہیہ احتمالِ خطا ہست ودر ما سبق ومواضع دیگر منع ریب شک می نمایند وجہ تطبیق چیست گوئیم کہ خطا منافی حکم بہ منعِ شک نیست زیرا کہ شک در مساوی الطرفین ہست وَالْمَفْرُوْضُ هٰهُنَا الظَّنُّ وَلَا يُنَافِيْهِ

marfat.com

اِحْتِمَالُ الْخَطَاءِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ وَاقِعًا وَلَنَا غَيْرُ هٰذَا الْجَوَابِ جَوَابٌ حَسَنٌ اَعْرَضْنَا عَنْ اِيْرَادِهٖ لِقُصُوْرِ فَهْمِ الْعَوَامِّ۔ اے عزیز اگر منکر این قولِ خازن الرحمۃ راکہ دربارۂ این آوارہ وارد شدہ واو ترجمہ نمود کہ نُوْدِيْتُ فِيْ حَقِّهٖ اَنَّهٗ ضُمِنَ لَكَ كَمَا كُنْتَ اَنْتَ لِاَخِيْكَ فراموش نمی ساخت شاید از استبعاد این امر باز می ماند۔ واگر مکتوب حضرت قطب الاقطابے راکہ بنامِ این گمنام شرف صدور یافتہ وحسنِ اختتامِ آن بہ این کلمۂ مبشرہ واقع شدہ کہ احقر شمارا از خاصان می شمرد۔ وقربِ شمارا بیش از بیش می فہمد بنظرِ انصاف مطالعہ می نمود۔ اغلب کہ در قبولِ آن توقف نمی ورزید۔ دیگر استماع یافتہ کہ در باب قطب الربانی امام الزمانی شیخ محمد نقشبند ثانی سلمہ اللہ نیز سخنانِ ناملائم می گوید و بر خصائص وکمالات ایشان رنگ انکار ظاہر می نماید۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ؎

ترسم آن قوم کہ بر دردکشان می خندند　　در سرِ کارِ خرابات کنند ایمان را

مناقب وکمالاتِ آن جناب در رنگِ آفتابِ عالم تاب ساطع ولائح است از انکارِ منکران مستتر نہ گردد واز کوری خفاش نشان جمالِ باکمالش نقصان نہ پذیرد ع

خورشید نہ مجرم ار کسے بینا نیست

در بزرگی این صاحبِ دولت بسندیست مکاتیبِ علیہ حضرت قطب الاقطابی کہ بنامِ ایشان صدور یافتہ مِنْهَا الْمَكْتُوْبُ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى چہ نویسد کہ از مطالعۂ رقعہ شریف کہ مشتمل بر الہاماتِ عجیبہ وتکریماتِ سنیہ کہ بہ آن ممتاز وسربلند شدہ اند چہ قدر خوش وقت وسربلند گردید وآنچہ از اسرارِ خلت ومحبت وتحقق بہ آن کہ از

marfat.com

لوازم الاستتار ہست بہ اجمال مرقوم نمودہ بودند و مشاہدۂ انوار و برکاتِ این شہر مبارک و معائنہ نمودن فتح آسمانہا و ابوابِ جنان بہ وضوح پیوست این امورے ہست کہ دیدۂ عقل و پائے فکر در درکِ آن خیرہ و در راہ ہست جز بہ انوارِ الٰہی و تائیداتِ نامتناہی بہ آن نہ توان پے بُرد احتیاج بہ تصدیق این حقیر نہ دارد وَمَعَ ذٰلِكَ تصدیق در تصدیق ہست۔ واقعہ کہ دیدہ اند و تعبیر آن خواستہ محتاج بہ تعبیر نیست از کمالِ مناسبتِ معنوی خبر می دہد تا بجائے رسیدہ ہست کہ بہ اتحاد کشید و شرکت در معاملات پیدا شدہ و بجہتِ تاکید برو یا کفایت نا نمودہ الہام بہ این معنیٰ فرمودہ وَالسَّلَام۔ اے عزیز نمی دانم کہ این انکار او از کدام راہ ہست از راہِ حسد ہست وَلَا عِلَاجَ لَهٗ فَاِنَّهٗ مِنْ خُبْثِ الْبَاطِنِ وَلَا يَنْفَعُهٗ مِرْآءُ الظَّاهِرِ وَلِيَقِرَّ عَلَيْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا۔ وَقَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ یا از راہِ علو و بزرگی آن مقامات و رفعت و عظمت آن کمالات ہست پس انکارِ آن غایت بسے استبعاد ہست و تحیر ہست مرجوادِ مطلق را حق سبحانہٗ از ان بزرگ تر ہست کہ از قدرتِ او چیزے بیرون رود مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا

فیضِ روح القدس ار باز مدد فرماید — دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا می کرد

یا از راہ آنکہ آن بزرگ را قابلِ این ہمہ کمالات علیہ نمی دانند بلکہ شرط کمالاتِ باطن حشمت و شوکت ظاہری انگارند فَهٰذَا اَفْحَشُ مِنَ الْاَوَّلِ لِاَنَّهٗ مُشَابَهَةٌ لِقَوْلِ فِرْعَوْنَ حَيْثُ قَالَ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

marfat.com

مُقْتَرِنِيْنَ وَقَوْلُ قُرَيْشٍ حِيْنَ قَالُوا لِسَيِّدِ الرُّسُلِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ
سَلَامُهٗ لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ۔ وَ
قَالَ تَعَالٰى فِيْ رَدِّهِمْ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ
مَعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ اَوْ
يَقُوْلُ الْمُنْكِرُ اَنَّهٗ لَيْسَ ذُوْ كَرَامَاتٍ ظَاهِرَةٍ وَهُوَ بَاطِلٌ لِاَنَّهٗ يَنْقُلُ
مِنْهُ الثِّقَاتُ خَوَارِقَ كَثِيْرَةً وَكَرَمَاتٍ عَظِيْمَةً وَاَنَا رَاَيْتُ مِنْهُ اُمُوْرًا
عَجِيْبَةً خَارِقَةً لِلْعَادَةِ وَرُبَّمَا اَخْبَرَنَا بِاُمُوْرٍ قَبْلَ وُقُوْعِهَا وَوَقَعَ كَمَا
اَخْبَرَ وَلَوْ سُلِّمَ ظُهُوْرُ عَدَمِ الشَّيْءِ مِنْهَا لَا نَقْدَحُ فِيْ كَمَالِهٖ اَصْلًا لِاتِّفَاقِ
اَهْلِ الْحَقِّ عَلٰى عَدَمِ شُرُوْطِ الْكَرَامَةِ لِلْوَلِيِّ اَوْ يَقُوْلُ الْمُنْكِرُ لَوْ كَانَ هٰذَا
الرَّجُلُ كَمَا يُقَالُ لَانْكَشَفَ اَمْرُهٗ عَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ زَمَانِهٖ وَهُوَ اَيْضًا
بَاطِلٌ لِاَنَّهٗ لَا يُشْتَرَطُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ فَمَا ظَنُّكَ بِالْوَلِيِّ عَلٰى اَنَّا نَقُوْلُ
اَمْرُهٗ مَا اخْتَفٰى عَلٰى اَصْحَابِ الْكَشْفِ الصَّحِيْحِ وَالْفِرَاسَةِ
الْمُسْتَقِيْمَةِ اَلَمْ تَرَ اَنَّ جُمْهُوْرَ الْاَحْمَدِيَّةِ اعْتَرَفُوْا بِكَمَالِهٖ وَجَلَالَةِ
قَدْرِهٖ وَفَازُوْا بِصُحْبَةِ الشَّرِيْفَةِ وَاثَّرُوْا عَلٰى مَشْيَخَتِهِمْ مُلَازَمَةَ الْعَتَبَةِ
وَرَئِيْسُ الْاَحْمَدِيَّةِ الْعَلِيَّةِ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ يَحْيٰى سَلَّمَهُ اللّٰهُ يُثْنِيْ عَلَيْهِ
وَيُصَدِّقُهٗ فِيْ مَعَارِفِهٖ وَيُرْسِلُ اَوْلَادَهٗ اِلَيْهِ لِلْاِسْتِرْشَادِ وَشَيْخُنَا
الْكَامِلُ الْمُكَمَّلُ الشَّيْخُ مُحَمَّدٌ فَرُّخْ يُعَظِّمُهٗ كَثِيْرًا وَيَقُوْلُ اَنَّهٗ اَمِيْرُ
الْقَافِلَةِ الْاِلٰهِيَّةِ وَلَا يَضُرُّهٗ عَدَمُ اِدْرَاكِ سَائِرِ النَّاسِ مُعَامَلَتَهٗ
قَالَ الْمُجَدِّدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَيْفَ يُدْرِكُ اَهْلُ الْوِلَايَةِ الْمُعَامَلَاتِ

marfat.com

الَّتِیْ نُشَاءَتْ مِنْ کَمَالَاتِ النُّبُوَّۃِ وَاقْتَبَسَتْ مِنْ اَنْوَارِ الرِّسَالَۃِ فَضْلًا
عَنْ سَائِرِ النَّاسِ. اَوْ یَقُوْلُ الْمُنْکِرُ اَوْ کَانَ مِثْلُ ھٰذِہِ الْکَمَالَاتِ ثَابِتَۃً
لَہٗ لَمْ یَتَوَصَّلْ اَحَدٌ اَھْلِ الطَّلَبِ اِلٰی غَیْرِہٖ وَلَمْ یَشُدُّ الرِّحَالَ اِلٰی مَنْ
سِوَاہُ مِنَ الْمَشَائِخِ ضَرُوْرَۃً اَنَّ اِرْشَادَہٗ اَتَمُّ وَفَیْضَہٗ اَعَمُّ فَھٰذَا
لَیْسَ بِشَیْءٍ لِاَنَّ ھٰذَا فَرْعُ مَعْرِفَتِہٖ وَاشْتِھَارِہٖ فِی الْعَالَمِ کَمَا ھُوَ
وَاَمَّا وُصُوْلُ الْفَیْضِ فَلَا یَتَوَقَّفُ عَلٰی ذٰلِکَ وَتَحْقِیْقُہٗ مَا ذَکَرَہُ الْمُجَدِّدُ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِی الْمَبْدَءِ وَالْمَعَادِ عَلٰی اَنَّا نَقُوْلُ اَخَذَ الطَّرِیْقَۃَ الْعَلِیَّۃَ
وَطَلَبَ عَلٰی یَدِہٖ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِنْ اَھْلِ الْھِنْدِ وَالْیَمَنِ وَالْحَرَمَیْنِ
الشَّرِیْفَیْنِ وَالرُّوْمِ وَالشَّامِ وَمَا وَرَاءَ النَّھْرِ اُلُوْفٌ کَثِیْرَۃٌ لَا یُحْصٰی عَدَدُھُمْ
وقدوۃ اہل اللہ مخدومی شیخ عبید اللہ دہلوی فرمودند کہ زمانے یاد دارم کہ حضرت خازن
الرحمۃ و قطب الاقطابی قدس سرہما در رنگ قران السعدین در یکجا موجود بودند
و در نواحی شہر مردمے خود را بہ شیخی فرا نمودہ بود ہر دو حضرت بہ اتفاق از نقصانِ او
خبر می دادند عَلٰی ذٰلِکَ ہزاران مردم عوام از پے شہرت ترکِ استقبال این قبلتین
نمودہ بہ آن جانب روی آوردند اِلٰی اَنْ بَلَغَ الْکِتَابُ اَجَلَہٗ فَعَلِمْنَا اَنَّ
کَثْرَۃَ الْمُرِیْدِیْنَ لَا تَدُلُّ عَلٰی کَمَالِ الشَّیْخِ وَلَا قِلَّتَھُمْ عَلٰی نَقْصِہٖ اَصْلًا
ای عزیز ہر چند آزمود و تاملہا نمودم آن بزرگ را ہرگز مشتاق خود نمائی و مسند
آرائی و سیر سرگرمی در وے نیافتم در رنگِ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ باین مقولہ لبریز
است کہ مارا برائے پیری و مریدی نیافریدہ اند با ولایتِ من کار و بارِ دیگر است
درین ضمن ہر کرا مناسبت بود اخذ فیض نمود ہر کرا مناسبت نہ بود محروم ماند انگار!

marfat.com

کہ اگر این بزرگ را سر و برگ مشیخت می بود کما حقہٗ بہ این معنی می پرداخت، ہیچ مریدے در پیشِ شیخے دیگر رجوع نمی آورد و ہیچ طالبے صادق قبلۂ توجہ دیگرے را نمی ساخت بلکہ از کثرتِ اہلِ ارادت در خانہ و خانقاہ یک قدم جا خالی کسے نمی یافت ؎

اگر آن سروِ گل چہرہ شود رشکِ چمن آرا — ز ہر شاخے ہزاران قمری شہباز برخیزد
شود از خونِ بسمل دست گلچین دامنِ صحرا — بعزمِ صید گر آن شوخ تیر انداز برخیزد
چو غنچہ چاک گردد گل رخانِ را خلعتِ خوبی — اگر آن سروِ بالا با قبائے ناز برخیزد
بیا در وادیِ وحدت قدم نہ از سرِ ہمت — کہ ہر مرغے ازین جا عاقبت شہباز برخیزد

وَيَقُوْلُ الْمُنْكِرُ اَنَّهٗ يَنْقِلُ مِنْهُ اَسْرَارٌ عَظِيْمَةٌ فِيْ غَايَةِ الْكَثْرَةِ وَ التَّوَفُّرِ اَنَّ مِثْلَهَا لَمْ يَنْقِلْ مِنَ الْاَكَابِرِ اِلَّا بِطَرِيْقِ النُّدْرَةِ قُلْتُ هٰذَا اَيْضًا بَاطِلٌ اَنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَعَطِيَّتُهٗ اَوْسَعُ مِنْهُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ - وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ - قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نَاقِلًا عَنْ رَبِّهٖ تَعَالٰى يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا دُخِلَ الْبَحْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ - یاد دارم کہ حضرت خازن الرحمۃ قدس اللہ سرہٗ قبل از ارتحالِ خود بیک روز فرمودند دوش

marfat.com

مرا میدانے بزرگ کہ از عرصۂ زمین اوسع نمی نمود ظاہر ساختند دیدم کہ آن تمام عرصہ
خیمہاے عالی نصب کردند چنانچہ جاے خالی اِلّا مَاشَاءَ اللّٰہ بہ نظر نمی درآمد
وہزاران ہزار زینت وآرایش موجود ند گفتم این جماعہ کیانند گفتند این عساکر
کہ می بینی ہر ہمہ واقعہ نگارانِ عبادتِ تو بودند اینک صلوٰۃ اینک زکوٰۃ نولسیان
اینک صیام نولسیان اینک فلان اینک فلان گفتم سبحان اللّٰہ عبادتِ من معلوم
است این ہمہ مردم چہ چیز می نوشتند گفتند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ
يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔ اَوْ يَقُوْلُ الْمُنْكِرُ مَا يَتَفَقَّهُ كَثِيْرًا
مِّمَّا تَقُوْلُ مِنَ الْمَعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ فَلَعَلَّ بَعْضَ ذٰلِكَ نَشَاءٌ مِنْ مَرْتَبَةِ
الْخَيَالِ وَاِنْ كَانَ بَعْضُهَا صَحِيْحًا لٰكِنْ نَظَرْتُهُ بِشُبْهَةٍ فِي الْكُلِّ قُلْتُ
هٰذَا اَيْضًا بَاطِلٌ لِاَنَّهُ لَمَّا ثَبَتَ جَلَالَةُ قَدْرِهٖ وَعُلُوُّ دَرَجَةٍ فِي الْوَرَعِ
وَالتَّقْوٰى وَشَيْخُهُ الْقُطْبُ الرَّبَّانِيُّ وَصَدَّقَهُ وَاثْنٰى عَلَيْهِ كَمَا ذُكِرَ وَكَمَا
سَنَذْكُرُهُ اِنْدَفَعَ ذٰلِكَ الْاِحْتِمَالُ لِاَنَّ مِثْلَ هٰذَا الْعَارِفِ مُنَزَّهٌ عَنْ
مَرْتَبَةِ الْخَيَالِ كَمَا ذَكَرَهُ الْمُجَدِّدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبَعِيْدٌ مِّنَ الْاِنْصَافِ
كُلَّ الْبُعْدِ نَفْيُ مَا لَا يُدْرَكُ كُنْهُهٗ لِاِحْتِمَالِ قُصُوْرِ الْفَهْمِ اَوْ اَمْرٍ اٰخَرَ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى شِكَايَةً عَنِ الْكُفَّارِ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ
هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ۔ ای عزیز قطع نظر از کمالات مذکور این بزرگ را صادق القول
می دانند یا نہ۔ اگر نمی دانند فَاَيْنَ الْمَفَرُّ عَنِ الطَّرِيْقَيْنِ الْخُلَّةُ مِنْ وَرَعِهٖ
وَتَقْوٰيهُ وَتَصْدِيْقُ شَيْخِهٖ تَحْرِيْرًا اَوْ تَقْرِيْرًا وَثَنَآءُهٗ عَلَيْهِ عَلٰى رُءُوْسِ
الْاَشْهَادِ غَيْرَ مَرَّةٍ حَتّٰى كَادَ هٰذَا الْاَمْرُ اَنْ يَّكُوْنَ مُتَوَاتِرًا فِيْ اَصْحَابِهٖ

marfat.com

قَدَّسَ سِرَّہٗ۔ واگر صادق می دانند پس باید کہ البتہ اقرار بہ منصب قیومیت او بکنند زیرا کہ آن بزرگ در مکاتیب شریفہ خویش این معنی را منقولاً عَنْ شَیْخِہِ الْقُطْبِ الرَّبَّانِی نمودہ است کَمَا سَیَجِیْءُ فَلَمَّا ثَبَتَ ھٰذَا الْاَمْرُ ثَبَتَ سَائِرُ مَعَارِفِہٖ بِالضَّرُوْرَۃِ قُلْتُ لَوْ لَمْ یَثْبُتْ شَیْءٌ مِنْ فَضَائِلِہٖ غَیْرُ ھٰذَا الْمَنْصَبِ الْعَلِیَّۃِ لَکَفَتْ فِیْ شَرَفِہٖ وَعُلُوِّ شَانِہٖ وَتَفَرُّدِہٖ ؎

باغ مرا چہ حاجت سرو صنوبر است　　شمشاد سایہ پرور من از کمتر است

فَالْحَذَرَ کُلَّ الْحَذَرِ مِنْ اِنْکَارِہٖ فَاِنَّہٗ یُوْرِثُ الْحِرْمَانَ الْاَبَدِیَّ عَلٰی مَا سَبَقَ مِنْ کَلَامِ الْمُجَدِّدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ؎

تو آسان مپندار انکار ما　　گران است بسیار آزار ما

گویند منصب قیومیت فرع ثبوت اصالت است و ثبوت اصالت محل تردد است زیرا کہ آن مخالف منطوق عبارت مکتوب حضرت قطب الاقطابی است کہ در باب ارباب ولایت تحریر یافتہ است و آن این است کہ بیش از دو سہ کس معلوم نیست کہ بہ این کرامت ممتاز باشند گوئیم کہ منطوق این عبارت قلت ارباب این معنی است نہ حقیقت عدد کَمَا ھُوَ الظَّاھِرُ فَلَا یَدُلُّ عَلَی النَّفْیِ و آنچہ از لفظ مبارک نقل کنند کہ نفی ماعدای خود فرمودہ اند بعد تقدیر ثبوت نقل حمل آن قبل از ظہور این امر در باب دیگرے باید کرد فَصَارَ مَنْسُوْخًا کَمَا قَالَ حَلَّ الْمَعَارِفِ فِیْ مَکَاتِیْبِ الْمُجَدِّدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَنَاھِیْکَ قُدْوَۃً فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ اِثْبَاتُ شَیْخِہِ الْقُطْبِ الرَّبَّانِیِّ ھٰذِہِ الْمَعْنٰی بِنَفْسِہِ الشَّرِیْفَۃِ مَعَ اَنَّ الْمُجَدِّدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نَفَاہُ عَنْ غَیْرِ نَفْسِہِ الْکَرِیْمَۃِ لِاَنَّ فِیْ زِیَادَۃً لِنَفْسِہٖ مَقْبُوْلَۃٌ وَمُؤَیِّدِ این معنی و سند این مدعی است آنچہ حقایق آگاہ شیخ محمد باقر لاہوری

marfat.com

نقل می کنند کہ چون من بعرض عالی حضرتِ ایشان رسانیدم کہ فقیر بعضے اعضائے خود را
بہ این دولت یعنی طینتِ اصالت مشرف می یابم فرمودند کہ می تواند و تنقیح آن بروقتِ
دیگر موقوف داشتند۔ غفران پناہ مخدومی شیخ عبید اللہ نزد جماعۃ کہ احقر یکے از آنہا بود
نقل نمودند کہ حضرت قطب الاقطابی قدس سرہٗ نزدِ من فرمودند کہ آن اسرار لازم الاستتار
کہ از زبانِ درفشان مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ استماع یافتہ بود و ما ہرگز آن را
بر زبان نیاوردہ بودیم و ہیچ یکے را از آن محرم نہ ساختہ بعد از چندین سال ہمان اسرار
از زبان محمد نقشبند شنیدیم۔ و آن طلعتِ ارشاد کہ ما را از مجدد رضی اللہ عنہ رسیدہ بود
از ما بہ محمد نقشبند رسید۔ و این معنی را آن صاحبِ دولت در مکاتیب علیہ خود با چندین
شواہد بینات و چندان معارف و اسرار از خلت و محبوبیت و امت مطلق ایراد نمودہ اند
اِنْ شِئْتَ تَفْصِيلَهَا فَعَلَيْكَ بِهَا وَنَحْنُ نُوَرِّدُ فِي كِتَابِنَا مَكْتُوبًا مُوجِزًا
مِنْهَا تَتْمِيمًا لِلْفَائِدَةِ وَتَحْسِينًا لِلْخَاتِمَةِ۔ اگر گویند کہ از جملہ ملہمات آن بزرگ شارت
طینت اصالت ہست مر چندی را از اصحاب خود و آن امر لیست بزرگ موجب مساوات
است بہ ارباب آن دولت و مزیت بر غیر ایشان از حضرات وَهُوَ خِلَافُ الْمُعْتَقَدِ
گوئیم کبری ممنوع ہست زیرا کہ اصالۃً باوجود آنکہ مقامے ہست عالی و کمالے ہست متعالی۔ ارباب این مقام
فی الحقیقت انبیائے کرام اند عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيمَاتُ و بہ طفیل آن بزرگواران
ہر کرا بہ این دولت سرفراز و ممتاز سازند لیکن موجب فضل ہست نہ فضلیت پس
می تواند کہ در حضرت رفیع الدرجات آن قدر مناقب و فضائل باشد کہ دران ارباب
اصالت نہ باشد۔ پس بعضے ازان عدیل اصالت بود و بعضے ازان کہ آن حضرت
بہ آن مقامات ممتاز اند و بے شرکت بہ آن کمالات متحقق اند موجب مزیت و زیادتی

marfat.com

برآنہا مثل الخلفاء الراشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم۔ وَقَدْ حَقَّقْنَا هٰذَا فِي غَيْرِ
هٰذَا الْمَوَاضِعِ حاصل کلام آن شد کہ عزیزانِ مذکور را بر حضرات اندرین رہگذر اصلا
فرمیت لازم نیاید۔ اے عزیز بر تو فصلے املا نمایم تا این شبہ بشر اشرہا محو و متلاشی گردد و
بعد ازان ہیچ گونہ دریں باب تردد نماند۔ بدان و آگاہ باش کہ این حقیر ازان پیر روشن
ضمیر حل این شبہ خواستہ بودم فرمودند کہ اسالت بر سہ نوع است و ہر یک را ازان
انواع ثلثہ احکام و آثار علیحدہ است۔ قسم اول آن است کہ انبیاء علیہم السلام کہ آن ممتازاند
دیگرے را دران مدخل نیست وَمِنْ اَحْكَامِ الشَّرْعِ وَعَدَمِ حُلُوْلِ اَحَدٍ بَيْنَ
صَاحِبِهٖ وَبَيْنَ ذَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالٰى۔ ثانی آن است کہ بقیہ طینت یکے از آن
بزرگوران صاحب نسبتے را مشرف سازند۔ یعنی عضوے از اعضاے آن سعادت مند
ازلی را بہ آن بقیہ نسبتہ متصور سازند وَمِنْ اَحْكَامِهٖ وُصُوْلُهٗ اِلٰى مَقَامِ النَّبِيِّ الَّذِيْ
شَرَّفَ بِفَضْلِ طِيْنَةِ الطَّيِّبَةِ وَعَدَمِ تَوَسُّطِ اَحَدٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ حَضَرَاتِ
الذَّاتِ بِالْاٰخِرَةِ۔ ثالث آن است بہ لونے و بہرہ از طینت یکے از آن حضرات
علیہم التسلیمات سعادت مندے را مشرف سازند و عضوے را از اعضاے آن
برگزیدہ حق بہ آن لون ممتزج نمایند وَمِنْ لَوَازِمِهِ الْوُصُوْلُ اِلٰى مَرَاتِبِ ذٰلِكَ
النَّبِيِّ وَيُرْجٰى رَفْعُ التَّوَسُّطِ مِنْ بَيْنِهٖ وَبَيْنَ ذَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالٰى بِشَرْطِ
الْاِسْتِقَامَةِ وَكَمَالِ مُتَابَعَةِ صَاحِبِ الشَّرِيْعَةِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَ
التَّحِيَّةُ۔ وَاعْلَمْ اَنَّ الْفَرْقَ الَّذِيْ ثَبَتَ بَيْنَ الْفِرْقَةِ الْاُوْلٰى۔ وَالثَّانِيَةِ
كَذٰلِكَ الْفَرْقُ بَيْنَ الثَّانِيَةِ وَالثَّالِثَةِ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبِّيْ شَيْئًا فَمِثْلُ الْفِرْقَةِ
الْاُوْلٰى اَوَّلًا وَالْفِرْقَةُ الثَّانِيَةُ ثَانِيًا مِثْلُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ حَظُّهُمْ عَيْنَ

marfat.com

اَلْكَافُوْرِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا۔ اَوْ مِثْلُ الْفِرْقَةِ الثَّالِثَةِ مِثْلُ الَّذِيْنَ نَصِيْبُهُمْ
مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا۔ قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ كَرِيْمًا۔ بعد ازان فرمودند کہ
بودن تفاوت در مراتب اصالت از لسانِ گوہر فشان حضرت ایشان در طریق حرمین
الشریفین استماع یافتہ بود۔ پس اگر با چندے را از اصحاب خود بہ قسم اخیر مبشر ساختہ باشیم
چہ جائے تردد باشد و کدام مظنۂ مساوات با حضرتِ عالی درجات بود۔ و با این ہمہ
حق سبحانہٗ قادر ہست کہ پس ماندگان را با پیش روان ہم عنان فرماید و لاحقان را بہ طفیل
سابقان از سابقان گرداند وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ اے عزیز امت امتِ محمدی
است و ملت ملتِ مصطفوی ہست اینجا از ظہور حق چنین غرائب چہ عجب در اینجا از طلوعِ
چنین کواکب کدام تعجب۔ پیر انصار قدس اللہ سرہٗ فرمودہ ؎

صد ہزاران ہمچو موسیٰ مست در ہر گوشہ رَبِّ اَرِنِیْ گوشدہ دیدار جویان آمدہ

قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ
گویند اصالت امر نسبت پس عالی ارباب آن باید کہ اہل ریاضات شاقہ و مجاہدات شدیدہ
باشند۔ گویم کہ جواب ہمان کلمہ حضرت خواجہ بزرگ ہست قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهٗ کہ ما فضلیتیم۔
جانِ برادر اگر ریاضات و مجاہدات سبب چنین امورِ خطام می بود بایست کہ متقدمین اولیٰ
و انسب می بودند بہ آن از خاندانِ احمدیہ و سلسلہ رحمانیہ وَنَحْنُ نَرٰى جَمَاعَةً مِنْهُمْ مَعَ
حُصُوْلِ الْكَمَالَاتِ الْخَاصَّةِ وَالْبِشَارَاتِ الْمُخْتَصَّةِ بِهٰذِهِ السِّلْسِلَةِ الْعَلِيَّةِ
فِيْ تَرْوِيَةٍ وَغَفْلَةٍ بَلْ فِيْ اَمَارَةٍ وَتَوَلِّهٍ وَلَا يُذْكَرُ عَلَيْهِمْ مَعَ اَنَّهٗ يَذْكُرُنِيْ حَقِّهِمْ
اُمُوْرًا قَمَاثِلَةً لِلْاَصَالَةِ اَنَّ اَوْلِيَائِيْ تَحْتَ قِبَابِيْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِيْ۔ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ لَقَدْ جَاءَتْ

marfat.com

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ۔ قَالَ خَازِنُ الرَّحْمَةِ وَالْقُطْبُ الرَّبَّانِیُّ قُدِّسَ سِرُّهُمَا
هٰذِهِ الْاُمُوْرُ مَوْهِبِیَّةٌ صِرْفَةٌ لَیْسَ فِیْ حُصُوْلِهَا سَبَبٌ مِّنَ الْاَعْمَالِ وَالْاَفْعَالِ
وَلَیْسَ فِیْ ثُبُوْتِهَا مَدْخَلًا لِلْکَسْبِ وَالتَّعَمُّلِ فِیْ اَیِّ حَالٍ بَلْ هِیَ عِنَایَةٌ
اَزَلِیَّةٌ خَصَّهَا اللّٰهُ فِیْ عِلْمِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِحَالَتِهِمْ قَالَ
تَعَالٰی نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اِنَّ رَبَّكَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ۔ اگر گوئیم آن بزرگوار
خواستین را بر مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تفضیل می دہد و این خلاف معتقد سلسلۂ رحمتہ
است۔ گوئیم این نقل موضوع و مفتری است زیرا کہ این احقر از لسان استکشاف این معنی
نمودہ فرمودند مَعَاذَ اللّٰهِ مَآ اَنَا قُلْتُ هٰذَا وَهُوَ كَمَا قَالَ الْمُعَانِدُوْنَ فِیْ
حَقِّ الْمُجَدِّدِ قَدَّسَ سِرَّهٗ اَنَّهٗ یُفَضِّلُ نَفْسَهٗ عَلَی الصِّدِّیْقِ الْاَكْبَرِ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عِیَاذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ وَلَیْسَ هٰذَا اَوَّلُ قَارُوْرَةٍ كُسِرَتْ
فِی الْاِسْلَامِ۔ اے عزیز بہ مجرد قول نمام و غماز جرأت نمودن بر اہل اللہ بلکہ بر ادنائے
مسلمانے از مسلمانی دور بہت و طعن و طرد خواص بلکہ عوام الناس بہ محض گفتۂ اہل عناد از
طریقۂ صلاح و تقوی بعید چہ بلا شد طریقۂ حضرات عالی درجات تا حال مخونہ شدہ ہست
و گلہائے بیز و اخلاق ایشان ہنوز پژمردہ نہ گردیدہ۔ این ہمہ زاغ و زغن درین گلزار
اسرار از کدام راہ در آمدہ و این ہمہ خار و خاشاک درین حدیقہ انیقہ چگونہ پیدا گردیدہ۔
عزیز من ہر گاہ بر پا داشتن و معائب اہل حقوق در رنگ حقایق و معارف مذکور ساختن
از شریعت ہست یا از طریقت یا از مروت۔ بزرگان فرمودہ اند کہ اگر کلمۂ موہمہ از زبان
یکے از ین طائفہ سر بر زدہ باشد حتی المقدور در تاویل آن باید کوشید و بر معانی معروف
حمل نباید نمود نہ آن کہ آن را بر معنی غیر واقع فرود آوردہ ابلہان چند را در شورش آرند۔

marfat.com

ومنتسبانِ ایشان را بہ زعمِ فاسد وظنِ کاسد از اہلِ جہالت وضلالت شمرند۔ اے عزیز اگر این گفتگو بہرِ رعایتِ طریقہ است پس آدابِ حقوق نیز ازان جملہ است واگر بہرِ شریعت است پس طریقش ہمان است کہ حق سبحانہٗ بہ آن دلالت فرمودہ قَالَ عِزَّ مِنْ قَائِلٍ كَرِيْمًا اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ۔ عجائب کارے است ذلتے کہ از بزرگانِ سابق بہ وقوع آمدہ ہر چند بر خلافِ شریعت است در تاویلِ آن کوشش می نمایند وحسنِ ظن را در بابِ آنہا لازم وواجب می شمارند واگر در مَانَحْنُ فِيْهِ اِيْهَامِ ذلتے در طریقت از تفوہ عوام کالانعام فرو گرفتہ باشند آن را نمکِ مجلس می سازند۔ در راہِ حسنِ ظن را مسدود ساختہ حصائدِ السنہ را مطلق العنان می نمایند۔ قَائِلِ لِوَائِيْ اَرْفَعُ مِنْ لِوَاءِ مُحَمَّدٍ را ناجی دانند وکاملے را بہ سببِ تہمتِ خلافِ طریقت غیر ناجی شناسند۔ این چہ انصاف است۔ ع

بسوخت عقل زحیرت کہ این چہ بوالعجبی است

عزیزِ من اگر وقوع چنین امر را بہ ایشان علیٰ فرض المحال منسوب نمائیم پیش از خطائے کشفی کہ در رنگِ خطائے اجتہادی معفو است نسبت نہ توان کرد۔ واین ہمہ کمالات را بہ سببِ ذلتے برباد نہ توان داد۔ نمی بینی کہ حضرت امیر کرم اللہ وجہہٗ بر حضرت ذی النورین خود را رضی اللہ عنہ تفضیل می دادند وَهُوَ خِلَافُ جُمْهُوْرِ الْاُمَّةِ بَلْ كَافَّةِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ يَعْتَذِرُوْنَ مِنْهُ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ۔ اَنَّ ذٰلِكَ مُؤَدًّى اِجْتِهَادِهٖ فَلَا يُلَامُ عَلَيْهِ وَكَيْفَ يُلَامُ وَهُوَ يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِبْنُ عَمِّ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَهُوَ الَّذِيْ قَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ بِطُرُقِ السَّمَآءِ مِنْ اَحَدِكُمْ بِطُرُقِ الْاَرْضِ فَالْحَذَرَ كُلَّ الْحَذَرِ مِنْ هٰذِهِ الْجُزْاَةِ فِيْ حَقِّ الْاَكَابِرِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

marfat.com

اے عزیز این حقیر از سرگزشتِ خود می نویسد به گوشِ ہوش استماع باید نمود۔ چون این ہمہ
کمالاتِ آن بزرگ بر السنۂ انام از خواص و عوام مذکور شد بعضے آن را تصدیق و بعضے
تکذیب نمودند و این درویش دل ریش درین معاملہ تأمل دانی و توجہ شانی بکار برد۔ برائے
روشن بہ مطلوب یافت و آن استادِ طریقت را بہ حقیقت صادق الاقوال کامل الاحوال شناخت
اولاً ظاہر آن بزرگ را بہ احتیاطِ تمام ملاحظہ نمود بکلیت شریعتِ غرا متجلی دید و در اقوال و
احوال و اوضاع و اطوار او امرے مخالفِ صاحب الشریعت علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ و
التحیۃ نیافت و در خلوت و جلوت و سفر و حضر بجز حرفِ صدق و صفا و زہد و تبتل و انقطاع
از ماسوا بر صفحۂ روزگار او ہویدا نہ نمود و بغیر از حکمت و موعظۂ حسنہ و تحریص بر سنتِ سنیہ
و اعراض از بدعت و تبلے دنیہ و دلالت بر علوِ ہمت و خلوص طویت مشاہدہ نیفتاد۔
ثانیاً احوالِ باطن آن جناب را بہ میزان شرعِ شریف بسنجیدم۔ ہیچ یکے را مخالفِ نصوصِ
قطعیہ و خارج اجماعِ اہلِ حق نیافتم۔ آرے علوِ آن معارف و بزرگیِ آن اسرار از ان قبیل
ظاہر شد کہ دیدۂ عقلِ ظاہر بین از ادراکِ آن عاجز می شد و باصرۂ وہم و خیال از تصور
آن خیرہ خیرہ می گشت جز بہ نورِ باطن و فراستِ معنوی درک نہ توان کرد۔ کَمَا وَقَعَ فِیْ
مَکْتُوْبِ الْقُطْبِ الرَّبَّانِیْ بالجملہ آن بزرگ را مصداق قولِ سلطان ابو سعید ابو الخیر
یافتم کہ فرمودہ سخنِ طریقت کسے را شاید گفتن کہ اگر ظاہر او را بر اہلِ زمین عرض کنی ہیچ
یکے از اہلِ علم انکار نہ کند۔ و اگر باطن او را بر اہلِ آسمان عرض کنی ہیچ یکے انگشتِ عیب
برون نہند۔ قُلْتُ فِیْ نَفْسِہٖ ھٰذِہٖ اُمُوْرٌ مُمْکِنَۃٌ اَخْبَرَ بِھَا رَجُلٌ صَالِحٌ فِیْ غَایَۃِ
الصَّلَاحِ وَرَعٍ فِیْ غَایَۃِ الْوَرْعِ ھُوَ الَّذِیْ اَثْنٰی عَلَیْہِ شَیْخُہُ الْقُطْبُ الرَّبَّانِیْ
کَتَبًا بِحَقَایِقَ عَالِیَۃٍ وَمَعَارِفَ مُتَعَالِیَۃٍ وَتَحَقَّقَہٗ بِاَسْرَارِ الْخُلَّۃِ وَالْمَحَبَّۃِ

marfat.com

وَالْمَنَاصِبِ الْعَظِيمَةِ هُوَ كَتَبَ هُوَ قَدَّسَ سِرَّهُ فِي جَوَابِهِ مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰى مَا يُصَدِّقُ كُلَّ ذٰلِكَ كَمَا سَبَقَ بَعْضُهُ فِيمَا سَبَقَ فَلَا مَجَالَ لِلْإِنْكَارِ اَصْلًا فَاِنَّ الْإِنْكَارَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَجُرُّ اِلٰى اِنْكَارِ شَيْخِهِ الْقُطْبِ الرَّبَّانِيِّ وَاِنْكَارُهُ اِلٰى اِنْكَارِ الْمُجَدِّدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَلَوْ بِالْجُمْلَةِ چون بعد از تحقیق و تفتیش بسیار جلالت قدرِ آن بزرگوار مثل رای العین گردید و قطبیت و قیومیت آن جناب وَاَنَّهُ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مِثْلُهُ به ثبوت پیوسته صحبت تمام سعادتِ آن عالی منقبت را اختیار نمودم ؎

دل ربایم سخت رعنا بود و حدت ورنه ما　　دل به هر شوخے نمی دادیم جانے داشتیم

بحمد اللہ سبحانہ کہ در زمانِ قلیل فوائدِ کبیر حاصلِ روزگارِ این خاکسار گردید وَبِمَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ پے بُرد ؎

گر بگویم شرح این بے حد شود　　دفترم ہمتادِ من کاغذ شود

تنبیہ - بزرگانِ طریقت را باید کہ چون یکے از منتسبان آنہا پا از طریقِ ادب بیرون گذارد و زبانِ طعن بر اہل اللہ دراز نماید زجرش نمایند و از ادب دلالت بہ تسلیم و انقیاد اربابِ طریقت فرمایند و عزیز و ذلیل را در باب شریف و وضیع مانع نہ شناسند قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَيُّهَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ حضرت قطب الاقطابے در باب خواجہ شریف کہ مرشدِ خود اعنی مولانا محمد صدیق پشاوری را نارضامند ساختہ ارادۂ آستانہ بوسی نمودہ بود مرقوم فرمودند از پیر کہ قطع می کنید یکہ می پیوندید مگر از خدا جل و علٰی قطع می خواہید بخاطر

marfat.com

مریدان از پیران قطع نمی توان کرد۔ وبجہت رضائے مخلوق از خالق نمی توان برید مشیخیت برخود بستن و بہ طالبان صحبت داشتن درین وقت از محرمات طریقہ ہست عجب ست کہ ایمان بہ سلامت ماند ارادۂ آمدن سرہند دارید۔ آمدن سرہند بے رضائے مولانا محض عبث ہست باز بہ لشپاور باید رفت و مولانا را راضی باید ساخت۔ و بہ میر منصور چنین تحریر فرمودہ کہ مقبول یکے مقبول ہمہ و مردود یکے مردود ہمہ از کجا قطع نمودہ ہوس ترقی از خاطر شریف بدر کنید مرحبا ید رواست کہ از راہ استدراج کشایش و ترقی رو نماید اما از حقیقت و معنی آن بے بہرہ ہست شیطان دشمن قوی ہست از مکر آن ہیچ کس ایمن نیست فالحذر کل الحذر۔ سخن در جاے دیگر ہست کہ کشایش و ترقی را آن متفرع ہست فالحذر ثم الحذر۔ شیخ عبد اللہ القادر بدائی در تاریخ اکبری می نویسد کہ چون شریف نام مردے در ولایت مذہب الحاد ظاہر ساخت بادشاہان آن جاے آن را اخراج نمودند از انجا بہ بیجاپور رسید و چندگاہ تستر حال نمودہ روزگار بسر برد۔ آخر الامر چون پیشۂ ناشایستہ او ہویدا گشت ضرر او را متعدی دید از بیجاپور نیز بہ نکبت تمام اخراجش نمود و معترض گشتن حاجی شریف و احد العین از جہت معارضۂ او با حضرت ایشان علی ما نقلہ السید شرف الدین لاہوری مسموع شدہ باشد و مطعون شدن شریف نابینا از ترک ارادت مرحومی شیخ عبید اللہ ذاکر بگوش ہوش رسیدہ باشد فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اگر سند از شریعت خواہی حدیث مذکور بس و اگر از طریقت خواہی مکتوب مزبور بس و اگر از ارباب سلطنت خواہی حکایت مسطور بس و اگر از عرف و عادت خواہی روایت این دو معذور بس و اگر از ہیچ کدام عبرت نہ گرفتی مالک یوم النشور بس۔ اے عزیز نقلے از نفحات بر تو بخوانم۔ تا روشن تر شود کہ حسن ادب با اہل اللہ سرمایۂ خیر و سعادت ہست و بے ادبی باین طائفۂ علیہ بیخ شقاوت ہست و آن چنین ہست کہ مولوی در احوال شیخ حماد و یاس آوردہ کہ یکے از علماے شام عبد اللہ نام گفتہ ہست کہ در طلب علم بہ بغداد رفتم و این سعادتمان وقت

marfat.com

رفیقِ من بود۔ در نظامیہ بغداد بہ عبادت مشغول می بودم و زیارتِ صالحان می کردم و
دران وقت در بغداد غریبے بود می گفتند کہ وے غوث بہت و می گفتند کہ ہر وقت
می خواہد پیدا می شود و ہر گاہ می خواہد پنہان می شود پس من و ابن سقا و شیخ عبدالقادر
وے ہنوز جوان بود بہ زیارتِ غوث غیم۔ ابن سقا در راہ وقت از وے مسئلہ خواہم
پرسید کہ جواب آن ندانم۔ و من گفتم از وے مسئلہ خواہم پرسید تا بینیم کہ چہ می گوید۔
شیخ عبدالقادر گفت کہ معاذ اللہ کہ از وے چیزے پرسم۔ من پیشِ وے می روم و انتظارِ
برکات وے می برم۔ چون بر وے در آمدیم وے را بر جاے خود نہ دیدیم۔ یک
ساعت بودیم دیدیم کہ بر جاے خود نشستہ۔ پس از سرِ خشم بر ابنِ سقا نگریست و گفت
اے بتواے ابن سقا از من مسئلہ خوابی پرسید کہ جوابِ آن ندانم آن مسئلہ این است
و جوابِ آن این۔ ہر آئینہ می بینم کہ آتشِ کفر بر تو زبانہ می زند۔ بعد ازاں بمن نگریست
و گفت اے عبداللہ از من مسئلہ می پرسی و می بینی کہ چہ می گویم۔ آں مسئلہ این است
و جواب آن این۔ ہر آئینہ کہ فرو گیرد ترا دنیا تا بدو گوش کہ با من بے ادبی کردی۔ بعد
ازاں بہ شیخ عبدالقادر نگریست و وے را بخود نزدیک نشاند و گرامی داشت و
گفت۔ اے عبدالقادر خدائے و رسولِ خدائے را خوشنود ساختی از ادبے کہ نگاہ داشتی
گویا کہ می بینم ترا در بغداد کہ بہ منبر بر آمدہ می گوئی قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ
اللّٰہِ۔ می بینم کہ اولیاے وقت ترا ہمہ گردنہاے خود را پست کردہ اند از اجلال و اکرام
ترا۔ پس در ہماں ساعت غائب شد۔ بعد ازاں وے را ہرگز نہ دیدیم۔ و در چہ نسبت
شیخ عبدالقادر گفت واقع شد۔ و ابن سقا بہ تحصیلِ علوم اشتغال بلیغ نمود۔ بر اقرانِ
خود فائق شد۔ ملک وے را برسالت بہ ملکِ روم فرستاد۔ ملک روم علماے نصرانی را

marfat.com

بادے بہ مناظرہ فرمود ہمہ را الزام دا فحام کرد در نظر ملک بزرگ نمود۔ ملک را دخترے بود خوب روے بہ وے مفتون شد۔ وے را از ملک خواستگاری کرد۔ گفت بہ شرط آن کہ نصرانی شوی اجابت کرد دو دختر بوے داد۔ پس این سقا کلام غوث را یاد کرد دانست کہ آنچہ بوے رسید سبب وے رسید۔ واما من چون بہ دمشق رسیدم نور الدین شہید را بر تولیت اکراہ کردند دنیا بہ من روے نہاد و سخنے کہ غوث در حق من گفتہ بود درست شد۔ انتہی۔ وَالْمَكْتُوبُ الْمَوْعُودُ هٰذَا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُعْطِي لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ۔ شبے سحری فقیر را الہام ساختند کہ قدم تو بر گردن جمع اولیا است۔ چون این معنی را بہ عرض پیر دستگیر رسانید متوجہ گشتہ فرمودند کہ آن خلعت ارشاد و تکمیل کہ از حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ بہ فقیر رسیدہ بود او را بتو پوشانیدند و فرمود ترا با خود مثال ذلفین یافتم۔ بعد ازان فقیر معروض داشت کہ خلعتے کہ از حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بہ حضرت رسیدہ ہست خلعت قیومیت است کہ مدار عالم و معاملہ تکمیل و ارشاد منوط بہ آن ہست۔ این خلعت کہ بہ این احقر عنایت شدہ ہست ہمان ہست یا غیر آن۔ فرمودند کہ ہمان ہست۔ بعد از ارتحال آن حضرت فقیر آثار و علامات آن معاملہ نیز در خود احساس نمودم۔ روز دوم از قصۂ ارتحال بعد از نماز عصر عنایات خاص از حضرت واہب العطیات جلت آلائہ کہ بیرون از حیطۂ بیان ہست مشاہدہ نمود و معاملۂ قطبیت را بصد آب و تاب بصد طبل و نفیر در خود یافت وَالْغَيْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔ اِنْتَهٰى كَلَامُهُ الْقُدْسِيّ۔ شیخ روزبہان بقلی قدس اللہ سرہٗ فرمودہ ؎

آنچہ ندیدست دو چشم جہان — وانچہ کہ نشنید دو گوش زمین
در گل ما رنگ نمود ست آن — خیز و بیا در گل ما آن ببین

marfat.com

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (تَمَّتَ الرَّقِيْمَه)

مکتوب شصتم ۔ دربیان بشارت قرب حق ورضامندی وے تعالےٰ بمؤلف شیخ محمد مراد تحریر یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ اَمَّا بَعْدُ ۔ برادر گرامی صاحب الکمال والارشاد شیخ محمد مراد در مراتب قرب مترقی باشند۔ احوال فقرائے باب اللہ موجب محامد الٰہیہ ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جنابِ قُدْسِہٖ تَرَقِّیَاتِ دَرَجَاتِکُمْ تفصیلِ احوالِ خود اکثر مذکور ومسطور گردیدہ احتیاجِ تکرار نیست مجملاً درحینِ توجہ رضامندی وقربِ خاص وعنایت مخصوص دربارۂ شما مفہوم می شود ۔ ع فراغت از تو میسر نمی شود مارا ۔

وَالسَّلَامُ عَلٰى اَسْعَدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْكِرَامِ۔ از فقیر زادہا سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ محمد نور الحق در عسکر ہست۔ شاید درین نزدیکی برسد۔ قرب سلطان در گلو افتاد۔ منجر بخیر باد مخدوم زادہ شما بکمال برسد۔ اخوی محمد یوسف سلام خیر انجام خوانند۔ برادران کرام شان نیز وسائر اہلِ طریق دعوات خوانند۔

مکتوب شصت ویکم ۔ دربیان بشاراتِ کشفی دراحوالِ یارانِ کشمیر واحقر مؤلف بمحررِ سطور صدور یافت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ اَمَّا بَعْدُ درحق یاراں چنین مکشوفِ خاطر گردیدہ ہست۔ شیخ محمد مراد او مدارِ دیارِ خود ہست وبکمالاتِ خاصہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ ممتاز ہست وبہ معاملہ کہ فوقِ حقایقِ ثلثہ بہ طریقِ ضمنیت مشرف واز اسرارِ صباحت وملاحت بہرہ وراطراف واکناف از نورِ او مملو ہست۔ شیخ محمد یوسف

marfat.com

او بہ ولایاتِ ثلثہ و کمالاتِ عالیات و حقایقِ ثلثہ مشرف ہست و از ولایتِ محمدیہ علیہ السلام بہرہ مند و رُو بہ فوق دارد۔ محمد ولی او بہ طریقِ تبعیت با والدِ خویش در ولایات و کمالات شرکت دارد اما مقامِ او فی الحال در ولایتِ کبریٰ قرب علیا ہست درین ولا دخول ولایت علیا متوہم گردید۔ و رُو بہ ترقی ہست۔ و عبد الرزاق او کثیر المناسبت با مرشدِ خود ہست و در قطع دوائرِ ولایتِ کبریٰ ہست بلکہ از علیا ترقی یافتہ بلکہ دَخَلَ فِیْهَا اِنْشَآءَ اللّٰہ۔ عبد الغفور ولایتِ صغریٰ اکثر دائرہ قطع نمودہ۔ ابو الفتح کذلک و رُو بہ فوق دارد و قربِ کبریٰ رسیدہ۔ عبد الصبور او ولایتِ صغریٰ بہ فنائے نفس قدم رسیدہ۔ محمد ہاشم بہ سلوک اجمال مشرف و بذکرِ بلند زادہ اللّٰہ حضوراً۔ محمد صالح ولایتِ صغریٰ فی الجملہ منازل آن قطع نمودہ محمد شریف جوابِ ولایتِ صغریٰ امید وار دخول آن ہست بَلْ دَخَلَ۔ سید اسمٰعیل کہ از غیرِ یارانِ طریقہ ہست آگاہی و صفائی باطن و حصول منافع ذکر دارد۔ حافظ احمد غیر از یارانِ طریقہ قطع منازل سلوک بر طریقہ متقدمین مجملاً نمودہ و بہرہ از ولایتِ اولیاء یافتہ و بحصولِ حضور مشرف شدہ۔ شیخ عبد الرشید انشاء اللّٰہ سبحانہٗ بہ کمالاتِ مختصہ احمدیہ مشرف خواہد شد۔ بلکہ شدہ۔ ایضاً محمد اعظم ملکہ ذکر۔ عبد السلام کذلک۔ عبد الشکور کذلک قرب فنائے قلب۔ خواجہ سودہ بزاز کذلک۔ عبد اللطیف کذلک۔ محمد اشرف در ترقی ہست۔ صادق شیخ در لذتِ ذکر۔ ملا محسن کذلک۔ عبد العزیز قرب فنائے نفس۔ عبد اللطیف کذلک۔ احمد شیخ فنائے قلب

وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔

مکتوب شصت و دوم۔ بہ احقر مؤلف صدور یافت۔

اَحَدًا اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہِ اَبَدًا۔ اما بعد تحیہ و سلام مشتاقانہ بہ آن عزیز یگانہ اعنی اخوی شیخ محمد مراد زادہ اللّٰہ کَمَالًا وَ اِکْمَالًا موصول باد احوال شکستہ بال موجبِ محامدِ الٰہی است تعالیٰ

marfat.com

وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ الْقُدْسِ سَلَامَتَكُمْ وَاسْتِقَامَتَكُمْ. چندگاه است که ازان برادر گرامی اخبار و آثار نه رسیده انتظار دامن گیر است. اولی آنکه پیهم سلسله جنبان باشند که اطمینان بخش احیّه است. زیاده احسانِ ربانی باد. فرزندانِ عزیز و سائرِ اهلِ طریق سلام خیر انجام خوانند. الجمعه ۹ جمادی اُخریٰ. ازان زمان که برخوردار کمالات آثار یعنی شیخ عبدالرشید متوجه آن سمت شده خبرے و خطے ازان جانب نه رسیده و این موجب قلقِ خاطر است. وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ. از فقیرزادها اشتیاق دعوات آمیز خوانند.

مکتوب شصت و سوم - در بعضے احوال به کمینه درویشان محمد مراد صدور یافت.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَآ اَنْعَمَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهِ الْاَکْرَمِ وَعَلٰی اٰلِهِ الْاَعْظَمِ. اَمَّا بَعْدُ. مکاتیب شریفه برادر گرامی خداوند معارف سامی شیخ محمد مراد رَزَقَهُ اللّٰهُ اَعْلَی الرَّشَادِ وصول یافته گل به امانِ آرزو ریخت زَادَکُمُ اللّٰهُ کَمَالًا وَّ اِکْمَالًا وَّ رُشْدًا وَّ اِرْشَادًا سابقًا در باب احوالِ یاران آن عزیز آنچه بخاطر شکسته آمده بود مرقوم ساخته بود معلوم شده باشد. داحقر از توجهات و دعوات غائبانه در بارهٔ آن محبوب القلوبی غافل نیست و معاملهٔ رشد و ارشاد شما در نظرِ ناقص منقش گردیده است. الٰهی متممات کمالاتِ علیه و خزائنِ پیهم ظهور مفاض باد. راضی خان گاه گاه به طریق ندرت ملاقات می کنند و سر سری صحبت داشته می روند. ع هر کسے مصلحتِ خویش نکو می داند.

وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلٰوتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ الْعُلٰی. اخوی برخورداری شیخ ولی الله سلام خیر انجام خوانند. برائے وجه معیشت رسیدن شما مناسب به نظری درآید اَمَّا بَعْدُ استقرار پادشاه در موضعے زیاده عنایت الٰهی باد. فرزندان و عبدالرشید سلام و تحیه خوانند و مشتاق دانند و در

marfat.com

دعوات خویش شناسند سابقاً رسید اشیائے مرسولہ مرقوم نمودہ بودند تَقَبَّلَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنْکُمْ اَخَوِی محمد یوسف وسائر یارانِ طریق سلام خوانند۔

مکتوب شصت و چہارم۔ در ترغیب رفاقتِ سفر حرمین الشریفین از اکبرآباد بہ احقرِ العباد صدور یافتہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اما بعد۔ تحیہ وسلام اقلّ الانام بہ اخوی اکرمی شیخ محمد مراد رزقہ اللہ الرشاد موصول باد کیفیات و واردات این حدود موجب سپاسِ بے قیاس الٰہی ہمت ہمواره ترقیاتِ درجات آن برادر گرامی مطلوب است۔ مکتوب شریف کہ مخبر بر استقامت بر شریعت و طریقت بود لذاتِ معنوی ارزانی داد لِلّٰہِ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِکَ احقر از دعائے ظہر الغیب آن اخ غافل نیست و متوقع آثار می باشد بلکہ مشاہدہ می نماید زَادَکُمُ اللّٰہُ دیگر مفہوم خاطر عاطر باد کہ احقر تا امروز کہ سہ شنبہ دہم ربیع الاول باشد در مستقر الخلافت اکبرآباد اقامت دارد عزم آن دارد کہ در ماہِ آیندہ از اینجا بہ بندر سورت متوجہ گردد وَھُوَ اللّٰہُ مُیَسِّرٌ لِکُلِّ عَسِیْرٍ۔ اگر درین سفر رفاقتِ شما میسر می آمد چہ نعمتے بود صحبتِ اخوی محمد یوسف ہم بسیار مغتنم بود اما کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ مخدوم زادہا ہر ہمہ بکمال برسند۔ یارانِ طریقہ سلام خیر انجام خوانند۔ مخدوما چون سفر دور و دراز ہمت امدادِ دعا بر ذمہ محبت لازم گیرند و فقیر زادہ مرحوم را بہ ختم دعائے مغفرت یاد دارند۔ از ملا فتح محمد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند از میان قریب اللہ دعوات خوانند۔

مکتوب شصت و پنجم۔ در بیان احوال سفر حج از بندر سورت بہ احقر محرر صدور یافتہ است۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ اما بعد اخوی اکرمی شیخ محمد مراد اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْہِ فِی الْمَبْدَءِ وَالْمَعَادِ۔ از احقر العباد تحفۃ التحیۃ والسلام قبول نمایند۔ بحسب التقدیر مسکین مع

marfat.com

قیائل تا بہ بندر مخا کہ آن طرف دریائے احمر ہست بعد از مضی موسم حج بعد از تفرقہ تمام رسید
و ناچار دران دیار انتظار موسم کشیدہ نشست امید از حضرت کریم آن ہست کہ در سال حال
کہ نزد بعد از یک ہزار و یک صد از ہجرت معلی باشد بہ ادائے حج مشرف شدہ باز بہ وطن مالوف
متوجہ شویم۔ تا امروز کہ بیست محرم الحرام باشد در بندر مزبور اقامت داریم بہ عزم آنکہ منتصف
الربیع الاول از اینجا متوجہ آن دیار پر انوار شویم لَیَسِّرَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ۔ مخدوما ہر جا ہستیم از
دعوات ترقیات شما غافل نیستیم۔ از شما نیز ہمی قسم امید داریم وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ وَصَحْبِہِ الْعِظَامِ از احقر زادہ ابو حنیفہ محمد و محمد تقی سلام خوانند۔
از سائر یاران سیما ملا فتح محمد تحیات خوانند۔ اخوی شیخ محمد یوسف سلام خیر انجام خوانند۔
فرزندان آن اغزی در حفظ الٰہی باشند۔ سائر اہل طریقہ نیز۔

مکتوب شصت و ششم۔ در شکر مراجعت از زیارت حرمین الشریفین بہ وطن مالوف خود و
ذکر رقعہ سلطان وقت مع لوازم طلبگاری بہ احقر مؤلف صدور یافتہ ہست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اما بعد تحیہ و سلام احقر الانام بہ اخوی اغزی شیخ محمد مراد ارادہ اللہ
باحسن الرشاد موصول باد۔ اغزمن، منت خدائے را کہ این مسکین بے تمکین را مشمول عنایات
ظاہر و باطن فرمودہ بہ زیارت حرمین الشریفین معزز ساختہ بہ اطفال و عیال بخیر و خوبی باز بہ دیار
مالوف رسانید۔ چون احقر بہ بندر سورت رسید و خواست کہ متوجہ وطن گردد طلب سلطانی و
و مستحفظ ظل الٰہی مع لوازم در رسید۔ بعد ازان ناچار و بے اختیار بہ اردو رسیدہ شد
چنانچہ مورد الطاف و عنایات منعم مجازی بسیار شدہ و می شود مع ذلک دل را یک بر دو دست
خاص ازین امور ہست۔ بہر نوع می خواہد کہ ازین جا زود بر آید و بہ دار الارشاد برسد۔ وَنَرْجُوْا
مِنْکُمُ اللّٰہَ عَوَاتِ الصَّالِحَۃَ فِی الْاَوْقَاتِ الْمَرْجُوَّۃِ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ

marfat.com

وَصَحْبِہٖ۔ ملّا فتح محمد در مکۂ معظمہ مقبور شد رَحِمَہُ اللّٰہُ نورِ چشمانِ شما فی امان اللہ از بندۂ رحمت اللہ سلام سلامت انجام قبول باد۔

مکتوب شصت و ہفتم۔ در بیان مراجعت بہ وطنِ مالوف از زیارت حرمین شریفین بہ مؤلف صدور یافت۔

ھُوَ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ تحیّہ و سلام اقلّ الانام بہ اخوی اکرمی حقایق آگاہی شیخ محمد مراد احسن اللہ فی النَّشأتین موصول باد۔ المنّۃُ لِلّٰہ احقر باخیر و عافیت مع متعلّقان ارادتمندان بہ کلبۂ احزان رسید و از کشاکشِ سفر وارہید۔ اگر حق سبحانہٗ خواستہ بعضے از کیفیاتِ ارادات مواضع متبرکہ چیزے مرقوم نمودہ بہ الیشان خواہد رسانید۔ و اگر ملاقات میسّر شود بہ طریقِ احسن صورت خواہد یافت انشاء اللہ نور دیدہ ہائے شما ہر ہمہ در امانِ رحمان۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ اخوی محمد یوسف ارشدہُ اللہ سلام مشتاقانہ خوانند۔ اخوانِ طریقت کلہم سلام خوانند۔ مخدومی پروانۂ پانصد عدد روپیہ خیازِ فقرا از بابت لبسالت خان نزد شما فرستادہ شدہ ہست۔ اگر توانند مبلغ مزبور حاصل نمودہ زود ارسال دارند کہ بکار آید۔

والسلام علیکم

مکتوب شصت و ہشتم۔ در واقعاتِ رحلت برادر اکبر الیشان و اخبار از مرض بہ احقر محرر صدور یافتہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اَمَّا بَعْدُ سلام و تحیّہ بہ اخوی اکرمی شیخ محمد مراد زادہُ اللہُ الرَّشَادَ موصول باد احوال ہمہ منوال موجبِ سپاس بے قیاس اوست تعالیٰ وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ تَرَقِّیَاتِکُمْ دَائِمًا۔ مخدومی میان سعد الدین بَرَّدَ اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ رحلت نمودند بہ ختم و دعا ممد باشند و این فقیر را نیز بہ دعائے حسنِ خاتمہ یاد دارند و حقیر را در دعائے خویش مشغول دانند۔ درین ولا شیخ عبد الصبور را بہ آن سمت مرخص

marfat.com

می نمود۔ امّا مشارٌ الیہ بیمار شد۔ اگر فرصت یافت انشاء اللہ می رسد واگرنہ شہادت
نقدِ وقت است بر متعلقانِ او ترحّم بسیار می آید۔ ترقی ہم از مقامِ سابق نمودہ امیدوارِ
فوق است وَھُوَ سُبْحَانَہٗ قَادِرٌ عَلٰی شِفَآئِہٖ وَتَرَقِّیْ دَرَجَاتِہٖ قَالَ عَزَّ قَائِلًا کَرِیْمًا
اِنَّ عَلَیْنَا لَلْھُدٰی وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی
مخدوم زادۂ شما واخوی شیخ محمد یوسف وسائر اخوان الطریق سلام خوانند۔ در باب
فقیر زادہا بہ دعوات ظہر الغیب معاون باشند از ملا فتح محمد سلام خوانند نہم رمضان ۱۱۰۵ھ تحریر یافت۔
مکتوب شصت و نہم۔ در بیان سیرِ اجمالی لطائفِ ستہ وما یناسبہا من درجات الولایات
والانبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات مع حقایق الغریبہ بہ یارے صدور یافت۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی
انسان کہ عالمِ صغیر عبارت از آن است مرکب از اجزائے عشرہ است کہ اصولِ امہات عالم
کبیر است۔ وعالمِ کبیر عبارت از مجموعِ کائنات است چہ خلق وچہ امر۔ وپنج از آن از عالمِ
خلق است کہ نفس وعناصر اربعہ باشد۔ وپنج از آن از عالمِ امر۔ چنانچہ اصول عناصر
اربعہ در عالمِ خلق موجود اند ہمچنین لطائفِ خمسہ مذکورہ در عالمِ امر کہ عبارت از فوق العرش
است وبہ لامکانیت معروف ومتحقق است وفوقِ عرش مجید وتحت اصولِ یگر اصل قلب است
لہٰذا قلب را برزخ درمیان عالمِ خلق وامر فرمودند چہ منتہی بر عالمِ خلق عرشِ مجید است
بہ این وجہ کہ عرش مجید منتہائے عالمِ خلق است ورُو بہ امر دارد۔ ازیں برزخ گفتند وفوقِ اصلِ
قلب اصل رُوح است وفوقِ آن اصل سر وفوقِ آن اصل خفی است وفوقِ آن اصلِ اخفیٰ است
چون حق جل وعلیٰ خواست کہ انسان را بہ مقتضائے حکمتِ بالغہ بہ این نوع ترکیب دہد۔ بعد
از تسویۂ قالب ہر یک از ین لطائفِ خمسہ را تعلقے وتعشقے بہ این عنصرِ جسمانی دادہ از فوق

marfat.com

العرش فرود آوردہ بہ مقامِ خاص ہریک را کہ بہ آن مقام مناسبت دارد متمکن ساخت۔
لطیفۂ قلب را درین مضغہ کہ در تہِ پستانِ چپ ہست و قلب صنوبرش خوانند جا دادہ اند۔ و
صنوبر لقبش برائے آن گویند کہ وے مانند ثمرہ صنوبر مقلوب ہست و اصل الاصل این لطیفہ
صفتِ اضافیِ حق ہست کہ عبارت از فعلِ تکوین ہست۔ کمالِ این لطیفہ آن ہست کہ در
فعلِ حق جلّ و علیٰ فانی و مستہلک گردد و بہ ہمان فعل بقا یابد۔ این زمان سالک خود را مسلوب
الفعل خواہد یافت و افعالِ خود را از دست دادہ منسوب بہ حق جلّ و علیٰ خواہد کرد و فنائے
قلب و تجلّیِ فعلی کنایہ از ہمین ہست و نشانۂ آن آنست کہ تعلقِ علمی و حبّی بغیرِ حق نماند۔
یعنی قلب مطلقاً خود را فراموش سازد بہ حدّے کہ اگر سالہا تکلف نماید یک لحظہ یادِ
ماسوا نہ تواند کرد۔ درین ہنگام چنانچہ علمِ اشیا از وے زائل شدہ محبت اشیا ہم بطریقِ
اولیٰ رخت بربستہ باشد و چون سالک بہ فنائے قلب مشرف شد داخل جماعہ اولیا
گشت۔ و این فنا بے قطع تمام دائرۂ امکان کہ عبارت از مرکزِ فرش تا عرش و از مرکزِ عرش
تا تمامی عالمِ امر باشد و بے قطع مراتب عشرہ کہ صوفیہ علیہ بیان فرمودند صورت نہ بندد
و نورِ قلب را نورِ زرد بیان فرمودند و ولایتِ این لطیفہ زیرِ قدمِ حضرتِ آدم ہست علیٰ نبینا
و علیہ الصّلوٰۃ والسلام۔ ہر کہ آدمی المشرب باشد وصول وے بہ جنابِ قدس از راہ
ہمیں لطیفہ خواہد بود مگر بہ قسر و کشش پیرِ کامل۔ و صاحبِ این مشرب را استعدادِ حصول یک
درجہ از درجاتِ پنجگانہ ولایت ہست مگر بِقَسْرٍ مِّنَ الْقَاسِرِ۔ لطیفۂ روح را چون لطف
ہست از قلب مناسب بہ راستان زیادہ بود بنابران وے را بہ جانبِ راست از سینہ
در تہ پستان جا دادہ اند و اصل الاصل این لطیفہ صفاتِ ثبوتیۂ حق ہست و یک گام
بہ حضرتِ ذات از فعل نزدیک ہست۔ سالک بعد از حصولِ فنائے این لطیفہ کہ مربوط است

marfat.com

بہ تجلّیِ صفاتی صفاتِ خود را از خود مسلوب خواہد یافت بلکہ منسوب بہ جنابِ قدس خواہد دانست
نورِ این لطیفہ نورِ سُرخ بیان فرمودند۔ ولایتِ این لطیفہ زیرِ قدم حضرت ابراہیم است علیٰ
نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہر کہ ابراہیم المشرب باشد وصولِ او بہ جنابِ قدس از راہِ ہمین
لطیفہ خواہد بود۔ بعد از قطع مراتب قلب وصاحبِ این قلب را استعداد دو درجہ از درجاتِ
پنجگانہ ولایت ہست اِلّا بِقَشْرٍ مِّنَ الْقَاسِیْ۔ لطیفۂ سِرّ کہ از روح الطف ہست وے را
نزدیک وسطِ سینہ جا دادہ اند و اصل الاصل وے شیوناتِ ذاتیہ ہست کہ گامے از صفات
بہ حضرتِ ذات نزدیک تر ہست۔ وحصول فنائے این لطیفہ بہ تجلّیِ شیوناتِ ذاتیہ خواہد بود
ونورِ این لطیفہ را نورِ سفید بیان کردہ اند و ولایتِ این لطیفہ زیرِ قدم حضرت موسیٰ علی نبینا
وعلیہ السلام۔ ہر کہ موسوی المشرب باشد وصول وے بہ جنابِ قدس از راہ ہمین لطیفہ خواہد بود۔
و بعد از قطع لطائفِ سابق۔ وصاحبِ این مرتبہ را استعدادِ حصول سہ مرتبہ ہست از مراتبِ
پنجگانۂ ولایت۔ ولطیفۂ خفی کہ از سِرّ الطف ہست مابین روح و وسطِ سینہ جا دادہ اند و اصل
الاصل این لطیفہ صفاتِ سلبیہ تنزیہیہ ہست کہ فوقِ شیوناتِ ذاتیہ اند وحصول فنائے این لطیفہ نیز
بہ ہمان صفت ہست۔ نورِ این لطیفہ را نورِ سیاہ تعیین نمودند۔ و ولایتِ این لطیفہ زیرِ قدم
حضرتِ عیسیٰ ہست علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہر کہ زیرِ قدم حضرت عیسیٰ ہست راہ وے
بہ جنابِ قدس از راہِ ہمین لطیفہ خواہد بود بعد از قطع لطائفِ سابق اِلّا بِقَشْرٍ مِّنَ
الْقَاسِیْ۔ وصاحبِ این مرتبہ را حصول چہار مرتبہ ہست از مراتبِ پنجگانۂ ولایت۔
ولطیفۂ اخفیٰ کہ الطف و اجمل لطائف عالمِ امر ہست و اقرب ہست بہ حضرتِ اطلاق وے را
در وسطِ حقیقی سینہ کہ مرکز ہست و مناسبت تمام بہ حضرتِ اجمال دارد جا دادہ اند۔ و اصل
الاصل این لطیفہ مرتبۂ السیت کہ کانَ لَیْسَ مَعَہٗ ہست میانِ مرتبۂ تنزیہی و میانِ احدیتِ مجرّدہ

marfat.com

وفنائے این لطیفہ مربوط بہ تجلّی ہمان مرتبۂ مقدّسہ است۔ ونورِ این لطیفہ را نورِ سبز بیان فرمودند۔
وولایتِ این لطیفہ زیرِ قدم حضرتِ رسالت است صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وصاحبِ
این مشرب عالی را بالذات استعدادِ حصول تمام مراتبِ ہیچگانۂ ولایت است۔ این سالک
را محمدی المشرب نامند۔ وچون این مراتبِ ہیچگانۂ ولایت طے کند تواند کہ یکے از مرادان
باشد چہ مرید را تا بہ این جا راہ نیست ترقی ازین چہ ممکن۔ وچون قدمِ توفیق در بادیہ فوق
الفوق نہد وشروع در کمالاتِ نبوت کند کہ منصبِ آن ختم است نہ کمالاتِ آن ثُمَّ یَتَرَقّٰی
اِلٰی مَرَاتِبِ حَقَائِقِ الثَّلٰثِ حَقِیْقَۃُ الصَّلٰوۃِ وَحَقِیْقَۃُ الْقُرْاٰنِ وَحَقِیْقَۃُ الْکَعْبَۃِ
ثُمَّ اِلٰی مَرْتَبَۃِ الْمَحْبُوْبِیَّۃِ وَالْمَعْبُوْدِیَّۃِ وَالْخُلَّۃِ وَالْمَلَاحَۃِ وَالصَّبَاحَۃِ وَیُمْکِنُ
اَنْ یَّرْتَقِیَ اِلٰی مَرْتَبَۃِ کَمَالَاتِ الرِّسَالَۃِ وَکَمَالَاتِ اُولُوا الْعَزْمِ بِطُفَیْلِ اَشْرَفِہِمْ
عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ ثُمَّ یَاْخُذُ الْفُیُوْضَ عَنِ الْاَحَدِیَّۃِ
الْمُجَرَّدَۃِ بِالْاِصَالَۃِ لَا یَتَوَسَّطُ بِتَوَسُّطِ الْمُرْشِدِ بَلْ یَاْتِیْ عَلَیْہِ زَمَانٌ لَا
یَجِدُ حِیْلُوْلَۃَ رَسُوْلِہٖ وَلَا نَبِیِّہٖ بَلْ یَاْخُذُ مِنْ ھُنَاکَ الْفُیُوْضَ بِلَا وَاسِطَۃٍ۔
چہ رسول ہم پیر ومرشد است واین عدمِ توسّط نہ از راہ استغناست کہ آن کفر است، بلکہ
از راہِ مناسبت وقوتِ باطن است بہ آن جناب۔ چہ ہر چہ سالک می یابد ولوے می
دہند از راہِ متابعت است۔ گو یک وقت توسّط درمیان نباشد آخر منجر بہ آن است
چنانچہ لبسا اوقات نائب وزیر از نزد سلطان بلا واسطہ جوابِ سوال می گیرد وبہ لقاے
دیدار واکرام مشرف می شود ووزیر را ازان خبر نہ بود۔ اگرچہ جہتِ نیابتِ وے این مرتبہ
باقی است اما از راہِ کمال مناسبت واعتماد راہ شاہ بلا واسطہ وزیر میسر است وچون یکے
از مرادان بتزکیہ اجزاے عالمِ خلق وتصفیہ عالمِ امر مشرف گردد کَمَا مَرَّ اِلْفاً بصدقہ

marfat.com

جیب خویش ازان اجزاے عشرہ مصفیٰ و مزکّیٰ این مضغہ را ہیأت وحدانی پیدا شود و اعجوبہ غریب بظہور آید کہ ہر کدامی ازین اجزا در صورت تنہا میسّر نہ بود چنانچہ اجزاے سکنجبین در صورت تنہائی اثرے دارند و چون ترکیب یابند ہم نامے دیگر و ہم اثرے دیگر می بخشند ھٰکَذَا فِیمَا نَحْنُ فِیہِ و براین تقدیر ہیأت مضغہ بر وجدانی حقائق و معارفے مترتب ہست کہ کار ہر ولی نیست کہ اطلاع بر آن تواند یافت تا بغیر ولی چہ رسد۔ درین مادہ مکتوبے مفصل از حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات قدسی آیات الیشان ایراد یافتہ کہ سبب تفصیل و تفریق ہست فَاطْلُبْ ھُنَاکَ اِنْ کُنْتَ طَالِبًا۔

مکتوب ہفتادم۔ در بیان وفات شیخ عبد الصبور عرف کُدن کہ در حضور پر نور رحلت نمودہ بہ احقر محرر صدور یافت۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ ازین مسکین برادر با معرفت و تمکین شیخ محمد مراد زادہ اللّٰہُ الرَّشَادَ وَالْاِرْشَادَ۔ سلام و تحیہ مطالعہ نمایند! احوال شکستہ بال موجب مزید ان محامد ذی الجلال ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَانِبِ الْقُدْسِ تَرَقِّیَاتٍ دَرَجَاتِکُمْ۔ مخدوما صلاح و تقویٰ سرشت ملّا عبد الصبور بہ رحمت حق پیوست دائم فراوان بہ دوستان رسانید۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ احوال نجیب پیدا کرد و بہ معارف خاصہ مشرف گشت۔ اما معاملہ عمر تا ہمین جا بود۔ بہ فرزندان او از فقیر دلاسا دہند ہمہ را این شربت آخر باید چشید اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احوال شریف را ہموارہ نویسان بودہ تسلّی بخش دور افتادہا باشند و بہ دعاے حسن خاتمہ این حقیر را یاد آرند و حقیر را در دعوات ظہر الغیب خویش مشغول دانند۔ دیگر در باب حصول مبلغ فقیر زادہ سعی موفور بنمودہ بر آنند کہ درین ایام برائے امر ضرور فرزندے بسیار محتاج اند و میعاد ہم گذشتہ ہست۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ برخوردار

marfat.com

بہ کمال برسد از جمیع فقیر زادہا سلام و تحیہ خوانند۔ بہ سائر اہل طریق سلام خوانند از ملا فتح محمد سلام خوانند۔

مکتوب ہفتاد و یکم ۔ در بشارت بہ حقائق آگاہ محمد جان تتنی صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اخوی حقائق آگاہی شیخ محمد جان وحدت سلام خیر انجام خوانند۔ احقر از دعائے ترقی ایشان غفلت نہ دارد۔ توقع از ان یار غریز ہمچنین است۔ روزے در باب شما متوجہ بود چنین در دل رکیند کہ اِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ نَاجٍ مِنَ النَّارِ وَالْعَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ہفتاد و دوم ۔ در جواب رقیمہ منظومہ بہ میرزا یوسف بیگ صدور یافت۔

سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ۔ اَمَّا بَعْدُ نمیقہ انیقہ رقیمہ کحل الجواہر دیدہ غم کشیدہ گردید ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

فرط تعطش دریافت سر بسر یافت برآن آورد کہ امروز زبان خامہ سیہ جامہ اظہار انتظار قدوم میامن لزوم نمودہ کلبۂ احزان را بہ گلستان گردانید و نقد قلب را بر محک صرافان دار المعانی و نقادان ممالک سخندانی عرض نماند۔ باشد کہ بر کشاد ذاتی خویش اطلاع یافتہ از انچہ حجاب چہرۂ مقصود بود روتافتہ پویان و جویان مطلب اعلیٰ و مقصد اسنیٰ گردید ع

تا بہرہ ور نہ گردد ہرگز کہ بر نہ گردد

ما خود بہ گرد دامن مردے نہ می رسیم شاید کہ گرد دامن مردے بما رسد

وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ مَخْلُوْقِ اللّٰہِ ثُمَّ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ہفتاد و سوم ۔ در بیان بشارتے بہ حقایق آگاہ مدار جہان شیخ عبد الحق صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ فضائل و کمالات پناہ

marfat.com

شیخ عبدالحق سلمہ اللہ معلوم فرمایند کہ احقر از دعوات ظہر الغیب ایشان غافل نیست از خدمت شریف نیز چنین توقع دارد۔ در باب ہمشیرہ عزیزہ والدۂ فرزندان ایشان توجہے رفتہ بود۔ دران ضمن یک عنایت خاص از جنابِ قدس دربارۂ شان مفہوم گشت دران میان نظر بر باطنِ آن برادر نیز افتاد ہم مشمول لطف خاص یافت چنانچہ در عالم مجاز سلطان وقت یک خانوادہ را بہ اختصاص تمام می نوازند و از آنِ خود ساختہ ممتاز می سازند دریاب ہر دوے شما این چنین معنیٰ از آن حضرت جل آلا بہ متصور گردید و بعضے از اخلاقِ شما را نیز درین حکم داخل یافت ھٰذَا مَا بَدَءَ لَنَا وَالْغَیْبُ عِنْدَہٗ تَعَالٰی۔ دیگر در باب قضای صلوٰۃ را کہ بر وجہ فساد آن متحقق نہ شود یا شبہ در شرائط و واجبات آن راہ نہ یافتہ بعضے علماء دران تامل دارند۔ بلکہ بہ کراہت رفتہ اند۔ اگر شبہ دران ہا پیدا آید بجاے نوافل اگر قضاے آن صلوٰۃ ادا یابد مستحسن می نماید۔ تعیینِ آن را بہ کشوف احتیاج نیست۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

مکتوب ہفتاد و چہارم

بہ قطب الاقطاب وقت اعنی حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی مدظلہ العالی در طلب تعبیر وقائع صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ بہ عرض امام زمانی قطب ربانی اطال اللہ ظلال ارشادہ می رساند۔ چند واقعہ نجیب بہ نظر در آمدہ امیدوار ہست کہ کرم فرمودہ تعبیر آن بہ قلمِ معارف رقم عنایت نمایند۔ روزے می بینم کہ با جمعے از دوستان متوجہ سفرے گشتہ ام و از خانہ رخت کشیدہ پارۂ راہ را قطع نمودہ بر چشمۂ شیرین برائے تغدی فرود آمدہ ہست۔ درین ولا یہ ملا فتح محمد خادم کہ ہم دران جا حاضر ہست۔ احقر خطاب می کنم کہ فلان مردم کدام سفر تصور نمودہ اند۔ ما را خود سفرِ آخرت پیش آمدہ ہست اینک ملائکہ

marfat.com

ہفت آسمان برائے استقبال بیرون آمدہ اند۔ دوران زمان مفہوم می شود کہ سکانِ سبع سمٰوٰت
اطباقِ نور گرفتہ بر ابوابِ اطرافِ افق برآمدہ منتظر قدومِ من اند و فیض و برکات در رنگِ
باران از افقِ اعلیٰ بر اطرافِ عالم ریزان ہست چنان کہ مقربے از مقربانِ خاص در عالمِ مجاز
بہ ملازمتِ سلطانِ عظیم الشان بشتابد و سلطان بہر اعزاز و اکرام او مقربانِ حضور را بہ انواعِ
لطائف و نفائس بہ استقبال فرستد و اہتمام تمام در تعظیم و تکریم وے فرمایند و ہم دران وقت
می گویم کہ امروز برائے من درے از آسمان کشودہ اند کہ الیٰ یومنا ہذا نہ کشودہ بودند و نامِ
آن دَرَجَۃُ الْعِنَایَۃِ ہست۔ و امورِ دیگر کہ در حقیقت متممات این معنیٰ باشد بہ نظر درآمدہ
چون بہ افاقت آمد مستعد سفرِ آخرت گشت لیکن مَرَّۃً ثَانِیَۃً چنان نمودند کہ ہنوز معاملہ
نمودن ازین دار دور ہست وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّہَا۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا
اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ ثانیاً معروض خدمتِ عالیہ می گرداند کہ روزے بَیْنَ النَّوْمِ
وَالْیَقْظَۃِ بودم۔ دیدم کہ من امامت می کنم و عقبِ من تا مشرقین ہر کہ از بنی نوعِ بشر ہست
اقتدا نمودہ ہست بعد ازان کہ لمحہ بر آن گذشت مفہوم گردید و مشاہدہ شد کہ جن نیز مانند
انس اقتدا نمودہ اند۔ بعد ازان معلوم شد کہ جمادات از اشجار و امدار و احجار و غیرہا کہ در
عرصۂ وجود آمدہ اند ہر ہمہ اقتدا نمودہ اند بعد ازان کہ ساعتے بر آن برآمد منکشف گردید کہ
ملائکہ کرام کہ سکانِ سمٰوٰت اند نیز اقتدا نمودہ۔ بعد ازان امرے دیگر کہ از جملہ متشابہات متوہم
شد واللہ اعلم بالصواب۔ ثالثاً معروض آنکہ بشے حضرت سرورِ کائنات را صلی اللہ علیہ
وسلم در منام دیدم و گویا من بہ قربے تمام در خدمت تمام سعادت حاضرم و سلام بر آن حضرت
می دہم و سر و سینۂ خود را بر اعضائے مبارک می مالم۔ درین ولا آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام
مرا یک نامۂ سُرخ طولانی عنایت می کنند و می فرمایند کہ اِقْرَأْ ہٰذَا۔ فقیر ہر چند جہد می کنم ہرگز

marfat.com

نمی تواند خواند۔ زیرا کہ آن را بزبانِ ہندی مرقوم نمودند۔ عرض نمودم کہ برادر کلان پارہ ہندی آشنائیت اگر حکم شود وے را شریک کنم۔ اجازت دادند۔ دیدم کہ برادر کلان اغنی شیخ عبید اللہ نیز حاضر آمدہ شریک مطالعہ شدند۔ اما ہر چند جہد کردیم ہیچ روان نہ شد۔ گفتم برادر خورد محمد کنتی ہم درین امر وقوفے دارد اگر حکم شود او را نیز شریک سازم اجازت شد۔ او نیز گویا حاضر ہست و آمدہ شریک شد و ہیچ کشایش نہ شد۔ چون از خورد و بزرگ عقدہ کشایش نہ شد باز التفات فرمودہ در اواخر آن مکتوب را بمن اشارہ فرمودند و برائے تعین بروے خط شکنی نمودند۔ فقیر بہ یمن ارشاد آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام یک مصراع ہندی ازان برخواندم مضمونش آنکہ اوست سبحانہ ہمراہ من چہ بیرون و چہ اندرون۔ حضرت سلامت توقع کہ ہر سہ واقعہ را تعبیر فرمایند اگرچہ بہ طریقِ اجمال در حصولِ بشارت ثلثہ چیزے فرمودند۔ اما امید وارِ تفصیل بہت۔ مخدومانہ

عنایتہات ما را کردگستاخ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مکتوب ہفتاد و پنجم۔ در طلب شیخ محمد یوسف و احقر بہ شیخ محمد یوسف کنت صدور یافتہ بود

لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اخوی صلاح آئین شیخ محمد یوسف سلام خیر انجام خوانند۔ احوال فقرا موجب حمد الٰہی ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ تَرَقِّیَاتِ دَرَجَاتِکُمْ معلوم نمایند کہ عزم احقر این ہست کہ آواخر ماہ ربیع الاول یا اوائل ربیع الثانی از عسکر برآمدہ متوجہ حضرت سرہند شود۔ اگر قصد ملاقاتِ فقرا باشد حساب نمودہ ہمانجا خواہید رسید و اگر تشریف آوردن برادر گرامی شیخ محمد مراد شد نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ وَالسَّلَام۔ ۲۹ محرم الحرام سنہ ۱۱۱۱ھ

مکتوب ہفتاد و ششم۔ در طلبِ مؤلف بزیارتِ روضہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ صدور یافتہ بود

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ برادر یجان برابر شیخ محمد مراد اَرَادَ بِہٖ خَیْرًا کَثِیْرًا

marfat.com

سلام مطالعہ نمایند۔ ازین پیش مکرر بہ آن اغر نوشتہ جات رفتہ۔ اگر توانند یکے بہ زیارت روضہ
علیہ و آشیانہ بہیہ حضرات شتابند و این مشتاق را بہرہ ور سازند و اگر نہ بر رابطہ معنویہ اکتفا
نمایند۔ لیکن در اخذ فیوض قرب ظاہری ادخل ہست۔ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْخَبَرُ
کَالْمُعَایَنَۃِ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ۔ وَالسَّلَام اخوی محمد یوسف سائر
اہل طریقہ خصوصاً برخورداران آن برادر سلام خیر انجام خوانند و از والدہ معنویہ اخوان تحیات خوانند
مکتوب ہفتادو ہفتم۔ در بشارات عالیہ مختصہ نادرہ در حق مؤلف و بیان احوال فرزندان و
یاران طریقہ مع اعطاے خرقہ متبرکہ مصحوب شیخ محمد یوسف بہ احقر العباد صدور یافت۔

بِاسْمِہٖ سُبْحَانَہٗ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ
الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّحِیَّۃُ۔ اَمَّا بَعْدُ صحیفہ شریفہ اخوی اکرمی شیخ محمد مراد
زادہ اللہ الرشاد وصول یافتہ بر استقامتِ حال و حصولِ مقامات اہلِ کمال اطلاع بخشید
و لذاتِ معنویہ ارزانی داد ع اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی۔

ہم برین مرضیہ احبہ محبہ را یاد و شاد می نمودہ باشند و آنکہ باوجود حصول مقامات سنیہ و حالات
علیہ از راہ دید قصور نا امیدی را کار فرمودہ اند و بشارات حضرات رابکے محو نمودہ در تشویش
افتادند باید کہ پلۂ رجا را غالب داشتہ بہ ترویج طریقہ علیہ کوشند و طلبہ را مطابق مشائخ کرام
تربیت فرمایند ترقی شما را ما از اینجا مطالعہ می نمائیم۔ خاطر جمع نمودہ بہ وظائف بندگی پردازند۔
زیرا کہ این دار دار العمل ہست دار الجزا و پذیرا ہست مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ
اللّٰہِ لَاٰتٍ نص قاطع ہست۔ آرے بعضے از برگزیدگان باشند کہ دنیاے آنہا را حکم آخرت
باشد اینجا بہ آنہا معاملہ فرمایند کہ دیگران را دران جا وعدہ نمودہ باشد وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ
بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ بکرم اللہ تبعیت و وراثت بہ این

marfat.com

مقام بزرگ و بمقاماتِ خاصّہ احمدیّہ علیّہ مکرّم گشتہ مع ذٰلک اگر دقیقہ از دقائق ماندہ باشد
راہِ ترقی مسدود نیست حسبِ رابطہ معنویہ و جذبہ باطنیہ امید بہت کہ چیزے فروگذاشت نہ خواہید
کرد۔ اگرچہ صحبتِ صوریہ در تحصیل چنین امور مؤثر تر است۔ اما موانع ظاہری عذر خواہ جماعت
مشتاقان است لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔ حق سبحانہ قادر است کہ بعد صوری را
مانعِ قربِ معنوی نہ سازد و ہجرِ ظاہری را حجابِ وصالِ باطن نہ گرداند وَھٰذَا اَرْجُوْا مِنَ
اللّٰہِ الْعَزِیْزِ فِیْ حَقِّکُمْ دیگر اخوی اعزّی شیخ محمد یوسف درین نوبت فوائد جلیلہ اخذ نمودہ۔
و بہ ترقیِ معتبرہ مشرف گشتہ در ولایتِ احمدی کہ حقیقت الحقائق است خیلے ترقی کردہ آن حقیقت
باوجود مرکزیت وسعتِ بے چونی از حد زیادہ دارد۔ آنجا امتیاز تمام پیدا کردہ واز مقامِ
صباحت بلکہ از ملاحت ہم بہرہ وافر گشتہ واز مقطعاتِ قرآنی نیز نصیبے یافتہ درین ہر سہ مقامات
رویت شما ظاہر می شود وَاللّٰہُ یَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّھَا۔ در باب فرزندانِ شما توجہے
رفتہ شیخ محمد ولی را داخلِ ولایت صغریٰ و بہ فنائے قلب معرز شناختہ و شیخ عبد الرشید را قربِ
فنائے قلب دیدہ۔ اگر مقید شود امید بہت کہ زود در انجا سر کشد۔ والدہ ایشان بتوفیق ظاہر
شد و با شما معیتِ باطنی مفہوم می شود بہ کثرت کلمۂ طیبہ دلالتش فرمایند و بشارت فنائے
قلب دربارہ محمد ہاشم صحیح است و ہمچنین در باب شیخ اسمٰعیل کہ وصولِ او در ولایتِ صغریٰ
از نصف دائرہ تجاوز نمودہ باشد و محمد صالح داخل اہلِ فنائے قلب مفہوم شد و صادق را
کہ ہم دران ولایت بر تقیدِ مراقبہ و کثرت نفی و اثبات تحریص نمایند وَالْغَیْبُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ
الْکِرَامِ۔ مرتع کہ چندگاہ رفیقِ احقر می بود و در آوانِ متبرکہ در مواضعِ معظمہ مشرف شدہ
بہ شما مرسل شد بپوشند و موجبِ ترقی شناسند واز والدۂ معنویہ برادران و نورِ چشمان

marfat.com

دعوات و تحیات خوانند۔ سوغاتہائے شمار سید قبول باد۔ از شیخ خلیل الرحمٰن سلام خیر انجام مطالعہ نمایند بتحریر ۱۱۱۲ھ شوال ۱۱۱۳ھ۔ از فدوی خاک پائے رحمت اللہ عرض تسلیمات بدرجۂ عالی قبول باد

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم ۔ در تعارف میرزا محمد اشرف بمؤلف نوشتہ است

هُوَ مِنْ مَحَامِدِہٖ۔ اَمَّا بعد۔ تحیہ و سلام احقر الانام بہ اخوی اعزی صاحب السعادت و الکرامت شیخ محمد مراد اَرَ اَدَ اللّٰہُ کَمَالًا وَّ اِکْمَالًا موصول باد۔ احوال شکستہ بال موجب ہزاران سپاس الٰہ الناس ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ قُدْسِہٖ تَرَقِّیَاتِ دَرَجَاتِکُمْ دریں ولا اقبال منزلت میرزا محمد اشرف کہ از قدیم ہم طریقہ این مسکین اند و بہ اخلاص تمام موصوف اند۔ آن جامی رسند۔ باید کہ طرح مواصلت درمیان آرند۔ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَالسَّلَامُ اخوی شیخ محمد یوسف مع اخوان صغار و سائر اہل سلسلہ علیہ سلام خیر انجام خوانند۔

مکتوب ہفتاد و نہم ۔ در وعظ و نصیحت بہ مریدزادہا محمد ولی اللہ و عبد الرشید نوشتہ است۔

هُوَ۔ لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اَمَّا بعد۔ مکتوب مرغوب برخورداران جان پیوند شیخ محمد ولی اللہ و شیخ عبد الرشید وصول یافتہ مسرت تازہ از زانی داد زَادَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ شَوْقًا وَّوَجْدًا وَّرُشْدًا وَّاِرْشَادًا اغرہ من جوانی غنیمت ہست تا توانند اوقات عزیز را بہ عزیز ترین اشیا صرف نمایند و جواہر نفیسہ را در رنگ طفلان بہ جو و مویز رائگان نہ دہند۔ ارض استعداد شما بسیار عالی ظاہر می شود مبادا معطل دارند یا تخم فاسد اندازند وَذٰلِکَ اَشَدُّ مَضَرَّۃً مِّنَ الْاَوَّلِ۔ اَرْشَدَکُمَا اللّٰہُ اِلَی الْخَیْرِ شَادٍ وَاَوْصَلَکُمَا مُرَادَ الْمُرَادِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ وَاز فقیر زادہا سلام۔

مکتوب ہشتادم ۔ در بیان بعضے احوال بہ مؤلف صدور یافت۔

marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَمَّا بعد۔ تحیہ وسلام احقر الانام باخ اعز اکرم شیخ محمد مراد زَادَہُ اللّٰہُ بِہِ الْخَیْرَ الْاَعْلٰی وَالْمَقَامَاتِ الْاَسْنٰی۔ موصول باد احوال شکستہ بال خیر منوال است۔ وَنَسْأَلُ اللّٰہَ تَرَقِّیَ دَرَجَاتِکُمْ۔ وَاسْتِقَامَتِکُمْ وَحُصُوْلَ جَمِیْعِ مَارِبِکُمْ۔ جواب مکتوب را می خواستم۔ اما حامل رقیمہ بسیار مستعجل بود۔ انشاء اللہ عنقریب خواہد رسید۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ نور چشمی محمد ولی اللہ سلام خیر انجام جواب مکتوبکم۔ اخوی محمد یوسف سلام خوانند و یاران طریقہ کلہم اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ۔ جناب خلیل الرحمانی سلام می رسانند۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب ہشتاد و یکم۔ بہ کمینہ مؤلف صدور یافت

اَلْوَحْدَۃُ لِلّٰہِ برادر یگانہ برابر شیخ محمد مراد زَادَہُ اللّٰہُ کَمَالًا وَّاِکْمَالًا از بین مسکین سلام خیر انجام مطالعہ نمایند آہ صد آہ از بے نہایتی این راہ بہر حال افتان و خیزان درین بادیہ باوجود رمق ساعتے باید بود۔ زیادہ زیادہ ہست۔ دیگر جواب مکاتیب گرامی و فرزندی می خواست کہ بخوبی بسیار اما حالِ رقیمہ شیخ عزیز اللہ کہ از زمرہ دوستان خاص خاندان حضرات ہست و امید وار لطف و اعانت بزرگان مستعجل بود اکتفا بمرقومہ قدر افتاد۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ فرزندان گرامی و دوستان سامی شیخ محمد یوسف وغیرہ سلام خوانند از فقیر ابو حنیفہ و محمد تقی و از میان محمد ہادی جیو نیز سلام خوانند۔ از رفتہ ہای خاص رحمۃ اللہ عرض سلام و تحیہ تمام قبول نمایند۔

مکتوب ہشتاد و دوم۔ در حضور طلبی بہ فرزندی عبد الرشید صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ لِلّٰہِ الصَّمَدِ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ مکتوب مرغوب برخوردار احسن الاطوار کمالات شعار محمد رشید اَرْشَدَہُ اللّٰہُ وصول یافتہ بر مطالب آگاہ مساحت عذ نار سید ن خوشی

marfat.com

بایں دیار مرقوم نمودہ بودند مفہوم شد۔ احقر ہم مشتاق لقائے شماست اما اختیار بدست کردگار ہست الٰہی بہ طریق احسن میسر باد وَاَجَرَکُمُ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ فِیْ مُصِیْبَتِکُمْ وَزَادَکُمْ رُشْدًا وَّارْشَادًا من بعد اگر تواند غرض ایں جانب نمایند قطع باقی مراتب درجات احمدیہ علیہ نمایند ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ از والدہ معنویہ اخوان و اخوات دعوات برسد از سائر اہل طریقہ دعوات خوانند ازیں جا بہ والد ماجد خویش سلام اشتیاق انجام رسانند بہ اخوان ارباب طریق سلام رسانند۔

مکتوب ہشتاد و سوم۔ در دعوات بہ احقر مؤلف صدور یافت۔

لِلّٰہِ الْوَحْدَۃُ ۔ اَمَّا بَعْدُ اخوی اعزی شیخ محمد مراد ارادہ اللہ مَا اَرَادَ لِلْمُقَرَّبِیْنَ الْکِبَارِ سلام خیر انجام خوانند احوال شکستہ بال خیر مآل ہست۔ اَلْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ قُدْسِہٖ کَرَامَتُکُمْ وَاسْتِقَامَتُکُمْ وَقُرَّۃُ عَیْنِکُمْ فِیْ شَاْنِ اَوْلَادِکُمْ وَاَحْفَادِکُمْ وَاَصْحَابِکُمْ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ از فقیر زادہا مع والدہ شان دعوات خوانند اعزی شیخ ولی اللہ مع برادر و اہل ارادت و منتسبان فی اَمَانِ اللّٰہ اخوی شیخ محمد یوسف و ہمہ ارباب طریقہ سلام خیر انجام خوانند از ملا رحمت اللہ اشتیاق تمام۔ بتاریخ ۲۱ شہر شوال سنہ ۱۱۱۴ھ۔

مکتوب ہشتاد و چہارم۔ ایضاً بہ مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ تحیہ و سلام احقر الانام بایں اعز اکرم شیخ محمد مراد اَرَادَ اللّٰہُ بِہِ الْخَیْرَ الْاَعْلٰی وَالْمَقَامَاتِ الْاَسْنٰی موصول باد احوال شکستہ بال خیر مآل است وَنَسْئَلُ اللّٰہَ تَرَقِّیَ دَرَجَاتِکُمْ وَاسْتِقَامَتِکُمْ وَحُصُوْلَ جَمِیْعِ مَا بِہٖ رَاْیُکُمْ۔ جواب مکتوب رای خواستہ۔ اما حال رقعہ بسبار مستعجل بود انشاء اللہ عنقریب خواہد رسید والسلام علی سَیِّدِ الْاَنَامِ

marfat.com

نور حشمی محمد ولی اللہ سلام خیر انجام جواب مکتوبکم اخوی محمد یوسف سلام خوانند و یارانِ طریقہ کلہم احسن اللہ الیہم اجمعین آمین۔ جناب خلیل الرحمانی سلام می رسانند۔ ۳۰ ذی قعدہ۔ مکتوب ہشتاد و پنجم۔ در جواب سوالات بہ میان شیخ محمد دہلوی صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حَامِدًا لِلّٰہِ وَمُصَلِّیًا عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہٖ۔

اَمَّا بَعْدُ۔ از حقیر عبد الاحد ہَدَاہُ الصَّمَدُ بہ میان شیخ محمد ارشدہُ اللہ الارشد استفسار نمودند کہ اول ارادت از کجا جنبید آخر بہ کجا رسید۔ گویندہ کن کیست و شنوندہ خطاب الی آخرہ۔ الجواب: اول ارادت از حضرتِ لاہوت کہ آن را مرتبۂ ذات خوانند از خانۂ کمون بعرصۂ بروز ظہور فرمود و آخر بہ مرتبۂ ناسوت کہ آن را مرتبۂ تقیدات نامند کشید کُن عبارت از ہمین مرآت است۔ و مخاطب این امر جلیل القدر صورِ اشیاء است کہ در خزینۂ علم مندمج بودند و آن صور علمیہ بجہت تعلق از عدم مطلق تمیز یافتہ قابلِ خطاب گشتند اے عزیز در حقیقت چنان کہ گویندۂ کن اوست شنوندۂ این خطاب ہم اوست جز رد مدغیر از تنبیہ بلیش نیست، ؎

جائی معاد و مبدء ما وحدت است و بس ما در میانہ کثرت موہوم و السلام

روشن تر بشنو اصلِ کائنات صفاتِ حقیقتِ الٰہیہ است و مرتبۂ امکان با سرہا در براہ ظلال مرتبۂ وجوب است۔ تعالی آنچہ در اینجا نمودہ است از شبح و مثال آن عالم اسرار است دہر خیر و کمال کہ درین نشاۃ موجود است مستعار و مستفاد از ملک و دود است۔ ممکن بے چارہ غیر از تحمل امانت کارے دیگر نہ کردہ است و جز آئینہ داری جمال واجب امرے از و بہ ظہور نیامدہ۔ درین صورت اگر او را معدوم خوانیم شاید و اگر موجود دانیم ہم توانند۔ و اگر ہمہ اوست گوئیم جا دارد و اگر ہمہ از وست گنجایش دارد وَھُوَ الْاَوْلٰی

marfat.com

وَالْاَنْسَبُ لِاَنَّ الْوَحْدَةَ حَقِیْقَةٌ وَالْکَثْرَةَ مَجَازٌ یَنْفِی۔ اے عزیز تا کس از ہستیِ خود صاف و پاک بیرون بر نیاید بہ حقیقتِ این معاملہ پے نبرد واز گردابِ بُعد بہ ساحلِ قرب سر نہ برآرد۔ بہ بیانِ این ماجرا بہ طریقِ تمثیل درین چند بیت آوردہ شدہ است

ابیات۔ ؎

کس از خود چون الف بیرون نہد پا — خدا گردد خدا گردد ہویدا!
حلول و اتحاد آن جا نہ دانی — کہ آن اتحاد باشد نزد دانا۔
کجا چون را بہ بے چون راہ باشد — تعالی اللہ تعالی اللہ تعالے
دریغا اے جوان ننگ است غماض — بیا تا سر کنم زان سرّ افشا
ولے در پردہ گویم راز پنہاں — بہ انگشتِ کنایت سازم ایما
الف از نقطہ این جا لاف بیمود — وگرنہ در حقیقت ہست یکتا
تعدد در نقط باشد وگرنہ — الف را اندر انجا نیست ماوا
الف اصلِ نقط باشد اگر چند — ز نقطہ نیست نامی اندران جا
الف از وحدتِ خود بر نیاید — نہ گردد بر نخِ کثرت ہویدا
ز کثرت اندرو نام و نشان نیست — تعین را دران جا نیست ماوا
ولیکن نقطہ شد آئینہ دارش — بصد آئین الف بنمود آنجا
دران آئینہ منکر گشتہ زان یک — ہزار اندر ہزاران آشکارا
نہ گوئی نقطہ صفر خالی آمد — کہ او خود از الف گردید برپا
چو گردیدہ تہی از خویش نقطہ — درو رنگِ الف گشتہ ہویدا
اگرچہ اصل ہر رنگ ہست آن رنگ — ولے رہ نیست آن جا رنگہا را

marfat.com

بجز بے رنگی آن جا رنگ نبود — شد این نیرنگها از آئینہ پیدا
ز آئینہ شد این اشکال و الوان — طویل و ناقص و خضرا و حمرا
درین دفتر بغیر از یک الف نیست — کنم بر تو عیان زین سر دو الا
اگر با یا بود تا یا بود تا — ازان جا تا بہ یا بنگر تماشا
ہمان خط الف باشد بہ ہر نوع — مدوّر یا مقوّس یا مسوّی
مقوس گر کنی زاید ازان نون — مدوّر گر کنی زاید ازاں ہا
اگرچہ بے الف یک شکل و خط نیست — الف زین شکل و خط آمد معرّا
ازان یک حرف زیبا اندرین لوح — بسے معنائے رنگین گشتہ پیدا
بہ کوے وحدت از کثرت گذر کن — ز تن تن زن بگو از جان جانہا

فضل بالخیر۔ این جا کوتہ اندیشی خطا نہ کند و کثرت را محض منحوت خیال تصور نہ کند و ازین تخیل پا از ورطۂ شریعت کشیدہ بہ ہلاکت خسارت سرمدی مبتلا نہ گردد۔ زیرا کہ مجازی بودن این مرتبہ نسبت بہ مرتبۂ وجوب است و موہوم بودن او بمقابلہ آنجناب مقدس است۔ وَإِلَّا فَحَقَائِقُ الْأَشْيَاءِ وَمُعَامَلَةُ الْأُخْرَوِيَّةِ مِنَ الْإِنْعَامِ الْأَبَدِيِّ وَالْإِيلَامِ السَّرْمَدِيِّ عَلَيْهَا مَنُوطَةٌ۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ لسرہ السامی فرمودہ اند کہ موہوم بودن عالم نہ بآن معنی است کہ وجود نمود این در وہم و خیال است و بس بلکہ بآن معنی است کہ خلق این عالم در مرتبۂ وہم شدہ و ہم دران عالم تقرر و ثبات پیدا کردہ است بحیثیتے کہ از ارتفاع وہم و ایہان مرتفع نہ شود۔ و از انتفائے تخیل متخیلان منتفی نہ گردد۔ زیرا کہ ارادۂ فاعل حقیقی و حکم مطلق بآن تعلق گرفتہ است۔ و آن نسبت محض را بہ قدرت کاملہ ہست محض ساختہ و آثار و لوازم وجود

marfat.com

زجودِ مطلق بروے جاری ساختہ ومعاملہ ابدی از ثواب وعقاب بر منوط فرمودہ است صُنْعَ اللّٰہِ الَّذِیْ اَتْقَنَ کُلَّ شَیْءٍ ۔ ولیکن ہذا آخر المکتوب ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مکتوب ہشتاد و ششم در بیان حقایق ومعارفِ الٰہی کہ از قبیل مَالَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ غالباً بخدمت حقایق سرشت میاں محمد رضا دہلوی مرسول بود۔

[در نسخہ خطی تقریباً دہ سطور سرنامہ و آغاز مکتوب و ابتدائے مضمون اینچنین خالی گذاشتہ شدہ است و از سیاق بیانے وافر محذوف معلوم می شود ۔ چونکہ مکتوب ہذا مشتمل بر حقایق و اسرار غامضہ است ۔ شاید حصّہ محذوفہ از خوفِ فتنہ قابلِ استتار داشتہ شد ۔ یا بمطابق مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ در بیان آوردن گنجایش نہ داشت ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ (عبد اللہ جان)]

..... بر آن متصور نباشد محال است فَمَا خُوْذٌ مِنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَمِنْ قَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّکُمْ لَنْ تَسْتَطِیْعُوْا اَنْ تُغْلِبُوْا ھٰذَا الدِّیْنَ تَوْلُکُمْ فِیْ سَیْرِ الصِّفَاتِ ۔ وَاَمَّا بَعْدَ الْوُصُوْلِ اِلٰی حَضْرَتِ الذَّاتِ فَتَصَوُّرُ الْفَوْقِ مُحَالٌ تِلْکَ الْوُصُوْلُ اِلٰی حَضْرَۃِ الذَّاتِ بَعْدَ انْقِطَاعِ سَیْرِ الصِّفَاتِ بِالْاِجْمَالِ فَمُمْکِنٌ بَلْ وَاقِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَالتَّرَقِّیْ مِنْہُ اِلَی الْفَوْقِ مُحَالٌ عَقْلًا وَّنَقْلًا فَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ وَاَمَّا الْاِحَاطَۃُ نُکْتَۃٌ فَکَذٰلِکَ مُحَالٌ فَاتَّہٗ وَاِنْ کَانَ الْبَسِیْطُ مِنْ کُلِّ بَسِیْطٍ اَوْسَعُ مِنْ کُلِّ وَسِیْعٍ بَلْ غَیْرُ مُتَنَاہٍ فَالسَّیْرُ الْوَاقِعُ فِیْہِ الْمُسَمّٰی عِنْدَ الْمُحَقِّقِیْنَ بِالسَّیْرِ فِی اللّٰہِ اَیْضًا غَیْرُ مُتَنَاہٍ وَالْقِطْعَۃُ

شَرِبْتُ الْحُبَّ کَاْسًا بَعْدَ کَاْسٍ فَمَا نَفِدَ الشَّرَابُ وَمَا رَوَیْتُ

marfat.com

ع ۔ بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی

قَالَ صَاحِبُ الْعُرُوْفِ وَالْقَوْلُ بِالْاَصْلَحِ يُوْجِبُ نِهَايَةَ الْقُدْرَةِ وَتَنْقِيْدُنَا فِي الْخَزَائِنِ وَتَقْجِيْرُ اللّٰهِ جَلَّ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ اِذَا فَعَلَ بِهِمْ غَايَةَ الصَّلَاحِ فَلَيْسَ وَرَاءَ الْغَايَةِ شَيْءٌ فَلَوْ اَرَادَ اَنْ يَّزِيْدَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ صَلَاحًا لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ وَلَمْ يَجِدِ الَّذِيْ يَعْدَ اِعْطَائِهِمْ مَا يُعْطِيْهِمْ فَمَا يُصْلِحُ لَهُمْ تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۔ اِنْتَهٰى ۔ وَلْيُعْلَمْ اَنَّ التَّرَقِّيَ فِي الْمَقَامِ شَيْءٌ اٰخَرُ وَمَا نَحْنُ بِصَدَدِهٖ مَمْنُوْعٌ وَفِيْ وَاقِعٍ فَلَوْلَاهُ لَمَّا كَانَ بَيْنَ الْوَاصِلَيْنِ اِلَى الذَّاتِ تَفَاوُتٌ وَكَانُوْا مُتَسَاوِيْنَ فِي الْقُرْبِ وَكَانُوْا مَحْبُوْسِيْنَ فِيْ مَقَامٍ وَاحِدٍ وَكُلُّ ذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِنْ قِيْلَ لَا نُسَلِّمُ اَنَّ التَّفَاوُتَ بَيْنَهُمْ بِهٰذَا الْوَجْهِ بَلْ بِوَجْهٍ اٰخَرَ قُلْنَا بَعْدَ التَّسْلِيْمِ فَذٰلِكَ جَوَابُنَا فِيْ مَنْعِ تَصَوُّرِ الْفَرْقِ اَيُّهَا الْعَارِفُ بِاللّٰهِ لَيْسَ التَّرَقِّيْ وَالتَّفَوُّقُ مِنَ الْعَتَبَةِ اِلَى الْبَيْتِ وَمِنْهُ اِلَى السَّطْحِ وَلَيْسَ الْمُرَادُ بِالسَّيْرِ وَالسُّلُوْكِ الْحَرَكَةُ الْاٰتِيَةُ بَلْ شَيْءٌ وَجْدَانِيٌّ غَيْرُ بَيَانِيٍّ مَنْ لَّمْ يَذُقْ لَمْ يَدْرِ وَاَقْرَبُ مَا يُقَالُ فِيْ رَسْمِهٖ اَنَّهٗ حَرَكَةٌ كَيْفِيَّةٌ وَانْتِقَالٌ عِلْمِيٌّ مِّنْ حَقِيْقَةٍ اِلٰى حَقِيْقَةٍ هٰذَا بِالنَّظَرِ اِلٰى مَرْتَبَةِ الصِّفَاتِ وَاَمَّا بِالنَّظَرِ اِلٰى مَرْتَبَةِ الذَّاتِ فَهُوَ عِبَارَةٌ عَنِ ازْدِيَادِ الْمَعْرِفَةِ وَالْاِنْكِشَافِ وَنُفُوْذِ النَّظَرِ اِلٰى اَبْطَنِ الْبُطُوْنِ كَمَا يَشْهَدُ بِهِ الْكَشْفُ الصَّحِيْحُ هٰذَا حَقِيْقَةُ الْاَمْرِ عِنْدَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ تَعَالٰى قَوْلُنَا مِثْلُ الرُّؤْيَةِ الْاُخْرَوِيَّةِ نُؤْمِنُ بِهَا وَلَا نَشْتَغِلُ بِكَيْفِيَّتِهَا ۔ قَوْلُكُمْ هٰذَا صَرِيْحٌ فِي الْكَيْفِيَّةِ لِلرُّؤْيَةِ وَلَيَسْتَلْزِمُ الْمُتَنَبَّهُ لِلْوُصُوْلِ وَكِلَاهُمَا بِلَا كَيْفٍ قُلْنَا بَلْ مُصَرِّحٌ بِعَدَمِ الْكَيْفِيَّةِ وَكَثِيْرًا مِّمَّا

marfat.com

يَقَعُ مِثْلَ هٰذَا التَّسَامُحِ فِي الْعِبَارَاتِ وَالسِّيَاقِ وَالسِّيَاقِ شَاهِدُ عَدْلٍ
لِلْمُدَّعِيِّ قَالَ بَعْضُ الْكُبَرَاءِ فِي حَقِّ ذَاتِهِ تَعَالٰى اَنَّهٗ مَجْهُوْلُ الْكَيْفِيَّةِ اَیْ
لَا كَيْفِيَّةَ لَهَا ثُمَّ التَّنْبِيْهُ فِي بَعْضِ الْاُمُوْرِ لَا يَسْتَلْزِمُ الْمِثْلِيَّةَ كَمَا بَيَّنُوْا
فِي الْبَيَانِ وَبَعْدَ التَّسْلِيْمِ فَكَوْنُ اَمْرَيْنِ غَيْرَ مُتَكَيِّفَيْنِ مُمَاثِلَيْنِ غَيْرُ مُسْتَلْزِمٍ
لِلْكَيْفِيَّةِ كَمَا فِي جَمِيْعِ صِفَاتِهٖ تَعَالٰى قَوْلُنَا از اسم ورسم بگذشتہ قبلہ توجہ تنزیہ
مطلق وغیب صرف باید ساخت اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْهِمَمِ قَوْلُكُمُ التَّوَجُّهُ
نِسْبَةٌ بَيْنَ الْمُتَوَجِّهِ وَالْمُتَوَجَّهِ اِلَيْهِ فَلَفْظُ التَّوَجُّهِ اِسْمٌ وَذَاتُ الْمُتَوَجِّهِ
رَسْمٌ فَلَا يُمْكِنُ التَّوَجُّهُ مُطْلَقًا قُلْنَا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. اَيُّهَا
الْعَارِفُ فَاِذًا اَلسَّدُّ بَابُ الْمَعْرِفَةِ وَالْوِلَايَةِ فَاِنَّهَا لَا تَحْصُلُ اِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ
وَالنِّسْيَانِ عَنْ جَمِيْعِ مَا لُسُمِّيَ بِمَا سِوَاهُ فَلَوْلَاهُ لَمَا حَصَلَتِ الْمَعْرِفَةُ وَلَمَا تَيَسَّرَ
الْوُصُوْلُ اِلَى الْحَقِيْقَةِ كَمَا نَطَقَتْ بِهِ اَلْسِنَةُ الْقَوْمِ الْكَافَّةِ ؎

هیچ کس را تا نہ گردد او فنا نیست راہ در بارگاہِ کبریا

وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ قَوْلُ صَاحِبِ النُّزْهَةِ ؎

گویند عنانِ خود چہ تابی گم شو کہ چو گم شوی بیابی

جواب ؎ این نکتہ نمود ناصوابم چون گم شوم آن گہے چہ یابم
یابندہ اگر کسے دگر خاست از گم شدنم لیس او چہ می خواست

قَالَ هٰذَا مِنْ جِنْسِ تَدْقِيْقَاتِ الْفَلَاسِفَةِ وَلَيْسَ مِنَ الْمَعَارِفِ فِي شَيْءٍ
وَلَا يَنْبَغِيْ لِلسَّالِكِ اَنْ يَقُوْلَ بِهٖ وَلَوْ تَرٰى اَنَّ الْمُحَقِّقِيْنَ كَيْفَ اَخَذُوْهُ
وَكَيْفَ طَعَنُوْهُ وَرَدُّوْهُ عَلَيْهِ وَاَجَابُوْا عَنْهُ بِاَجْوِبَةٍ شَافِيَةٍ كَافِيَةٍ مَعَ

marfat.com

كَوْنِ الْكَلَامِ بَعْدَ التَّكْلِيفِ قَابِلًا لِلتَّاوِيلِ وَنَحْنُ بِمَعْزِلٍ عَنِ التَّفْصِيلِ وَلٰكِنْ
نَذْكُرُ مِنْ كَلَامِ قُدْوَةِ الْمَعَارِفِ الْكَامِلِ خُوَاجَهِ اَحْرَارٍ نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهٗ مَا
يُفِيْدُ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ قَالَ قَدَّسَ سِرَّهٗ وَبَعْدَ تَحَقُّقِ فَنَاءِ ذَاتِ السَّالِكِ وَصِفَاتِهٖ
اَنْ رَقَّاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَاَوْصَلَهٗ اِلَى الْبَقَاءِ يَهَبُ لَهٗ نُوْرًا مِنْ عِنْدِهٖ فَيُشَاهِدُ
بِهٖ فَاِنَّهٗ لَا مُشَاهَدَةَ لَهٗ غَيْرُهٗ تَعَالٰى شَانُهٗ ثُمَّ لِيُعْلَمَ اَنَّ خِلَافَ الْاِضَافَاتِ
وَالْاِعْتِبَارَاتِ الثَّابِتَةِ لِلذَّاتِ لَازِمٌ لِمُتَوَجِّهِ الذَّاتِ تَعَالٰى كَمَا تَقَرَّرَ وَاَنْتُمْ
اَيْضًا اَثْرْتُمْ اِلٰى ذٰلِكَ فَكَيْفَ حَذَفْتَ اِسْمَهٗ وَرَسْمَهٗ وَحَذَفْتَ اِعْتِبَارَاتِ نَفْسِهٖ
قَوْلُكُمُ التَّنْزِيْهُ وَاِنْ كَانَ اَقْرَبُ الْمَقَامَاتِ اِلَى الذَّاتِ فَهُوَ مَقَامٌ وَلَيْسَ فِي
الْحَقِيْقَةِ مُقِيْمٌ وَلَا مَقَامٌ قُلْنَا لَعَلَّ الْمُرَادَ بِالْحَقِيْقَةِ هُنَا مَرْتَبَةُ الذَّاتِ الْبَحْتِ
وَلَا مَعْنٰى لِنَفْسِهٖ عَنْهُ سُبْحَانَهٗ فَهٰذَا لُطْفٌ وَعِنَايَةٌ اِلَيْنَا وَرُجُوْعٌ اِلْتِفَاتٌ
بِالْاٰخِرَةِ اِلٰى قَوْلِنَا بَلْ اِلٰى قَوْلِ الْمُحَقِّقِيْنَ كَافَّةً وَهُوَ اَنَّ كُنْهَ الذَّاتِ
بَرِيْءٌ عَنِ الْاِدْرَاكِ وَمُعَرًّى عَنِ الْاِضَافَاتِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ فَلَا يُشَارُ بِاِشَارَةٍ
وَلَا يُعَبَّرُ بِعِبَارَةٍ ؎

دراگندہ دف این آوازہ از دوست کز دبر دست دف کوبان بود پوست

قَالَ اَصْدَقُ الصَّادِقِيْنَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا
يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ قَالَ ذُوالنُّوْنَ اَلتَّفَكُّرُ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ جَهْلٌ وَالْاِشَارَةُ
اِلَيْهِ شِرْكٌ وَحَقِيْقَةُ الْمَعْرِفَةِ حَيْرَةٌ ۔ قطعه ؎

آفاق روشن و مہر تابان پدید نیست پُر شور عالمے و نمکدان پدید نیست
از مہر تا بذرہ و از قطرہ تا محیط چون گوے در تردد و چوگان پدید نیست

marfat.com

قَالَ حُسَيْنُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَدَّسَ سِرَّهٗ لَمْ يَسْبِقْهُ قَبْلُ وَلَا يَقْطَعُهُ بَعْدُ وَ
لَا يُصَادِرُهٗ مِنْ وَلَا يُوَافِقُهٗ عَنْ وَلَا يُلَاصِقُهٗ اِلٰى وَلَا يَحِلُّهٗ فِىْ وَلَا يُوَامِرُهٗ
اَنْ وَلَا يَظِلُّهٗ فَوْقَ وَلَا يُقِلُّهٗ تَحْتَ وَلَا يُقَابِلُهٗ حَذَاءَ وَلَا يُزَاحِمُهٗ عِنْدَ وَلَا
يَأْخُذُهٗ خَلْفَ وَلَا يَحُدُّهٗ اَمَامَ وَلَا يُظْهِرُهٗ قَبْلُ وَلَا يُفْنِيْهِ بَعْدُ وَلَا يَجْمَعُهٗ
كُلٌّ وَلَا يُوْجِدُهٗ كَانَ وَلَا يَفْقِدُهٗ لَيْسَ تَقَدُّمُ الْحَادِثِ قِدَمٌ وَلِلْعَدَمِ
وُجُوْدُهٗ لَيْسَ لِذَاتِهٖ تَكْلِيْفٌ وَلَا بِفِعْلِهٖ تَكَلُّفٌ وَقَالَ الْكَلَابَادِىْ عَنْ بَعْضِ
الْاَكَابِرِ عَرَفَ الْخَلْقُ بِاللّٰهِ اَشَدُّهُمْ تَحَيُّرًا فِيْهِ قَالَ اِبْنُ الْعَرَبِىِّ قَدَّسَ
سِرَّهٗ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنْ مِّنْ شَىْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ اَنَّ الضَّمِيْرَ رَاجِعٌ اِلَى
الشَّىْءِ بِاَنَّ تَسْبِيْحَ اَحَدٍ لَا يَصِلُ اِلٰى جَنَابِ قُدْسِهٖ تَعَالٰى وَقَالَ الْقُوْنَوِىْ
قَدَّسَ سِرَّهٗ اَنَّ الْحَقَّ مِنْ حَيْثُ اِطْلَاقِهٖ وَلَا يَصْلُحُ اَنْ تَحْكُمَ عَلَيْهِ اَوْ
يَعْرِفُ بِوَصْفٍ اَوْ يُضَافُ اِلَيْهِ بِاِضَافَةٍ قَالَ الْمَوْلَوِىْ قَدَّسَ سِرَّهٗ ؎

حق منزّه هست از هر اسم و نام — تو چه می جفتی بهر اسم اے غلام
هر چه گویم عشق را شرح و بیان — چون بعشق آیم خجل باشم ازان

قَالَ صَاحِبُ گلشن راز ؎

بُوَد اندیشه اندر ذات باطل — محالِ محض دان تحصیل حاصل

قَالَ الْمُجَدِّدُ الْاَلْفِ الثَّانِىْ قَدَّسَ سِرَّهٗ سُبْحَانَ اللّٰهِ بِسِرَّةِ الْاَسْنٰى ۔ ہر گز نہ پرستم خدائے
را کہ در حیطۂ شہود در آید یا متخیل و متوہم گردد ع آن لقمہ کہ در دہان نہ گنجد طلسم
فَهِمَ مَنْ فَهِمَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ التَّحْقِيْقِ فِىْ قَوْلِ مُوْسٰى حِيْنَ اَجَابَ فِرْعَوْنَ
وَقَدْ سَاَلَهٗ عَنْ مَاهِيَةِ الْحَقِّ بِقَوْلِهٖ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

marfat.com

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا هٰذَا مِنْ بَابِ اُسْلُوْبِ الْحَكِيْمِ حَيْثُ سُئِلَ عَنْ مَّاهِيَةِ الْحَقِّ الْمُمْتَنِعِ بَيَانُهٗ وَاَجَابَ عَنْ: ثَارِهٖ الدَّالَّةِ عَلٰى صَانِعِهَا ؎

جا با ہمہ آب گشت و دلہا ہمہ خون تا چیست حقیقت از پس پردہ برون

لِلّٰهِ دَرُّهٗ حَيْثُ قَالَ چیست وَلَمْ يَقُلْ کیست قَوْلُنَا الْمَقْصُوْدُ هُوَ الْوُصُوْلُ لَا الْحُصُوْلُ قَوْلُكُمْ لَعَلَّهٗ فَهِمَ مِنْ قَوْلِيْ صَعُبَ الْحُصُوْلُ قُلْنَا بَلْ مِنْ قَوْلِهٖ سُبْحَانَهٗ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا قَوْلُكُمْ لَا يَجُوْزُ اِطْلَاقُ الْكَلَامِ الْقُدْسِيِّ عَلٰى كَلَامِ نَبِيِّهٖ فَكَيْفَ وَلِيِّهٖ قُلْنَا اِنْ كَانَ فِيْهِ اَثَرٌ صَحِيْحٌ وَخَبَرٌ مُعْتَبَرٌ فَعَلَى الرَّاْسِ وَالْعَيْنِ وَاِلَّا فَلَا يَحْكُمُ بِالْحُرْمَةِ فِيْ شَيْءٍ فَاِنَّ الْاَصْلَ فِي الْاَشْيَاءِ الْاِبَاحَةُ عَلٰى مَا قَالُوْا لِعَمِّ اَنَّهُمْ قَسَّمُوا الْحَدِيْثَ اِلٰى قُدْسِيٍّ وَ غَيْرِ قُدْسِيٍّ فَلَا يَجُوْزُ فِي الْاَحَادِيْثِ اِطْلَاقُ هٰذَا عَلٰى ذٰلِكَ لِلْاِشْتِبَاهِ وَ حَيْثُ لَا اِشْتِبَاهَ لَا بَاْسَ ثُمَّ لَمَّا كَانَتِ الْاَرْضُ مُقَدَّسَةً وَالْبَلْدَةُ قُدْسِيَّةً كَانَ كَلَامُ النَّبِيِّ وَالْوَلِيِّ مُقَدَّسًا وَقُدْسِيًّا بِالْاَوْلٰى فَاِنْ قِيْلَ الْقُدُّوْسُ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَهَلْ يَجُوْزُ اِطْلَاقُهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ قُلْنَا لَيْسَ مِنَ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰى لَهٗ تَعَالٰى حَتّٰى لَا يَجُوْزَ ذٰلِكَ وَلَوْ سُلِّمَ فَهٰذَا مِنْ قَبِيْلِ قَوْلِهِمُ الْاَسْرَارُ بَلِيَّاتُ الْاِلٰهِيَّاتِ فَحِيْنَئِذٍ لَا مَحْذُوْرَ اَصْلًا اَيُّهَا الْعَارِفُ بِاللّٰهِ اِطَالَةُ الْمَقَالِ وَكَثْرَةُ الْقِيْلِ وَالسُّؤَالِ لَا يَزْدَادُ اِلَّا وَحْشَةً لَا تُوْرِثُ اِلَّا نَفْرَةً فَالتَّقْلِيْلُ اَحْرٰى مِنَ التَّطْوِيْلِ وَالْاِيْجَازُ اَقْرَبُ مِنَ الْاِعْجَازِ ؎

خموشی فیضِ دیگر می دہد دیوانہ مارا چراغِ کشتہ روشن می کند ویرانہ مارا

وَنَحْنُ نَرْجُوْا مِنْ جَنَابِكُمُ الدَّعْوَةَ الصَّالِحَةَ فِيْ اَوْقَاتٍ مَّرْجُوَّةٍ وَهٰذَا لِسَانُ حَالِنَا ؎

marfat.com

ما خود بہ گردِ دامنِ مردے نمی رسم　　شاید کہ گردِ دامنِ مردے بما رسد

ثُمَّ کُنَّا نُرِیْدُ اَنْ نَّکْتُبَ بَعْضَ اَشْعَارٍ فَاَحَبَّ یَشْرُفُ بِمُطَالِعَتِکُمْ لٰکِنْ اَعْرَضْنَا عَنْہُ خَوْفًا مِنَ الْمَلَالِ وَاکْتَفَیْنَا عَلٰی ھٰذِہِ الْاَرْبَعَۃِ ؎

کجا ہر ذرہ دارد تابِ حسنِ بے حجابش را
کہ پیشِ چشمۂ خورشید شبنم آفتابش را
نہ گنجد نشأۂ وحدت درین خمخانۂ کثرت
ازین نہ شیشہ بیرون یافتم موجِ شرابش را

درخانۂ ما جلوہ گر آن رشکِ چمن شد　　ہر خار و خسِ گلشنِ ما برگِ سمن شد
عمرلست کہ در حلقۂ زلفِ تو اسیریم　　مجنونِ ترا خانۂ زنجیر وطن شد

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

مکتوب ہشتاد و ہفتم ۔ در بیانِ تحقیقِ بشارات و انتقالِ منصب قیومیت بہ قطبی و مرشدی مدظلہ العالی و بیانِ مناسبۂ بہ مؤلف صدور یافت ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ صحیفۂ شریفہ برادر نیجان برابر صاحب الرشد والارشاد شیخ محمد مراد زَادَہُ اللّٰہُ کَمَالًا وصول یافتہ موجبِ شگفتگی گردید ع اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی ۔

این سلسلہ را ہموارہ برپا دارند فَاِنَّ الْکِتَابَ کَالْخِطَابِ دیگر مروج الشریعت قاضی محمد حیدر را اخلاقِ کریمانہ موجبِ حسنِ ظن بہ این مسکین بکار می برند زَادَہُ کَرَامَۃً وَاسْتِقَامَۃً دیگر بر حصولِ بشارات علیہ شما احقر را کالیقینِ بہت اگر در احاطۂ علم چیزے انان آید فَبِہَا وَاِلَّا غم نیست کہ اصل مقصود حاصل بہت دیگر وَاثِقِ کمالات

marfat.com

خاصہ حضرت حجۃ اللہ قدس سرہٗ امرے ہست معنوی ہر یکے از یاران بہ خود منسوب می ساند تا حق بجانب کیست۔ و دوستانِ فقیر فقیر را مخصوص می دانند دیگران دیگران را و احقر متامل ہست و ہیچ حکم نمی تواند کرد زیرا کہ خود را اصلاً و قطعاً لائق آن امورِ عظام نمی داند۔ اگرچہ اشارات و بشارات آن جناب عَطَّرَ مَضْجَعَهٗ کالنص ہست براین معنی کَمَا سَتَفْهَمُ مِنْ نَقْلِ الْبِشَارَاتِ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ دیگر روز وصالِ آنجناب قَدَّسَتْ نَفْسُهٗ روز جمعہ سلخ محرم الحرام بودہ سنہ ۱۱۱۵ھ ضریح منورِ ایشان متصل باغ فتح بہ جانب مسجد و خانقاہ حضرت شاہ جیو واقع شدہ و مرضِ ایشان بیش از ہفتہ نبود اما زبان از بس ضعف ممنوع التکلم بود چنانچہ نماز در موزِ دیگر بہ اشارہ ادا می یافت۔ این امر موجب از دیادِ غم و ماتم و اندوہ شدہ بود۔ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا وَذٰلِكَ مِثْلُ اَمْرِ الْخِلَافَةِ حِيْنَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ دیگر چون عوام از حقیقتِ سلسلۂ رحمانیہ احمدیہ چندان آگاہ نیستند ناچار استفسار از انہا نمودہ می آمد و ہر طریقہ را کہ آنہا طلب می نمایند فاتحہ بہ سرِ سلسلہ آنہا چنانچہ حضرت خواجہ بزرگ یا حضرت غوث خواندہ تلقین می نمایند وَاِلَّا فَالسِّلْسِلَةُ الْاَحْمَدِيَّةُ اُمُّ السَّلَاسِلِ كُلِّهَا وَمُتَضَمِّنَةٌ لِمَعَارِفِ طُرُقِ الْمَشَائِخِ جَلَّهَا مَعَ مَا اُوْدِعَ فِيْهَا مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ۔ دیگر چون طالب در سلسلہ مشائخ رشد یافت اندک اندک از ین سلسلہ علیہ آشنا باید کرد۔ بعضے قطعہ تاریخ حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہٗ۔ ؎

نائبِ خواجۂ زمین و زمن — وارثِ تخت گاہ و عدد و عدید
زین گذر چون نسیمِ پاک گذشت — زین چمن چون بہار دامن چید

marfat.com

جست وحدت سحر چو سال وصال — از فلک "خواجہ نقشبند" شنید
یار دیگر ندا ز عالم غیب — "عاشق دے خدائے بود" رسید
ثالثاً باز آر حصرۂ قدس — "شیخ رہ" را بہ گوش ہوش شنید

نور دیدہ ہائے ایشان مع ضعیفات در حفظِ الٰہی باشند و از فقیر زادہا مع والدہ شان دعوات خوانند۔ اخوی اعزی محمد یوسف سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ الٰہی جمعیتِ ظاہر و باطن ارزانی باد قاضی محمد ہاشم سلام و تحیہ خوانند اَللّٰھُمَّ ارْزُقْھُمْ بِالْجَمْعِیَّۃِ الصُّوْرِیَّۃِ وَالْمَعْنَوِیَّۃِ آمین روز ارتحال مروّج الشریعت میان حضرت اعنی شیخ عبید اللہ بن حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہما نوزدہم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۱۰ھ۔

مکتوب ہشتاد و ہشتم ۔ بہ کمینہ مؤلف صدور یافت۔

لَہُ الْوَحْدَۃُ۔ اَمَّا بَعْدُ، برادر عزیز صاحب کمالات شیخ محمد مراد شَرَّفَہُ اللّٰہُ بِاَعْلَی الرَّشَادِ سلام خیر انجام مطالعہ نمایند صحیفہ شریفہ کہ متضمن وارد عالی بودہ و مشعر استقامتِ فوق الکرامت خورسند ساخت ع اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی۔ اگر حق سبحانہٗ خواستہ بعد تامل، ہیچ آن مرقوم خواہد نمود۔ دیگر سعادت سرشت برخوردار حاجی رحمت اللہ دوشالہ سادہ بمبلغ دوازدہ عدد روپیہ طلب داشتہ کرم نمودہ خرید کردہ زود ارسال دارند وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ نور چشمان ہر ہمہ مِنَ الذُّکُوْرِ وَالْاِنَاثِ بہ کمالاتِ ظاہر و باطن و جمعیتِ صوری و معنوی متحلّی باشند محمد یوسف کذالک فردا کہ پنجشنبہ پنجم جمادی ثانیہ باشد انشاء اللہ از دار الخلافہ بدار الارشاد سرہند متوجہ می شویم۔ لیسر اللہ۔

مکتوب ہشتاد و نہم ۔ در بیان تحقیق و تصدیق بشارتِ سابقہ بہ احقر محرر صدور یافت۔

marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ مکاتیب متعددہ برادرِ گرامی صاحبِ کمالات سامی شیخ محمد مراد اَرَادَہُ اللّٰہُ الرُّشْدَ وَالْاِرْشَادَ وصول یافت درباب خویش مؤکداً بشارت طلبیدند مخدوما درین باره شما جناب حجۃ اللہ قدس سرہٗ غَیْرُ مَرَّۃٍ بشارت علیہ فرمودند گنجایش تردد نیست۔ لیکن چون مکرراً این سوال از شما بظہور آمد صفحۂ احوالِ شما بہ طریقِ تعمق نظر باز ملاحظہ نمود حصولِ ولایات ثلثہ وکمالاتِ عالیات وحقایقِ سہ گانہ بہ نظر درآمد بلکہ بہرہ از فوقِ حقیقتِ صلوٰۃ نیز بمفہوم گردید وحصولِ مقامات کمالاتِ خلّت ومحبوبیت ومرادیت ہم متصوّر گشت وحظی از معاملاتِ سابقان معلوم گردید وخدمتِ معہودہ یعنی مداریت آن نواحی ثابت یافتہ شد۔ واز راہِ شما بہرہ ازان بہ ولدِ شما محمد ولی متوہم می شود بشرط الاستقامت نسبت قوت پیدا خواہد کرد وکَنَا محمد رشید بہ استعدادِ حسن در باقی متعلقانِ شما نیز نورانیتے بسبب شما معلوم می شود موافق استقامت ضعفاً وقوۃً وبر اصحاب شما ہم کیفیتے ونورانیتے خاص از راہِ شما در ضمنِ شما ظاہر می گردد تفصیلِ آن امید ہست کہ از باطنِ خود خواہد دریافت واگر خدشہ در احوال یارے خواہد ماند باز مرقوم خواہد نمود۔ اگر حق سبحانہٗ بہ طفیلِ حبیبِ خود علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات معلوم خواہد کنانید در تحریر خواہد آورد انشاء اللہ العزیز المتعال زیادہ ترقی درجات نشاتین باد والسلام علی سید الانام الیٰ یوم التناد دیگر چندگاہ مسکین۔ رشاہ جہان آباد است بعد ذی حجہ متوجّہ وطن خواہد شد انشاء اللہ العزیز۔ ودیگر درباره خود وآن برادر عزیز برائے تفصیلِ علم باطن ملتجی است لیتر اللہ سبحانہٗ بہ ہر نوع آداب بندگی بجا می باید آورد ورشتۂ امید ہیچ گونہ از دست نہ باید داد ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امراً۔ والسلام ۲۰ ذی قعدہ ۱۱۱۷ھ

marfat.com

مکتوب نودم ۔ باحقر مؤلف نوشتہ اند

لِلّٰہِ الحَمْدُ ۔ اخوی اعزی حقیقت آگاہی شیخ محمد مراد سلام وتحیہ مشتاقانہ خوانند۔ احوال شکستہ بال موجب سپاس بے قیاس حضرت ذی الجلال ست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ سَلَامَتَکُمْ وَتَرَقِّیَ دَرَجَاتِکُمْ چند گاہ ست کہ نامہ نامی نہ رسیدہ انتظار دامنگیر ست کَانَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مَعَکُمْ حَیْثُ مَا کُنْتُمْ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ الْاَکْرَمِ فرزندان گرامی در حفظ الٰہی باشند اخوی محمد یوسف سلام خوانند سائر اہل طریقہ در یاد حق سبحانہٗ باشند وسلام خوانند۔

مکتوب نود ویکم ۔ در ذکر عنایات بہ محرر احقر صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ اما بعد تحیہ وسلام بہ اخ اعز اکرم اعنی شیخ محمد مراد زَادَہُ اللّٰہُ کَمَالًا وَاِکْمَالًا موصول باد احوال اقل الانام خیر منوال ست وَالْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ تَرَقِّیَ دَرَجَاتِکُمْ اعز اکرم اگر حق سبحانہٗ خواستہ در جواب اتحاد نامہ شما مفصل مرقوم خواہد شد۔ اکنون بہ ہمین قدر اکتفا افتاد بالجملہ از دعاے خیر الشان ہرگز غافل نیست وَذٰلِکَ الْمَرْجُوُّ مِنْکُمْ وَالسلامُ علی اسعد الانام۔ از جناب خلیل الرحمانی انواع سلام وتحیہ واز فقیر زادہا گذ لک ازین جانب بہ مخدوم زادہا وسائر ارباب طریقہ محمد یوسف وغیرہ سلام اشتیاق انجام موصول باد ارسال شال وجدوار وزعفران سابق امرین وصول یافتہ تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنْکُمْ ۔ ۲۰ محرم سنہ ۱۱۱۸ھ

مکتوب نود ودوم ۔ در دعوات وخیر وحشت اثر ویرانی حضرت سرہند بہ محرر صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَمَّا بَعْدُ تحیہ وسلام خیر انجام اصغر الانام بہ اخوی اعزی صاحب الکمالات العلیہ شیخ محمد مراد اعزہ اللّٰہُ فی النشاتین موصول باد گرامی نامجات آن عزیز

marfat.com

رسیدہ گل بدامان ریختہ اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہِ عَلٰی اِسْتِقَامَتِکُمْ باقی احوال موجب حمد ذی الجلال
است۔ آنچہ از دست کفرہ بر دارالارشاد گذشتہ مسموع شدہ باشد از دعوات غیر الغیب
ممد معاون و این مسکین را اصلاً از یاد خویش و دعاے خویش غافل نہ شمرند قاصد بغایت
استعجال داشت بدین قدر اکتفا افتاد۔ ازین جانب سائر احبہ خصوصاً بہ فرزندان الیشان
دعوات اشتیاق اندوز برسد وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ اتحاد مرتبت
محمد رشید اخبار فرحت آثار البتہ نویسان باشند۔ نوزدہم ربیع الثانی

مکتوب نود و سوم۔ در طلب احقر العباد محمد مراد صدور یافت۔

اَحْمَدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اما بعد تحیہ و سلام
احقر العباد بہ صاحب رشد و ارشاد برادر یکجان برابر شیخ محمد مراد موصول باد۔ احوال
شکستہ بال موجب سپاس بے قیاس الٰہی است تعالیٰ شانہٗ استقامت و کرامت آن
اعز اکرم مطلوب است بعد از مدتے مکتوب گرامی رسید و سرگرم دعا و توجہ نمود۔ امید کہ
ہمیشہ بہ اخبار فرحت آثار یاد و شاد دارند۔ اگر ملاقات یک دیگر میسر می شد بہا و نعمت
والا نہ رابطہ قلبی و اتحاد معنوی ہم علے است۔ احقر در اوقات مرجوہ از دعوات الیشان
فارغ نیست وَالْمَرْجُوُّ مِنْکُمْ کَذٰلِکَ و عذر نا رسیدن اخوی شیخ عبد الرشید مفہوم
شد۔ اما خاطر بسیار بجانب آن برخوردار متعلق است کَانَ اللّٰہُ مَعَہٗ اَیْنَمَا کَانَ وَالسَّلَامُ
عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ سائر فرزندان اغربہ کمال برسند از فقیر زادہا ہر ہمہ سلام اشتیاق آمیز
مطالعہ نمایند وَقَعَ التَّحْرِیْرُ ۲۳ رَمَضَانُ الْمُبَارَک

مکتوب نود و چہارم۔ در بشارت برخوردارم عبد الرشید بمولف کمینہ صدور یافت۔

اَحَدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ لِلّٰہِ۔ اما بعد تحیہ و سلام احقر الانام بہ اخوی اعزی کمالات

marfat.com

پناہی شیخ محمد مراد اراده اللہ کمالاً بعد کمالٍ موصول باد۔ احوال شکستہ بال موجب محامد ذی الجلال ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ اِسْتِقَامَتِکُمْ وَتَرَقِّیْ دَرَجَاتِکُمْ معلوم آن برادر گرامی باد کہ برخوردار کونین اعنی شیخ عبدالرشید در طے مقامات سلوک طریقہ علیہ احمدیہ سرگرم ہست و بہ لقائے این سلسلہ سنیہ مشرف شدہ۔ انشاء اللہ العزیز در اندک مدت امور عظام حاصل نمودہ آنجا می رسد واز صحبت کثیر البہجت ایشان بہرہ ورمی شود اللہ تعالیٰ قَرِیْبٌ مُجِیْبٌ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْعِظَامِ از حضرت اغر اکرم خلیل الرحمانی واولاد فقیر سلام نیر انجام واشتیاق تمام مطالعہ نمایند از فقیر بنور چشمی ولی اللہ سلام خواستند از فقیر زادہ ابو حنیف سلام خیر انجام مطالعہ فرمایند۔ از فقیر ابو حنیف معلوم نمایند کہ اخوی شیخ عبدالرشید در خدمات شما بہ نیابت شما از عالم غیب مشرف شدہ باشند بعد ازان معاملہ شان بہ اصالت کشد از محمد نور الحق واز محمد تقی سلام خیر انجام خوانند۔ بتاریخ بیست وہشتم شہر صفر سنہ ۱۱۲۰ھ تحریر یافت۔

مکتوب نود و پنجم۔ بہ مؤلف صدور یافت۔

اَحَدًا اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہِ اَبَدًا اما بعد سلام وتحیہ احقر البریہ بہ اخوی اکرمی صاحب الکمال والارشاد شیخ محمد مراد اراده اللہ بہ کمالاً فوق کمالٍ وارشاداً فوق اِرشادٍ موصول باد۔ کیفیات این جائی موجب ازدیاد انواع محامد الٰہی ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِہِ الْاَقْدَسِ ترقی در جاتکم۔ نور چشمی شیخ عبدالرشید واکثر احباب طریقہ احمدیہ اخذ نمودہ ہست اما ہنوز ترقی خواہ ہست۔ احقر نظر بر جدائی آن برادر گرامی نمودہ می خواہد کہ درین نزدیکی مرخص نماید اگر حق سبحانہ خواستہ ہست اوائل شہر شعبان متوجہ آن دیار شود۔ این مسکین را بدعائے حسن خاتمہ امداد می نمودہ باشند۔ زیادہ عنایت الٰہی باد۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ

marfat.com

وَاٰلِهِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِهِ الْعِظَامِ ۔ ازیں مسکین بسائر نورچشمان وسائر ارباب طریقہ شیخ محمد یوسف وغیرہم سلام خیر انجام برسانند۔

مکتوب نود و ششم ۔ در بیان رخصت بعد از کسب کمالات معنوی بہ وطن مالوف بمحرز سطور صدور یافت۔

اَلْمِنَّةُ لِلّٰهِ الصَّمَدِ ۔ اما بعد سلام وتحیہ احقر البریہ برادر یکجان برابر صاحب کمالات السنیہ والمقامات العلیہ شیخ محمد مراد اعزہ اللہ فی الدارین موصول باد۔ احوال شکستہ بال موجب سپاس بے قیاس الٰہی ہست تعالیٰ وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جنابِ قُدْسِہٖ سُبْحَانَہٗ سَلَامَتَکُمْ وَاسْتِقَامَتَکُمْ ۔ گرامی نامجات شما پیہم می رسد وتسلی بخش دور افتادہا می گردد جَزَاکُمُ اللّٰہُ دارین ولا برخوردار نشاتین شیخ عبد الرشید احسن اللہ الیہ بحقایق ومعارف حضرات عالی درجات قدس اللہ اسرارہم لبریز گشتہ متوجہ وطن مالوف وحصول مرضیات ایشان گشتہ اَوْصَلَہُ اللّٰہُ سَالِمًا وَغَانِمًا چہ نویسد کہ آن فرزند این مسکین را چہ قدر رضامند داشتہ وچسان خدمات این جاے را بہ حسن تدبیر بجا آوردہ بے آنکہ اظہار نماید انجام کار می نمود ع تو سخن نہ گفتہ باشی بہ سخن رسیدہ باشی۔

گویا در باب این مرد واقع شدہ ۔ شکر آن را لازم دانستہ مزید آن را از کریم مطلق خواہند۔ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ نص قاطع ہست ۔ مشار الیہ در باب بشارات اصحاب ایشان پر بجد باشد واز جانب ایشان نیز مؤکداً ابرام نمود باوجود عدم لیاقت این معنیٰ اِذْ خَالٍ مِّنَ السُّرُوْرِ عَلَی الْقَلْبِ الْمُؤْمِنِ مُتَوَکِّلًا عَلَی الْعَزِیْزِ الْعَلَّامِ۔ حرفے چند بر اسامی آنہا نوشتہ مفہوم خواہد گشت رَبَّنَا اَعِنَّا وَلَا تُعِنْ عَلَیْنَا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْکِرَامِ

marfat.com

از فقیر زادہا ہر ہمہ مع والدۂ آنہا دعوات وتحیّات خوانند این مسکین واین جماعہ را در اوقاتِ خاصہ بہ دعائے حسنِ خاتمہ یاد آرند۔ از فقیر صوفی جان محمد عرض سلام سلامت انجام قبول فرمایند ومشتاق اخوی نمایند۔

مکتوب نود و ہفتم۔ در دعوات بکمینہ مؤلف صدور یافت۔

یَا اَحَدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ۔ اما بعد برادر صاحب کمالات شیخ محمد مراد زادہ اللہ در الرّشاد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ احوال شکستہ بال موجب سپاس بے قیاسِ الٰہی است تعالیٰ وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ تَرَقِّیْ دَرَجَاتِکُمْ زیادہ عنایتِ الٰہی باد۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعِبَادِ از مقام کوت کمبوہ کہ بر دو منزل از حضرت دار الارشاد دوم ذی حجہ تحریر یافت مخدوم زادہا فی حفظ اللہ کَتَبَ اِلَی الْعَسْکَرِ مُلْتَمِسَکُمْ۔ مکتوب نود و ہشتم۔ در جواب رقیمہ بخدمت حقایق آگاہ میان محمد رضا دہلوی صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِکِ الْعَلَّامِ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ الْکِرَامِ ھُوَ الْاَحَدُ مِنْہُ الْمَبْدَءُ وَاِلَیْہِ الْاَمَدُ عنایت نامہ شفقت شمامہ رسید رالبطہ مصادقت ویکتائی شما استحکام پذیرفت جَزَاکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِاِکْرَامِکُمْ وَاَوْصَلَکُمْ سُبْحَانَہٗ اِلٰی مَرَامِکُمْ مرقوم بود کہ ؎

کَیْفَ الْوُصُوْلُ اِلٰی سُعَادَ وَدُوْنَھَا ۔۔۔ قُلَلُ الْجِبَالِ وَدُوْنَھُنَّ حُتُوْفُ

وَالرِّحْلُ خَافَۃٌ وَمَالِیْ مَرْکَبٌ ۔۔۔ وَالْکَفُّ صِفْرٌ وَالطَّرِیْقُ مَخُوْفٌ

الحق کہ وصول بہ سعادہ ہویتِ ذاتیہ مطلقہ بہ اطلاق حقیقی بہ سر مستطیل کہ مبنی بر عبور شواہق جبال اعتبارات مختلفہ واضافات وہمیہ صرفہ عالم خلق وامر ہست ہمچنین صعب الحصول ہست زیرا کہ سالک حقیقتِ خود را مخوف گردانیدہ ومشاعر ومدارکِ خویش را بدان متبع ساختہ۔ وَالّا

marfat.com

فَالْحَقُّ سُبْحَانَهٗ فِی الْحَقِیْقَةِ مِنَ الْوَجْهِ الْخَاصِ اَقْرَبُ اِلَی الْعَبِیْدِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ اَلْمُتَقَدِّسُ عَنِ الْوَصْلِ وَالْمُنَزَّهُ عَنِ الْفَصْلِ وَالْاٰلَهُ طَرِیٌّ مَوْصُوْفٌ لَامَامُوْنٌ وَلَامَخُوْفٌ وَلَایَسَعُ رَجُلٌ حَافَةٌ وَلَامَرْكَبٌ وَلَاكَفٌّ حَافِیَةٌ

کسر نی کہ سکل ہے جہاں سلسلے سل ۔ وکب مانو بلیل کی سو لوکوں لاوے بیل

فَسُبْحَانَ مَنِ احْتَجَبَ بِاِشْرَاقِ نُوْرِهٖ وَاخْتَفٰی بِاسْتِعْرَاقِ ظُهُوْرِهٖ۔

حجاب روے تو ہم روے تست در ہمہ حال ۔ نہانی از ہمہ عالم زبسکہ پیدائی

تو ہمت قدما آن دلیلے ترفعت ۔ وَاِنَّ لَنَا فِی الْبَیْنِ مَا تَمْنَعُ الثُّمَا

فَلَاحَتْ فَلَا وَاللّٰهِ مَا ثَمَّ مَانِعٌ سِوٰی ۔ اَنَّ عَلَیْنِیْ كَانَ مِنْ حِیْنِهَا عَمٰی

گل این باغ را بدم غنچہ ۔ سر این گنج را بدم سر پوش

پردہ برخاست تا بہ خود دیدم ۔ دوست با دوست کرد در آغوش

آن شناسد حدیث این دل مست ۔ کہ ازین بادہ کردہ باشد نوش

دَعْ لِیْ مِنِّیْ قَلْبِیْ فَغَنِیْتُ كَمَا غَنِیَ ۔ وَكُنَّا حَیْثُ مَا كَانُوْا وَكَانُوْا حَیْثُ مَا كُنَّا

روزان بتو بودم و نمی دانستم ۔ شب با تو غنودم و نمی دانستم

ظن بود مرا کہ جملہ من بود منم ۔ من جملہ تو بودم و نمی دانستم

نوشتہ بودند کہ آن چہ سخن حق ہست در گفت نیاید۔ ظاہر مراد آن ہست کہ در گفت نیاید بہ جہت تصور افہام مستمعین از ادراک آن واگرنہ سخن اگر لفظے ہست فَمَا مِنْ عَیَانٍ اِلَّا وَلَهٗ بَیَانٌ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ۝ وَفِی التَّفْسِیْرِ الْبَیَانُ هُوَ التَّعْبِیْرُ عَمَّا فِی الضَّمِیْرِ مِنْ تَعَرُّفِ الْحَقِّ وَمُلْقِی الْوَحْیِ۔ سَلَّمَكُمُ اللّٰهُ وَاَتْقٰكُمْ۔

marfat.com

مکتوب نود و نهم - به احقر مؤلف صدور یافت.

اَحَدُ لِلّٰهِ الْحَمْدُ اَبَدًا سَرْمَدًا۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ وَصَلَ الْکِتَابُ مِنْ اَحْسَنِ الْاَحْبَابِ اَعْنِی الْاَخَ الصَّالِحَ صَاحِبَ الْعِرْفَانِ الشَّیْخَ مُحَمَّدَ الْمُرَادَ رَزَقَهُ اللّٰهُ کَمَالَ الرُّشْدِ وَالْاِرْشَادِ وَاَخْبَرَنَا مِنْ اَخْبَارِ الضَّرُوْرِیَّةِ الْمَعْنَوِیَّةِ وَ الصُّوْرِیَّةِ فَنَحْنُ بِکَرَمِ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ فِیْ عَافِیَةٍ وَاسْتِقَامَةٍ وَنَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا اَنْتُمْ کَذٰلِکُمْ ثُمَّ اِنَّا کَتَبْنَا فِیْ حَقِّ اَوْلَادِکُمْ ثَانِیًا اِلٰی قَاضِی الْقُضَاةِ مُؤَلِّدًا لَیَسَّرَ اللّٰهُ اَمْرَکُمْ وَاِنَّا کَتَبْنَا فِیْ حَقِّ حَامِلِ مَکْتُوْبِکُمُ الشَّیْخِ عَبْدِ السَّلَامِ اِلَی الْقَاضِیْ کَذٰلِکَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب صدم - در رسیدن فرزندی عبدالرشید و احوالِ استعدادِ آن به احقر محرر نوشته است

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ خَلْقِهٖ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَتَبِعِهٖ

اَمَّا بَعْدُ مکتوب تمام مرغوب اخوی اعزی شیخ محمد مراد اَکْرَمَهُ اللّٰهُ رسید ابتهاج تمام رسانید ولور حشمی عبدالرشید اَرْشَدَهُ اللّٰهُ آمده مسرور ساخت انشاء اللّٰه العزیز در اندک فرصت احوال سنیه حاصل خواهد نمود که صاحب استعداد است و بر شریعت و طریقت مستقیم است۔ اگرچه حسب ظاهر اذنِ شما نه داشته در حقیقت اذنِ شما ثابت بود خاطر از جانب آن فرزند جمع دارند و او را و ما را به عنایتِ الٰهی سپارند معامله اش یوماً فیوماً در ترقی است امید که عنقریب متحقق به کمالات احمدیه علیه خواهد گشت۔ اِنَّهٗ تَعَالٰی قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔ مع هٰذا الیشان هرگاه اجازت طلبند از بنجا رخصت نموده شود وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ الْخَلْقِ وَاٰلِهٖ ازین جانب به سائرِ اهلِ طریقه خصوصی اولادِ شریفه و اَخوی محمد یوسف سلام

marfat.com

خیرالختام رسانند۔ التحریر ۱۲ ذی قعدہ از فدوی خاکسار حاجی رحمت اللہ عرضِ تسلیمات قبول فرمایند و بہ خدمت مخدوم زادہ مہربان شیخ ولی جیو و مشفق مہربان قدردان شیخ محمدؐ یوسف عرض سلام قبول باد۔

مکتوب صدویکم۔ در طلب احقر العباد و استعذار از فرزندی بہ مؤلف صدور یافت۔

اَحَدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہِ۔ اَمَّا بَعْدُ مکتوب گرامی برادر حقایق شرشت شیخ محمد مراد وصول یافتہ ابتہاج تام رسانید و گل تازہ در دامن تمنا ریخت آنچہ از شوق دریافت و عذر تاخیر رسیدن مرقوم بود ہر دو امر واضح گردید آرے اشتیاقِ جانبین قطعی ہست لیکن معاملہ از ارادۂ ما و شما برتر ہست ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ۔ این دار الابتلا ہست بہر حال شکیبائی لازم ہست خوب گفتہ ع

گر در یمنی چو با منی پیشِ منی

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اگر معیتِ ظاہری بدست آید بہا و نعمت و الا در البطن معنوی ہم عالمے ہست۔ دیگر برخوردار صاحب الاحوال شیخ عبد الرشید اگرچہ حسب البشریت مصدر بعض امور گردیدہ و صورت مخالفت مرضیاتِ شما گشتہ اما مقولۂ ارشاد بخش حضرت خضر علیہ السلام عذر آن می نماید آن این ہست مہجور معاملہ مہجور بہ اصل نیست باید کہ شما ہم از سر تقصیراتِ او بگذرند و بہ عفو و التفات تدارک نمایند فَاِنَّہٗ نُوْرُ حَدْقَتِکُمْ وَ نُوْرُ حَدِ یْقَتِکُمْ۔ و چون متوجہ دریافت فقرائے باب اللہ گردیدہ امیدوار از دیارِ کرم و لطف گشتہ ؎

دلم غلامِ تو شد من غلامِ تو باشم سرم بہ گردِ تو گردید گردِ سر گردم

دیگر احقر چشم آن دارم کہ او از شاہراہ بر نیامدہ ہست و در طرازِ طریقہ احمدیہ

marfat.com

قَدَّسَتْ اَرْوَاحَهُمْ اصلا انحراف نه ورزیده لیکن به مقتضاے اَلْمُجْتَهِدُ یُخْطِیْ وَ یُصِیْبُ اگر زلتے واقع شود امکان دارد با این همه فقیر دلالت به استرضاے شما نموده۔ بلکه به استرضاے سایر اهل حقوق مهما امکن مؤکداً امر کرده۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْکِرَامِ۔ وَقَعَ التَّحْرِیْرُ رَابِعَ ذِی الْحِجَّه سنه ۱۱۲۶ھ۔ از والده معنویه اخوان و اخوات تحیات خیر انجام خوانند و شال رسید قبول باد۔ از فقیر به سعادت آیین شیخ محمد یوسف و سایر اهل طریقه انیقه سلام خیر انجام رسانند و ملا عبداللطیف خادم این جا رسید اغلب که به فنای قلب رسیده است یاران دیگر شیخ عبداللطیف و اغره باقی امیدوار ترقی باشند اگر حق سبحانه خواست از فرزندی استفسار نموده از احوال آنها نیز مرقوم خواهد ساخت کَانَ اللّٰهُ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ وَحَیْثُمَا کُنْتُمْ فرزندی ارجمندی شیخ ولی الله مع سایر نورچشمان وَاُمَّهَاتِهِمْ فِیْ حِفْظِ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ۔

مکتوب صد و دوم۔ در جواب عریضه محرر سطور صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اما بعد مکتوب گرامی اخوی اعزی ارشادپناهی شیخ محمد مراد اَرَادَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ بِهٖ کَمَالَ الرِّشَادِ وصول یافته ابتهاج تمام ارزانی داد۔ آنچه از ظهور جلال القدس ثُمَّ جَمَالُهٗ مرقوم بود مفهوم شد دل تنگی را اصلاً راه ندهند قبض و بسط لازم ارباب السلوک است و معامله باطن آن برادر اعز در نظر این احقر خیلے باطراوت و ابتشاش ظاهری شود و امیدواری هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ است و بشارت و اکرامات سابقه هر همه انشاء الله سبحانه هم قرین۔ دیگر فرزند عزیز اعنی شیخ عبدالرشید یوماً فیوماً مترقی و متصاعد است۔ قدم بر قدم شما است۔ اوقات خاصه در یاد شما و تذکیر نزد این فقیر تقصیر نه دارد۔ انشاء الله سبحانه بهر ارضاے شما به وطن مالوف می رسد خاطر از جانب او

marfat.com

خوش وخرم دارند۔ اگرچند روز در خدمت احقر الفقرا رہم باشد موجب نفع او و نفع آن برادر است انشاء اللہ سبحانہٗ و اجونہ دیگر امید ست کہ از پے ہمہ خواہد رسید والسلام علی آسعد الانام ازین جانب بہ فرزندان اغر دعوات رسانند کان اللہ معھم اجمعین ارباب طریقہ ہر ہمہ ازین جانب سلام خوانند۔ ۷ ذی حجہ تحریر ست۔

مکتوب صد و سوم۔ در بیان اطمینان و نصیحت بنام فرزندی محمد ولی صدور یافت۔

احمدہ الحمد للہ۔ امّا بعد رقیمہ کریمہ برخوردار سعادت آئین شیخ محمد ولی وصول یافتہ ابتہاج تازہ ارزانی داد ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

آنچہ از ممر ضیق معیشت و حدوث بعض امور ضرور مرقوم بود مفہوم شد دعا و توجہ آنچہ لازمہ مؤدت ست دریغ نہ خواہد شد سیجعل اللہ بعد عسر یسرا اوقات را بذکر الٰہی معمور داشتہ امیدوار ترقی ظاہر و باطن باشید و این مسکین را در دعاے ظہر الغیب فراموش نہ شناسید ان اللہ معکم اینما کنتم ثم السلام علی سید الانام و الہ و اصحابہ۔

مکتوب صد و چہارم۔ بہ خواجہ محمد اعظم کہ از یاران احقر ست صدور یافت۔

احمدہ الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ۔ امّا بعد سعادت و توفیق آئین محمد اعظم دریاد مولا حقیقی بودہ از ہر چہ مسمم بہ داغ ماسوا ست معرض باشند اخلاص شما استماع نمودہ احقر فقرا بہ دعاے ظہر الغیب ممد حال شما گردید زادکم اللہ رشدا و ارشادا در حین توجہ آگاہی و نورانیت در باطن شما احساس نمودہ عجب نسبت کہ دائرہ ولایت ظلی اکثر قطع نمودہ باشید امیدوار بودہ متوجہ فوق الفوق باشند من استوی یوماہ فہو مغبون والسلام علی سید الانام و الہ الکرام۔ حیرن رسید الٰہی قبول باد۔

مکتوب صد و پنجم۔ در بیان ترقی بعض یاران بہ احقر مؤلف صدور یافت۔

marfat.com

اَحَدُ اَلْمِنَّةُ لِلّٰهِ الصَّمَدِ۔ اَمَّا بَعْدُ ازین حقیر بیار بے نظیر اعنی صاحب الکمالات
اشیخ محمد مراد اَرَادَهُ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا کَثِیْرًا سلام خیر انجام بہ اشتیاق مالا کلام مطالعہ نمایند
احوال شکستہ بال موجب سپاس بے قیاس الٰہی ست تعالیٰ وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ
قُدْسِیِہٖ اِسْتِقَامَتُکُمْ وَکَرَامَتُکُمْ شیخ عبد اللطیف اخذ بہرہ معقول نمود از کمالات
طریقہ مِنَ الْفَنَاءِ وَالْبَقَاءِ وَالصُّغْرٰی وَالْکُبْرٰی انشاء اللہ مرخص شدہ و فرزندی
اعزی عبد الرشید در قطع منازل خاصہ اعزہ احمدیہ بسر گرم ست امید ست کہ عنقریب او ہم
بخدمت شما برسد۔ واجوبہ بعضے سوالات آن برادر گرامی بیارد وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ
الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ ازین جانب بہ نور دیدگی شیخ ولی اللہ دعوات برسد و جمیع ارباب
اتحاد فی امان اللہ۔ التحریر ۲۶ محرم۔

مکتوب صد و ششم۔ بہ جلالت نشان دین پرور شاہ فرخ سیر صدور یافت۔

هُوَ اَحَدُ اَلْمِنَّةُ لِلّٰهِ الْکَرِیْمِ۔ اَمَّا بَعْدُ خاکسار بے مقدار معروض می دارد کہ آنچہ
لازمۂ خیر اندیشی ست بہ تنبیہ والا می رساند اگر بہ مرتبۂ قبول برسد زہے شرف۔ در ملازمت
ثانیہ مراقبہ کہ موجب نورانیت باطن و شرح صدر و طول بقائے عالی قدر دانستہ الیٰ نمود
بود۔ فرمودہ بودند کہ این را ضبط بہ سوے حقیقت اظہار خواہم کرد۔ مسکین بے تمکین ازان باز
منتظر نوید پر امید ست۔ اگر بہ حضور خاص خواب آن را بخط خاص رقم فرمایند دور از آئین کرم
و سنت اسلاف کرام نباشد۔ و مراتب دعا گوئی مضاعف گردد آفتاب سلطنت همواره
تابان باد وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعِبَادِ۔

مکتوب صد و ہفتم۔ در بیان فضیلت صدقہ یہ احقر محرر نوشتہ اند۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

marfat.com

اَمَّا بَعْدُ رَوَی التِّرْمِذِیُّ عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِیْلُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَامَ بِهَا عَلَیْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَ الْمَلَآئِکَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا یَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ الْحَدِیْدُ فَقَالُوْا یَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِیْدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ فَقَالُوْا یَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَآءُ فَقَالُوْا یَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ قَالَ نَعَمْ الرِّیْحُ فَقَالُوْا یَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّیْحِ قَالَ نَعَمْ اِبْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِیَمِیْنِهٖ یُخْفِیْهَا مِنْ شِمَالِهٖ۔ یعنی این عمل بنی آدم اشد ست از باد کہ بر اشیاء مذکورہ غالب ست۔ این جا چند وجہ وجہیہ بخاطر می رسد یکے از انہا آنکہ زبانیہ جہنم اشد ست صدقہ سر آن را بنشاند۔ چنانچہ منطوق اخبار معتبرہ ست۔ پس لاجرم اشد باشد۔ دیگر آنکہ باد با ہمہ پنہانی آثار قویہ ازوے ظاہر می شود مردم آن را عیاناً مشاہدہ می نمایند و آثار صدقہ سر فی الحال از نظر مردم اغلب پوشیدہ ست پس در حقیقت از ریح اشد باشد لِاَنَّهٗ لَیْسَ فِیْهِ هٰذَا الْقَصَارُ مَعْلُوْمًا دیگر آن کہ باد ہر چند قوی ست اما شیاطین الس وجن در وے می آویزند و صدقہ سر قلعہ محکم می گردد کہ جنود ابلیس دران نمی توانند دخل کرد و صاحب آن را از باد نمی توانند انداخت کَمَا نَطَقَتْ بِهِ الْاٰثَارُ فَیَکُوْنُ اَشَدُّ دیگر آنکہ آدمی بر بخل و قبض و تنگ دستی مجبول شدہ ست۔ بِخِلَافِ الرِّیْحِ فَاِنَّهَا مَجْبُوْلَةٌ عَلَی الْکَرَمِ وَالْبَسْطِ و کارے کہ بر خلاف جبلت بظہور آید یقین ست کہ از ہمہ اشد خواہد بود۔ دیگر آنکہ آدمی در صدقہ سر نائب پروردگار خود و متخلق باخلاق او می گردد وَهُوَ

marfat.com

اَقْوٰی مِنْ کُلِّ شَیْءٍ۔ دیگر آن کہ صدقہ سر غضب جبار را تعالیٰ فرو می نشاند فَاَیُّ شَیْءٍ
اَشَدُّ وَاَکْبَرُ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ صَدَقَۃَ السِّرِّ تُطْفِیْ غَضَبَ
الرَّبِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیْ فَاِنْ قِیْلَ صِفَۃُ الْمَخْلُوْقِ کَیْفَ یَغْلِبُ عَلٰی صِفَۃِ الْخَالِقِ
قُلْتُ لَمَّا کَانَ ھٰذِہِ الصِّفَۃُ مُظْھِرًا لِصِفَۃِ الْخَالِقِ فَفِی الْحَقِیْقَۃِ غَلَبَتْ مَلَکُ
الصِّفَۃِ عَلٰی ھٰذِہِ الصِّفَۃِ وَھُوَ الْعَفْوُ عَلَی الْغَضَبِ وَصِفَۃُ الْمَخْلُوْقِ لِنِسْبَۃٍ
الْاَمْرِ حَرَکَۃً وَمُظْھِرَۃً لِصِفَۃِ الْخَالِقِ وَلَا مَحْذُوْرَ فِیْ ذٰلِکَ وَخَبَرُ اَنَّ رَحْمَتِیْ
سَبَقَتْ عَلٰی غَضَبِیْ یُنَادِیْ یَا عَلِیُّ جَلَوْتَ عَلٰی ذٰلِکَ۔ وجہ دیگر بہ زبان اہل طریقہ شنو
آنیمی مرکب از عناصر اربعہ ست کہ اصول آنہا در عالم ناسوت منبسط است و ہر عنصر بہ کثافت
و خباثت متصف ست این ہمہ بہ تصفیہ و تزکیہ مطہر نمودن و منقاد احکام الٰہیہ ساختن و
از مقتضائے طبائع اصلیہ برآوردن و مرآت انوار قدسیہ گردانیدن اشد و اقوے
باشد وَلَیْسَ صَدَقَۃُ السِّرِّ الْاَعْبَارَۃُ عَنْ اِیْصَالِ الْخَیْرِ خَفِیَّۃً وَاَیُّ خَیْرٍ
فَوْقَ التَّصْفِیَۃِ وَالتَّزْکِیَۃِ الْمُثْمِرَۃِ الْمَعْرِفَۃَ الرَّبِّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَ
کَوْنُہٗ سِرًّا بَدِیْھِیٌّ ثُمَّ لِنَفْسِہٖ اَحَقُّ مِنْ غَیْرِھَا لِاِیْصَالِ الْخَیْرِ قَطْعًا۔ وجہ
دیگر بہ لسانِ ارباب حقیقت و کمال اصحاب معرفت استماع کن انسان کامل چو بر نفس
فرعون منش خود کہ از لبس شرارت ذاتی و خبث جبلی سر از اطاعت الٰہی و پا از دائرہ بندگی
برآوردہ و بہ ندائے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی دہان کشادہ قہر نماید و بہ دستگیری عنایت ربانی
ظفر یابد و عین و اثر او برباد دہد و جمیع ما سوی بما سواہ را فراموش گرداند ہر آئینہ
دے را شایانِ مرتبہ خلافت و سزاوار بہ حمل امانت کہ سمٰوٰت و ارضی آن را متحمل نشدند
برداشت سازد۔ درین ولا صدقہ از وے بہ ظہور آمد و ایصال خیر پنہانی این ہنگام

marfat.com

متحقق خواہد گردید ازین جا تاویل کریمہ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۔ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۔ نیز معلوم گردید زیرا کہ ظلم عبارت از قہر او بر نفس بہت و جہل او کنایہ از نسیان اوست از ماسوا وَهُوَ فِي الْحَقِيْقَةِ مَدْحٌ يُشْبِهُ الذَّمَّ ؎

آسمان یارِ امانت نتوانست کشید　　قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند

فَافْهَمْ فَاِنَّ كَلَامَنَا رُمُوْزٌ وَّاِشَارَاتٌ بَلْ كُنُوْزٌ وَّبِشَارَاتٌ ۔ معلوم شریف باد کہ فرزندی عبدالرشید بکرم اللہ بکمالاتِ خاصّہ خاندانِ مجدّد الف ثانی رضی اللہ عنہ مشرف شدہ و در حضورِ این مہجور بہ وضع مرضی گذرانیدہ بجلے خادم خادم بود و بجائے مصاحب مصاحب۔ بالجملہ فقرا را خوشنود داشتہ باید کہ شما ہم از وے رضامند باشند بالفرض اگر چندے مقصّر شما شدہ باشد معاف فرمودہ مشمول عنایت نمایند۔ دیگر این مسکین از دعوات ظہر الغیب آن برادر گرامی و سائر متعلقان ایشان سیّما برخوردار محمد ولی اللہ غافل نیست و امیدوار دعاے ایشان دربارۂ خویش ہست جمیع یارانِ طریقہ سیّما اخوی محمد یوسف و محمد حاجی و محمد اعظم سلام خیر انجام خوانند۔ ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْكِرَامِ مَا دَامَتِ الْكَعْبَةُ وَالْحَطِيْمُ وَالْمَقَامُ۔

مکتوب صد و ہشتم ۔ در بیان حصول مطالب بہ خواجہ محمد اعظم صدور یافت ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحَامِدُ كُلِّهَا ۔ اَمَّا بَعْدُ مکتوب مرغوب صلاح و سعادت آئین شیخ محمد اعظم رسیدہ خورسند ساخت ع اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی ۔

ازین مسکین استمداد حصول مطالب کونین نمودہ اند توجہاتِ متعدّدہ و امدادہائے متنوّعہ نمودہ آمد انشاء اللہ العزیز آثار آن ظہور خواہد فرمود اِنَّهٗ تَعَالٰى قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ وَالسَّلَامُ

marfat.com

عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْکِرَامِ۔ اگر این پنج کلمه مبارک را بعد هر نماز پنجگانه فریضه ادا و حضوراً هفتاد بار ورد نمایند انشاء الله مطالب کونین ارزانی شود در آخر ده بار صلوٰة بر آن سرور البته بخوانند این هست کلمه ها یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا قَوِیُّ یَا قَادِرُ

مکتوب صد و نهم ۔ در بیان بعضے نصائح و اشغال معمولات به حاجی عبد اللطیف صدر یافت

اَحْمَدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ معلوم عادت و توفیق آثار شیخ عبد اللطیف باد که چون اخذ طریقه علیه احمدیه نموده و بهره از معارف ..... و خصائص حضرات قَدَّسَتْ اَسْرَارُهُمْ از فنا و بقا و قربیت و معیت بلکه از مقام اقربیت که از ثمرات ولایت اصلی هست انشاء الله انگیز حظ بر گرفتند پس باید که اوقات معمور به ذکر و فکر دارند و مهما امکن عمل بر سنت و عزیمت نمایند و لهو و لغو را تا توانند راه نه دهند که به کرم الله طریقه احمدیه متضمن این امور اند چون رعایت آداب این طریق انیق خواهند نمود و استقامت بر اطوار و اسرار این بزرگان خواهند ورزید از خلل و ذلل یقینی مامون خواهید ماند و ترقی بعد ترقی ارزانی خواهد شد بیشتر اوقات را به تکرار نفی و اثبات معمور دارند و به مراقبه اقربیت نیز اشتغال دارند و به نماز ضحیٰ و اوّابین و تهجد مقید باشند و حتی المقدور نماز پنجگانه را به جماعت و حضور حتی ادا نمایند و کم گوئی و کم خوری و کم خوابی را عادت گیرند و اگر طالب صادق رجوع نماید سفارت در طریقه علیه نقشبندیه و سلسله سنیه قادریه داخل نمایند و توبه و استغفار فرموده بر استقامت دلالت نمایند و اذکار معهوده تلقین سازند و به ترتیب معلوم ارشاد بخشند و در وقت تلقین نسبت را تصحیح نمایند و به ارواح کرام رجوع کنند و مدد خواهند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْکِرَامِ۔ کَتَبَهُ الْفَقِیْرُ اِلَی اللّٰهِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْاَحَدِ ابن خَازِنِ الرَّحْمَةِ

marfat.com

اَلشَّیْخُ مُحَمَّدٌ سَعِیْدُ قَدَّسَ سِرَّہُ الْمَجِیْدَ۔

مکتوب صد و دہم۔ در بیان اجازت خواندن پنج کلمات مبارک بہ شیخ محمد ولی اللہ صدور یافت۔

اَحَدُ اَلْمِنَّۃُ لِلّٰہِ الصَّمَدِ۔ اَمَّا بَعْدُ برخوردار سعادت آئین اعنی شیخ محمد ولی اللہ بہ ترقیات درجات این نشاء و آن نشاء ممتاز باشند۔ الحمد للہ کہ بہ محبت اہل اللہ کہ متمم الکمال والاقبال ہست لبریز و ہمواره امداد و استعانت از فقرائے باب اللہ الکریم می جوئید۔ احقر در اوقات مرجوۃ الاجابت بدعوات ظہر الغیب آن فرزند ارجمند اشتغال دارد گان اللہُ مَعَکُمْ اَینَما کُنتُمْ امید ست کہ آثار آن یوماً فیوماً ظہور فرماید اِنَّہٗ تَعَالٰی قَرِیْبٌ مُجِیْبٌ برخوردارم این پنج کلمہ مبارک برائے حصول مطالب کونین آزمودہ شدہ ہر روز بلکہ بعد ہر نماز فریضہ آن را ورد نمایند آثار نیک خواہند یافت انشاء اللہ سبحانہٗ و ہر کرا خواہید آن را تعلیم نمائید وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ این ہست آن کلمات مبارک یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا قَوِیُّ یَا قَادِرُ ہفتاد مرتبہ بعد الصلوٰۃ الخمس بخوانید و ختم بدہ بار درود بر پیغمبر خدائے صلوات اللہ علیہ وَالسلام والتحیۃ نمایند۔

مکتوب صد و یازدہم۔ در ارشاد نامہ فرزندم عبد الرشید صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ۔ لَمَّا صَحِبَنَا الْاَخُ الصَّالِحُ الشَّیْخُ عَبْدُ الرَّشِیْدُ مِثْلَ وَالِدِہِ الْمَاجِدِ الشَّیْخِ مُحَمَّدِ الْمُرَادِ الْکَشْمِیْرِیْ صَاحِبِ الْکَمَالَاتِ الْعَلِیَّۃِ عَامًّا وَنَالَ حَظًّا وَافِرًا مِّنَ الْمَعَارِفِ الْاَحْمَدِیَّۃِ وَالْحَقَائِقِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ وَقَطَعَ مَنَازِلَ الْوِلَایَاتِ الثَّلٰثَۃِ وَکَمَالَاتِ النُّبُوَّۃِ بِطَرِیْقِ الْوَرَاثَۃِ عَلٰی اَرْبَابِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاَیْضًا وَصَلَ اِلَی الْحَقَائِقِ الثَّلٰثَۃِ اِنْشَاءَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَجْزَنَاہُ تَعْلِیْمَ الطَّرِیْقَۃِ

marfat.com

الْعَلِيَّةِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَارْشَادُهُ فِي السِّلْسِلَةِ السَّنِيَّةِ الْقَادِرِيَّةِ قَدَّسَ
اللّٰهُ اَسْرَارَ اَرْبَابِهَا لِلطَّالِبِيْنَ وَالسَّالِكِيْنَ وَذٰلِكَ بِشَرْطِ الْاِسْتِقَامَةِ
عَلَى الشَّرِيْعَةِ الْمُطَهَّرَةِ وَالطَّرِيْقَةِ الْمُنَوَّرَةِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا لَهُ وَثَبِّتْهُ عَلَيْهِمَا
اٰمِيْنَ. وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ عَلٰى خَيْرِ الْبَرِيَّةِ وَالزَّكِيَّةِ وَالسَّلَام.
مکتوب صدودوازدہم ۔دربیان دعوات وذکر بعضے ازاحوال فرزندم عبدالرشید
باحقر مؤلف صدور یافت ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَنْعَمَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّهِ الْاَكْرَمِ ۔اَمَّا بَعْدُ
سلام خیرانجام مسکین بے تمکین بہ برادر یگانہ برابر اعنی شیخ محمد مراد اَرَادَهُ اللّٰهُ الْكَمَالَ
فَوْقَ الْكَمَالِ موصول باد مکاتیب گرامی رسیدہ ابتہاج مالا کلام رسانیدہ ۔احقر از
دعوات ظہر الغیب آن حقیقت سرشت غافل نیست ۔امید کہ ایشان نیز برہمیں نمط باشند
ودراوقات خاص امدادی نمودہ بوند ۔ہرگاہ اقرب الخلق الی اللہ اعانت از دیگران
جوید از دیگران چہ عجب ؎

در سر مرد وزن می زد پیمبر ﷺ ہمی گفت در دعاہا یادم آور
تماشا کن تو این اسرار باری کہ شیران خواستند از مور یاری

احقر در خلال نماز بود بر کلمۂ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ چون عبور واقع شد چنان از عالم غیب
مفہوم گشت کہ اگر نہ این کلمۂ استغاثہ ظہور نمودی عالم ہلاک گردیدے ۔اعنی حق عبادت
از ہیچ یکے کَائِنًا مَّنْ كَانَ اصلا بجا نمی آید الا بہ اعانت الٰہی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔دیگر چون
احقر فکر معیشت ظاہری اخوی میان عبدالرشید درین دلا بہ خاطر آوردہ است
چند روز بودن او در دربار حسن می نماید حق سبحانہٗ چنان کند کہ زود این معنی بہ ظہور آید

marfat.com

من بعد بہ خدمتِ الیشان می رسد انشاء اللہ و در مرضی ہائے اہلِ حقوق لبسر می بُرد فقیر بر حصولِ این دولت یعنی رضامندی الیشان دلالت کردہ بہت و آن برخوردار بہ حسنِ عقیدت قبول نمودہ جائے تردّد نیست انشاء اللہ سبحانہٗ آخرنہ نتیجہ شمامہت ازوے جز نیکی توقع نیست ع

شاخِ گل ہر جا کہ می روید گل بہت

ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ وَصَحْبِہِ الْعِظَامِ۔ ۳ ذی القعدہ تحریر گشت سنہ ۱۱۲۶ھ۔ اہل و متعلقانِ الیشان در حفظِ الٰہی باشند۔ از والدۂ معنوی واخوان دعوات و تحیات خیر انجام مطالعہ نمایند۔ اخوی شیخ محمد یوسف دعوات مشتاقانہ خوانند۔

اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ حَیْثُ مَا کُنْتُمْ وَاَیْنَمَا کُنْتُمْ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

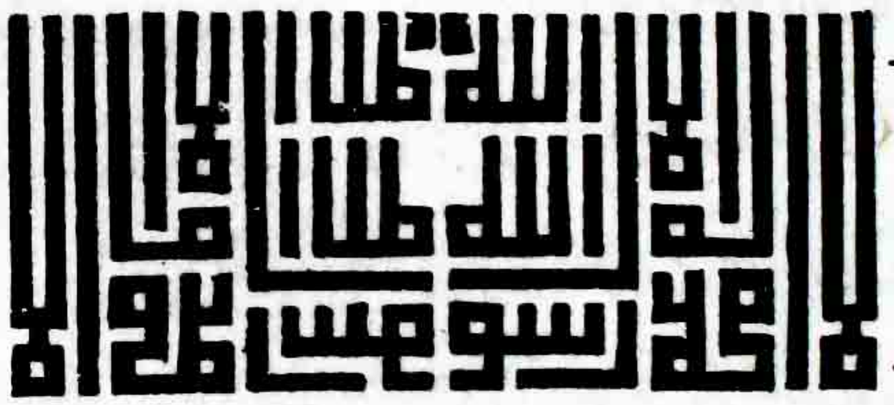

کوفی بنائی متوسط

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بطور متماثل دوبار

(چھپا)

marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تتمّۂ مکتوبات

مکتوب صد و سیزدہم ۔ در بیان حکایتِ مخالفان طریقۂ عالیہ از حضرت محمد فرّخ شاہ برادر کلان قطبی و مرشدی مدظلہما بہ احقر مؤلف صدور یافت ۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ ۔ حضرت سبحانہٗ آن برادر ذوالفضل والکمال را از بلیّاتِ دوجہانی عافیت ارزانی داشتہ بہ حصولِ مرادات دارین مشرف گرداناد بِمَنِّہٖ وَعَوْنِہٖ مجاری امور مشکور ست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ اِسْتِقَامَتُکُمْ عَلٰی جَادَّۃِ مِلَّۃِ الْبَیْضَاءِ ۔ صحیفہ شریفہ رسید مسرّت افزود ۔ امید کہ این دور از کار را در اوقاتِ مرجوّہ بہ دعائے سلامتِ خاتمہ و استقامت یاد نمودہ باشند ۔ چہ نویسد کہ چندے از اوباشان دردارِ جہان مدار جمع شدہ بر مکتوبات حضرت الیشان ہنگامہ برپا نمودہ اند و لبیارے از سادہ لوحان را منحرف ساختند ۔ حتّٰی کہ خلیفۂ وقت مدظلہ العالی نیز بہ لونِ آنہا متلوّن گشتہ گونہ انحرافے بہم رساندہ بود ۔ اما یک چندے است کہ فتنہ چندان شرر بار نیست حق تعالیٰ ما را و سائر متہجانِ این طریق را از شرائن دواہی مامون ہما دارد ۔ در جواب آنہا چند کلمہ خام ناتمام بہ تحریر آمدہ ہست محمد سعید کشمیری این جا ہست شاید کہ وے نقل برداشتہ آنجا بہم رساند ۔ اگر مسلمانان

marfat.com

بہ نظرِ انصاف مطالعہ نمایند تحمیل کہ تشفی بہ وقعی حاصل شود وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّہَا۔ درخدمتِ شریف فقاہت دستگاہی حضرت اخوند سلام خیرانجام رسانند۔ از استماع قصۂ ہائلہ ارتحال مرحومی برادر خورد شما چسان دلہائے دوستان کباب شدہ حضرت اخوند دانا اند چہ حاجت کہ چیزے از قسمِ تسلیم و رضا بہ خدمتِ الیشان نگاشتہ آید حق تعالیٰ در بدلِ این مصیبت اجرہائے جزیل در ہر دو جہان ارزانی دارد۔

مکتوب صد و چہار دہم ۔ در بیانِ احوال سفرِ حج قطبی و مرشدی از علامہ عصر حضرت محمد فرخ شاہ مدظلہما بہ محررِ سطور صدور یافت۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ صحیفہ شریفہ غرّہ رود انداختہ مسرّت افزود حق تعالیٰ در ہمہ وقت و در ہمہ حال ناصر و معین آن گرامی برادر ذو الفضل و الکمال باد۔ پیر دستگیر شما و سائر اغرّہ این جاے در موسمی رحلت گزین سفرِ مبارک شدہ بودند۔ اگر یاد موافقت می گرد تا حال حج کردہ بہ سرہند رسیدہ کہنہ می شدند۔ لیکن جہازِ الیشان در تباہی شد یک چندے بہ بنا در گردید آخر بالخیر والعافیہ بہ بندر مخہ رسید از انجا مکاتیب اغرّہ بہ فقیر رسید کہ ما بہ سلامت در اینجا رسیدیم قصد نہضت بجانب مکہ معظمہ داریم امید واریم کہ از برکات و ثمرات این حج متمتع گشتہ در تحویل اسد یا سنبلہ مراجعت بہ این صوب نمایند۔ حق سبحانہٗ آنہا را بہرہ مند و سلامت بیارد بِحُرْمَۃِ النَّبِیِّ وَاٰلِہِ الْاَمْجَادِ زیادہ چہ نوشتہ آید۔ این فقیر ساقط الاعضا و القوی گشتہ مثل دہم ماندہ بہ دعاے خیر خویش یاد فرمایند۔ ایام بکام باد۔

وَالسَّلَام۔

marfat.com

مکتوب صد و پانزدہم ۔ دربیان بشارات کشفی حضرت مخدوم زادہ کلان میان ابوحنیفہ مدظلہ کہ در احوال یاران کشمیر بہ تحریر آوردہ اند ۔

نقل بشارات نامہ کہ بہ التجائے این احقر از جناب حضرت حقایق و معارف آگاہ کمالات دستگاہ ولی اللہ ابن ولی اللہ ابن ولی اللہ ابن ولی اللہ ابن ولی اللہ اعنی حضرت شیخ ابوحنیفہ سلمہ اللہ تعالیٰ صادر گشت در روز دوشنبہ بیست و ہشتم ربیع الاول سنہ ۱۱۲۰ھ از دستخط مبارک برآمد ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَنْعَمَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَکْرَمِ اَمَّا بَعْدُ ۔ صاحب مدار شیخ محمد مراد کہ بہ فوق حقیقت صلوٰۃ مبشر ست اِلٰی ھٰذا در باب اخوی مذکور چنان بہ خاطر القا شد ھُوَ حَبْلُ الْمَتِیْنُ ھُوَ مَغْفُوْرٌ وَ مَنِ انْتَسَبَ بِہٖ و در آخرت در اعطاے آب حوض کوثر مدخل بہ طریق پیر خود عنایت شود وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ شیخ محمد یوسف در باب اخوی مذکور رضامندی از جناب قدس بسیار ظاہر شد مع مغفرت باوجود از کمال مدار مذکور بہ اخوی بہرہ تام ظاہر می شود وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ محمد ولی اخوی مذکور منور باطن ظاہر می شود مع مغفرت و استعداد خوب دارد بر سلوک مقید شوند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ عبد الغفور در باب اخوی مذکور قبولیت از جناب قدس ظاہر می شود مع مغفرت سلوک مشارٌ الیہ قریب کمالات ظاہر می شود تا حال ولایات متممات دارند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ ابوالفتح در باب اخوی مذکور از جناب قدس عنایت ظاہر می شود از ولایت ہم بہرہ دارند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ عبد الرزاق اخوی مذکور از کمالات نبوت بہرہ تام دارند بلکہ فوق پارہ ظاہر می شود ۔ یوم حشر قابل این کلمہ کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنَّا الْحَزَنَ

marfat.com

ظاہر می شود وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ محمد صالح اخوی مذکور در امورِ مطلوبہ سعی موفور دارند رَزَقَہُ اللّٰہُ مُتَمَنَّاہُ مَعَ مَغْفِرَۃٍ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ محمد شریف اخوی مذکور صاحب فنا و بقا ظاہر می شود مع استعدادِ خوب وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ عبدالرشید برخورداری کنندۂ کار حکم و جذبۂ کلی پیدا کردہ باید دید معاملہ مشارٌ الیہ تا کجا کشد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ سید اسمٰعیل از یاران رسمی غیر طریقہ تصفیۂ باطن خوب دارند کمالاتِ احمدیہ چیزے دیگر اند ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ حافظ احمد از یاران رسمی غیر طریقہ ہست اخوی مذکور پارہ از ہم جنس خود بلند تر بہ نظر می درآید وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ و در توجہ دوم چنین فرمودند شیخ محمد مراد بکرم اللہ اسمی باسمہٖ ظاہر می شوند یعنی از دائرۂ مریدین برآمدہ در دائرۂ مرادین داخل شدہ و تمام آن لمعہ از وجود پر فیض آن برادر منوّر و مفاض بہ نظر می درآید ۔ و از ہمہ کمال حضرات موافق استعداد خود بہرہ یابند خصوصاً خلّت وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ۔ محمد یوسف از کمالات حضرات متحقق اند ھُوَ مَقْبُوْلٌ عِنْدِیْ ھُوَ مَرْضِیَاتِیْ در بابِ این دو دوست وقت نوشتن ملہم شدم وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ محمد ولی بہ استعداد بلند ظاہر می شود اگرچہ در روز مقید شود بہ طریقِ ضمنیتِ شما دائرۂ ولایت را قطع نمودہ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ عبدالغفور مناطہٗ مشارٌ الیہ از ولایت بیشتر گذشتہ نصیبے از کمالات بہ نظر می درآید و ترقی در سلوک ہم می شود وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ محمد صالح اسم با مسمّٰی ہست منوّر الباطن در سلوک سعی تمام دارند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ محمد شریف ضمنِ پیرِ خود ظاہر می شود و بر سلوک خود ہم کار می کند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ عبدالصبور فنا بیشتر ظاہر می شود از دیگر کمال ہم خالی نیستند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ محمد ہاشم منوّر الباطن تلاش این عزیز خالی نمی گذارد عنقریب حصول ہست ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ شیخ اسمٰعیل کسب این عزیز دیگر طریقہ ظاہر می شود از ین طریقہ ہم بہرہ ہست وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ محمد اعظم محبت فقرا بسیار دارد ۔

marfat.com

بجاے خواہد رسانید تدریجًا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ محمد سلام موافق اشتیاق بہرہ از طریقہ
خواہند گرفت مقید بسیار شوند بہ متمنّی خواہند رسید وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ عبدالشکور
صحبتِ درویشان بسیار غنیمت شمرند و مقید شدہ استعداد را در کار آرند ۔
مقتدائے وقت شوند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ۔ خواجہ سود خوب متمنّی دارند رفتہ
رفتہ سر انجام کار خواہند کرد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ عبداللطیف بزاز سلوکِ این عزیز کارمی
کند لیکن سرِ این از سعی دریغ نہ دارند بسیار ترقی کنند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بالصَّوَاب۔
محمد اشرف بر سلوک مقید شوند بسیار ترقی کنند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ صادق شیخ
باطنِ این عزیز رفتہ رفتہ بر ظاہر غالب شود وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ مُلّا محسن منوّر الباطن
وترویج طریقہ رفتہ رفتہ ظاہر می شود ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب ۔ عزیز میر
بہ طریقہ بسیار مقید شوند نفع کلّی خواہند شد ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ عبداللطیف
مقتدا شود اگر خوب مقید شوند ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ شیخ احمد منوّر الباطن وصاحبِ
کمال ظاہر می شود ۔ تدریجًا و مروّج الطریقہ ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔ برخوردار کونین
عبدالرشید ارشد رشید است بشارات بہ قراری سلوک راہ حاصل نمودہ پا
در زوائدات گذاشتہ چنانچہ قبولیت و قطع دائرۂ رضا بلکہ وصول بہ مرکزِ ضمنیت
کُل چہ از حضرتِ الشان سلمہٗ ربہٗ وچہ از حضرات ثلثہ وچہ از فقیر وچہ از شما و نیابت
شما در خدمتِ شما مع رجاے اصالت تا کجا قلم رانی نماید ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بالصَّوَاب۔

مکتوب صد و شانزدہم

۔ در بشارات بعضے مقامات مخدوم زادہ حضرت
شیخ ابوحنیفہ بہ مؤلف نوشتہ اند ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ امّا بعد احوال این شکستہ بال

marfat.com

مہجور اصل و معاملہ بمینِ ایزد متعال تا این مدت کہ نہم ربیع الثانی سنہ ۱۱۲۸ھ روز سہ شنبہ من محرر مقرون بہست عافیت و ترقیات کونین مع وصولِ ذات بجت مطلوب و مرغوب ست۔ امید از دعوات ظہر الغیب بزرگان ہست سہ

ماخود بہ گردِ دامنِ مردے نمی رسیم شاید کہ گردِ دامنِ مردے بمارسد

آنچہ خیالاتِ روز و شب می گذرد خودش اہلِ حقیقت چہ اظہار سازد کہ شرم می آید و احوالِ خود را بہ آن کمالات مستبعد می شناسد لیکن نظر بہ آن نمودہ سہ

فیضِ روح القدس ار باز مدد فرماید دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا می کرد

و باز وقتے کہ رحمت بجوش می آید مثل مطر ہست بر گلخن ہم می بارد وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ نور دیدہ عضد شدید اخوی شیخ عبد الرشید سلمہٗ ربہ المجید از ین خلفِ نا رشید سلام خیر انجام بہ شوقِ تمام مطالعہ فرمایند نور دیدہ صاحب معالی بابا خواجہ محمد مقصود پیش احقر الناس از حسنِ ظنِ خود چند گاہ ہست کہ ہست لیکن فنا فی الشیخ را بدرجۂ کمال رسانیدہ و از مراعاتِ آداب ہیچ دقیقہ نگذاشتہ امید کہ امروز و فردا بہ کمالاتِ خاصۂ مجددیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ برسد و بسیار بسیار لبریز شکر شما ہست ہمہ اہلِ طریقہ را سلام رسانند۔ در اثنائے نوشتن کتابت مقامے عالی شگرف ظاہر شد۔ شما ہر دو را بیرونِ آن مقام دید بعد توجہ ہر دو پدر و پسر را داخل نمودہ شد لیکن در وصول ہر دو عموم و خصوص من وجہٍ ظاہر شد تمکن در شما بیشتر یافتہ شد و در بعضے جزئیات وصول بیشتر در پسر شما یافتہ شد بعد از تامل معلوم نمودہ شد کہ آن مقام خاصۂ مجدد بود کہ الیشان و چند دیگر ممتاز شدند۔ آن مقام مخلصیت بود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ از فقیر زادہ محمد زکی و برہان اللہ

marfat.com

ومحمد محفوظ سلام خوانند بالخصوص محمد رشید مطالعہ نمایند۔

مکتوب صد و ہفتدہم ۔ در بیان بشارات و بعضے حالات مخدوم زادہ حضرت محمد تقی بہ مؤلف نوشتہ است۔

اَحَدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی جامع کمالات احمدی و احدی حق رسیدہ وحق رسان ارشاد و ہدایت مرتبت برادر دینی اعز واکرم صاحب معنیٰ اسرار اتحاد محبوبی شیخ محمد مراد سلمہٗ اللہ از ہیچ کارہ سلام شوق مطالعہ فرمایند۔ مکتوب محبت اسلوب بہ مصحوب صلاح آئین میان عبدالشکور در احسن از منہ رسید دوستان را شاد گردانید۔ ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

اکثر اوقات دل حزن منزل نگران این معنیٰ باشد توقع کہ آئندہ بر ہمیں دستور مسرور می کردہ باشید ہمشیرہا مع سائر اولاد خصوص فقیر زادہا محمد اظہر و محمد ظہور اللہ مع سائر ہمشیرہاے خود دعوات می رسانند اہل خانہ آن ملاذ صغار و کبار در حفظ الٰہی باشید۔ برادران عزیز داغ ولی محمد و رحل الرشید سلام خوانند۔ رحل الرشید حضرت ایشان را قدس سرہٗ بہ مرتبہ رضا مند داشتہ کہ بر عکس احسانہاے آن عزیز بر احقر است و ہمیشہ شکر گذار و خدمت گار آن مقبول درگاہم۔ و آنچہ بہ این عاصی از مقدمہ بشارات قلمی بود بمصداق۔ رنگریز بہ ریش خود گرفتار است۔ مع ہذا ایشان را از مقبولان خاص الٰہی می دانیم۔ در عین نوشتن مفہوم شد کہ محمد مراد، مراد احد و احمد است وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالرَّشَادِ۔ قبل ازین چند خط مرسل شدہ اغلب در راہ غائب شدند معلوم میان رحل الرشید آنکہ عرضی شما از مدت

marfat.com

منظور شده بر آمده بود حواله میان عبداللطیف نموده شد خدا آن عزیز را توفیق دہد
وہر آنچہ مقدور فقیر بود بجا آورد و بیشتر سعی مشارٌ الیہ فرماید۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

مکتوب صد و ہیژدہم۔ در بیان تشریح واقعہ مخدوم زادہ حضرت محمد تقیؒ
بہ کمینہ مؤلف نوشتہ است۔

اَحَدُ۔ حقایق و معارف آگاہ خلاصۂ خلفاے احمدی و احدی ازین درویش
وحدت کیش سلام شوق مطالعہ فرمایند۔ مکتوب محبوب بہ معرفت خواجہ مومن
کہ در جواب این عاصی نوشتہ بود ند رسید مسرور ساخت۔ توقع کہ بہمین دستور
گاہ گاہے این دُور از کار را خوش وقت می کردہ باشند دیگر آنچہ مقدمۂ
بشارات کہ دربارۂ ایشان پیر و مرشد فرمودہ ظاہر شد در حق مرادان ہر عانے
کہ از عالمِ قدس ظاہر شود عین بجا است۔ ہر چند مثل فقیر بہ آن می ماند کہ رنگریز
بریش خود درماندہ است۔ بہر کیف در عین تحریر این کلمہ ظاہر شد کہ ھُوَ مِنِّی وَلَا مِنْہُ
و آن کہ مراد اوست مراد ماست۔ وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ آنچہ بقدر تفہیم
انشاء اللہ ظاہر خواہد شد بقید علم خواہد آمد۔ و یک بروز مکوّنی بہ اخوالِ خود نیز
محسوس می گردد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ۔ فضائل مرتبت مقبول احدؒ در اخلاص
وحید رجل رشید بہ شوق تمام سلام خوانند و فضائل مرتبت منظور نظر اہل اللہ
در مرتبت رفیع علی محمد ولی مع والدہ و ہمشیرہا و جمیع متعلقان و اہلِ طریق سلام خوانند
و از فقیر زادہا محمد اظہر و محمد ظہور اللہ سلام رسانندہ اند خصوص بہ رجل الرشید۔ و دیگر معلوم
رجل رشید باد کہ ورقے شما کہ دستخط شدہ بود قریب یک سال است کہ حوالۂ وکیل شما

marfat.com

کردہ ایم الحال ہر تاکیدے کہ باید بہ وکیل کنند اند کے در کارِ شما تغافلے دارد والسلام
وانشاء اللہ در کار خواجہ مومن موافق مقدور در یغ نہ خواہد داشت۔

مکتوب صد و نوزدہم ۔ در بیان ارشاد نامہ طریقہ چشتیہ وکبرویہ وسہروردیہ
از ولایت پناہ ارشاد دستگاہ شاہ علی رضا مدظلہ العالی ابن محمد فرخ شاہ بہ دستخطِ
خاص ایشان نزد احقر العباد محمد مراد موجود ہست۔

حق حق حق۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی
عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ فَاِنَّ الْاَخَ الصَّالِحَ الْاَعَزَّ الْاَکْرَمَ
الْمُهْتَدَّ بِطَرِیْقِ الْاَمْجَدِ الْاَقْوَمِ سَالِکُ مَسَالِکِ الطَّرِیْقِ عَارِفُ مَعَارِفِ
الْحَقِیْقَۃِ الْجَامِعُ بَیْنَ الشَّرِیْعَۃِ وَالْمَعْرِفَۃِ اَلشَّیْخُ مُحَمَّدُ الْمُرَادُ الْکَشْمِیْرِیُّ
دَامَ حُبُّہٗ فِی اللّٰہِ وَزَیَّدَ عِرْفَانَہٗ بِاللّٰہِ لَمَّا صَحَّ صُحْبَتُہٗ اِرَادَۃً وَشَوْقًا
مَعَ اُسْوَۃِ اَھْلِ الْعِرْفَانِ وَقِبْلَۃِ زُمْرَۃِ الْوِجْدَانِ قُطْبُ فَلَکِ الْھِدَایَۃِ
وَغَوْثُ سَبِیْلِ اِنْدِرَاجِ النِّھَایَۃِ فِی الْبِدَایَۃِ مَحْبُوْبُ حَضْرَۃِ الصَّمَدِ
عَمِّیْ اَعْظَمِیْ اَلشَّیْخُ عَبْدُ الْاَحَدِ السَّرْھَنْدِیُّ سَلَّمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَبْقَاہُ وَبَلَّغَ
بِتَوَجُّھَاتِہٖ وَعِنَایَاتِہٖ مَبْلَغَ الرِّجَالِ وَحَصَّلَ مِنْ جَنَابِہٖ خِلَافَۃَ الْکَمَالِ
فِی طَرِیْقِ الْعَلِیَّۃِ النَّقْشَبَنْدِیَّۃِ وَطَرِیْقِ الْعَالِیَۃِ الْقَادِرِیَّۃِ فَاَجَزْنَا لَہٗ
اَیْضًا فِی الطَّرِیْقِ السَّنِیَّۃِ الْچِشْتِیَّۃِ الْعِشْقِیَّۃِ وَالطَّرِیْقَۃِ الْجَلِیْلَۃِ الْکُبْرَوِیَّۃِ
وَالطَّرِیْقَۃِ الْعَظِیْمَۃِ السُّھْرَوَرْدِیَّۃِ کَمَا اَجَازَ لَنَا سَیِّدُنَا وَمَوْلَانَا وَمُرْشِدُنَا
وَقِبْلَتُنَا اِلَی اللّٰہِ قُطْبُ الْاَبْدَالِ وَالْاَوْتَادِ وَفَرْدُ الْاَفْرَادِ الْمُسْتَغْرِقُ فِیْ
نُوْرِ الْقَدِیْمِ حَضْرَتْ سَیِّدُنَا مُحَمَّدُ اِبْرَاھِیْمُ الْمُرَادُ اٰبَادِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

marfat.com

وَارْضَاهُ وَجَعَلَ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ مَاوَاهُ فَالْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ
وَتَعَالٰی اَنْ یَّرْزُقَهٗ تَجَلِّیَاتِ الذَّاتِ وَالصِّفَاتِ وَیَجْعَلَهٗ صَاحِبَ الْعِلْمِ
بِالْمُکَاشِفَاتِ وَیَجْعَلَهٗ صَاحِبَ اٰیَاتِ الْبَیِّنَاتِ وَالْکَرَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ
وَاَنْ یُّحَبِّبَهٗ اِلَی الْمَخْلُوْقَاتِ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ السَّادَاتِ حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ
اَفْضَلِ الْبَرِیَّاتِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَکْمَلُ
التَّحِیَّاتِ اَجَازَهٗ اَحْقَرُ عِبَادِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ عَلِی رَضَا اِبْنُ شَیْخِ الْاِسْلَامِ
شَیْخُ مُحَمَّدٌ فَرَّخَ السَّرْهَنْدِیْ عُفِیَ عَنْهُمَا۔ کَتَبَهٗ بِخَطِّهٖ یَوْمَ السَّبْتِ
خَامِسُ شَوَّالٍ سَنَةَ ۱۳۰۳ھ فِیْ بَلْدَةِ الْمُبَارَکَةِ الْکَشْمِیْرِ نَحْمَدُ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ
وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

marfat.com

قطعہ تاریخ طبع از عبد اللہ جان شریف

اے طلبگار گلشنِ وحدت — محوِ انظارِ گلشنِ وحدت

طبع شد این حدیقۂ عرفان — رمز و اسرارِ گلشنِ وحدت

مئے خُلّت دران ہمی جوشد — عشقِ دلدارِ گلشنِ وحدت

رشحۂ فیضِ عارفِ باللہ — گشت اظہارِ گلشنِ وحدت

قطب و قیوم آن امام ہُدا — بود سالارِ گلشنِ وحدت

مظہرِ علم و فضل و جود و کرم — زبدہ احرارِ گلشنِ وحدت

سالِ طبعش چنین ندا آمد

"جنبِ شہوارِ گلشنِ وحدت"

۱۳۸۵ھ

marfat.com

تعلیقات

(حضرت وحدتؒ۔ گلشنؒ۔ ولی گجراتی)

جامعِ مکتوبات شیخ محمد مرادؒ نے مجموعے کے آخر میں بطور تتمہ چند اور مکتوبات بھی درج کیے ہیں جو انھیں دوسرے بزرگوں نے بھیجے تھے۔ ان بزرگوں میں حضرت وحدتؒ کے دو فرزند ابو حنیفہؒ اور شیخ محمد تقیؒ بھی ہیں۔ حضرت وحدتؒ کے چار صاحبزادے تھے:۔ شیخ ابو حنیفہؒ، شیخ محمد تقیؒ، شیخ محمد جوادؒ اور نور الحقؒ۔ شیخ محمد جوادؒ کی شادی کا ذکر مکتوب ۱۴ میں آچکا ہے۔ اسی تتمہ میں حضرت وحدتؒ کے بڑے بھائی علامہ فرخ شاہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۴ شوال ۱۱۱۸ھ) کے بھی دو مکتوبات درج ہیں (اصل مجموعے میں پہلا مکتوب انہی کے نام ہے) اور بالکل آخر میں ان کے صاحبزادے شیخ علی رضاؒ (م ۱۱۴۳ھ) کا ۱۱۰۳ھ کا اجازت نامہ بھی درج ہے جو شیخ محمد مرادؒ کو چشتیہ، کبرویہ اور سہروردیہ طریقوں کے لیے اُن سے حاصل ہوا تھا۔ روضۃ القیومیہ (۱/۲۹۵ بعد) میں شیخ علی رضاؒ کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ حضرت علامہ فرخ شاہؒ (ابن حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ) کے صاحبزادے ہونے کے باوجود، علوم سیمیا، کیمیا، ریمیا وغیرہ اور نغمہ و سماع سے بھی تعلق رکھتے تھے اور جنات بھی ان کی تسخیر میں تھے۔ لیکن بعد میں وہ پھر اپنے والد صاحبؒ سے رجوع ہو گئے تھے۔ نیز یہ کہ وہ گجرات چلے گئے تھے اور وہیں ان کے پانچ صاحبزادے بھی قیام پذیر تھے۔ یہی وہ بزرگ ہیں جن سے اردو کے مشہور شاعر ولی گجراتی (م ۱۱۱۸ھ) بیعت ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنے شیخ کے متعلق کہا ہے:۔

marfat.com

بعدِ شاہِ نجف، ولی اللہ　　پیرِ کامل علی رضا پایا

یعنی اے ولی اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد علی رضاؒ جیسا پیرِ کامل حاصل ہوا ہے۔ اس شعر سے ظاہر ہے کہ ولی گجراتی نے ان سے نقشبندیہ سلسلے میں بیعت نہیں کی تھی جس کی ابتدا حضرت علیؓ کے بجائے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ہوئی تھی۔

یہ بات بھی قابلِ لحاظ ہے کہ ولی گجراتی نے ۱۱۱۲ھ میں گجرات سے دہلی کا سفر کیا تھا اور وہاں حضرت سعد اللہ گلشنؒ کے مشورے سے اپنی دکنی شاعری کو فارسی کے شعرائے متاخرین کے انداز پر لکھنا شروع کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ گلشن نے ولی کو بطورِ نمونہ ایک غزل لکھ کر دی تھی جس کا مطلع یہ ہے :-

خوبیِ اعجازِ حسنِ یار اگر انشا کروں　　بے تکلف صفحۂ کاغذ بیاضِ گل کروں[1]

اسی تقلید کی وجہ سے ولی کو اپنی شاعری پر ناز ہے :-

دکنی زباں میں شعر سب لوگاں کہے ہیں اے ولی　　لیکن نہیں بولا ہی کئی یک شعر خوش ترزیں نمط

ولی نے اپنے فارسی رسالہ نور المعرفت میں خود کو شاہِ گلشنؒ کا شاگرد کہا ہے۔ لکھتے ہیں:-

"مصنفِ ایں عبارت کہ بہ یُمنِ ثنا پردازیِ بزرگاں، بہ خطابِ ولی سرفراز است و از شاگردانِ[2] زبدۃ العارفین حضرت شاہِ گلشنؒ ممتاز ..... " اس عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ولی نے کئی بزرگوں کی مدح میں قصیدے لکھے ہوں گے (جن میں سے اب دو تین ہی باقی رہ گئے ہیں)۔

۱۱۱۲ھ میں ولی نے دہلی کا سفر کیا تھا۔ بہت ممکن ہے کہ وہیں سے وہ کشمیر بھی

---

[1] ملاحظہ ہو طبقات الشعراء مولفہ قدرت اللہ مراد آبادی۔ بحوالہ کلیاتِ ولی مرتبہ احسن مارہروی ضمیمہ ۲۔ صفحہ ۸۷ ح۔　[2] شاگرد کے معنی مرید کے بھی ہو سکتے ہیں۔

marfat.com

گئے ہوں، جہاں اس مجموعے کے جامع یعنی شیخ محمد مرادؒ رہتے تھے۔ ولی کے اس شعر سے ان کا کشمیر جانا استنباط کیا جا سکتا ہے، گو کہ یقینی نہیں :-

ولی کے دل کو یوں ہوتی ہے راحت تجھ گلی بھیتر کہ جیوں ہوتی ہے خاطر منشرح کشمیر کے دیکھے

اگر واقعی وہ کشمیر بھی گئے تھے تو پھر اُن کے ایک ممدوح شیخ محمد مراد کا گجراتی ہونے کے بجائے کشمیری ہونا زیادہ قرینِ قیاس ہے۔ ولی کا ایک شعر ہے :-

مقصودِ دل ہے اُس کا خیال اے ولی مجھے جو مجھ زبان کا وِرد محمد مراد ہے

یعنی اس مجموعے کے جامع محمد مرادؒ سے یہاں مراد ہوگی۔ [1]

روضۃ الفیومیہ (۱/۳۰۴) میں شاہِ گلشنؒ کو حضرت وحدتؒ (المعروف شاہ گل) کا خلیفہ کہا گیا ہے اور مولانا غلام علی آزاد بلگرامی نے سروِ آزاد میں شاہ گلشنؒ کو خواجہ عبدالاحد وحدتؒ (شاہ گل) کا شاگرد کہا ہے۔ تذکرۂ نشترِ عشق میں ہے کہ شاہ گلشن نے اپنا تخلص حضرت بیدلؒ کی تجویز پر اختیار کیا تھا (اور بیدل بھی نقشبندی مجددی سلسلے سے وابستہ تھے) اب شاعری میں یہ سلسلہ یوں ہوا کہ شاہ گلؒ کے شاگرد شاہ گلشنؒ اور شاہ گلشنؒ کے شاگرد عندلیب (اور ولی گجراتی بھی) اور ان کے صاحبزادے خواجہ میر درد اور اثر سب ایک ہی سلسلے اور ایک ہی مشرب سے تعلق رکھتے تھے۔

ہر گل کا پتا چاک ہووے درد سوں میرے
گلشن کی طرف بھیجوں گر آہِ سحری کوں (ولی)

---

[1] اسی سرہندی تعلق کی وجہ سے ولی نے اپنے ہم عصر ناصر علی سرہندی کا ذکر کیا ہے :-

پڑے سُن کر اچھل جیوں مصرعِ برق اگر مصرع لکھوں ناصر علی کوں

[2] ملاحظہ ہو ملفوظاتِ اقبال۔ مرتبہ محمود نظامی۔ لاہور۔ صفحہ ۱۲۲۔

marfat.com

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ملفوظات حضراتِ کرام نقشبندیہ موسیٰ زئی شریف

محبوب احمد بھٹی

☆☆

حضرات کرام موسیٰ زئی شریف کے حالات زندگی ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی جلد ششم میں آچکے ہیں۔ یہاں آپ کے ملفوظات پیش ہیں۔ حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کلام مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مشائخ کے ملفوظات سننا توفیق (زیادتی، شوق) کا موجب، قلب کی رقت کا سبب، ماسوا اللہ سے نفرت دلانے کا باعث اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔

مشائخ عظام کے ملفوظات کا مطالعہ ظاہری و باطنی ترقی کا موجب ہے البتہ یہ مطالعہ حضور قلب کے ساتھ ہو۔

ملفوظات حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری:

ولادت: ۱۲۱۶ھ، قندھار

وصال: ۱۲۸۴ھ، موسیٰ زئی شریف

فرمایا:

۱.....صد ہزار علم سے ایک ذرہ خالص عمل کا بہتر ہے اور صد ہزار عمل سے ایک ذرہ اخلاص کا بہتر ہے اور صد ہزار اخلاص سے ایک ذرہ عشق کا بہتر ہے اور صد ہزار شوق و عشق سے ایک ذرہ درد کا بہتر ہے۔ پھر آخر میں یہ آیات پڑھیں:

لآ الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظٰلمین. حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل .

۲.....فرمایا، ان ابیات کو روزانہ پڑھا کرو، جو ان اشعار و ابیات کو روزانہ صدق دل سے پڑھا کرے گا تو

marfat.com

بے حد تاثیر ملاحظہ فرمائے گا۔

بے لطفِ تو من قرار نتوانم کرد
احسانِ ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تنم زبان شود ہر موئی
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

(ترجمہ) آپ کی عنایت کے بغیر مجھے کوئی سکون نہیں۔ آپ کے
احسان شمار سے بالاتر ہیں۔
اگر میرے جسم کے تمام بالوں کو زبان مل جائے تب بھی ہزاروں میں
ایک کا بھی شکر ادا نہ کرسکوں۔

۳.....فرمایا حضرت شاہ غلام علی شاہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو شخص ختم "یا اللّٰہ یا رحمٰن یا رحیم یا ارحم الراحمین . وصلی اللّٰہ علی خیر خلقه محمد. کا وظیفہ کرے گا اس کو دولت ظاہری اور باطنی دونوں نصیب ہوں گی۔

۴.....فرمایا ترک دنیا یہ نہیں کہ برہنہ ہو کر لنگوٹی باندھ لے اور لنگوٹی باندھ کر دھونی رچالے بلکہ ترک دنیا یہ ہے کہ کپڑے اچھے پہنے اور کھانا اچھا کھائے اور جو کچھ اللہ کریم کی جانب سے بغیر کسب وصول ہو وہ لوگوں کو کھلائے اور جمع نہ کرے اور ساتھ ہی ماسوا اللہ کے ہر چیز سے منہ موڑ لے۔

۵.....فرمایا اس طریقہ عالیہ کا مجاز اور خلیفہ جب توجہات نہیں دیتا اور حلقہ نہیں کرتا اور طریقہ کے اعمال و افعال کو عملاً جاری نہیں کرتا تو وہ خراب ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اجازت یافتہ کو لازم ہے کہ اشاعت سلسلہ عالیہ میں کوشاں ہو جائے۔

۶.....فرمایا، شیخ الاسلام (حضرت عبداللہ انصاری شیخ ہرات علیہ الرحمۃ) نے فرمایا ہے کہ ایک کرامات فروش ہوتا ہے اور ایک کرامات خَر (یعنی خریدنے والا) کرامات فروش وہ ہے جو لوگوں پر اپنی کرامات کے ذریعے اپنی پیری جتوائے اور منوائے اور کرامات دکھانے پر زور لگائے یہ پیر مغرور ہے۔ کرامات خر وہ ہے جو کرامات کو لوگوں پر ظاہر کرنے کی خواہش رکھتا ہے یا اس سے کرامتوں کی طلب کی جاتی ہو۔ یہ کتا ہے۔
لہٰذا کرامات فروش اور کرامات خر دونوں فقر سے عاری ہیں۔ کیونکہ فقر کی حقیقت و اصلیت کرامات

marfat.com

نہیں ہے اس پر آپ نے فرمایا کرامات کی طلب رکھنا فرعونی کا دعوٰی کرنے کی خواہش ہے اور کشف کی طلب کرنا خدائی کا دعوٰی کرنے کی خواہش ہے۔ یعنی پہلی حالت لوگوں میں زور اور رعونت سے بزرگی منوانے کے مترادف ہے اور دوسری حالت لوگوں میں اپنے علم اور غیب دانی سے لوگوں کو مرعوب اور مرغوب کرنے کے مترادف ہے۔

۷.....طریقہ نقشبندیہ عالیہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس طریقہء عالیہ میں فقر دو قسموں پر مشتمل ہے۔ پہلا جذبہ ہے جو خاص عطیہء الٰہی جل شانہ ہے اور یہ اختیاری نہیں ہے۔ دوسرا سلوک ہے اور یہ عمل سے عبارت ہے۔ یہ بھی توفیق الٰہی جل شانہ سے ہے۔ ہمارے بزرگوں کا یہ معمول ہے کہ طالبان حق کو پہلے پہل اپنی توجہات شدیدہ سے سلوک طے کراتے ہیں۔ جن مریدان کو جذبہ طاری ہو جاتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص عنایت ہے۔ جو پیر اس جذبہ کو اپنی طرف سے سمجھے تو وہ مشرک ہے اور علماء سوء کے زمرہ میں شمار کیا جائے گا جو شیطان سے بھی برا ہے اور جن مریدان کو عمل اور مجاہدہ سے ترقی اور درجات قرب حاصل ہوتا ہے تو یہ بھی دراصل وہی معاملہ ہے مگر پیر کا سینہ باب رحمت ہے اور پیر کی توجہ قلبی سے مرید کا کام انجام کو پہنچتا ہے۔ اس لیے پیر منشاء حق تعالیٰ اور مقصود سببی کی حیثیت سے نعمت عظیم ہے۔

۸.....فرمایا شیخ کی محبت خدمت، آداب ظاہری اور باطنی کی بجا آوری کامیابی کی راہ ہے۔ ظاہری اور باطنی بے ادبی محرومی اور ناکامی کا ذریعہ ہے۔

۹.....فرمایا انسان عبارت انس سے ہے۔ محبت اور انس جس میں نہیں وہ حیوان ہے۔ چونکہ انسان میں محبت اور انس فطرتاً ودیعت کی گئی ہیں۔ اسی لیے تو اس کو انسان کہتے ہیں بمعنی انس کرنے والا۔

۱۰.....فرمایا، اگر شیخ اول سے جذبات قویہ اور احوال معتبرہ کا اکتساب کر لیا ہے تو دوسرے شیخ پکڑنے کی ضرورت نہیں اگر شیخ سے یہ احوال حاصل نہیں ہوئے تو کوئی مضائقہ نہیں اگر دوسرے شیخ کے پاس جو شیخ اول سے زیادہ توجہات کامل رکھتا ہو اور اس ملکہ کا مالک ہو تو ضرور اس شیخ کے پاس چلا جائے اور اس سے اکتساب فیض کرے کیونکہ غرض تو شیخ پکڑنے سے فیضان کا حصول ہے یہ منکرین بیعت ثانیہ اس مقدس صوفیہ علیہ کے احوال و مقامات اور معارف سے ناواقف ہیں۔

۱۱.....فرمایا طریقت میں کتاب خوانی کی ضرورت نہیں، یہ محض فضل ربی جل شانہ ہے۔ کتاب خوانی سے تو محض بزرگوں کے حالات اور مقامات سے واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ علم طریقت وہ لطف ربانی ہے

marfat.com

جو کہ سینہ بسینہ اپنے حضرات کرام سے منتقل ہوتا چلا آتا ہے۔

۱۲.....حصول نسبت اور فیض میں اصل بنیاد اپنے شیخ سے رابطہ پر ہے۔ ذکر اذکار اور نوافل وغیرہ اور دیگر عبادات حصول نسبت کے مضبوط ذریعے ہیں اور بس۔

۱۳.....فرمایا، امی (ناخواندہ) شخص طریقہ شریفہ کو خوب حاصل کر لیتا ہے کیونکہ اس کا دماغ علمی اور عقلی دلائل کا حامل نہیں ہوتا جس کی وجہ سے اسے کوئی شک اور شبہہ پیدا نہیں ہوسکتا برخلاف ایک عالم کے کہ اس کو خطرے اور وسوسے زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔

۱۴.....فرمایا، معرفت نام ہے حق تعالیٰ کو معبود جاننے کا اور اپنے آپ کو معدوم محض جاننے کا، علماء اس کو دلائل سے جانتے ہیں اور عالم لوگ ایک دوسرے سے سن کر سمجھتے ہیں اور فقراء حق تعالیٰ کو وحدہ لاشریک یقین قلب سے جانتے ہیں اور اپنے آپ کو معدوم محض گردانتے ہیں۔

۱۵.....فرمایا اہل طریقت ماسوا اللہ کے خیال کو آنا گناہ سمجھتے ہیں اور اس کو شرک خفی کہتے ہیں۔

۱۶.....فرمایا انسان کو ہمیشہ غمناک رہنا چاہیے کیونکہ غم ناکی میں جمعیت قلب نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم مدام دائم الفکر اور متواصل الحزن رہا کرتے تھے۔

۱۷.....فرمایا کبرائے دین اور روندۂ راہِ یقین سب طریقوں کے خواہ طریقہ نقشبندیہ ہو یا قادریہ یا چشتیہ ہو خواہ سہروردیہ اور اسی طرح دیگر چار طریقوں کے امام خواہ شطاریہ ہو خواہ مداریہ ہو یا کبرویہ یا قلندریہ ہو سب اس بات پر متفق ہیں اور ساتھ ہی چاروں مذاہب حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی بھی متفق ہیں کہ اس راہ سلوک میں کشفیات اور تصرفات اور خرق عادات کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ پانی پر چلنا تو مچھلیوں کا کام ہے اور ہوا میں اڑنا پرندوں کا اور غیبی خبریں دینا کاہنوں اور جادوگروں کا اور ایک ہی لمحہ میں مشرق سے مغرب تک پہنچنا شیطان کا کام ہے۔ یہ سب کام کچھ بھی نہیں اور ان کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔

حقیقت میں کرامت بزرگان دین کے نزدیک یہ ہے کہ انسان کا ظاہر شریعت اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور متابعت سے آراستہ ہو اور باطن حق تعالیٰ کے حضور میں مستغرق ہو اور دل غیر اللہ کی محبت سے خالی ہو اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور مراقبہ میں اس طرح محو ہو کہ اس کو اپنے اور کل کائنات کے افعال وصفات کلی وجزئی نظر نہ آئیں اصل بات یہ ہے اور باقی سب لغو اور ہیچ ہے۔ اللہ اکبر

۱۸.....محمد جان اخوندزادہ صاحب کو فرمایا: بھائی جان اپنی ساری ہمت اللہ کی طلب وجستجو اور اس کی یاد میں

marfat.com

صرف کریں یہاں تک کہ حق تعالیٰ کی یاد میں ایک لمحہ اور ایک لحظہ بھی غفلت نہ آنے پائے اور ہمیشہ متوجہ بخدا رہیں۔

۱۹.....فرمایا جو شخص آسمانوں اور زمین کی سیر اور پرواز کر جانے کا علم حاصل کرنے اور کشف و کرامات و خوارق عادات کے حصول کے لیے عبادت و ذکر کرتا ہے تو وہ ان چیزوں کی عبادت کرنے والا شمار ہوگا نہ کہ حق تعالیٰ کا پس اس طرح وہ اپنی عمر کو ضائع کر رہا ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ علم ناسوت اور اس کی سیر کرنا اور اس میں تصرف کرنا کوئی معتبر نہیں۔

۲۰.....فرمایا سالک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو عدم محض خیال کرے اور اپنے کمالات کو اس کے اصل سے جانے اور اپنے حسنات کو قابل قبول نہ سمجھے اور اپنے گناہوں کو ایک بڑے پہاڑ کی مانند جانے جو اس کے سر پر کھڑا ہے۔ نیز غیر کی برائیوں میں ہمیشہ نیک تاویل کرے اور روزمرہ کے وقائع کو حق تعالیٰ کے ارادہ سے جانے پس اہل معرفت رحمۃ اللہ علیہم کا یہی طریقہ ہے۔

۲۱.....فرمایا اپنے قیمتی اوقات کو طاعت اور ظاہری و باطنی عبادات سے معمور رکھیں کیونکہ اعمال شرعیہ اور احوال طریقت و حقیقت سے اصلی مقصود پاکی نفس اور صفائی دل ہے۔ جب تک کہ نفس کو پاکی اور دل کو سلامتی حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک ایمان حقیقی کا حاصل ہونا محال ہے۔ پس دل کی سلامتی اس وقت حاصل ہو سکتی ہے جب بندہ کے دل میں اللہ کے سوا کسی دوسری چیز کا دخل نہ ہو اگر کسی پر ہزار سال گزر جائیں اور اس مدت میں اس کے دل میں غیر کا خیال نہ گزرا ہو یہاں تک کہ ماسوا اللہ اس سے بالکل فراموش ہو جائیں اور یاد دلانے پر بھی ماسوا اس کو یاد نہ آئیں تو اس مقام کو ہمارے بزرگان طریقت مقام فنا سے تعبیر کرتے ہیں اور یہی راہ سلوک میں پہلا قدم ہے۔ فرمایا طالب حق کو چاہیے کہ وہ اس حد تک کوشش کرے کہ اس کا سانس حضور حق سے خالی نہ جائے اور نہ ہی غیر کا اس کے دل میں کچھ دخل آنے پائے۔

۲۲.....فرمایا حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خالص بندوں کے لیے کشفیات وغیرہ کے اظہار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ طالب خدا کے لیے اعتقاد کا درست رکھنا احکام شرعیہ کو پورا پورا بجالانا اور ہمیشہ جناب حق جل شانہ کی طرف متوجہ رہنا ضروری ہے۔ دولت عظمیٰ اگر ہے تو یہی ہے باقی سب ہیچ ہے۔

۲۳.....فرمایا اکابرین طریقہ عالیہ نقشبندیہ نے واقعات و کشفیات اور خوارق عادات کو کوئی وقعت نہیں دی

marfat.com

ہے۔اسی واسطے انھوں نے دوام حضوری ہی کو دولت کبریٰ جانا ہے یہی وجہ ہے کہ ان پر ماسوا اللہ کا نسیان ہمیشہ غالب رہتا ہے۔حضرت شیخ یحییٰ منیری قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ:

''دنیا میں بت پرستی بہت ہے اور عارفین کے گروہ کا بت ان کی کرامات ہیں اگر کرامت سے ان کو تسکین قلب ہوتی ہے تو یہ سمجھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت سے محروم ہیں اور اگر کرامات کے اظہار سے پرہیز کریں اور اسے مقصود نہ جانیں تو ذات واحد عز اسمہ تک ان کی رسائی ہو جائے گی''

اگر کوئی اللہ کا ولی، اللہ کے سوا باقی چیزوں سے قطع تعلق کر لے تو وہ حقیقت میں صاحب ولایت ہے، پس ہر وہ سالک جس نے کرامت پر ہی تکیہ کیا ہو اور اس کو اپنے لیے کامیابی کا ذریعہ اور مقصد جانا ہو تو وہ حقیقت میں اپنے اصلی مقصد سے کوسوں دور بھاگا۔کیونکہ یہ کلیہ قوم کے ہاں مقرر ہے کہ محبت کا تحقق اس صورت میں نہیں ہوسکتا جس میں دوست سے اعراض اور غیر کے ساتھ میل کرنا دونوں جمع ہوں۔

من شغلک عن اللّٰہ فھو صنمک (حدیث شریف)

جس نے تمہیں اللہ سے غافل کر دیا تو وہی تمہارا خدا ہے۔

ہمارے اس مدعا پر دلیل صریح ہے۔چونکہ آدمی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔پس اس کو اپنی اصل کا تابع ہونا چاہیے یعنی خاکسار ہونا چاہیے اور غرور اور خود بینی سے پرہیز کرنا چاہیے نہ ہی اپنے گزشتہ بزرگوں پر فخر کرنا چاہیے بلکہ اسے چاہیے کہ عجز و نیاز اور خاکساری کو اپنا طریقہ بنائے اور اپنے آپ کو ساری دنیا سے کم تر جانے اور ہر وقت خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

۲۴.....ملا میر واعظ اخوند کو تحریر فرمایا، بھائی آج کل فرقہ وہابیہ پیدا ہو گیا ہے، یہ فرقہ خود کو اہل حدیث کے نام سے پکارتا ہے، خباثت باطن اور فساد عقیدہ سے یہ لوگ ہمارے امام اعظم نعمان ثابت الکوفی جو درحقیقت مفسرین اور محدثین کے امام ہیں، زبان طعن دراز کرتے ہیں۔اس کے علاوہ یہ فرقہ وہابیہ اگلے پچھلے مجتہدین کے اجتہاد کا انکار کر کے مذاہب اربعہ کی تقلید کا انکار کرتا ہے حالانکہ اس پر سلف صالحین کا اتفاق ہے اور اس پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔

۲۵.....خان ملا خان صاحب کو تحریر فرمایا، چونکہ علماء اور خاص و عام دینی اور دنیاوی کاموں میں آپ سے

marfat.com

رجوع کرتے ہیں اس لیے آپ کو تحریر کیا جارہا ہے کہ آپ برائے خدا فرقہ وہابیہ کی مخالفت میں تبلیغ کی کوشش فرمائیں اور اہل سنت وجماعت کے عقائد کو پھیلائیں ان شاء اللہ سعادت کونین و برکات دارین آپ کو نصیب ہوں گی۔

۲۶.....فرمایا، طالب حق جل شانہ کو چاہیے کہ وہ علم لدنی کی طلب اور نسبت صوفیہ کرام کے حصول کے لیے پوری کوشش کرے ان کا حاصل کرنا نعمت کبریٰ ہے اور صاحب دل شخص کو شیخ کامل مکمل ڈھونڈنا نہایت ضروری ہے۔ اگر اس قسم کا عزیز اس کو میسر آجائے کہ جس کی صحبت مبارک میں نسبت جذبی حاصل ہوتی ہو اور اس کی صحبت شریف میں آکر لوگ فیض و برکات سے مالا مال ہوکر جارہے ہوں اور اس کی صحبت مبارک میں بیٹھنے سے نسبت حضور و آگاہی ملکہء دل بن جائے تو ایسی شخصیت عظیم کو جان سے بھی زیادہ عزیز اور قیمتی سمجھیں۔

۲۷.....مولوی عبداللہ صاحب کو تحریر فرمایا، بھائی جان فقیر نے سنا ہے کہ مولوی غیاث الدین مسائل فرقہ وہابیہ کے معتقد ہیں اور لوگوں کو بھی مسائل بیان کرتے ہیں۔ لہٰذا لکھا جاتا ہے کہ انھیں سمجھائیں کہ آپ فرقہ وہابیہ سے پرہیز کریں بلکہ دل ہی سے اعتقاد گروہ اسماعیلیہ (گروہ اسماعیلیہ سے مراد مولوی اسمٰعیل دہلوی کا گروہ اور ان کے معتقدین ہیں) سے بیزار ہوجائیں اور صحت اعتقاد اور اعمال کے لیے کتب ہائے سلف صالحین اہل سنت وجماعت (اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو مشکور فرمائے) ہمارے لیے کافی ہیں۔ ان کو اپنے زیر مطالعہ رکھیں، فرقہ وہابیہ اور ان کے رسائل و اعتقاد سے بجان و دل بیزار ہوجائیں۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے باطن میں پیران عظام رضی اللہ عنہم کا اثر قوی دیکھوں تو آپ کے لیے لازم ہے کہ جملہ اعتقادی اور عملی مسائل میں اور اپنے ظاہر و باطن میں اپنے پیران عظام کی متابعت اختیار کریں۔ ان شاء اللہ آپ حقیقت معرفت پر سرفراز ہوں گے۔

ملفوظات حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی نقشبندی:

ولادت: ۱۲۴۴ھ قصبہ لُونی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

وصال: ۱۳۱۴ھ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

ارشاد فرمایا:

۱.....دین و دنیا کے اکثر جھگڑے حب جاہ اور برتری کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

نے فرمایا کہ حب الدنیا رأس کل خطیئۃ (دنیا کی محبت ہر گناہ کی اساس اور بنیاد ہے) چنانچہ اہل سنت اور لامذہبوں کا جھگڑا اولیاء کرام کی امداد کے بارے میں اسی قبیل سے ہے۔ اہل اسلام میں کون ایسا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو بالذات نافع اور ضرر رساں جانتا ہے۔ اگر ضار و نافع ہیں تو سبب ہیں اور ان حضرات کی سببیّت کا انکار کرنا محض عناد اور اولیاء اللہ کے ساتھ دشمنی ہے۔ عیاذ باللہ سنت اللہ سب کاموں میں جاری ہے کہ مسبب سبب سے ہوتا ہے۔

۲.....مولوی حسین علی واں بھچروی نے عرض کی کہ تعلیم و تدریس سے دل میں قساوت (سختی) پیدا ہوتی ہے۔ آپ قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ نیت میں فتور ہوتا ہے ورنہ تعلیم تو ہماری نسبت (نقشبندیہ مجددیہ) میں ذریعہ ترقی ہے۔

۳.....فرمایا، ہمارے مرشد و مولانا حضرت قبلہ خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے، انسان کو چاہیے کہ یہاں تک ذکر کرے کہ اسے موت بھی اسی ذکر میں آجائے۔

۴.....فرمایا، خوشحالی اور فقر و فاقہ ہر حال میں اللہ اللہ کا ورد کر، وہ آدمی ابن الوقت ہے جو خوشی اور فرصت کی حالت میں تو اللہ کو یاد کرتا ہے اور دیگر اوقات میں نہیں ہر عبادت کے لیے وقت مقرر ہے۔ لیکن ذکر کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہر وقت ذکر کا وقت ہے ذکر ہمیشہ کرنا چاہیے۔

۵.....فرمایا، اگر مشکل پیش آئے تو آدمی صدق نیت سے توبہ کرے اور عجز و نیاز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنی مشکل کی خلاصی اور کشائش کے لیے درخواست پیش کرے خدائے پاک اس کی مشکل آسان فرمائے گا۔

۶.....فرمایا، بے شک حبیب خدا (ﷺ) کی اتباع کے بغیر کوئی فیض نصیب نہیں ہوتا لیکن اس زمانے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی بہت مشکل ہوگئی ہے۔ تصوف و طریقت کی تمام کتابوں سے عوام الناس کو دس مقامات جو توبہ، انابت، زہد، قناعت، تقویٰ، صبر، شکر، توکل، تسلیم اور رضا ہیں حاصل کرنے چاہئیں اور حالات کے اسرار، جو اسرار الٰہی خاصان (درگاہ) کو نصیب ہوتے ہیں۔ (ان کا حصول) اس زمانے میں بہت مشکل ہوگیا ہے۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہوگا جس کے ازلی نصیب میں یہ نعمت عظمیٰ لکھی ہوتی ہے۔ انہیں یہ حاصل ہوتے ہیں۔

۷.....فرمایا، فنا کا مطلب یہ ہے کہ آدمی نہ دنیا کی خوشی پر خوش ہوتا ہے اور نہ دنیاوی غم پر غمگین ہوتا ہے۔ وہ تمام اعمال افعال اپنی ذات کو اور تمام ممکنات کو ہیچ سمجھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا سب چیزوں کو نیست و نابود

marfat.com

خیال کرتا ہے۔سواس طرح کی فنا کا حاصل ہو جانا ہی معرفت الٰہی کا کمال ۔ہے۔

۸.....فرمایا، بے چارے انسان نے اپنی حقیقت کو بھلا کر انانیت (غرور) کی پوشاک پہن لی ہے۔اگر وہ اپنی اصلیت کو یاد رکھتا تو اسے عجز وانکساری کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہوتا اور وہ شکستگی اور نیستی کو اپنا شعار بناتا۔

۹.....فرمایا، مولانا روم اسی چیز سے آگاہ کرتے اور اسی مطلب کو بیان کرتے ہیں:

مولوی گشتی و آگاہ نیستی
از کجا و زکجا و کیستی
از خودی آگاہ نئی اے بے شعور
برچنیں علمت نباید شد غرور

یعنی تو مولوی تو بن گیا ہے اور نہیں جانتا کہ تو کہاں اور کس سے ہے اور تو کون ہے۔اے بے عقل تو خودی سے آگاہ نہیں ہے۔تجھے اپنے ایسے علم پر مغرور نہیں ہونا چاہیے۔

۱۰.....فرمایا، اس فتنے کے زمانے اور ابتلاء وغم کے وقت میں نقشبندیہ مجددیہ نسبت کو محفوظ رکھنے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی تیلیوں (تیل بنانے والے) کے گھر میں رہتا ہو اور اپنے کپڑوں کو محفوظ رکھے۔

۱۱.....فرمایا میری مثال ایسی ہے گویا قبرستان کے کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں (اور پھر) بعض احباب کو اکثر یہ شعر سناتے:

دادیم ترا ز گنج مقصود نشاں
گرما نرسیدیم تو شاید برسی

یعنی ہم نے تجھے گنج مقصود کا پتا بتا دیا ہے، اگر ہم اس تک نہیں پہنچ سکے تو شاید تو اس تک پہنچ جائے۔

۱۲.....فرمایا، رابطہء تعلق (مرشد) اس لیے موصل تر (ملانے والا) ہے کہ پیر پر فیض کا نالہ (ندی) جاری ہے ،جس وقت بھی مرید رابطہ پکڑتا ہے تو لازمی طور پر وہ نالہ (ندی) فیض سے بہرہ ور ہو جاتا ہے۔

۱۳.....فرمایا، سوال جلی سے سوال خفی بدتر ہے۔کیونکہ سوال جلی سے نفس ذلیل ہوتا ہے اور سوال خفی میں نفس

marfat.com

بدستور فخر وغرور میں مبتلا رہتا ہے۔ بلکہ الٹا مسئول عنہ (جس سے سوال کیا جائے) پر احسان جتلاتا ہے۔ چنانچہ اس زمانے کے پیر جو بظاہر لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اصل میں ان کی غرض دوسری ہوتی ہے۔

۱۴.....فرمایا، خانقاہ ذکر کا مقام ہے نہ کہ مطالعہ کتاب کی جگہ، مطالعہ کتاب گھر کرنا چاہیے البتہ کتاب کا تعلق اس معاملہ ذکر کے ساتھ ہو تو پھر اسے مطالعہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، ذکر بہت زیادہ کرنا چاہیے یہاں تک کہ اس کی عادت پڑ جائے۔

۱۵.....فرمایا، جس شیخ کے دل میں کسی زمیندار یا مالدار کو دیکھ کر یہ خیال پیدا ہو کہ یہ امیر آدمی میرا مرید ہو جائے تو وہ شیخ کافر (یعنی کافر طریقت) ہو جاتا ہے۔

۱۶.....چاہیے کہ زبان کو حلق کے ساتھ چپکا کر دلی توجہ کے ساتھ پہلے قلب پر ذکر کریں اور اپنے پیر کی صورت اپنے روبرو تصور کریں اس کے بعد لطیفہء روح پھر لطیفہ سر پھر لطیفہ خفی پھر لطیفہ اخفی پھر لطیفہ نفس اور پھر لطیفہ قلب پر توجہ کریں۔ تا کہ بال بال ذکر کرنے لگے اسے سلطان الاذکار کہتے ہیں پھر اپنی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ ذات الٰہی کی طرف کریں اسے وقوف قلبی کہتے ہیں۔

۱۷.....فرمایا، مصیبت کے وقت شیخ کا رابطہ مفید (ہوتا) ہے۔

۱۸.....پیر میں شک مرید کے لیے بہت بڑی آفت ہے۔ درویش کا سرمایہ جمعیت قلب ہے۔ یعنی کوئی ایسا کام نہ کرو جو پراگندگی خاطر (کا ذریعہ) ہو اور (جس سے) جمعیت وطمانیت کو نقصان وخرابی لاحق ہو۔

۱۹.....فرمایا، خطرات یعنی وسوسوں کے ہجوم سے دل تنگ نہ ہوں ذکر کے ساتھ شغل رکھیں اور خطرات کے دفعیہ کے لیے استغفار کریں۔ فرمایا، **واعمل واستغفر** یعنی عمل کر اور استغفار بھی۔

۲۰.....فرمایا، ہر ایک مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے باطن کی ترقی کے لیے سچ بولنا، حلال کھانا اور حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اتباع اور شریعت مطہرہ کی کمال پابندی کرے یہاں تک کہ اٹھتے بیٹھتے طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کا پورا پابند رہے۔

یہ یاد رہے کہ شریعت کے اتباع کے بغیر اگر مختلف قسم کے احوال مشاہدے میں آتے ہوں تو بزرگوں کے نزدیک ان کا کچھ اعتبار نہیں وہ احوال سب کے سب بے سود ہیں۔ سالک کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ اپنے قیمتی وقت کو جس کا کوئی بھی بدل نہیں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں صرف کرے اور دن رات یہی کوشش کرتا رہے۔ اصلی مقصد یہی ہے باقی سب ہیچ فقط اللہ بس۔

marfat.com

۲۱.....فرمایا، پس جملہ منسلکین ومریدین سلسلہ عالیہ کو تین چیزوں کی پابندی کرنا واجب ہے۔

☆.....وقوف قلبی: یعنی توجہ طالب بسوئے قلب اور توجہ قلب بسوئے خدا

☆.....رابطہ شیخ مقتدٰی: یعنی مدام یہ سمجھے کہ میرے قلب پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے بطفیل قلوب شریفہ میرے پیران عظام کے فیض کا پرنالہ جاری وساری ہے۔

☆.....جملہ طاعات وعبادات اور فرائض وسنن اور مستحبات پر کامل پابندی اور ریاضت ومجاہدہ۔

۲۲.....فرمایا، آفات وبلیات، سحر وجادو کے دفعیہ کی خاطر اول درود شریف ۳ بار سورۂ فاتحہ ۷ بار آیت الکرسی ۷ بار اور سات بار چاروں قل پھر اپنی جان اور مریضوں پر دم کریں ان شاء اللہ سحر وجادو کی آفت رفع دفع ہو جائے گی۔

۲۳.....فرمایا، مجھے پیری اور بزرگی کا دعوٰی نہیں ہے میں تو اپنے مرشد کے مزار پُر انوار کا جاروب کش اور زائرین کا خدمت گار ہوں۔

۲۴.....فرمایا، حقیقی محبت کرنے والا مرید اپنے شیخ سے دور نہیں ہوتا۔ اپنی محبت کے معیار کے مطابق وہ دور سے ہی اپنے شیخ سے فیض حاصل کرتا رہتا ہے۔

۲۵.....فرمایا، دل سے خطرات ووساوس شیطانی کا دفع کرنا کوئی آسان کام نہیں لیکن اللہ والوں کی توجہ سے یہ سب خطرات دفع ہو جاتے ہیں۔

۲۶.....مولوی حسین علی واں بھچروی کو فرمایا، اے مولوی! تم اپنے گھر جاؤ جب تم واپس آؤ گے جو حالات ومعاملات تم کو پیش آئیں گے مجھ سے پوچھو ان شاء اللہ تعالیٰ تمام حالات میں ایک ایک کر کے تفصیل کے ساتھ تم کو بتادوں گا اور ایک بات میں بھی تم غلطی نہیں پاؤ گے۔

۲۷.....مولوی حسین علی اولیاء کرام کے علم غیب جاننے کے متعلق شک وشبہہ میں مبتلا تھے۔ اولیاء کرام کے علم غیب جاننے کے متعلق پوچھے گئے سوال کے متعلق مولوی صاحب نے کہا کہ علم غیب خدا تعالیٰ جل شانہ کی خصوصیت ہے، مگر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ ولی کے دل میں (بطریق الہام وکشف) ڈال دیتا ہے تو وہ ولی وہی بات جان لیتا ہے۔

۲۸.....مولوی حسین علی یہ جواب دینے کے بعد متردد رہے کہ آیا اولیاء کرام کو جو علم ہوتا ہے وہ کس طرح کا ہوتا ہے۔ آیا وہ بعض چیزوں کو جانتے ہیں یا اکثر کو مخفی توجہ وخیال کے بعد جانتے ہیں یا ان کو یہ علم کتنا ہوتا

marfat.com

ہے۔ مولوی حسین علی اسی خیال میں کھوئے ہوئے وہاں سے اٹھے اور تسبیح خانہ شریف میں گئے وہاں حضرت قبلہ (خواجہ عثمان دامانی) پٹھانوں کے ساتھ پشتو زبان میں کسی کام کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ مولوی صاحب ان لوگوں کے پیچھے بیٹھ گئے جونہی مولوی صاحب بیٹھے تو حضرت قبلہ نے مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فارسی زبان میں فرمایا مولوی صاحب!

''اولیاء ہمہ می دانند ولکن مامور باظہار نیستند''

اولیاء سب کچھ جانتے ہیں لیکن ان کو ظاہر کرنے کا حکم نہیں۔

پس صرف یہ بات کہہ کر پھر حسب سابق پٹھانوں کے ساتھ بات چیت میں مشغول ہو گئے۔

ملفوظات حضرت خواجہ محمد سراج الدین نقشبندی:

ولادت: ۱۲۹۷ھ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

وصال: ۱۳۳۳ھ موسیٰ زئی شریف

۱.....فرمایا، اگر مرید کو اپنے پیر کا کوئی کام خلاف شریعت نظر آئے تو وہ پیر پر ہرگز اعتراض نہ کرے بلکہ اس کام اور کلام کی تاویل کرے اگر اس کا فعل حالت سکر پر مبنی ہو اور وہ کام گناہ کا ہو تو مرید کو چاہیے کہ اس کے فعل، اس کے کام پر عمل نہ کرے مگر اس کی ولایت کا ہرگز انکار نہ کرے۔

۲.....فرمایا جس پیر کا کام ہی بدکاری کرنا ہو اور فسق اور گناہوں میں شرابور ہو وہ ولی ہو ہی نہیں سکتا تو ایسے پیر کا کلام کی تاویل کے قابل بھی نہیں اور نہ وہ پیر پیری کے قابل ہے۔

۳.....رابطہء کامل وہ ہے کہ پیر کو اپنی ذات، اپنی بیوی، اپنے فرزند اور ہر چیز سے زیادہ محبوب جانیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ''کوئی شخص ہرگز ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والدین اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں'' اس درجہ سے جو کچھ بھی کم ہو رابطہ ناقص ہے۔

۴.....فرمایا، وساوس اور خطرات کو دور کرنے کے لیے ہمیشہ ذکر قلبی میں مشغول رہیں۔ حضرات کرام کے اس طریقہ پر عمل پیرا ہوں یعنی تمام بدن کو قلب کی طرف متوجہ کریں تا کہ اس میں کوئی خطرہ اور وسوسہ باقی نہ رہے۔ پھر قلب کو ذات واحد قدوس کی طرف متوجہ کریں۔ ان شاء اللہ العزیز اس طرح پر ذکر کرنے سے ہر قسم کے خطرات و وساوس کا دفعیہ ہو جائے گا۔

۵.....فرمایا، انسان کے پاس یہ عمر عزیز ایک عارضی امانت ہے۔ یہ حقیقت میں بے بہا گوہر ہے۔ جس کی

marfat.com

قیمت دنیاومافیہا سے بالاتر ہے۔ پس اس قیمتی عمر کو ناشائستہ کاموں میں برباد نہ کرنا چاہیے اور نہ ہی اسے حرص وہوس کے غبار سے آلودہ کرنا چاہیے۔ ہر حال میں اسے پاک وصاف رکھا جائے تاکہ جب مالک حقیقی کے دربار میں حاضر ہوتو توانعام واکرام کا مستحق قرار دیا جائے ورنہ تو تباہی وبربادی کا منہ دیکھنا پڑے گا اور حشر کے روز خسارہ، رسوائی اور شرمندگی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

۶.....فرمایا، مقامات کی بشارت بڑے غور وخوض کے بعد دینا چاہیے کیونکہ بعض اوقات ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ بطور انعکاس پیر کے باطن سے مرید کے باطن میں اگلے مقامات کے حالات درخشاں ہونے لگتے ہیں اور مرید اپنے آپ کو ان حالات سے متصف پاتا ہے۔ کیونکہ ہمارا طریقہ انعکاسی ہے۔ غرض کہ جس طرح بھی ہو مقامات کی بشارت دینے میں بڑے تامل سے کام لیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

اس راہ سلوک میں بال سے بھی زیادہ باریک لاتعداد نکلتے ہیں یہ نہیں
سمجھ لینا چاہیے کہ ہر کس وناکس بال منڈا کر قلندر بن جاتا ہے۔

۷.....فرمایا، حضرت خواجہء خواجگان شاہ غلام علی صاحب مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں ''جو مشغول ہے وہ مقبول ہے اور جو غافل ہے وہ مقبول کیسے ہوسکتا ہے آپ نے یہ شعر فرمایا ہے:

ہر آنکہ غافل از حق یک زمانست
در آندم کافر است اما نہانست
یعنی جودم غافل سودم کافر
پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ یک دم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانی
(عرصہ تیس سال کی ریاضت سے خاقانی کو اس بات کی تحقیق ہوگئی ہے کہ اللہ کی یاد ایک لمحہ سلیمانی بادشاہت سے کہیں بہتر ہے)

۸.....فرمایا، حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے جس کو دنیاوی چیزوں سے زیادہ رغبت نہیں ہوگی اس کو حساب آخرت میں سہولت ہوگی۔

۹.....فرمایا، جو صاحب درد نہیں وہ حیوان سے بھی بدتر ہے۔ اس پر آپ کے ایک خلیفہ حضرت مولانا

marfat.com

عبدالاحد نے عرض کیا حضور یہ اختیاری امر تو نہیں۔ یہ سن کر آپ جوش میں آ گئے اور فرمایا:

''مولانا جیسے دنیا کے حصول کے لیے وسائل اور حیلے تلاش کرتے ہو اسی طرح حصول درد کے لیے بھی وسائل اور ذرائع تلاش کرو۔ اگر کوئی آدمی خلوص نیت سے دیوان حافظ اور مثنوی شریف کا مطالعہ کرے گا اور شیخ کامل کے ساتھ رابطہ بھی رکھے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ ان کے (باطنی و حقیقی) فیوضات و برکات سے ہرگز محروم نہیں رہے گا''

۱۰.....فرمایا، مرید کا اصل مقصد طلب طریقت ہے اور طلب طریقت واجب ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد الطالبین میں فرمایا ہے:

''جاننا چاہیے کہ طلب طریقہ اور کمالات باطنیہ کی تحصیل میں کوشش کرنا واجب ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''اتقوا اللّٰہ حق تقاتہ'' اے مسلمانو اللہ تعالیٰ کا پورا پورا تقویٰ اختیار کرو پس یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ کمال تقویٰ حاصل کرنا ضروری ہے اور ولایت کے بغیر تقویٰ حاصل نہیں ہوسکتا۔ تقویٰ کے حصول کا حکم امر سے ہے یعنی ''اتقوا'' اور مطلق امر وجوب کے لیے ہوتا ہے پس تحصیل تقویٰ واجب ٹھہرا اور تقویٰ کا حصول بجز ولایت کے ہو نہیں سکتا اور حصول ولایت اختیار اور وسعت بشری میں نہیں بلکہ یہ امر وھبی ہے اور توفیق مالا یطاق غیر واقع ہے۔ جیسا کہ خداوند کریم فرماتا ہے ''لایکلف اللّٰہ نفسا الا وسعھا'' اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ نیز ''فاتقوا اللّٰہ ما استطعتم'' اللہ پاک سے اپنی طاقت کے مطابق ڈرو۔ پس معلوم ہوا کہ تحصیل ولایت تو واجب نہیں بلکہ طلب ولایت واجب ہے''

☆.....☆.....☆

marfat.com

کتابیات:

۱.....تجلیات دوستیہ از حضرت خواجہ محمد اسماعیل سراجی مجددی، ناشر مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۵ء

۲.....تحفہ ابراہیمیہ اردو ترجمہ مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری مترجم صوفی محمد احمد، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء

۳.....مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری (فارسی) ناشر حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی، ۱۳۸۳ھ

۴.....کمالات عثمانیہ، خواجہ محمد اسماعیل سراجی مجددی، مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۶ء

۵.....مجموعہ فوائد عثمانیہ (فارسی)، سید اکبر علی شاہ نقشبندی دہلوی ناشر حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی، ۱۳۸۲ھ

۶.....تحفہ زاہدیہ، مترجم صوفی محمد احمد نقشبندی، مکتوبات شریف حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی و خواجہ محمد سراج الدین نقشبندی، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۸ء

۷.....مجموعہ فوائد عثمانیہ، مترجم محمد نذیر رانجھا، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء

۸.....فیوضات حسنیہ، از صاحبزادہ احمد حسن الحسنی، ناشر مکتبہ حسنیہ دربار عالیہ سواگ شریف شریف، ضلع لیہ ۱۹۹۹ء

۹.....جواہر نقشبندیہ، محمد یوسف مجددی، مطبوعہ فیصل آباد ۲۰۰۳ء

۱۰.....حیات صدریہ، قاضی عبدالدائم، ناشر خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ، ہری پور ۲۰۰۶ء

۱۱.....مقامات سراجیہ، حضرت خواجہ محمد اسماعیل سراجی، مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۹ء

۱۲.....تحفہ سعدیہ، مولانا محبوب الٰہی، خانقاہ سراجیہ کندیاں، میانوالی ۱۹۷۹ء

۱۳.....تاریخ تذکرہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف، محمد نذیر رانجھا، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۵ء

۱۴.....ماہنامہ نور اسلام، اولیائے نقشبند نمبر، حصہ دوم، مکتبہ نور اسلام شرق پور شریف، ضلع شیخوپورہ ۱۹۷۹ء

☆.....☆.....☆

marfat.com

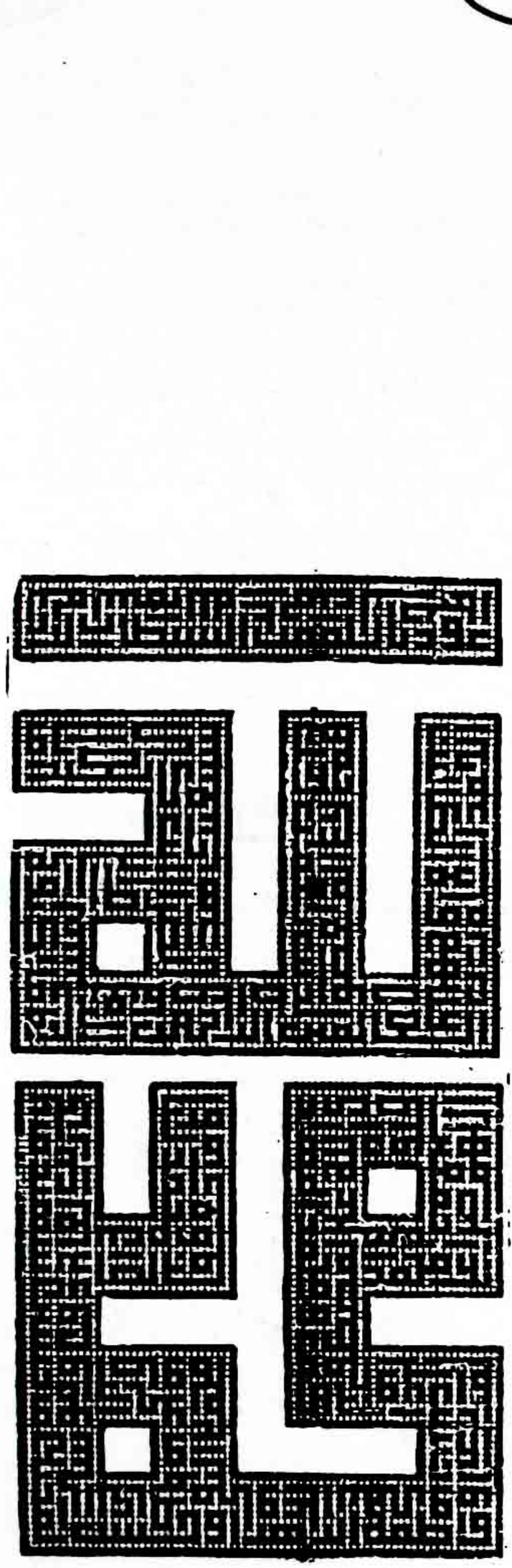

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نقشبندی اہم مخطوطات

پروفیسر محمد اقبال مجددی

☆☆

نقشبندی سلسلہ کے مندرجہ ذیل مخطوطات جن کی اہمیت مسلمہ ہے۔ان محظوطات کی اشاعت ناگزیر ہے سلسلے کے حضرات متوجہ ہوں اور شائع کریں۔

۱۔ خلاصۃ المعارف مؤلفہ شیخ آدم بنوری خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ

۲۔ نکات الاسرار مؤلفہ شیخ آدم بنوری

۳۔ نتائج الحرمین (درحالات شیخ آدم بنوری) مؤلف شیخ محمد امین بدخشی

۴۔ ظواہر (درحالات شیخ سعدی لاہوری خلیفہ شیخ آدم بنوری) مؤلف میاں محمد عمر چمکنی

۵۔ طبقاتِ حُسامیہ (حالات خواجہ حسام الدین احمد خلیفہ حضرت خواجہ باقی باللہ)

۶۔ سنوات الاتقیاء مؤلف شیخ بدرالدین سرہندی مؤلف حضرات القدس

۷۔ اسراریہ (حالات مشائخ خصوصاً وابستہ حوزۂ حضرت خواجہ باقی باللہ) مؤلف کمال الدین واسطی

۸۔ تحفۃ الفقراء (حالات معاصرین شیخ محمد مراد تنگ کشمیری نقشبندی) مؤلف شیخ محمد مراد کشمیری

۹۔ حسنات المقربین (حالات مشائخ مجددیہ) مؤلف شیخ محمد مراد تنگ کشمیری

۱۰۔ روضۃ السلام (حالات شیخ اخوند عبدالسلام حسنی کشمیری نقشبندی) از شرف الدین محمد زیگر کشمیری

۱۱۔ مبلغ الرجال (حالات بے دینانان عالم اسلام و ہندوستان) از خواجہ کلاں بن خواجہ باقی باللہ

۱۲۔ کمالات مجددیہ از عبدالحی احراری

۱۳۔ فیض مراد (حالات شیخ محمد مراد تنگ کشمیری) از محمد اعظم دیدہ مری

۱۴۔ اصطلاحات الصوفیہ مؤلف شیخ علامہ محمد فرخ مجددی سرہندی

۱۵۔ سلسلۃ العارفین (احوال حضرت خواجہ عبیداللہ احرار) از مولانا محمد قاضی

۱۶۔ بہجۃ النظار فی براۃ الابرار (دفاع حضرت مجدد الف ثانی) از ملا معین ٹھٹھوی

marfat.com

سورہ اخلاص مربع

مشق "ج وع" بخط ثلث رنگین قلم کے لیے ابتدائی مشق نویسی ہے

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم..... باب سوم

☆

marfat.com

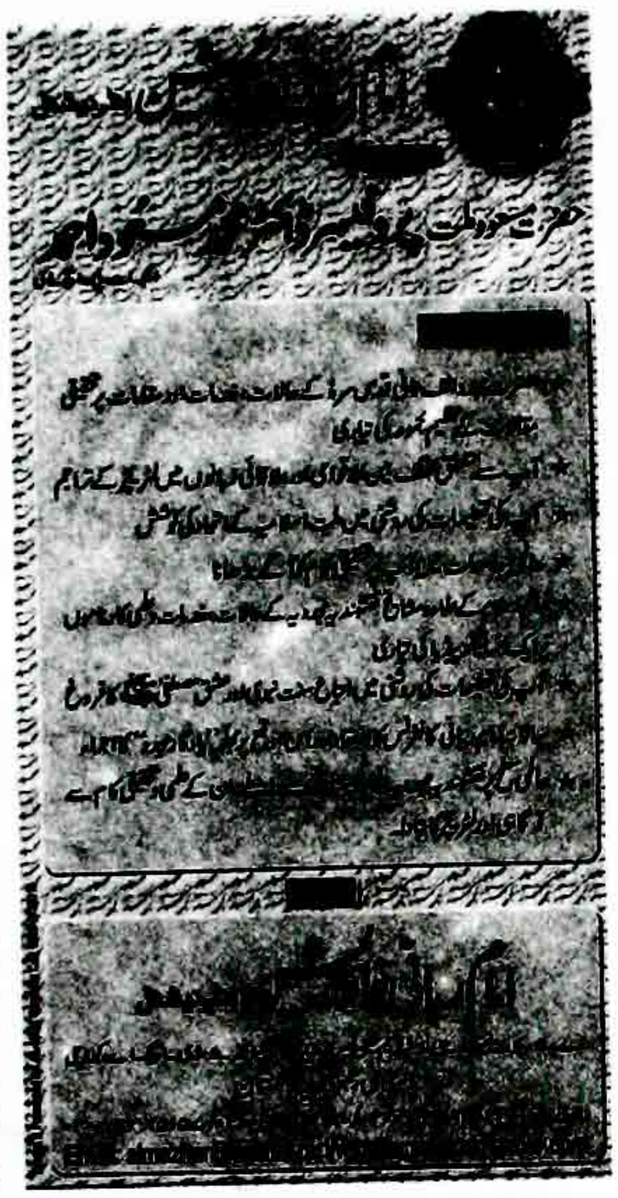

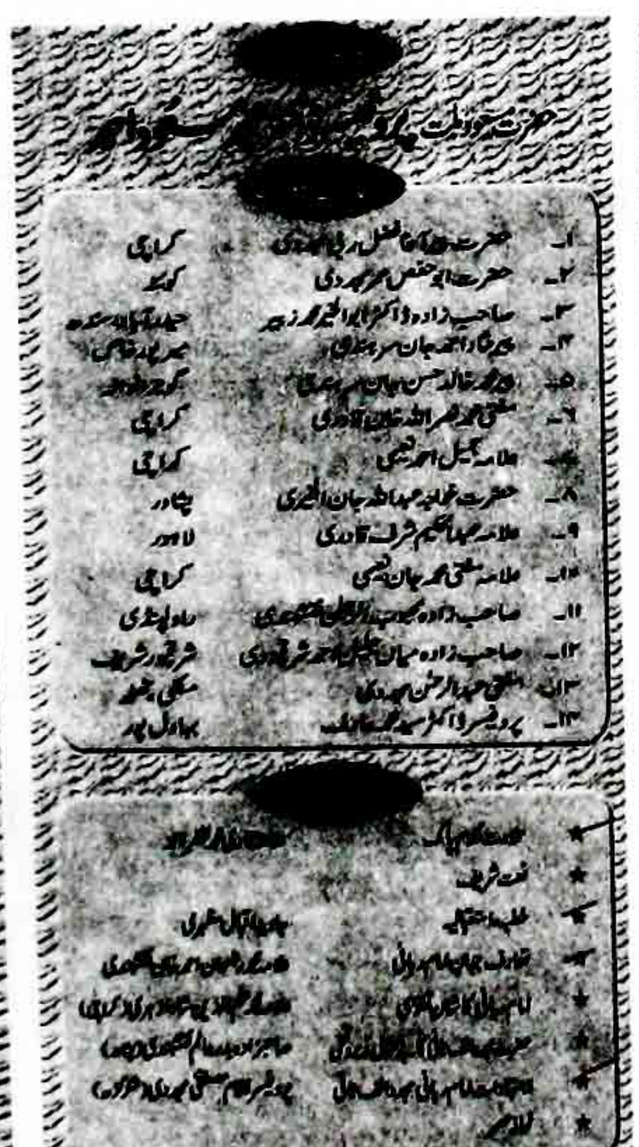

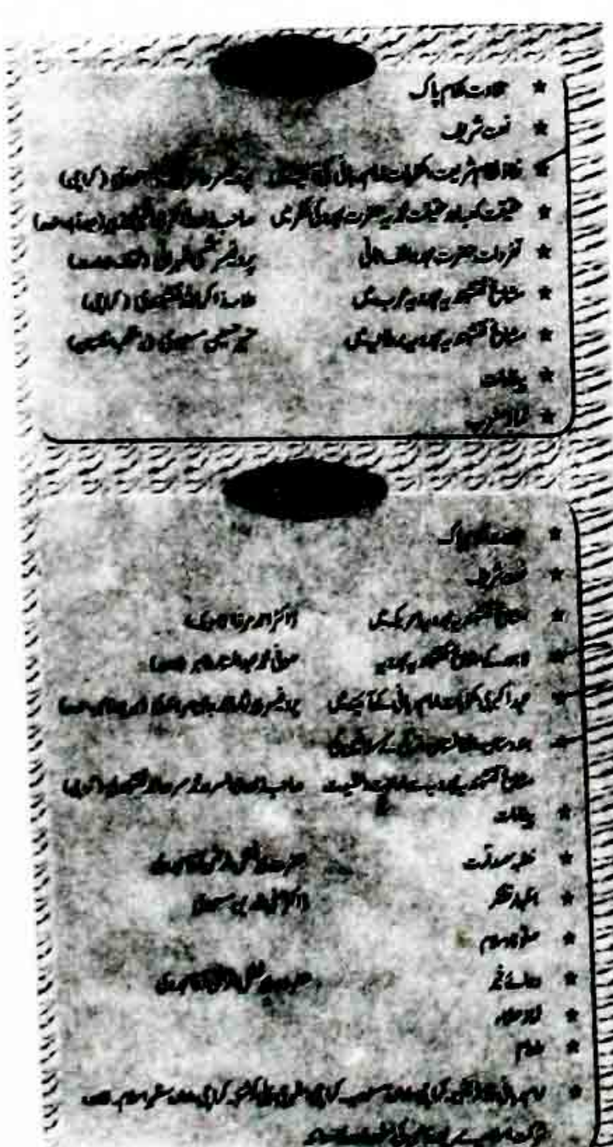

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

روئداد

امام ربانی کانفرنس، کراچی

(منعقدہ ۱۱ر مارچ ۲۰۰۷ء، پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی، کراچی)

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

☆☆

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی علمی اور روحانی شخصیت عالم گیر ہے، ان کا علمی اور روحانی مقام بہت بلند ہے اور یہ بھی حضرت مجدد الف ثانی کی تحریک احیاء دین کا صدقہ ہے کہ مملکت خداداد پاکستان عالم وجود میں آیا، حضرت مجدد الف ثانی عالم اسلام کے محسن ہیں، یوں تو آپ کی تعلیمات اور اسرار و معارف سے دنیا کے کئی حصے متعارف تھے مگر ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی بارہ جلدوں کی اشاعت کے بعد ساری دنیا میں حضرت مجدد الف ثانی کی عظیم آفاقی اور روحانی شخصیت کا چرچا ہو رہا ہے.....

ان خیالات کا اظہار خانوادۂ مجددیہ کے چشم و چراغ حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی (کراچی) نے امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی کے زیر اہتمام ۱۱ر مارچ ۲۰۰۷ء کو کراچی میں ہونے والی سالانہ ''امام ربانی کانفرنس'' میں خطبہء صدارت پیش کرتے ہوئے کیا..... یہ کانفرنس حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے یوم وصال کی مناسبت سے ہر سال ماہ صفر المظفر میں مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی زیر سرپرستی امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی اور ادارۂ مسعودیہ کراچی کے اشتراک سے کراچی میں منعقد ہوتی ہے۔ جس میں ممتاز علماء و مشائخ اور معروف دانشور و اسکالرز حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے حالات و خدمات اور عالمگیر افکار کے حوالے سے تحقیقی مقالات پیش کرتے ہیں، جنہیں آئندہ برس ''مجلّہ یادگار مجدد'' میں شائع کیا جاتا ہے۔

marfat.com

کانفرنس کا آغاز قرآن خوانی وختم درود شریف سے ہوا، پھر صاحبزادہ قاری محمد ظفر احمد اور قاری محمد سلیمان اعوان نے تلاوت قرآن کریم کی سعادت حاصل کی اور متعدد نعت خواں حضرات نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت سرائی کی سعادت حاصل کی جبکہ نظامت کے فرائض حسب سابق مولانا جاوید اقبال مظہری نے ادا کیے.....

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد (چیئر مین امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی) نے ''ہندوستان، افغانستان اور ترکی کے سلاطین کی مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے ارادت وعقیدت'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوے ان ممالک کے سلاطین کی حضرات نقشبندیہ سے عقیدت کے علاوہ یہ بھی بتایا کہ کون کون سے حکمران سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں ارادت رکھتے تھے.....

علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی مسعودی (ناظم تعلیمات نضرۃ العلوم، کراچی) نے ''تعارف جہان امام ربانی'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوے ''جہان امام ربانی'' کا بھرپور موضوعاتی تعارف پیش کیا.....

علامہ صاحبزادہ سید محمد علیم الدین الازہری نے ''مجدد الف ثانی کا شان تقوٰی'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوے آپ کا اتباع سنت اور کمال احتیاط کا ذکر کیا.....

پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی (شکرگڑھ، نارووال) نے ''حضرت مجدد الف ثانی کے علم الکلام میں اجتہادات'' کے عنوان سے تفصیلی مقالہ پیش کرتے ہوے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی اجتہاد کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے.....

مولانا جاوید اقبال مظہری (بانی امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی) نے خطبہء استقبالیہ کے علاوہ ''آئینہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوے کہا کہ طریقہء عالیہ نقشبندیہ کے روشن آفتاب امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے ہیں، ان کی رگ رگ فاروقی خون سے منور ہے، ان کی حیات طیبہ میں ان کے جد امجد حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ کے فضائل وکمالات کا عکس اور نمونہ نظر آتا ہے..... انھوں نے خطبہء استقبالیہ میں آنے والے تمام علماء ومشائخ اور شرکاء کو خوش آمدید کہا اور شکریہ ادا کرتے ہوے کانفرنس کی غرض وغایت بیان کی.....

marfat.com

پروفیسر محمد عامر بیگ مسعودی (استاد، ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشن، کراچی) نے ''پاکستان میں نفاذ شریعت مکتوبات امام ربانی کے آئینہ میں'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ علماء حق اور مشائخ عظام پاکستان میں جو نفاذ شریعت کے قیام کے خواہاں ہیں ان کے پاس وہی راستہ ہے جو حضرت مجدد الف ثانی نے اختیار کیا یعنی بااثر ارکان پارلیمنٹ اور وزراء مملکت سے تعلقات استوار کر کے انھیں حکومت وقت کو نیک مشورے دینے پر آمادہ کیا جائے.....

ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے ''حقیقت کعبہ اور حقیقت محمدیہ حضرت مجدد کی نظر میں'' مولانا فضل اللہ حسینی رحمانی نقشبندی نے ''النفس وآفاق حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں'' پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے ''فتاوٰی رضویہ میں افکار مجدد الف ثانی''، صوفی محمد عبدالستار طاہر (لاہور) نے ''لاہور کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ'' اور پروفیسر قاری محمد رفیق نقشبندی مسعودی (لاہور) نے ''مستحقین کے لیے اعیان مملکت کے نام حضرت مجدد الف ثانی کی سفارشات مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں'' کے عنوانات سے کانفرنس کے لیے مقالات پیش کیے.....

پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر (چیئرمین سیرت اکادمی کوئٹہ) نے ''حضرت مجدد الف ثانی، چند اہم پہلو'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ علامہ محمد اقبال حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی اسلامی خدمات اور علمی وروحانی کمالات کے پیش نظر انھیں ''ہند میں سرمایہء ملت کا نگہبان'' قرار دیتے ہیں، جبکہ دوسری جگہ ''عرفان وسلوک کا مجتہد اعظم'' قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''انھوں نے اپنے زمانے کے تصوف کا تجزیہ جس بے باکی اور تنقید وتحقیق سے کیا اس سے سلوک وعرفان کا ایک نیا طریقہ وضع ہوا.....

امام ربانی کانفرنس کے نام درج ذیل علماء ومشائخ اور اسکالرز کے پیغامات بھی موصول ہوئے جنہیں دوران محفل وقتاً فوقتاً پڑھ کر سنایا گیا.....

☆.....میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
(زیب سجادہ آستانہ عالیہ شیر ربانی، شرقپور شریف)

☆.....پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر
(چیئرمین سیرت اکادمی، بلوچستان، کوئٹہ)

☆.....صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

marfat.com

(صدر حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور)

☆.....ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ رکنویہ محمودیہ، حیدر آباد سندھ)

پروفیسر محمد اقبال مجددی

(صدر شعبہء تاریخ گورنمنٹ اسلامیہ کالج، لاہور)

☆.....پیزادہ اقبال احمد فاروقی

(نگراں، مرکزی مجلس رضا، لاہور)

☆.....جناب شمس الحق

(سکریٹری کراچی یونیورسٹی، کراچی)

☆.....خواجہ محمد نعیم صدیق

☆.....محمد خالد حسن مجددی قادری

☆.....منیر حسین مسعودی (برمنگھم)

صدر محفل حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی نے خطبہء صدارت ارشاد فرماتے ہوے فرمایا کہ میں سب سے پہلے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حضور سر بسجود ہوں کہ جس نے اپنے فضل وکرم سے ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کو ۱۲ رجلدوں کی صورت میں پائے تکمیل تک پہنچایا، اتنے عظیم رہبر و رہنما اور وحید عصر کے حالات زندگی اور اسرار ومعارف پر ہزاروں صفحات پر مشتمل ''جہان امام ربانی'' کی تدوین اور اشاعت بڑی سعادت کی بات ہے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس عظیم وجلیل القدر خدمات کے لیے مجدد مأۃ حاضرہ حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد اور ان کے معاونین (صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد، مولانا جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری) کا انتخاب فرمایا.....انھوں نے کہا کہ آج کی یہ ''محفل تشکر'' جہان امام ربانی کے منصوبہ کی تکمیل پر اظہار تشکر کے بطور منعقد کی گئی ہے، جہان امام ربانی کا پاکستان میں شائع ہونا باعث مسرت ہے کیونکہ یہ بھی حضرت مجدد الف ثانی کی تحریک احیائے دین کا صدقہ ہے کہ مملکت خداداد پاکستان عالم وجود میں آیا، حضرت مجدد نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کے محسن ہیں.....انھوں نے حضرت مسعود ملت، مرتبین جہان امام ربانی،

marfat.com

ادارۂ مسعودیہ اور امام ربانی فاؤنڈیشن کے تمام معاونین اور اراکین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دعاؤں سے نوازا.....

امام ربانی فاؤنڈیشن کی مجلس شوریٰ کے رکن ڈاکٹر صفی الدین صدیقی مسعودی نے سرپرست فاؤنڈیشن حضرت مسعود ملت کی طرف سے، صدر محفل، علماء ومشائخ، مہمانان گرامی، ممتاز مقالہ نگار حضرات، نعت خواں اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا.....

اختتام پر صلوٰۃ وسلام اور دعائے خیر کے بعد تمام شرکاء کو طعام۔ کے ساتھ ''مجلّہ المظہر کا امام ربانی نمبر'' اور دیگر کتب کا تحفہ پیش کیا گیا جبکہ مستحقین زکوٰۃ علماء وطلبہ کو زکوٰۃ کی مد سے ''جہان امام ربانی'' کے سیٹ مفت تقسیم کیے گئے..... کانفرنس میں جہان امام ربانی اور دیگر کتب کے نمائشی اسٹال بھی لگائے گئے تھے جبکہ شرکاء محفل کو ان کے گھروں تک واپسی کے لیے مفت ٹرانسپورٹ کا انتظام بھی کیا گیا تھا.....

☆.....☆.....☆

marfat.com

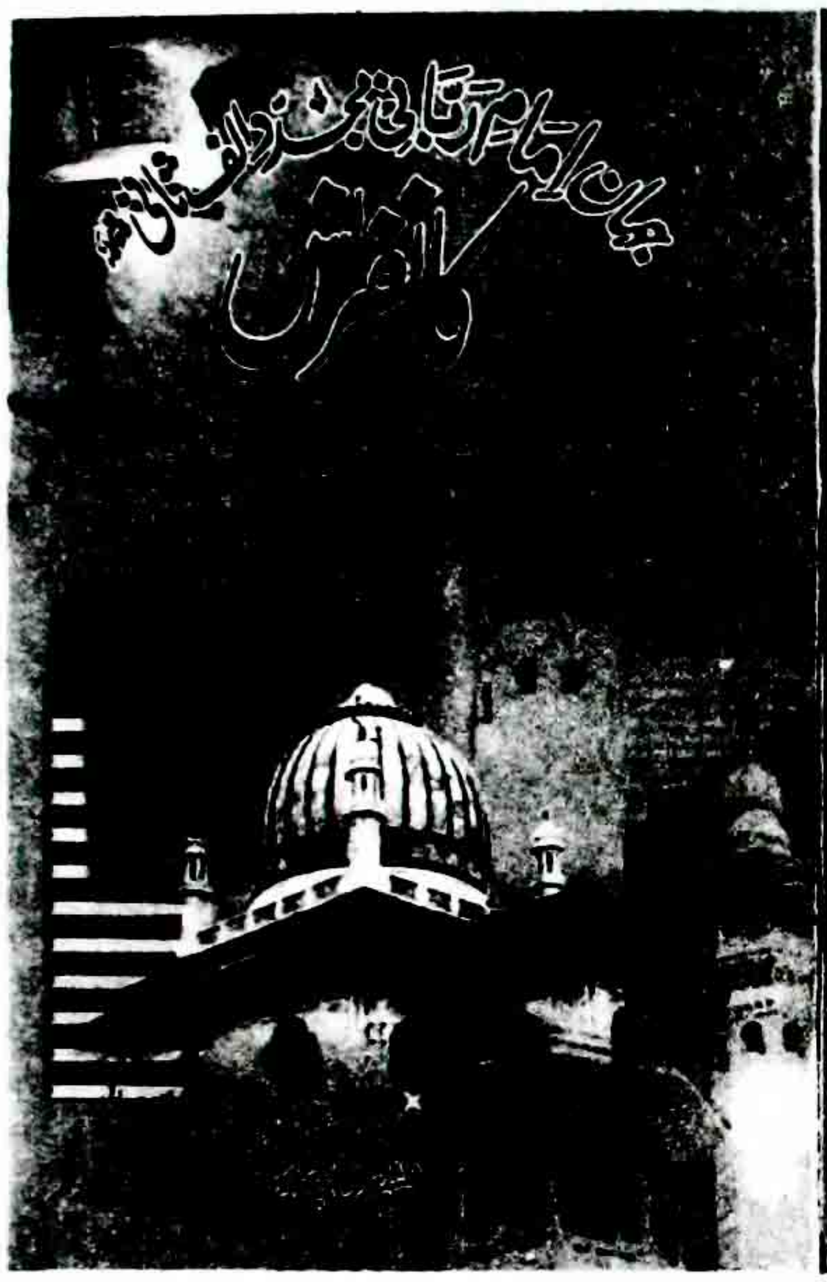

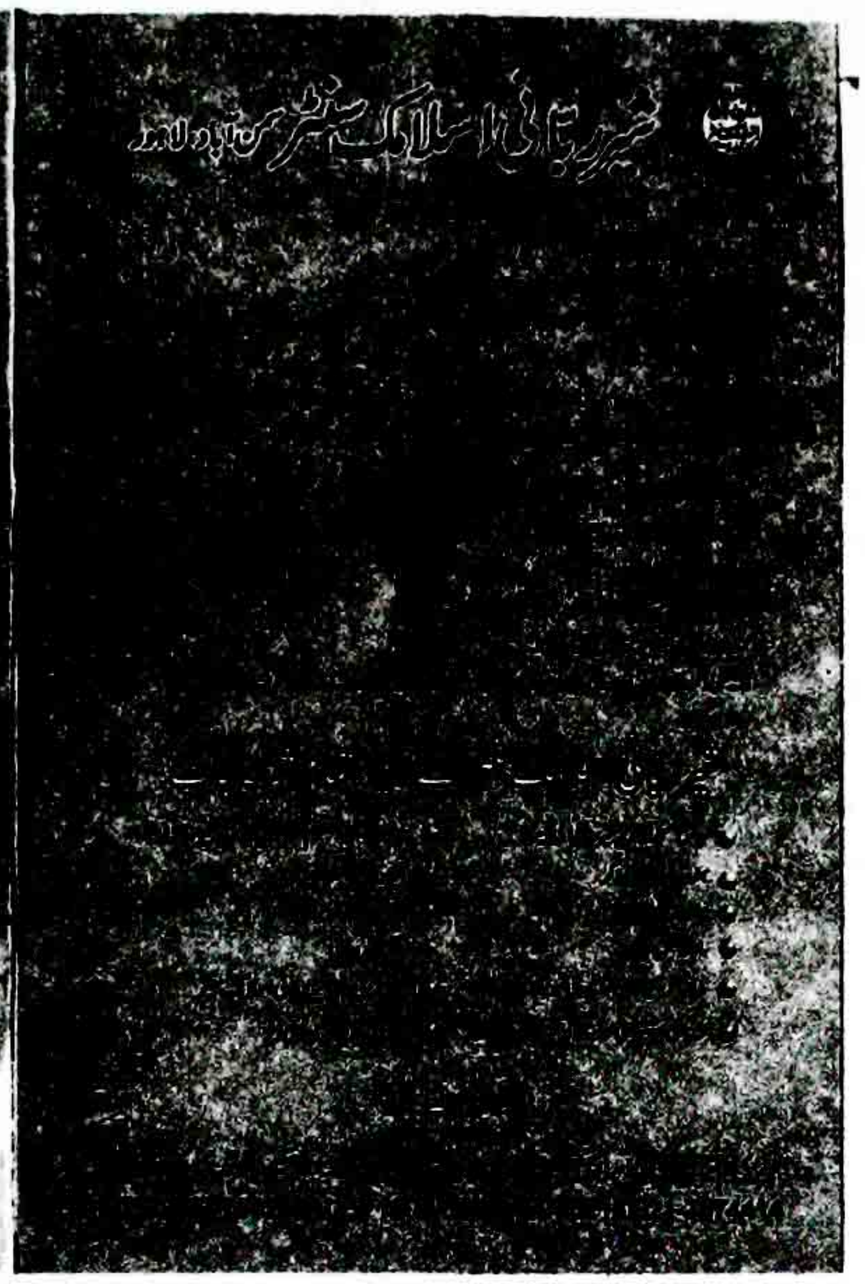

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی و محترمی جناب _____ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کو تقریب میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے

بروز اتوار 18 مارچ بمقام کانفرنس ہال، مجدد سنٹر لاہور بوقت 02:00 بجے دوپہر

زیر صدارت

ابوالسرور محمد مسرور احمد مجددی — محمد مسعود احمد

مہمان خصوصی

جناب میاں محمد اسلم اقبال وزیر سیاحت پنجاب

افتتاحی کلمات ○ جناب جمیل الطیر سندی ○ جناب ڈاکٹر سید جمال الحسن

تلاوت: جناب قاری ظہیر احمد نقشبندی **نعت:** جناب قاری نصیر احمد نقشبندی

کلام اقبال: جناب اصغر علی نقشبندی

مقالہ نگار / مقررین

○ جناب جاوید اقبال ——— تنویر ظہور

○ پروفیسر ڈاکٹر مشتاق احمد ———

○ ڈاکٹر سید یاسین گیلانی ———

○ ڈاکٹر محمد شفیع آصف جلالی ———

○ پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی ———

○ پروفیسر محمد اقبال مجددی ———

○ پیر سید خلیق محمد صدیق ہزاروی ———

○ ڈاکٹر سید نور الحسن ———

خصوصی شرکاء

○ استاذ العلماء حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری ○ جناب ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی

○ جناب محمد عالم مختار حق (ایڈووکیٹ) ○ حضرت صاحبزادہ سید ظفر علی شاہ

○ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

نوٹ

اس تقریب سعید کے موقع پر حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی زیر نگرانی مرتبہ علیم انسٹیٹیوٹ "جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی" کی 7 جلدوں کی تقریب رونمائی 24 اپریل 2005 کو ایوان اقبال انکرمن روڈ لاہور میں ہوئی تھی اسکی مزید پانچ جلدوں کے شائع ہونے پر اظہار تشکر ہوگا اور اسکی رونمائی بھی ہوگی۔

مجلس مشاورت

- جناب پروفیسر ڈاکٹر مشتاق احمد
- جناب جمیل الطیر سندی
- جناب علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی
- جناب حضرت علامہ مفتی ظہور احمد چشتی
- جناب ڈاکٹر سید جمال الحسن
- جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد خان نیازی
- جناب پروفیسر محمد اشرف
- جناب پروفیسر محمد الیاس شاہ
- جناب پیر سید خلیق محمد نقشبندی

مجلس استقبالیہ

- جناب ایڈووکیٹ احمد خان
- جناب چوہدری مسعود احمد کاہلوں
- جناب پروفیسر
- محمد منور حسن
- جناب ساجی نسیم احمد بھٹی
- ڈاکٹر محمد نعیم مسعودی
- جناب شاہد احمد مسعودی
- جناب ملک محمد سعید مسعودی
- جناب عبدالسلام مسعودی
- جناب ڈاکٹر شیراز
- جناب شاہد اعظم

مجلس انتظامیہ

جناب ملک محمد اقبال ○ جناب چوہدری محمد اکرم ○ جناب شیخ محمد ○ جناب شیخ محمد ○ جناب ایڈووکیٹ احمد خان ○ جناب ایڈووکیٹ محمد اسلم ○ جناب ڈاکٹر محمد اسلم ○ جناب ڈاکٹر محمد اسلم ○ جناب ڈاکٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

روئداد جہان امام ربانی کانفرنس، لاہور

(منعقدہ ۱۸ر مارچ ۲۰۰۷ء بروز اتوار بمقام کانفرنس ھال ہمدرد سینٹر لٹن روڈ، لاہور)

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

(صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور)

☆☆

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ بین الاقوامی شخصیت کے حامل ہیں ان کا دائرہ اثر بڑا وسیع تھا۔ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، عرب ممالک، روس وچین، امریکہ ویورپ بھی اس دائرہ میں شامل ہیں۔ عرب ممالک میں سلسلہ نقشبندیہ کی اشاعت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے برادر طریقت شیخ تاج الدین سنبھلی سے ہوئی اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت شیخ آدم بنوری، خواجہ محمد معصوم سرہندیِ، شیخ محمد مراد منزلوی، شیخ خالد کردی علیہم الرحمۃ وغیرہ سے ہوئی۔ حرمین شریفین میں تعلیمات مجددیہ کو جو اہمیت حاصل ہوئی اس کا اندازہ مکتوبات امام ربانی کے مکہ معظّمہ سے تین جلدوں میں عربی ترجمہ کی اشاعت سے ہوتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد جگر گوشہء مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس منعقدہ زیر اہتمام اراکین مجدد الف ثانی سوسائٹی وشیر ربانی اسلامک سینٹر ۱۸ر مارچ ۲۰۰۷ء بروز اتوار بمقام کانفرنس ہال ہمدرد سینٹر، لاہور میں صدارتی خطبہ کے دوران کیا۔ آپ نے فرمایا حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر کام کا آغاز خود آپ کے عہد مبارک میں ہوا۔ حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی کی ''زبدۃ المقامات'' اور خواجہ بدر الدین سرہندی کی ''حضرات القدس'' اور ''مجمع الاولیا'' آپ کے سوانح میں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔ آپ کی بین الاقوامی اہمیت کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان، ہندوستان، ترکی، انگلستان، امریکہ، ہالینڈ، نیوزی لینڈ اور کنیڈا وغیرہ دس ملکوں میں آپ کے حالات وافکار پر بارہ محققین پی۔ ایچ۔ ڈی

marfat.com

کر چکے ہیں۔اس وقت نیوزی لینڈ میں ایک بین الاقوامی ریسرچ اسکالر ڈاکٹر آرتھر بیولر مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کے انتخاب کا انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں جو سال رواں میں مکمل ہو جائے گا۔اسی طرح ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے پوتے خواجہ عبد الاحد بن خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمۃ کے نادر مخطوطہ ''الجنات الثمانیہ'' پر یونیورسٹی آف گلاسکو، اسکاٹ لینڈ، یو۔کے میں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں اور اسی مخطوطہ پر دارالعلوم سلطانیہ جہلم میں بدر الاسلام صدیقی کام کر رہے ہیں۔الغرض حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر پوری دنیا میں کام ہو رہا ہے۔آپ کی شخصیت ملت اسلامیہ کے لیے ایک مینارہ نور ہے۔حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا میں محترم ومکرم جناب صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی اور ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر اور اراکین ومعاونین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کے حوالے سے یہ کامیاب اور منفرد کانفرنس منعقد کی اور مہمانان گرامی اور حاضرین محفل کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہاں تشریف لائے اور اس محفل کو رونق بخشی۔

مولانا جاوید اقبال مظہری بانی (امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی) نے اپنا مقالہ ''آئینہ فاروق اعظم'' کے موضوع پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ''یا اللہ اسلام کو عمر سے قوت بخش'' اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسلام کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے قوت فرمائی۔آپ کے عہد خلافت میں دنیا کے بہترین ممالک مسلمانوں کے قبضہ میں آئے۔جہاں شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے قوانین کا مشرق ومغرب میں بول بالا ہو گیا۔اسی طرح حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے دین کو قوت عطا فرمائی۔آپ نے دو جابر بادشاہوں کے سامنے کلمۂ حق بلند فرمایا اور شہنشاہ اکبر کے نام نہاد دین الٰہی کی جگہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چراغ روشن فرمایا اور رتوحید کے پرچم کی سربلندی کی خاطر گوالیار کے قلعہ میں قید ہو کر سنت یوسفی کی تکمیل فرمائی اور اپنے نور باطن سے طالبین کے قلوب کو عرش رحمٰن بنایا۔

علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی الازہری (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) نے ''حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا نظام تبلیغ'' کے عنوان پر اپنا پُر مغز مقالہ پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روشن شریعت تمام سابقہ شریعتوں کی جامع ہے اور اس شریعت کے

marfat.com

تقاضوں کو پورا کرنا۔ تمام شریعتوں کو بجالانا ہے۔ چونکہ یہ بات ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسمائی وصفاتی کمالات کے جامع ہیں اور اعتدال کے طریقہ پر اللہ تعالیٰ کے ان کمالات کے مظہر ہیں۔ اس لیے جو کتاب آپ پر نازل ہوئی وہ تمام آسمانی کتب کا خلاصہ ہے جو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہوئیں۔ نیز جو شریعت آپ کو عطا ہوئی وہ گزشتہ تمام شریعتوں کا خلاصہ ہے اور جو اعمال اس شریعت کے تقاضوں کے مطابق کیے جائیں وہ پہلی شریعتوں کے اعمال کا انتخاب ہیں بلکہ ملائکہ کے اعمال سے بھی اعلیٰ ہیں۔ کیونکہ بعض فرشتوں کو صرف رکوع کا، بعض کو صرف سجدہ کا اور بعض کو صرف قیام کا حکم ہے اس طرح پہلی امتوں میں سے بعض کو صرف صبح اور بعض کو دوسری نمازوں کا حکم تھا۔ لیکن اس شریعت میں پہلی امتوں، مقربین فرشتوں کے اعمال کے خلاصے کا انتخاب کیا۔ لہٰذا اس شریعت کی اتباع اور اس کے مطابق اعمال کی بجا آوری درحقیقت تمام شریعتوں کی تصدیق اور ان شریعتوں کے مطابق اعمال کا بجالانا ہے۔ اس لیے اس شریعت کی تصدیق کرنے والے یقیناً تمام امتوں سے بہتر ہوے۔ اسی طرح اس شریعت کو جھٹلانا اس کے مطابق عمل نہ کرنا گزشتہ شریعتوں کو جھٹلانا اور ان کے مطابق عمل نہ کرنا ہے۔ اسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسمائی وصفاتی کمالات کا جامع ہیں اور آپ کی تصدیق ان سب کی تصدیق ہے۔ لہٰذا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر اور آپ کی شریعت کو جھٹلانے والا تمام امتوں کا بدترین انسان ہے۔

جناب پروفیسر محمد اسحٰق قریشی (وائس چانسلر انڈیپنڈنٹ یونیورسٹی فیصل آباد) نے ''امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے تجدیدی کارنامے اور عصر حاضر'' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوے فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے شرک وکفر، الحاد، منکرین نبوت، دین الٰہی، خام صوفیہ، بھگتی تحریک، صحابہ کرام اور اہل بیت کے خلاف اٹھنے والی ہر سازش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اپنی مجاہدانہ قوت وکاوش سے اکبری فتنہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔

پروفیسر محمد اقبال مجددی (صدر شعبہء تاریخ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور) نے ''حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے باہمی روابط'' پر بیان کرتے ہوے فرمایا کہ حسن خان افغان نے حضرت امام ربانی کے مکتوبات کو تحریف کر کے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو پیش کیا اور اس طرح حضرت امام ربانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے درمیان خلیج حائل کرنے کی کوشش کی، لیکن

marfat.com

حضرت امام ربانی نے اپنے دست مبارک سے اصل مکتوبات تحریر فرما کر شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی خدمت میں پیش کر کے ان کی غلط فہمی کا ازالہ فرمایا تو حضرت امام ربانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی جو سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کے حلقہء ارادت سے منسلک تھے، ان کے درمیان اخلاقی و روحانی، علمی و ادبی روابط مستحکم ہو گئے اور اس بنا پر معاندین اپنی سازش میں ناکام ہوے۔

پروفیسر قاری مشتاق احمد (صدر شیر ربانی اسلامک سینٹر و جامعہ جمیل العلوم نقشبندیہ مجددیہ شیر ربانی سمن آباد لاہور) نے ''حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور دو قومی نظریہ'' کے موضوع پر قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کرتے ہوے پُر مغز مقالہ پیش کیا۔ جس میں حضرت امام ربانی کے مکتوب کا حوالہ دیتے ہوے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت احکام اسلامیہ کی بجا آوری اور رسوم کفر کے دور کرنے میں ہے۔ کیونکہ اسلام اور کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ان دو ضدوں کا جمع ہونا محال ہے۔ ایک کو عزت دینا دوسرے کو ذلیل و خوار کرنے کا باعث ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کو فرماتا ہے: اے نبی کفار اور منافقین سے جہاد کریں اور ان پر سختی کریں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خلق عظیم سے موصوف ہیں کفار سے جہاد اور ان پر سختی کرنے کا حکم دیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ کفار سے سخت رویہ اختیار کرنا بھی خلق عظیم میں داخل ہے۔ ثابت ہوا کہ اسلام کی عزت کفر اور اہل کفر کی خواری اور ذلت میں ہے۔ جس نے کفار کو عزت دی اس نے اسلام کو ذلیل کیا، عزت دینے سے مراد یہ نہیں کہ ان کی خواہ مخواہ کی تعظیم کی جائے اور انھیں اونچی جگہ بٹھایا جائے بلکہ انھیں اپنی مجالس میں جگہ دینا ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، ان سے گفتگو کرنا بھی ان کے اعزاز میں شامل ہے۔ انھیں کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے اگر کوئی دنیاوی غرض اور کام ان سے متعلق ہو اور ان کے سوا کسی سے حاصل نہ ہو سکے تو انھیں بے قدر جانتے ہوے بقدر ضرورت ان سے معاملہ کرنا چاہیے اور کمال اسلام تو یہ ہے کہ دنیاوی غرض کے لیے بھی ان سے رابطہ قایم نہ کیا جائے اور ان سے میل جول نہ رکھا جائے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں کفار کو اپنا اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دشمن قرار دیا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دشمنوں سے میل جول اور انس و محبت بڑی تقصیروں میں شامل ہے۔ ان دشمنوں سے دوستی کا کم از کم ضرر و نقصان یہ ہے کہ احکام شرعی کے اجراء کی قدرت اور کفر کے نشانات اٹھانے کی قوت مغلوب اور کمزور ہو جاتی اور ان سے تعلق دوستی کا حیا اس میں مانع ہو جاتا ہے اور یہ بہت بڑا ضرر و نقصان ہے۔ دشمنان خدا عزوجل سے

marfat.com

دوستی والفت اللہ کے ساتھ دشمنی کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی پیدا ہونے کا سبب بن جاتی ہے۔ انسان گمان کرتا ہے کہ وہ اہل اسلام سے ہے اور اللہ و رسول کی تصدیق پر ایمان رکھتا ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس طرح کے برے اعمال اس کی دولت اسلام کو بالکلیہ مٹا کر رکھ دیتے ہیں۔ لیکن ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کے پاس پناہ لیتے ہیں۔

ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی (شیخ الحدیث جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام، لاہور) نے ''حضرت امام ربانی اور سرمایہ ملت کی نگہبانی'' کے عنوان پر خطاب فرماتے ہوے کہا، ایمان اور عقیدہ کی دولت سب سے بڑی دولت ہے۔ اس کے بعد عمل صالح مومن کے لیے متاع گراں مایہ ہے۔ نفس کی خواہشات اور شھوات کو کچلنا بہت بڑا سرمایہ ہے۔ غلبہء اسلام کی خاطر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے خلاف جہاد مومن کی بہت بڑی پونجی ہے۔ خود نیک بننے کے ساتھ اوروں تک نیکی کا پیغام حکیمانہ طریق سے پہنچانا انسان کا قیمتی اثاثہ ہے۔ فرزندان ملت کی اس پونجی کی نگہبانی بہت بڑا کام ہے۔ عملی اور اعتقادی فسق سے معاشرے کو محفوظ کرنے کے لیے عملی اور فکری محاذ پر پہرہ دینا ملت کی بہت بڑی خدمت ہے۔ ابنائے ملت کے آپس کے تعلق اور اپنے خالق و مالک کے ساتھ تعلق کی کجی سے بچانا ملت کی بہت بڑی حفاظت ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے ان تمام حدود پر بھرپور پہرہ دے کر ملت کی نگہبانی کی ہے۔

پروفیسر محمد کبیر احمد مظہر (سجادہ نشین آستانہ عالیہ گجرات) نے ''حضرت امام ربانی کا جرگہ ممدان دولت اسلام'' کے عنوان پر سیر حاصل اور پُر مغز گفتگو فرمائی۔

حضرت صاحبزادہ نوید الحسن مشہدی نے ''اشاعت مسلک اہل سنت اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے اولاد و احفاد'' پر مقالہ پیش کرتے ہوے فرمایا حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کے اولاد و احفاد مسلک اہل سنت کی اشاعت کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔ اس نورٌ علیٰ نور گھرانے کے افراد نے اسے اپنا مقصد حیات بنائے رکھا۔ جن خطوط پر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے کام کیا انہیں کو تادم زیست رہنما اصول بنائے رکھا۔ خانوادۂ مجددیہ کے اصحاب نے مسلک اہل سنت کے لیے مختلف طریقوں سے کاوشیں کیں۔ اپنی علمی، روحانی، عملی، اخلاقی قدروں اور حکیمانہ طریقہ تبلیغ اور مکتوبات سے بادشاہوں، علماء کرام، وزراء اور صاحب علم و دانش تک رسائی حاصل کر کے مسلک اہل سنت کی ترویج و اشاعت میں گراں قدر خدمات

marfat.com

انجام دیں۔ان میں حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی، حضرت خواجہ صبغۃ اللہ، حضرت خواجہ محمد نقشبند اور خواجہ محمد زبیر علیہم الرحمۃ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

جہان امام ربانی کانفرنس کا آغاز قاری ظہیر احمد نقشبندی نے تلاوت قرآن حکیم سے کیا۔قاری نصیر احمد نقشبندی نے بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ نعت اور جناب اصغر علی نقشبندی نے بحضور امام ربانی کلام اقبال پیش کیا۔ڈاکٹر سید شجاع الحسن (پرنسپل حسن میموریل سائنس اکیڈمی، سمن آباد لاہور) اور جناب شیخ محمد ناظم بشیر نقشبندی نے اسٹیج سکریٹری کے فرائض سرانجام دیے۔ممتاز صحافی و دانشور جمیل اطہر سرہندی چیف ایڈیٹر روزنامہ جرأت وتجارت (سکرٹری جنرل مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور) نے افتتاحی کلمات میں جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلو پیڈیا کی ۱۲ جلدوں کی تکمیل پر حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور مرتبین حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد، حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری کو مبارک باد پیش کی اور کراچی سے آئے ہوئے ادارہ مسعودیہ کے صدر حاجی معراج الدین مسعودی اور دیگر مسعودی برادران کا شکریہ ادا کیا، آپ نے کہا فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی زیر سرپرستی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی کی تعلیمات وعقائد ونظریات، کارہائے نمایاں اور دینی وملی خدمات کو عام کرنے کا سلسلہ ۱۹۶۰ء سے شروع ہوا اور ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کا مجدد الف ثانی نمبر جو کہ صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی کی آٹھ سالہ شب و روز محنت وکاوش سے منصۂ شہود پر آیا۔ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلو پیڈیا کا اولین محرک ثابت ہوا۔انھوں نے کہا وہ عرصہ تقریباً انتیس سال تک حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ سے حضرت امام ربانی پر ایک علمی تحقیقی جامع سوانح حیات جو کہ ان کی علمی ادبی خدمات، عقائد ونظریات، کارہائے نمایاں پر مشتمل عظیم شاہکار ہو مرتب کرنے کی التجا کرتے رہے۔بالآخر حضرت مسعود ملت دامت برکاتہم العالیہ نے آج سے تقریباً پانچ برس قبل اس عظیم منصوبہ پر کام شروع کیا اور سات جلدوں کی تکمیل اپریل ۲۰۰۵ء کو ہوئی۔اس ضمن میں اراکین حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور اور اراکین شیر ربانی اسلامک سینٹر، لاہور کے زیر اہتمام عظیم الشان تاریخی ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس'' ایوان اقبال، لاہور میں ۲۴ر اپریل ۲۰۰۵ء کو منعقد کرنے کا انھیں شرف حاصل ہوا اور اس عظیم انسائیکلو پیڈیا کی ۱۲ جلدوں کی تکمیل پر اظہار تشکر

marfat.com

کے لیے ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس'' ہمدرد سینٹر، لاہور میں ۱۸ر مارچ ۲۰۰۷ء کو منعقد کرنے کی بھی انھیں سعادت نصیب ہوئی۔ چونکہ ان کی نظر میں برصغیر پاک و ہند میں حضرت مسعود ملت کے علاوہ حضرت امام ربانی پر کام کرنے والی علمی اور تحقیقی شخصیت اور کوئی نہیں تھی۔

صوفی غلام سرور نقشبندی نے حضرت مسعود ملت کی زیر نگرانی جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی ۱۲ر جلدوں کی تکمیل پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور آپ نے حضرت مسعود ملت مدظلہ کی اس کرم فرمائی پر ان کا شکریہ ادا کیا اور اس کارنامہ کو بحسن خوبی انجام دینے پر مبارکباد اور خراج تحسین پیش کیا حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد چیئرمین امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی، حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری بانی امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ریسرچ اسکالر امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی اور دیگر مسعودی برادران کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ آخر میں صوفی غلام سرور نقشبندی نے اس کانفرنس کے معاونین واراکین، جملہ احباب، مقررین وحاضرین کے لیے دعا فرمائی اور آپ کی دعا کے بعد یہ عظیم الشان کانفرنس اختتام کو پہنچی۔

☆.....☆.....☆

marfat.com

مہمانان خصوصی

☆ محترم مہرزا نواب حکیم فرید الدین بیگ صاحب
☆ حضرت عبدالعزیز صدیقی صاحب نقشبندی سجادہ نشین خانقاہ نذیریہ محمدی (اندور)
☆ محترم جناب عبدالمجید صاحب بھروی سجادہ نشین خانقاہ معصومیہ (رام پور)
☆ جناب محمد عمر فریدی صاحب سجادہ نشین و متولی درگاہ شاہ عبدالسلام (نئی دہلی)
☆ محترم جناب ڈاکٹر محمد مجیب صاحب سجادہ نشین آستانہ حضرت خواجہ باقی باللہ
☆ محترم جناب پیر طریقت عبدالرحمن صاحب نقشبندی بھروی (احمد آباد)
☆ محترم جناب پیر طریقت اقبال بھائی صاحب سجادہ نشین خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ (احمد آباد)
☆ محترم جناب مولانا محمد آفاق صاحب بھروی، بانی الجامعۃ الاحمدیہ (قنوج)
☆ محترم جناب پروفیسر ضیاء الدین شمسی تبرانی صاحب خطیب عیدگاہ (ٹونک)
☆ جناب صوفی قیام الدین نقشبندی مظہری (علی گڑھ)

مجلس مشاورت

محمد نسیم خاں، حکیم اخلاق احمد، شاہد حسین، محمد مبشر احمد، محمد مسلم، محمد اکرام، محمد سلیم عزیز، مبین احمد، شاہد ظفر، سید حامد حسین خضر، محمد اسلم، ڈاکٹر محمد نجیب، مرزا سلیم الدین، ڈاکٹر صادق قریشی، احسان بخش، محمد حسنین برکاتی، ظہیر احمد، غلام حیدر، شجاع الدین۔

مجلس انتظامیہ

ڈاکٹر بشیر احمد، مرزا رفیع الدین، رضی الدین بیگ، محمد شاہد، محمد سعید خاں، محمد قاسم، سالک خاں، غزال خاں، فیض احمد، عبدالجبار، عبدالرحمن، محمد عاشقین، آفاق احمد، محمد افضال، محمد یونس، نسیم احمد، شاداب حسین، عاصم اخلاق، فیضان احمد، محمد صہیب، سلیم خاں، ایم تمیس، محمد نعیم، محمد یامین۔

مجلس استقبالیہ

ڈاکٹر محمود احمد، ڈاکٹر معظم الدین، محمد عرفان، محسن خاں، ارشد احمد، سید مخدوم نظامی، حافظ محمد بلال، حافظ محمد عاقل، اطہر مرزا، عبدالباقی، محمد اقبال، اسعد عزیز صدیقی، عبداللہ قریشی، حافظ عبدالمنان، محمد سعد احمد، محمد تشفیم، حماد احمد، محمد سفیان، محمد نابش۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالِمِينَ (روم: ۲۲)

یقیناً اس میں نشانیاں ہیں جاننے والوں کے لیے،

جہانِ امام ربانی

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ

(۱۱) جلدیں

افتتاحیہ: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مرتبین

صاحبزادہ الحاج السید محمد مسرور احمد

مولانا جاوید اقبال سلفی

ڈاکٹر اقبال احمد اختر الشطوی

نظر ثانی: محمد عالم مختار حق

امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔

حضرت امام ربانی

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی

عظیم الشان عالمی کانفرنس

۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء

بہ عالی شان دربار امام دین ربانی

ملائک صف بہ صف ایستادہ این جا ببر در ربانی

20-03-2007

زیر اہتمام

المجدد اکیڈمی انٹرنیشنل، فتحپوری دہلی

منعقد: مسجد فتح پوری، دہلی

فون و فیکس: 23918322.23979610

almujaddid academy@mail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہباں — اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

محترم و مکرم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عالم اسلام کے مجدد اعظم امام العارفین قدوۃ السالکین حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی عظیم الشان اسلامی خدمات حالات و افکار کے حوالے سے مؤرخہ ۲۹ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ مطابق 20 مارچ ۲۰۰۷ء بروز منگل بعد نماز عشاء جیون بخش ہال مسجد فتح پوری دہلی میں دوسری عظیم الشان کانفرنس منعقد کی جارہی ہے۔ حسب پروگرام آپ سے شرکت کی درخواست ہے۔

والسلام مع الاکرام

(مولانا مفتی) محمد معظم احمد خضرلہ

صدر دارالتحقیق المجدد اکیڈمی انٹرنیشنل دہلی

صدر نصرت الاسلام ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ)

نوٹ: انشاء اللہ تعالیٰ حاضرین کو حضرت امام ربانی کے بارہ میں یادگاری سفید لفافہ بھی پیش کیا جائے گا۔ اس کے بارہ میں مندرجہ ای میل پر بھی رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ e-mail: almazhar@sat.net.pk

آداب محفل کو خاطر رکھتے ہوئے وقت پر سر شرکت فرمائیں۔

زیر سرپرستی

☆ حضرت مجدد العصر مسند الملت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ
☆ مرشد برحق امین الملت علامہ پروفیسر سید شاہ امین میاں صاحب مدظلہ
سجادہ نشین، خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف (یوپی)
☆ فضیلت مآب حضرت شاہ ابو النصر انس بارونی صاحب بھروی
سجادہ نشین درگاہ شاہ ابوالخیر دہلی
☆ عزت مآب حضرت سید محمد صادق رضا صاحب
سجادہ نشین آستانہ بھرویہ (سرہند شریف)

زیر صدارت

☆ رہبر شریعت و طریقت حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد صاحب نقشبندی
مدظلہ العالی شاہی امام و خطیب مسجد فتح پوری دہلی

مقررین گرامی

☆ محترم مولانا مفتی محمد معظم احمد صاحب نائب شاہی امام
مسجد فتح پوری صدر المجدد اکیڈمی انٹرنیشنل
☆ خطیب الاسلام حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شعیب رضا صاحب نعیمی
خلیفہ حضور تاج الشریعہ (بریلی شریف)
☆ محقق العصر محترم مولانا ڈاکٹر نظام الدین صاحب
صدر شعبہ اسلامی علوم، جامعہ بھروچی دہلی
☆ آبروئے اہل سنت جناب مولانا اشتیاق احمد ظلی صاحب،
پرنسپل جامعہ اسلامیہ احمد رضا (سرسی)
☆ فاضل نوجوان جناب مولانا محبوب الرحمٰن صاحب نقشبندی (احمد آباد)
☆ جناب مولانا محمد انس احمد نقشبندی مسعودی صاحب

المجدد اکیڈمی انٹرنیشنل کے اغراض و مقاصد

زیر سرپرستی

حضرت پیر طریقت مولانا ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد صاحب
نقشبندی بھروی دامت برکاتہٗ شاہی امام و خطیب مسجد فتح پوری دہلی

۱۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے حالات خدمات اور تعلیمات پر تحقیقی مقالات کی تحریر و اشاعت۔
۲۔ آپ کی تعلیمات کی روشنی میں اتباع سنت نبوی اور عشق مصطفیٰ ﷺ کے فروغ کے لئے جدوجہد۔
۳۔ آپ کی تعلیمات کی روشنی میں علماء اسلام کے اتحاد کی کوشش۔
۴۔ عالمی سطح پر نقشبندیہ مجددیہ علماء و مشائخ سے رابطہ اور ان کے علمی و تحقیقی کام سے آگاہی۔
۵۔ سالانہ امام ربانی کانفرنس کا انعقاد۔

نوٹ: جہان امام ربانی انسائیکلوپیڈیا کا پہلا ایڈیشن (۱۱ جلد) امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی سے شائع ہو چکا ہے۔ جو صاحب لینا چاہیں اپنا آرڈر بک کرا سکتے ہیں۔

المجدد اکیڈمی انٹرنیشنل دہلی

مکان و کتابت: 6496 فتح پوری سہ بازاری، پوسٹ کوڈ 110006 (انڈیا)

فون و فیکس: 23979610.23918322

shahi.imam@mail.com

almujaddid academy@mail.com

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجدد الف ثانی کانفرنس، دہلی

(منعقدہ ۲۹ر صفر المظفر ۱۴۲۸ھ/ ۲۰ر مارچ ۲۰۰۷ء،
جیون بخش ہال، مسجد فتحپوری دہلی)

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

☆☆

حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ یقیناً اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان رحمت اور نعمت تھے، اس دور میں ان جیسا عزیمت وعظمت والا کوئی دوسرا نظر نہیں آتا، شہنشاہوں سے ٹکر لے کر ان کی اصلاح فرمانے والے اکیلے امام ربانی ہیں جنہوں نے بہت تھوڑے عرصہ میں روحانی اور مذہبی انقلاب برپا کر دیا.....ان خیالات کا اظہار شیخ طریقت ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (شاہی امام وخطیب مسجد فتحپوری دہلی) نے ''مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس، دہلی'' سے صدارتی خطاب کے دوران کیا جو کہ المجدد اکیڈمی دہلی اور نصرت الاسلام ایجوکیشنل سوسائٹی، دہلی کے اشتراک سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے یوم وصال اور ان پر شائع ہونے والی عظیم کتاب ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے حوالے سے ۲۹ر صفر المظفر ۱۴۲۸ھ/ ۲۰ر مارچ ۲۰۰۷ء کو جیون بخش ہال مسجد فتحپوری، دہلی میں منعقد کی گئی.....موصولہ دعوت نامہ اور اشتہار کے مطابق یہ دوسری مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس صاحبزادہ ابوالنصر محمد انس فاروقی (سجادہ نشین درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی) اور صاحبزادہ سید محمد صادق رضا (سجادہ نشین درگاہ مجددیہ، سرہند شریف) کے زیر سرپرستی علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد کی زیر صدارت منعقد ہوئی.....مہمانان خصوصی میں مرزا نواب حکیم

marfat.com

فریدالدین بیگ، حضرت عبدالعزیز صدیقی نقشبندی (سجادہ نشین خانقاہ نذر محمدی، اندور).....حضرت عبد المجید مجددی (سجادہ نشین خانقاہ معصومیہ، رام پور).....صوفی محمد عمر فریدی (متولی درگاہ شاہ عبد السلام، دہلی)..... ڈاکٹر محمد مجیب احمد (سجادہ نشین آستانہ عالیہ خواجہ باقی باللہ، دہلی).....پیر طریقت عبد الرحمٰن نقشبندی (احمد آباد) پیر طریقت بھائی اقبال نقشبندی مجددی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ عثمانیہ، (احمد آباد).....مولانا آفاق احمد مجددی (بانی الجامعۃ الاحمدیہ قنوج)..... پروفیسر ضیاء الدین شمسی تہرانی (خطیب عید گاہ، ٹونک) اور صوفی قیام الدین نقشبندی مظہری (علی گڑھ) شامل ہیں جبکہ درج ذیل علماء ومشائخ اور اسکالرز نے مقالات پیش کر کے حضرت امام ربانی کو خراج تحسین پیش کیا.....

☆.....مولانا مفتی محمد معظم احمد

(صدر المجد داکیڈمی ونائب امام فتحپوری مسجد، دہلی)

☆.....علامہ مفتی محمد شعیب رضا نعیمی

(خلیفہ تاج الشریعۃ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں الازہری، بریلی شریف)

☆.....ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم مصباحی

(صدر شعبہء علوم اسلامیہ، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی)

☆.....علامہ محمد اشتیاق القادری

(پرنسپل جامعہ امام احمد رضا، مہرولی)

☆.....علامہ محبوب المرسلین نقشبندی (احمد آباد)

☆.....مولانا محمد انس احمد نقشبندی مجددی

اس محفل مبارک سے صدارتی خطاب کرتے ہوے ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ تو سرہند شریف میں آرام فرما ہیں مگر ان کے افکار پر ساری دنیا میں کام ہو رہا ہے،

marfat.com

عقیدت مند جوق در جوق بارگاہ مجددیہ میں فیض پانے کے لیے حاضر ہورہے ہیں..... مجدد العصر حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں، ان کے زیر سایہ امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی (پاکستان) نے ۲۰۰۵ء میں ''جہان امام ربانی'' کی سات جلدیں شائع کیں اور اب مزید پانچ جلدیں شائع کی ہیں، وہ اور ان کے رفقاء اس عظیم کام پر مبارکباد کے مستحق ہیں انھوں نے کہا کہ اگر ہندوستان کے نقشبندی مراکز مجدد العصر یا امام ربانی فاؤنڈیشن پاکستان سے رابطہ قایم کریں تو سلسلہ کا عظیم الشان کام ہوگا کیوں کہ المجدد اکیڈمی بھی جہان امام ربانی اور حضرت مجدد العصر کا فیضان ہے.....

کانفرنس کی نظامت کی سعادت مولانا محمد انس نقشبندی مسعودی اور جناب قیصر خالد نے حاصل کی..... تلاوت قرآن کریم سے شروع ہونے والی اس کانفرنس کا اختتام صلوٰۃ وسلام اور دعائے خیر پر ہوا..... شرکاء میں درج ذیل رسائل بطور تحفہ پیش کیے گئے.....

☆..... مجدد اعظم (پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

☆..... مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی ارادت وعقیدت

(صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد)

☆..... ماہنامہ امان الہند دہلی کا حضرت مجدد الف ثانی نمبر

☆.....☆.....☆

marfat.com

۴۹۶

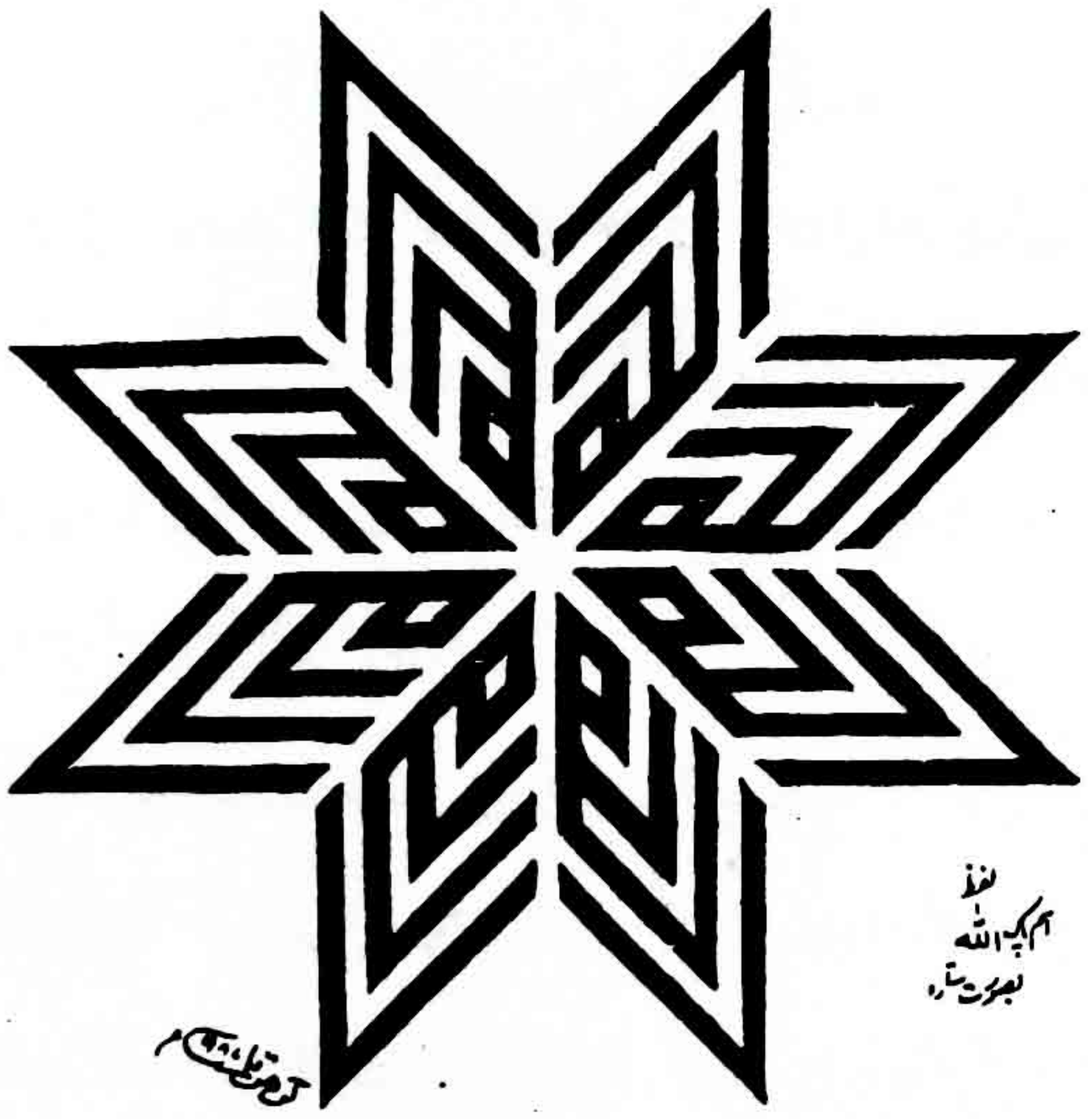

۱۶۹۶

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم..... باب چہارم

☆

marfat.com

حدیث نبوی شریف

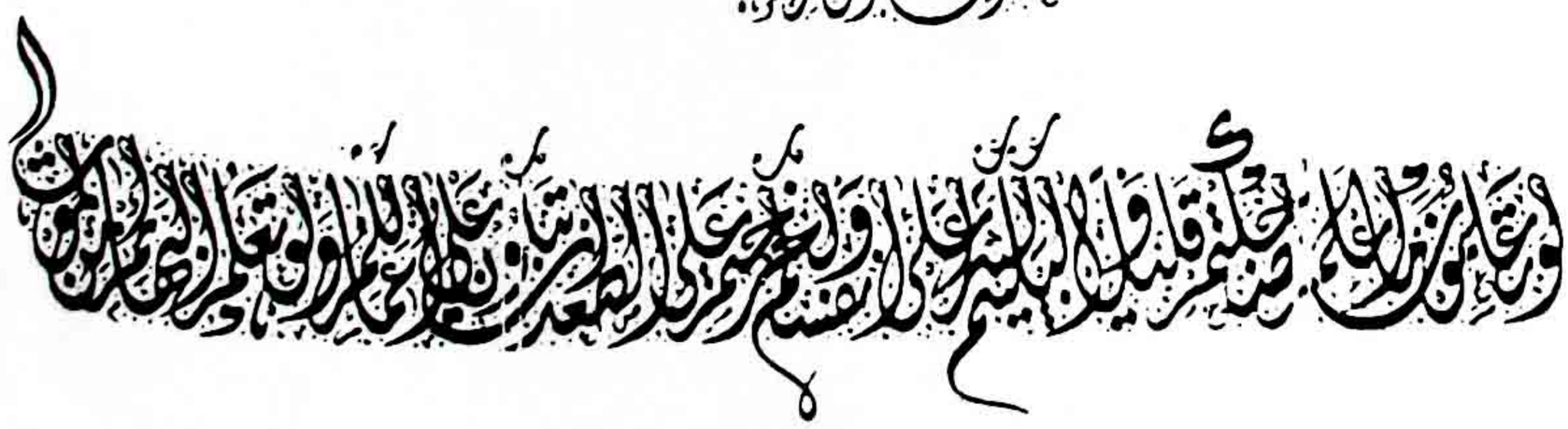

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جہانِ امامِ ربانی مجدد الف ثانی کا

موضوعاتی اشاریہ

مرتبہ

صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

marfat.com

آئینہ خانہ

نمبر شمار	عنوان
۱	ابتدائیہ ـــــ محمد عبدالستار طاہر مسعودی
۲	باب ۱ ـــــ انتسابات
۳	باب ۲ ـــــ حمد و نعت
۴	باب ۳ ـــــ ابتدائیہ، افتتاحیہ اور اختتامیہ
۵	باب ۴ ـــــ مناقب
۶	باب ۵ ـــــ مناجات
۷	باب ۶ ـــــ تأثرات
۸	باب ۷ ـــــ اکابر نقشبندیہ
۹	باب ۸ ـــــ حضرت مجدد الف ثانی ـــ حالات و خدمات
۱۰	باب ۹ ـــــ حضرت مجدد الف ثانی، امتیازات و تفرّدات
۱۱	باب ۱۰ ـــــ حضرت مجدد الف ثانی اور تفسیر
۱۲	باب ۱۱ ـــــ حضرت مجدد الف ثانی اور فقہ
۱۳	باب ۱۲ ـــــ تخریج احادیث از مکتوبات شریف
۱۴	باب ۱۳ ـــــ حضرت مجدد الف ثانی اور عقائد و نظریات
۱۵	باب ۱۴ ـــــ حضرت مجدد الف ثانی اور تصوف
۱۶	باب ۱۵ ـــــ حضرت غوث اعظم، امام اعظم اور حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہم
۱۷	باب ۱۶ ـــــ حضرت مجدد الف ثانی اور تاریخ و سیاست

marfat.com

نمبر شمار	عنوان
۱۸	باب ۱۷ ـــــ مکتوبات شریف اور عربی زبان وادب
۱۹	باب ۱۸ ـــــ مکتوبات شریف اور فارسی زبان وادب
۲۰	باب ۱۹ ـــــ تفہیم مکتوبات شریف
۲۱	باب ۲۰ ـــــ حضرت مجدد الف ثانی اور متفرقات
۲۲	باب ۲۱ ـــــ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ
۲۳	باب ۲۲ ـــــ نگارخانہ (تعارف مقالہ نگاران)
۲۴	باب ۲۳ ـــــ جہانِ امام ربانی کے مبصّرین (جامِ جم)
۲۵	باب ۲۴ ـــــ روئداد محافل تشکّر
۲۶	باب ۲۵ ـــــ مخطوطات
۲۷	باب ۲۶ ـــــ مرقعاتِ علمی (علمی نوادر)
۲۸	باب ۲۷ ـــــ مرقعات عمومی (مزارات وعمارات)
۲۹	باب ۲۸ ـــــ کتابیات .
۳۰	باب ۲۹ ـــــ اشاریات
۳۱	باب ۳۰ ـــــ نظائرِ خوشنویسی

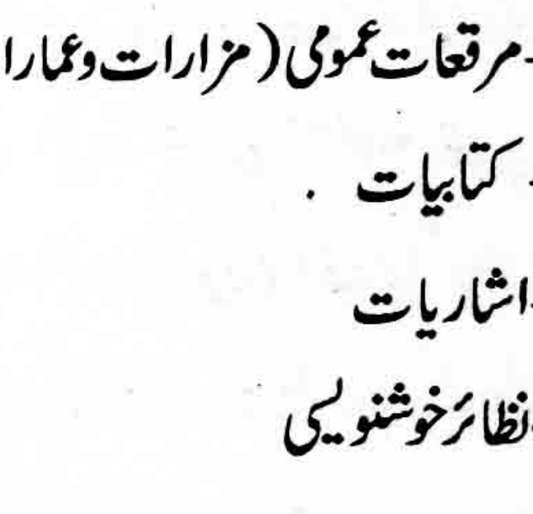

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ابتدائیہ

☆☆

''جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے پہلے محرک حضرت علامہ رضوان احمد نقشبندی مجددی ہیں انہوں نے ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء میں نبہانی العصر، مجدد عصر حضرت مسعود ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ العزیز پر تحقیقی مقالات کو یکجا کر کے شائع کرنے کی تحریک و ترغیب دلائی۔

اس اثناء میں مولانا جاوید اقبال مظہری صاحب کو خواب میں حضرت مجددؒ پر کام کرنے کیلئے اشارہ ملا، چنانچہ انہوں نے حضرت قبلہ مسعود ملت زید لطفہٗ سے ذکر کیا۔ اور امام ربانی فاؤنڈیشن کا ۲۰۰۲ء میں قیام عمل میں آیا۔ جس کے سرپرست اعلیٰ، حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ہیں جبکہ چیئرمین صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب کو منتخب کیا گیا اور مولانا جاوید اقبال مظہری بانی اور ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے اور امام ربانی فاؤنڈیشن کے معاملات چلانے کے لیے ایک انتظامی بورڈ مقرر کیا گیا۔

○

امام ربانی فاؤنڈیشن کے قیام سے قبل حضرت مجدد قدس سرہٗ العزیز کے حوالے سے کام کے لیے ۱۹۹۲ء میں حضرت مسعود ملت کی زیرنگرانی ''ادارہ معارف مجدد الف ثانی'' کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے سرپرستوں میں پیر محمد ابراہیم جان سرہندی علیہ الرحمۃ اور پیر عبدالوحید جان سرہندی تھے۔ اس ادارے کے صدر حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی ہیں اور نائب صدور حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر اور مفتی محمد جان نعیمی اور مولانا جاوید اقبال مظہری صاحب سکریٹری جنرل ہیں۔

اس ادارے نے چند کتابیں شائع کیں، لیکن فعّال نہ رہا۔ چنانچہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ پر کام کے

marfat.com

لیے امام ربانی فاؤنڈیشن کا قیام ناگزیر ہوگیا۔

○

ماہ ربیع الاوّل ۱۴۲۳ھ/مئی ۲۰۰۲ء میں ''جہان امام ربانی'' پر کام کا آغاز ہوا۔ حضرت قبلہ مسعود ملت اس کی جلد اوّل کے افتتاحیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

''ابتدا میں خیال تھا کہ یہ کام ایک جلد میں سمٹ جائے گا —— پھر کام بڑھا تو خیال آیا کہ شاید دو جلدوں میں سمٹ جائے، پھر بڑھتے بڑھتے، بڑھتا ہی چلا گیا، اور سمیٹا تو برسوں کا کام مہینوں میں، مہینوں کا کام ہفتوں میں، ہفتوں کا کام دنوں میں، دنوں کا کام گھنٹوں میں اور گھنٹوں کا کام لمحوں میں سمٹتا چلا گیا —— اور ایک نہ دو، مکمل سات ضخیم جلدوں میں کام سمٹا —— اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت ونصرت، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی توجہ خاص اور اکابر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ اور آباء واجداد کرام علیہم الرحمۃ کی توجہات عالیہ کے طفیل برق رفتاری سے یہ کام انجام پایا —— حوصلہ بڑھتا گیا، وہ کام ہوتے رہے جن کا وہم وگمان بھی نہ تھا۔''

۲۰۰۲ء سے ۲۰۰۵ء تک تین سال مسلسل جدوجہد کر کے پہلی چھے جلدیں ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۵ء میں منظر عام پر آئیں جو ایک سو ملکی وغیر ملکی فضلاء ومحققین کے علمی وتحقیقی مقالات سے آراستہ ہیں۔ ایک اضافی جلد ''نورٌ علیٰ نور'' کے عنوان سے شائع ہوئی جو جہانِ امام ربانی کے مختلف مرقعات پر مشتمل ہے اس میں مقدس وتاریخی یادگار عمارات اور مزارات کی ۱۰۸ رنگین تصاویر آرٹ پیپر پر شائع کی گئی ہیں۔ جہانِ امام ربانی کی گیارہ جلدوں میں ہر جلد میں پانچ ابواب ہیں —— ہر جلد کو ''اقلیم'' سے تعبیر کیا گیا ہے اور باب کو ''کشور'' سے —— ہر جلد میں نعت، منقبت اور تاثرات ہیں —— ہر جلد میں ابتدائیہ بھی ہے اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے حالات میں ایک مقالہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

○

پہلی چھے جلدوں کی اشاعت کے بعد مزید مقالات اور نگارشات دستیاب ہوتے رہے، اور یوں مزید

marfat.com

پانچ جلدوں کا مواد جمع ہوگیا۔ پھر یہ خبر ملی کہ ''باقیات جہانِ امام ربانی'' کے عنوان سے تین اور جلدیں مرتب ہوں گی۔

○

''جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی گیارہویں جلد کتابیات، اشاریہ کتب و رسائل، اشاریہ اماکن، اشاریہ اسماء الرجال پر مشتمل ہے —— ''جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے تعارف اور سرسری موضوعاتی جائزہ پر مبنی ''جہاں نما'' برادرم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نے مرتب کیا تھا جو مزید اضافوں کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اب حضرت قبلہ مسعود ملت نے احقر کے نام ایک کرم نامے میں تحریر فرمایا کہ:

''محققین کی سہولت کے لیے یہ خیال آیا کہ مقالات کا ایک (تفصیلی)
موضوعاتی اشاریہ مدوّن کیا جائے۔''

چنانچہ تعمیل ارشاد میں زیرِ نظر اشاریہ مرتب کیا گیا —— اُمید ہے کہ اہل علم و فضل اور محققین اس سے بھرپور استفادہ کرسکیں گے۔ برادرم پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی مدظلہ العالی نے اپنی گوناگوں مصروفیات سے قیمتی وقت نکال کر احقر کی رہنمائی فرمائی۔ اسی طرح برادرم ملک محمد سعید مسعودی نے شبانہ روز محنت شاقہ سے قارئین کے ذوق کا سامان کیا، پھر تمام تیاری کے بعد برادرم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری مدظلہ العالی نے اس پر نظر ثانی فرما کر بعض اضافات اور ترامیم فرما کر نوازا، احقر ان حضرات کا تہ دل سے ممنون ہے۔ مولائے کریم تمام حضرات کی مساعی جمیلہ کو مقبول و منظور فرمائے، اور ہم سب کو حسن عاقبت سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

اللّٰھم ربنا آمین بجاہ سیدالمرسلین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ واصحابہٖ وسلم

احقر

محمد عبدالستار طاہر مسعودی

علی چار دفعہ مزید

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۱

انتسابات

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....ا ـــــــ انتسابات

نمبر شمار	بنام	جلد	صفحہ
۱	سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے قافلہ سالار خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام	اوّل	۷
۲	شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے نام	دوم	۵
۳	محقق اہل سنت حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی علیہ الرحمۃ (درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی) کے نام	سوم	۵
۴	محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے نام	چہارم	۵
۵	برصغیر کے اُس مرد کامل کے نام جس نے چودھویں صدی ہجری میں تعلیماتِ مجددّیہ کو فروغ دیا اور اس کی مؤثر ترجمانی فرمائی۔	پنجم	۵
۶	چراغ دہلی فقیہ الہند حضرت محمد مسعود شاہ دہلوی علیہ الرحمۃ کے نام	ششم	۵
۷	محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے نام	ہفتم	۵
۸	شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمۃ کے نام	ہشتم	۵
۹	حضرت شاہ محمد رکن الدین الوری علیہ الرحمۃ کے نام	نہم	۵
۱۰	محدث علی پوری حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علیہ الرحمۃ کے نام	دہم	۵
۱۱	حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے نام	یازدہم	
۱۲	مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمۃ (امام وخطیب مسجد جامع فتح پوری، دہلی) کے نام	نوزٗ علیٰ نوزٗ	۷

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

• نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۲

حمد ونعت

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۲ــــــ حمد ونعت

نمبر شمار	مطلع	نعت نگار	جلد	صفحہ
۱	ذہن میں عالم تنویر کہاں سے لاؤں حرف میں نور کی تصویر کہاں سے لاؤں	کیف بنارسی	اوّل	۱۲۰
۲	وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں یہی پھول خار سے دور ہے، یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	اول	۱۲۱
۳	زمین وزماں تمہارے لیے، مکین ومکاں تمہارے لیے چنین وچناں تمہارے لیے، بنے دوجہاں تمہارے لیے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	دوم	۱۱
۴	چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	سوم	۱۱
۵	کس کے جلوہ کی جھلک ہے، یہ اُجالا کیا ہے؟ ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ، تکتا کیا ہے؟	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	چہارم	۱۳
۶	سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی سب سے بالا ووالا ہمارا نبی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	پنجم	۱۱
۷	کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ قرض لیتی ہے گناہ، پرہیز گاری، واہ واہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	ششم	۱۳
۸	لَمْ یَأْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ، مِثْلِ تُو نہ شُد پیدا جانا جگ راج کو تاج تورے سر سو، ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	ہفتم	۱۱
۹	زہے عزت واعتلائے محمد کہ ہے عرشِ حق، زیر پائے محمد	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	ہشتم	۱۱

marfat.com

نمبر شمار	مطلع	نعت نگار	جلد	صفحہ
۱۰	وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن، اے بہار پھرتے ہیں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	نہم	۱۱
۱۱	بھینی سُہانی صبح میں، ٹھنڈک جگر کی ہے کلیاں کھلیں دلوں کی، ہَوا یہ کدھر کی ہے؟	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	دہم	۱۳
۱۲	سچی بات سکھاتے یہ ہیں سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	یازدہم	۱۳

marfat.com

سَيُحْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ
بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۳

ابتدائیہ، افتتاحیہ اور اختتامیہ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۳ ـــــ ابتدائیہ، افتتاحیہ اور اختتامیہ

نمبر شمار	ابتدائیہ/افتتاحیہ	لکھنے والے	جلد	صفحہ
۱	تقدیم	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	اول	۴۱ تا ۵۸
۲	ابتدائیہ	مولانا جاوید اقبال مظہری	اول	۵۹ تا ۶۸
۳	افتتاحیہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	اول	۶۹ تا ۱۱۵
۴	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۱۹ تا ۲۰
۵	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	سوم	۱۹ تا ۲۰
۶	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۲۵ تا ۲۶
۷	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	پنجم	۲۳ تا ۲۵
۸	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۲۱ تا ۲۳
۹	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ہفتم	۲۳ تا ۲۶
۱۰	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ہشتم	۱۹ تا ۲۲
۱۱	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	نہم	۱۹ تا ۲۲
۱۲	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دہم	۲۹ تا ۳۳
۱۳	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۲۹
۱۴	اختتامیہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یازدہم	۹۰۳
۱۵	حرف آغاز	مولانا جاوید اقبال مظہری	نورٌ علیٰ نور	۱۱ تا ۱۲

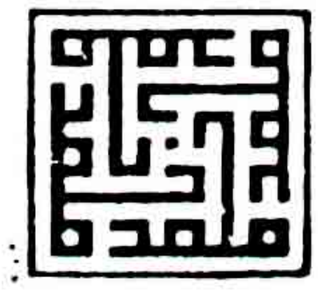

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۴

مناقب

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب۴ــــــ مناقب

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۱	سپیدۂ دم کہ ازیں خاکدانِ ظلمانی علم کشید سرعرشِ روحِ سیلانی	عابد حسین عابد سہسوانی	اوّل	۱۲۳
۲	امام زماں قطب اقطاب عالم کہ چوں اوندانم کہ بگزشت یک تن	خواجہ عبداللہ بن خواجہ باقی باللہ	اوّل	۱۲۵
۳	ذبابے را تمنائے شکر شد بدین سوداسوئے ہر بام ودر شد (مثنوی شریف درشان حضرت مجدد الف ثانی)	خواجہ محمد ہاشم کشمی	اوّل	۱۳۵
۴	سراپا نسخۂ اخلاقِ فاروق بزہر منقصت تریاق فاروق	خواجہ محمد ہاشم کشمی	اوّل	۱۴۴
۵	نقشبندیہ عجب طائفہ پرکاراند کہ چو پرکار درین دائرہ سر برکاراند (قصیدہ درمدح خواجہای نقشبندیہ)	شیخ محمد شعیب	اوّل	۲۰۱
۶	مرکز نور وتجلّی ہے دیار سرہند واہ کیا شیان ہے کیا عز ووقار سرہند	قاری غلام صابر قدیری سندیلوی	اوّل	۳۸۹
۷	مرکز نور وتجلّی ہے دیار سرہند واہ کیا شان ہے کیا عز ووقار سرہند	ڈاکٹر اقبال سرہندی	اوّل	۳۹۲
۸	کیا نہادِ شکستہ دیں کو آ کے پھر استوار تو نے خزاں رسیدہ چمن کو پھر کر دیا سراپا بہار تو نے	سید فیض الحسن شاہ	دوم	۱۴
۹	اے خاکِ پاک روضہ عبیری وعنبری کہ اہلِ جہاں زبوئے تو مدہوش گشتہ اند	شاہ عبدالغنی محدث دہلوی	دوم	۱۶

marfat.com

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۱۰	حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر وہ خاک کہ زیر فلک مطلع انوار	ڈاکٹر محمد اقبال	دوم	۱۸
۱۱	خلاق دو عالم ہے نگہ دار مجددؒ ہیں سرور کونین بھی دلدار مجددؒ	قمر یزدانی	سوم	۱۳
۱۲	پلا دے ساقیا ساغر مجدد الف ثانی کا کہ ہوں مشتاق میں یکسر مجدد الف ثانی کا	خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی	سوم	۱۴
۱۳	خود آشنا بھی رہا اور خدا آگاہ بھی تھا وہ ایک مرد قلندر جو بادشاہ بھی تھا	کلیم عثمانی	سوم	۱۵
۱۴	تم سا ہے مجدد کون ولی سلطان عالم سرہندی ہے شان تمہاری البیلی سلطان عالم سرہندی	اعزاز الدین احمد صدیقی	سوم	۱۶
۱۵	صاحب تجدید دینِ احمد مختار ہے اس لیے تو شیخ سرہند سے ہم کو پیار ہے	عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری	سوم	۱۷
۱۶	مجدد نامہ (منظوم سوانح)	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	سوم	۳۵
۱۷	ای شہنشاہ ھدیٰ محبوب درگاہ احد مادر گیتی نزادہ مثل تو نیکو ولد	خواجہ نظام الدین سرہندی	چہارم	۱۷
۱۸	بگو داستان ز احمد نقشبند کہ داری دل از داغ مہرش سپند	خواجہ عبدالاحد وحدت	چہارم	۲۱
۱۹	دکھا دے اے خدا روضہ مجدد الف ثانی کا کہ ہوں مدت سے میں شیدا مجدد الف ثانی کا	خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی	چہارم	۲۲
۲۰	اے عالم اسلام کی شخصیت خوددار اللہ نے بخشی ہے تجھے دولت کردار	قمر یزدانی	چہارم	۲۴

marfat.com

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۲	آفتابِ شرف (قصیدہ)	محمد ابوالشرف مجددی معصومی	چہارم	۳۴
۲۲	محی دین شیخ احمد بے گماں طبق حال عہد خود کردہ بیاں	چوہدری غلام صمدانی	چہارم	۳۰
۲۳	چوں دگر فرسود رنگ اسلام را داد شرکت با خدا اصنام را (مثنوی صمدانی)	چوہدری غلام صمدانی	چہارم	۳۲
۲۴	اشک ریزاں بنشستم سر ہر وہ گزرے ہر کہ از ہر طرف آید ز تو پُرسم خبرے (اشک باری و دل فگاری)	خواجہ محمد ہاشم کشمی	چہارم	۳۵۲
۲۵	سرہند کی وہ پاک زمیں خطہ جنت آرام جہاں کرتا ہے اک محرم اسرار	تاج الدین تاج	پنجم	۱۴
۲۶	تیرے انوار تاباں یا مجددؒ گلستاں در گلستاں یا مجددؒ (مقام رفیع)	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	پنجم	۱۶
۲۷	یہ کچھ اشعار بے جاں یا مجدد کہاں ہیں تیرے شایاں یا مجدد (خلق کریم)	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	چہارم	۱۸
۲۸	صدر بزم عارفاں ہیں تاجدار سرہند رہنمائے سالکاں ہیں تاجدار سرہند	ابوالارشد محمد حفیظ نقشبندی	پنجم	۳۶۹
۲۹	سرمہ ہے مری آنکھ کا یہ خاک گہر بار خوابیدہ ہے اس خاک میں وہ بندہ بیدار	سید انیس احمد نقشبندی	ششم	۱۵

marfat.com

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۳۰	رُخ توحید کے زیور مجدد الف ثانی ہیں نوید ظلِ پیغمبر مجدد الف ثانی ہیں	بشیر حسین ناظم	ششم	۱۸
۳۱	عظیم المرتبت ذی شاں مجدد الف ثانی ہیں ظہور جلوۂ یزداں مجدد الف ثانی ہیں	ابوالطاہر فدا حسین فدا	ششم	۱۹
۳۲	دہر را مژدہ کہ وضعے دگرے پیدا شد ز شبِ تیرہ مبارک سحرے پیدا شد (میلاد مجددؒ)		نورؒ علیٰ نور	۲۴
۳۳	سپیدۂ دم کہ ازیں خاکدانِ ظلمانی علم کشید سر عرش روح سیلانی (کدام شاہ مجدد)	محمد سلیم جان سلیم مجددی	ہشتم	۱۶
۳۴	تعالیٰ اللہ کسے یارا ہے آں حضرت کی مدحت کا ہے نام پاک شیخ احمد گل باغ ولایت کا (قصیدہ در شانِ مجدد الف ثانی)	عابد حسین عابد سہسوانی	نورؒ علیٰ نور	۲۷
۳۵	اے مجدد! لاج رکھ لی تھی ہماری آپ نے کر کے تجدید وفا کی تاجداری آپ نے	خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی	ہفتم	۱۵
۳۶	چراغِ نقشبنداں خواجہ معصوم ملاذ مستمنداں خواجہ معصوم (قصیدہ در مدح حضرت خواجہ معصوم)	ڈاکٹر اقبال سرہندی	ہفتم	۱۶
۳۷	سرور افزا فضا سرہند کی معلوم ہوتی ہے یہاں کی زندگی میں زندگی معلوم ہوتی ہے (دربار عالیہ مجددیہ سرہند شریف)	مولانا محمد حسن نوحانی زکوڑی حمید صدیقی لکھنوی	ہفتم ہفتم	۱۷ ۱۹

marfat.com

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۳۸	جو آنکھیں ہیں تو پڑھ شیخ مجدد کی وہ تحریریں نہاں ہیں جن کے ہر نقطے میں دین و دل کی تفسیریں (شانِ مجددؒ)	فیض لدھیانوی	ہفتم	۲۱
۳۹	امام زماں قطب اقطابِ عالم کہ چوں او ندانم کہ بگزشت یک تن	خواجہ عبداللہ ابن خواجہ باقی باللہ	ہشتم	۱۳
۴۰	فخر الکرام وقدوۃ السلفا مہم زین الخلیقۃ مقتدیٰ دین الہدیٰ	محمد جان العمری البحری آبادی	ہشتم	۱۴
۴	مکاتیب آن شاہ عالی نسب کہ در الف ثانی ست امام ہمام (قطعات تاریخ طبع مکتوبات امام ربانی) امرتسر ایڈیشن ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء	محمد عبداللہ نقشبندی مجددی	ہشتم	۱۷۷
۴۲	یا الٰہی! اپنی ذات کبریا کے واسطے رحم کر مجھ پر محمد مصطفیٰ کے واسطے (حضرت مجدد کا شجرۂ طریقت قادریہ صابریہ)	مرزا غلام جیلانی پشاوری متخلص بہ صحیح سالم	ہشتم	۳۶۱
۴۳	مرے دل میں محبت ہے مجدد الف ثانی کی مرا توشہ عقیدت ہے مجدد الف ثانی کی	علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری	نہم	۱۵
۴۴	شمع رہ عرفاں ہیں مجدد الف ثانی ایماں کے نگہباں ہیں مجدد الف ثانی	پروفیسر عبدالحفیظ کاردار قادری نوری	نہم	۱۷
۴۵	سپیدہ دم کہ ازیں خاکدان ظلمانی علم کشید سر عرش روح سیلانی	عابد حسین عابد سہسوانی	دہم	۱۹
۴۶	اے عالم اسلام کی شخصیت خوددار اللہ نے بخشی تھی تجھے دولت کردار	قمر یزدانی	دہم	۲۲

marfat.com

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۴۷	اے شہنشاہ مجدد، کاشف اسرار ذات تیرے در کا راستہ ہے بالیقیں راہ نجات	پروفیسر محمد حسین آسی	دہم	۲۳
۴۸	نوائے صبح سعادت پہ بے شمار سلام نسیم باغ ہدایت پہ بے شمار سلام	خالد محمود خالد نقشبندی	دہم	۲۶
۴۹	عصر نو میں دین حق کا ترجماں جاتا رہا مسلک حب نبی کا پاسباں جاتا رہا	ڈاکٹر محمد ظفر اقبال نوری	دہم	۵۱۳
۵۰	سپیدہ دم کہ ازیں خاکدان ظلمانی علم کشید سر عرش روح سیلانی	عابد حسین عابد سہسوانی	دہم	۱۹
۵۱	اے عالم اسلام کی شخصیت خوددار	قمر یزدانی	دہم	۲۲
۵۲	اے شہنشاہ مجدد، کاشف اسرار ذات تیرے در کا راستہ ہے بالیقیں راہِ نجات	پروفیسر محمد حسین آسی	دہم	۲۳
۵۳	نوائے صبح سعادت پہ بے شمار سلام نسیم باغ ہدایت پہ بے شمار سلام	خالد محمود خالد نقشبندی	دہم	۲۶
۵۴	کتابوں میں لکھا ہے آپ نے بھی پڑھا ہوگا مجدد الف ثانی کے بارے میں سنا ہوگا	سید یونس جمشید پوری	یازدہم	۲۰
۵۵	اس کا جاہ و مرتبہ اس کا حشم انقلاب وقت سے ہوگا نہ کم	طارق سلطانپوری	یازدہم	۲۲
۵۶	ولایت کے وہ میر کارواں ہیں مجدد قصر حق کے پاسباں ہیں	محمد حفیظ نقشبندی	یازدہم	۲۴
۵۷	صاحب تجدید دین احمد مختار آپ ماحی دین الٰہی، ناہی اشرار آپ	سید شبیر حسین شاہ زاہد	یازدہم	۲۵

marfat.com

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۵۸	دل وجاں میں جلوہ نما شیخ مجدد ہیں بحمداللہ! میرا آسرا شیخ مجدد ہیں	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۴۴
۵۹	رہے زباں پہ شان امام ربانی سنا اے کلک بیانِ امام ربانی	پروفیسر محمد حسین آسی	یازدہم	۷۷۵
۶۰	عجب رنگ پر ہے جہان مجدد فروغ قمر ہے جہان مجدد	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۷۷۸
۶۱	اُٹھایا جس نے دین حق کا پرچم بنا جو غازیانِ ہند کا ضیغم	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	یازدہم	۸۶۲
۶۲	اے خاک پاک روضہ عبیری وعنبری کہ اہل جہان زبوئے تو مدہوش گشتہ ارز	شاہ عبدالغنی مہاجر مکی	یازدہم	۹۰۲
۶۳	آج تک ہے گونج کس کے نعرۂ تکبیر کی	پروفیسر محمد حسین آسی	یازدہم	۹۲۴

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۵

مناجات

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۵ ـــــ مناجات

شمار	مطلع	شاعر	جلد	صفحہ
۱	جفا ہر سو ہے رقصاں یا مجدد یہ اُمت ہے پریشان یا مجدد	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	پنجم	۲۰
۲	حضرت احمد مجدد المدد الف ثانی راضیای اوّل	نواب معشوق یار جنگ بہادر (مقامات محمود، ص ۳۸۵)	پنجم	۳۴۰
۳	لا پھر ایک بار وہی بادہ و جام اے ساقی ہاتھ آجائے مجھے میرا مقام اے ساقی	ڈاکٹر محمد اقبال	پنجم	۵۰۷
۴	میں ہوں اور موج بلا خیز ہے شیاًللّٰہ شاہ سرہند، ہوا تیز ہے شیاًللّٰہ	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	ششم	۱۷
۵	یا مجدد الف ثانی اے شہہ عالی جناب مقتدائے شرق و غرب و ملجائے شیخ و شباب	عبداللہ جان عرف شاہ آغا سوم	ششم	۴۰۸
۶	خداوندا بحق اسم اعظم بنور سید اولاد آدم	مولانا خالد کردی شامی نقشبندی	ششم	۸۵۸
۷	المدد چشم و چراغ قادری می سزد در خواجگانت خواجگی (ہشت لوائے غوث اعظم علیہ الرحمۃ)	نواب معشوق یار جنگ بہادر (مقامات محمود)	ہشتم	۳۷۰
۸	یا مجدد الف ثانی پیر غمخوارم مدد ای شہنشاہ ھدیٰ محبوب درگاہ احد مادر گیتی نزادہ مثل تو نیکو ولد	خواجہ نظام الدین سرہندی	نہم	۱۳
۹	خداوندا بحسن بے مثالت بمر آتی کہ مے تابد جمالت	مولوی وکیل احمد سکندر پوری	یازدہم	۹۸۵

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۶

تاثرات

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۶ ـــــ تأثرات

شمار	تاثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۱	خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ	''زبدۃ المقامات'' مطبوعہ کانپور	اوّل	۱۲۹
۲	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	مکتوب بنام خواجہ معصوم، دفتر دوم، مکتوب ۶	اول	۱۳۲
۳	حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ	''جواہر مجددیہ'' از خواجہ احمد حسین خان	اول	۱۴۰
۴	حضرت شیخ احمد جام علیہ الرحمۃ	''حضرات القدس'' جلد دوم	اول	۱۴۰
۵	حضرت خلیل اللہ بدخشی علیہ الرحمۃ	''حضرات القدس'' جلد دوم	اول	۱۴۱
۶	شیخ عبداللہ قطب علیہ الرحمۃ	مکتوبات شیخ عبداللہ قطب (قلمی)	اول	۱۴۱
۷	شیخ عبدالقدوس گنگوہی علیہ الرحمۃ	''جواہر مجددیہ''	اول	۱۴۲
۸	شیخ سلیم چشتی علیہ الرحمۃ	''جواہر مجددیہ''	اول	۱۴۲
۹	شیخ نظام نارنول علیہ الرحمۃ	''جواہر مجددیہ''	اول	۱۴۲
۱۰	شیخ عبداللہ سہروردی علیہ الرحمۃ	''جواہر مجددیہ''	اول	۱۴۲
۱۱	ارکان سلطنت اکبری	''جواہر مجددیہ''	اول	۱۴۳
۱۲	شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	''مرج البحرین''	اول	۱۴۵
۱۳	شیخ نورالحق بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی	''تتمہ اخبار الاخیار''	اول	۱۴۶
۱۴	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	''نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات	اول	۱۴۷
۱۵	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	''مکتوبات امام احمد رضا بریلوی''	اول	۱۴۷
۱۶	مفتی ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ	بروایت شیخ محمد عارف ضیاء مدنی	اول	۱۴۸
۱۷	نواب صدیق حسن خان	''تقصار جیود الاحرار من تذکار جنود الابرار	دوم	۲۱
۱۸	ابوالحسن علی ندوی	''تاریخ دعوت وعزیمت'' جلد چہارم	دوم	۲۲

marfat.com

شمار	تاثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۱۹	شیخ محمد اکرام	''رودِ کوثر''	دوم	۲۳
۲۰	رشید احمد گنگوہی	قلمی بیاض علامہ محمد ہاشم جان سرہندی	دوم	۲۴
۲۱	ڈاکٹر محمد اقبال	مکتوب پروفیسر یوسف سلیم چشتی	سوم	۲۱
۲۲	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	''شیخ سرہند''	سوم	۲۲
۲۳	ڈاکٹر حفیظ ملک	مسلم نیشنل ازم ان انڈیا& پاکستان	سوم	۲۲
۲۴	ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی	ہسٹری آف دم فریڈم موومنٹ	سوم	۲۲
۲۵	ڈاکٹر زبید احمد	دی کنٹری بیوشن آف انڈیا ٹو عربیک لٹریچر	سوم	۲۲
۲۶	پروفیسر عزیز احمد	اسٹڈیز ان اسلامک کلچر	چہارم	۲۸
۲۷	پروفیسر سید خورشید حسین بخاری	ماہنامہ نور اسلام ''مجدد الف ثانی نمبر''	چہارم	۲۸
۲۸	پروفیسر محمد عارف اظہر	ماہنامہ نور اسلام ''مجدد الف ثانی نمبر''	چہارم	۲۸
۲۹	پروفیسر محمد اسلم	دین الٰہی اور اس کا پس منظر	چہارم	۲۹
۳۰	پروفیسر محمد رضا خان	تاریخ مسلمانانِ عالم	چہارم	۲۹
۳۱	ابوالکلام آزاد	عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی	پنجم	۲۶
۳۲	ابوالاعلیٰ مودودی	مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی	پنجم	۲۶
۳۳	مولانا محمد سعید احمد مجددی	''البیان''	پنجم	۲۷
۳۴	شاہ حسین گردیزی	ماہنامہ نور اسلام ''مجدد الف ثانی نمبر''	پنجم	۲۷
۳۵	مولوی داؤد غزنوی	حیات اعلیٰ حضرت	پنجم	۲۸
۳۶	عبداللہ روپڑی	حیات اعلیٰ حضرت	پنجم	۲۸
۳۷	عبدالمجید سالک	مسلم ثقافت ہندوستان میں	ششم	۲۴
۳۸	جمیل اطہر سرہندی	شیخ سرہند	ششم	۲۴
۳۹	اکبر شاہ خان نجیب آبادی	''قول حق''	ششم	۲۵

marfat.com

شمار	تاثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۴۰	سید انور علی ایڈووکیٹ	شیخ سرہند	ششم	۲۵
۴۱	سید انور علی ایڈووکیٹ	رئیل اچیومنٹ آف ہیومن لائف	ششم	۲۶
۴۲	انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا	سید قاسم محمود	ششم	۲۶
۴۳	شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا		ششم	۲۶
۴۴	اردو دائرہ معارف اسلامیہ	انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، جلد دوم	ششم	۲۶
۴۵	ڈاکٹر محمود الحسن عارف		ششم	۲۹۲
۴۶	جسٹس پیر محمد کرم شاہ ازہری		ہفتم	۲۷
۴۷	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور	ہفتم	۲۸
۴۸	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد		ہفتم	۲۸
۴۹	پیر سید عاشق حسین مجددی سرہندی		ہفتم	۲۸
۵۰	محمد خالد مجددی		ہفتم	۲۸
۵۱	منیر حسین مسعودی	برمنگھم (یو۔کے)	ہفتم	۲۸
۵۲	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور	نہم	۲۳
۵۳	علامہ یٰسین اختر مصباحی	بانی وصدر ''دارالقلم''، ذاکر نگر، دہلی	نہم	۲۳
۵۴	مولانا شیر محمد خان رضوی	دارالعلوم اسحاقیہ، جودھ پور راجستھان	نہم	۲۴
۵۵	حاجی معراج الدین مسعودی	صدر ادارۂ مسعودیہ، کراچی	نہم	۲۵
۵۶	حضرت ابوحفص عمر المجددی	سجادہ نشین خانقاہ شاہ ابوالخیر، کوئٹہ	ہشتم	۲۳
۵۷	علامہ محمد علیم الدین نقشبندی	شیخ الحدیث دارالعلوم سلطانیہ، جہلم	ہشتم	۲۵
۵۸	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق ابڑو	پرنسپل پبلک اسکول، حیدرآباد سندھ	ہشتم	۲۵
۵۹	سید ذوالفقار شاہ مسعودی	ٹورنٹو، کینیڈا	ہشتم	۲۶
۶۰	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	شاہی امام وخطیب مسجد جامع فتحپوری، دہلی	دہم	۳۵

marfat.com

شمار	تاثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۶۱	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور	دہم	۳۶
۶۲	مفتی محمد جان نعیمی	مہتمم دار العلوم مجددیہ نعیمیہ، ملیر کراچی	دہم	۳۷
۶۳	پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق نقشبندی	استاد گورنمنٹ ایم۔اے۔او، کالج لاہور	دہم	۳۸
۶۴	ڈاکٹر سید محمد عارف	اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور	یازدہم	۳۷
۶۵	ڈاکٹر سید امین میاں برکاتی	علی گڑھ مسلم یونیوسٹی	یازدہم	
۶۶	عبدالحیٔ لکھنوی		یازدہم	۳۷
۶۷	محمد عظیم نقشبندی		یازدہم	۳۷
۶۸	پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بیولر		یازدہم	۶۱۶

marfat.com

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۷

اکابر نقشبندیہ مجددیہ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۷ ——— اکابر نقشبندیہ مجددیہ

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	قافلہ سالار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ			
	خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری	اوّل	۲۰۴
۲	حضرت خواجہ نقشبند اور طریقت نقشبندیہ	پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد	اول	۲۲۳
۳	خواجگان نقشبندیہ اور تبلیغ اسلام	پروفیسر عبدالحکیم مراد		
		مترجم: ڈاکٹر علی سرفراز مسعودی	اوّل	۲۵۸
۴	خواجہ محمد عبدالباقی کابلی	مولانا محمد صادق کابلی		
	(حیات، مناقب وکرامات)	مترجم: مولانا سید محمد دہلوی	اوّل	۲۶۹
۵	حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	اوّل	۲۹۳
۶	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ			
	(مختصر حالات زندگی)	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	اوّل	۳۱۶
۷	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ			
	(ایک تعارف)	محمد عبدالمجید یزدانی	اوّل	۳۶۵
۸	حضرت مجدد کے سلسلہ عالیہ کے	خواجہ بدرالدین سرہندی		
	حضرات قدسیہ	مترجم: اعزازالدین احمد	چہارم	۳۵۴
۹	مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	مولانا قاضی عالم الدین نقشبندی	چہارم	۳۶۷
۱۰	خواجہ محمد معصوم،			
	مقاماتِ آدمیہ کی روشنی میں	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	چہارم	۳۸۷
۱۱	تذکرہ خلفائے مجدد الف ثانی	مولانا نسیم احمد فریدی فاروقی	چہارم	۴۷۱

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۸

حضرت مجدد الف ثانی — حالات وخدمات

(جلد ۱ تا ۱۱)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۸ ـــــ حضرت مجدد الف ثانی ـــ حالات وخدمات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	امام ربانی مجدد الف ثانی کے حالات زندگی	ڈاکٹر سراج احمد خاں	اول	۴۰۵
۲	حضرت مجدد الف ثانی، لباس اور حلیہ شریف	محمد احسان مجددی سرہندی	اول	۴۴۱
۳	خانقاہ مجددی کا علمی ماحول	مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی	اول	۴۴۲
۴	ماہ وسال (سیرت مجدد الف ثانی)	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	دوم	۲۷
۵	حضرت مجدد الف ثانی کے معمولات	سید زوّار حسین شاہ	دوم	۴۰۷
۶	معمولات حضرت امام ربانی	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد	دوم	۴۲۵
۷	امام ربانی کا لقب ''مجدد الف ثانی''	علامہ محمد فیض احمد اویسی	دوم	۶۱۷
۸	''مجدد الف ثانی'' ایک تحقیقی جائزہ	ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر	دوم	۶۳۳
۹	شیخ احمد سرہندی	ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ وسید نذیر نیازی	سوم	۲۵
۱۰	کرامات امام ربانی مجدد الف ثانی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	سوم	۵۷۲
۱۱	امام ربانی مجدد الف ثانی	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	چہارم	۵۰
۱۲	حضرت مجدد الف ثانی	کوثر نیازی	چہارم	۵۸
۱۳	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	نواب محمد صدیق حسن خاں بھوپالی	چہارم	۶۳
۱۴	حضرت مجدد الف ثانی کا سفر آخرت	خواجہ بدرالدین سرہندی مترجم: اعزاز الدین احمد	چہارم	۳۳۹
۱۵	اشک باری ودل فگاری	خواجہ محمد ہاشم کشمی	چہارم	۳۵۲
۱۶	تاریخ ہائے وصال حضرت مجدد	خواجہ محمد ہاشم کشمی	چہارم	۳۵۳
۱۷	تعارف امام ربانی مجدد الف ثانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	پنجم	۳۱
۱۸	حضرت مجدد الف ثانی	شیخ نورالحق بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی	ششم	۲۹

marfat.com

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۹	امام ربانی مجدد الف ثانی	محمد صادق قصوری	ہشتم	۲۹
۲۰	امام ربانی کا سلسلہ نسب	سید زوار حسین شاہ	ہشتم	۳۵۷
۲۱	شیخ احمد سرہندی (سوانحی خاکہ)	ڈاکٹر ظفر الاسلام	نہم	۲۹
۲۲	احمد سرہندی مجدد الف ثانی	دکتور جمال الدین الشیال		
		اردو ترجمہ: ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	نہم	۵۱
۲۳	حضرت مجدد لاہور میں	پروفیسر محمد اقبال مجددی	نہم	۶۵
۲۴	لاہور سے امام ربانی کی نسبت	ابوالسرور محمد مسرور احمد	نہم	۷۳
۲۵	شیخ احمد سرہندی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	دہم	۴۱
۲۶	مفکر اسلام شیخ احمد سرہندی	پروفیسر محمد وکیل احمد	دہم	۴۹
۲۷	شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی	ڈاکٹر ابوالاعجاز رستم	دہم	۹۱
۲۸	خواجہ محمد معصوم حرمین شریفین میں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	دہم	۱۷۱
۲۹	شاہجہان و اورنگزیب کے مرشد کریم	ڈاکٹر محمد ادریس	دہم	۱۸۱
۳۰	تجلیات امام ربانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یازدہم	۴۵
۳۱	امام ربانی مجدد الف ثانی	ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی	یازدہم	۶۵
۳۲	شیخ احمد سرہندی	پروفیسر ڈاکٹر محمد اطہر عباس رضوی		
		مترجم: ڈاکٹر صفی الدین مسعودی	یازدہم	۹۹
۳۳	ایک مرد آگاہ	ڈاکٹر عبدالوارث خاں	یازدہم	۱۰۹

marfat.com

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۹

حضرت مجدد الف ثانی
امتیازات وتفردات

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۹ــــ حضرت مجدد الف ثانی ــــ امتیازات وتفردات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت مجدد الف ثانی،			
	حضرت خواجہ باقی باللہ کی نظر میں	پروفیسر ڈاکٹر غلام سرور	اول	۳۶۵
۲	مقام حضرت مجدد الف ثانی،			
	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کی نظر میں	پروفیسر سید محمد کبیر مظہر	اول	۳۷۷
۳	امام ربانی کا منصب قیومیت	پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی	اول	۶۷۲
۴	امام ربانی مجدد الف ثانی کی شانِ قیومیت	علامہ محمد فیض احمد اویسی	اول	۶۹۰
۵	امتیازات امام ربانی مجدد الف ثانی	علامہ محمد ذاکر اللہ نقشبندی	اول	۴۳۵
۶	مقاماتِ مجدد	مولانا محمد عبدالاحد	سوم	۱۱۱
۷	مقام مجدد الف ثانی	ڈاکٹر محمد اختر چیمہ	سوم	۱۲۱
۸	حضرت مجدد الف ثانی کا مقام تجدید	علامہ محمد جلال الدین قادری	سوم	۱۴۴
۹	حضرت مجدد الف ثانی کے			
	مقاماتِ روحانی کی چند جھلکیاں	ڈاکٹر الف۔د۔نسیم	سوم	۱۵۳
۱۰	حضرت مجدد دانشوروں کی نظر میں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	چہارم	۳۲۰
۱۱	شیخ احمد سرہندی اور مستشرقین	ڈاکٹر محمد سلطان شاہ	ہشتم	۳۹۳
۱۲	مجدد الف ثانی کی علم پروری اور علماء نوازی	صاحبزادہ بدرالاسلام صدیقی	نہم	۱۹۳
۱۳	امام احمد رضا پر حضرت مجدد کے اثرات	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	نہم	۲۰۷
۱۴	حضرت مجدد الف ثانی اور ان کے ناقدین	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	نہم	۲۳۳
۱۵	خاندانِ مجددیہ سے قائداعظم			
	کے اجداد کی عقیدت	سید صابر حسین شاہ بخاری	نہم	۵۷۴
۱۶	مقام مجدد الف ثانی	ابوالسرور محمد مسرور احمد	دہم	۱۰۵

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۱۰

حضرت مجدد الف ثانی اور علم تفسیر

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۰ — حضرت مجدد الف ثانی اور علم تفسیر

شمار	عنوان	تحریر	جلد	صفحہ
۱	تفسیر مظہری میں معارف واذکار امام ربانی	علامہ مفتی محمد جان نعیمی	ہفتم	۲۵۱
۲	افکار مجدد الف ثانی اور تفسیر روح المعانی	پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی	ہفتم	۲۰۷

خطوطہ ۱۲۵۰ھ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۱۱

حضرت مجدد الف ثانی اور فقہ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۱ —— حضرت مجدد الف ثانی اور فقہ

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت مجدد کی فقہی خدمات	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	اول	۱۸۳
۲	امام ربانی مجدد الف ثانی کا تصور بدعت	پروفیسر حافظ سید مقصود علی	اول	۳۵۷
۳	امام ربانی کا نظریہ قیومیت اور لفظ "قیوم" پر امام احمد رضا کے فتوے کی فقیہانہ تحقیق	مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی	اول	۶۵۱
۴	سنت حضرت مجدد کی نظر میں	پیر عبداللطیف نقشبندی	دوم	۳۲۵
۵	بدعت کیا ہے؟	پیر عبداللطیف نقشبندی	دوم	۳۲۹
۶	امام ربانی مجدد الف ثانی کا تصور بدعت	پروفیسر حافظ سید مقصود علی	دوم	۳۵۷
۷	نبوت و رسالت کا اثبات	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	سوم	۱۹۹
۸	نماز کا جائزہ (مکتوبات و معمولاتِ امام ربانی کی روشنی میں)	مولانا بدرالاسلام صدیقی	سوم	۴۳۰
۹	حضرت مجدد الف ثانی کا طریقہ نماز	مولانا بدرالاسلام صدیقی	سوم	۴۴۶
۱۰	حضرت مجدد بحیثیت فقیہ اسلام	علامہ محمد صدیق ہزاروی	ہشتم	۱۳۹

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۱۲

تخریج احادیث از مکتوبات

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۲ —— تخریج احادیث از مکتوبات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	تخریج احادیث (مکتوبات مجدد الف ثانی، جلد سوم)	پروفیسر ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	دوم	۳۲
۲	تخریج احادیث در مکتوبات (فارسی)	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	ہفتم	۲۹۷
۳	تخریج احادیث مکتوبات امام ربانی	ابوکلیم محمد صدیق فانی	ہفتم	۳۳۹

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۱۳

حضرت مجدد الف ثانی
اور عقائد و نظریات

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۳ــــ حضرت مجدد الف ثانی اور عقائد و نظریات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت مجدد الف ثانی اور مسلک اہل سنت	علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی	اول	۳۷۵
۲	شیخ احمد سرہندی کی اصلاحی و تجدیدی تحریک	ڈاکٹر اے۔ ایف۔ ایم ابوبکر صدیق		
	کا مرکز و محور نبوت محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایقان و ایمان	مترجم: ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی	سوم	۲۳۷
۳	عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر سید شبیر حسین زاہد	سوم	۲۴۰
۴	وسیلہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم	پروفیسر عبدالباری فرنگی محلی	سوم	۳۰۴
۵	ردِّ روافض	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	سوم	۳۰۹
۶	حضرت مجدد الف ثانی اور تقلید ائمہ مجتہدین	علامہ محمد جلال الدین قادری	سوم	۳۲۹
۷	امام ربانی اور رفع سبابہ	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	سوم	۳۳۹
۸	مکتوبات امام ربانی در طریق ایصال ثواب و وسیلہ	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	سوم	۳۵۵
۹	بعض عقائد و معمولاتِ اہل سنت			
	(مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں)	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	سوم	۳۵۷
۱۰	عقائد و تعلیمات حضرت مجدد الف ثانی	قاضی غلام محمود ہزاروی	سوم	۴۰۰
۱۱	مسلک مجدد الف ثانی	صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری	سوم	۴۱۲
۱۲	حضرت مجدد الف ثانی کے تعلیمی افکار	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	سوم	۵۰۷
۱۳	مسئلہ اشارۂ سبابہ	مولوی سید احمد علی نقشبندی	ہشتم	۱۴۷
۱۴	طالبانِ علم کے لیے مینارۂ نور	صاحبزادہ محمد بدرالاسلام صدیقی	ہشتم	۴۴۹
۱۵	احمد بن عبدالاحد کے نزدیک عقائد اہل سنت	دکتور محمود احمد غازی		
		مترجم: پروفیسر عبدالرسول	ہشتم	۳۳۱
۱۶	مجدد الف ثانی کا پیغام	مفتی علی احمد سندیلوی	ہشتم	۴۷۷
۱۷	فکر مجدد الف ثانی میں خلفاء راشدین کا مقام و مرتبہ	محمد یاسین مظہر صدیقی	نہم	۸۱

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۱۴

حضرت مجدد الف ثانی اور تصوف

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۴ ـــــ حضرت مجدد الف ثانی اور تصوّف

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	تصوف اور اس کی بنیاد	صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی	اول	۱۵۱
۲	روحِ اسلام	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	اول	۱۶۷
۳	مکتوبات شریف حضرت خواجہ محمد باقی باللہ بنام حضرت مجدد الف ثانی	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ	اول	۳۵۳
۴	امام ربانی اور علم لدنی	شیخ الحدیث ابن الصدیق محمد ہادی بخش	اول	۴۳۱
۵	امام ربانی اور علم النفسیات	ڈاکٹر محمد اقبال مرتبہ: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	اول	۵۵۳
۶	امام ربانی اور علم الکائنات	میاں فضل احمد حبیبی	اول	۵۵۸
۷	دعوت الی اللہ میں مجدد الف ثانی کا کارنامہ	ڈاکٹر خالد علوی	دوم	۲۹۵
۸	ذکر الٰہی کی اہمیت (حضرت مجدد کے مکتوبات کی روشنی میں)	مولانا نور الحسن تنویر چشتی	دوم	۳۹۳
۹	جذب وسلوک	شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی	دوم	۴۵۲
۱۰	امام ربانی کی تعلیماتِ تصوف	صاحبزادہ ڈاکٹر ساجد الرحمٰن	دوم	۵۰۰
۱۱	عہد اکبری کے صوفیہ کی اصلاح میں مکتوباتِ امام ربانی کا کردار	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۵۱۰
۱۲	حضرت مجدد الف ثانی، تزکیہ نفس اور اخلاص	پروفیسر عبد الباری فرنگی محلی	دوم	۵۱۹
۱۳	صحو وسُکر مکتوبات امام ربانی کے آئینے میں	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	دوم	۵۳۵
۱۴	امام ربانی، عرفان کے مجتہد اعظم	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	دوم	۷۱۵
۱۵	حضرت مجدد الف ثانی اور وحدۃ الشہود	ڈاکٹر سراج احمد خاں	دوم	۷۴۰

marfat.com

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۶	ابن عربی اور امام ربانی کے بعض نظریات (ایک تقابلی جائزہ)	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	دوم	۷۵۳
۱۷	وحدۃ الوجود	علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی	دوم	۷۵۸
۱۸	نبوت ورسالت کا اثبات	حضرت مجدد الف ثانی	سوم	۱۹۹
۱۹	حضرت مجدد کا انداز تعلیم وتبلیغ اور اُس کے اثرات ونتائج	پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی	سوم	۴۵۳
۲۰	چالیس ارشادات امام ربانی	علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری	سوم	۵۱۳
۲۱	حضرت مجدد کے اوراد	مولانا بدرالاسلام صدیقی	سوم	۵۲۳
۲۲	راہِ ہدایت	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	سوم	۵۳۸
۲۳	ملفوظات حضرت مجدد الف ثانی	مولانا جاوید اقبال مظہری	سوم	۵۴۶
۲۴	مقدمہ شرح مکتوباتِ امام ربانی	مولوی نصر اللہ ہوتکی	پنجم	۱۸۷
۲۵	فلسفۂ اقبال پر حضرت مجدد کے اثرات	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	پنجم	۴۱۹
۲۶	تاریخ مکتوبات امام ربانی	ابوالسرور محمد مسرور احمد	ہشتم	۱۷۹
۲۷	جواہر مکتوباتِ مقدسہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ہشتم	۱۹۷
۲۸	نرمی وآسانی (مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں)	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ہشتم	۲۸۵
۲۹	مسلک اہل سنت اور مکتوبات امام ربانی	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	ہشتم	۳۰۹
۳۰	نقشبندیہ سلسلہ تصوف	محمد حنیف رامے	دہم	۱۹۳
۳۱	مرزا مظہر جانِ جاناں اور تصوف، ادیان ومذاہب کے درمیان وسیلہ	ڈاکٹر محمد تعظیم	دہم	۲۳۷
۳۲	ارشادات سید امام علی شاہ مکان شریفی	سید شعیب افتخار مسعودی	دہم	۲۲۹

marfat.com

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۳۳	ملفوظاتِ مرزا مظہر جانِ جاناں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دہم	۲۵۱
۳۴	شجرہ مصافحہ		یازدہم	۱۳۲
۳۵	حقیقت محمدیہ، حقیقت احمدیہ اور حقیقت کعبہ، مکتوبات کی روشنی میں	صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر	یازدہم	۱۳۳

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۱۵

حضرت غوث الاعظم، امام اعظم اور مجدد الف ثانی

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۵.....حضرت غوث الاعظم، امام اعظم اور مجدد الف ثانی

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت غوث اعظم، حضرت مجدد کی نظر میں	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	پنجم	۵۴۶
۲	حضرت غوث اعظم اور حضرت مجدد الف ثانی	مرزا مظہر جانِ جاناں	پنجم	۵۵۰
۳	حضرت غوث اعظم، شاہِ نقشبند اور حضرت مجدد	صوفی محمد صدیق ضیاء انجینئر	پنجم	۵۵۶
۴	حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت غوث الاعظم	مولانا محمد اقبال سعیدی	پنجم	۵۶۷
●	حضرت امام اعظم اور حضرت مجدد الف ثانی			

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	امام اعظم حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	پنجم	۵۲۱

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۱۶

حضرت مجدد الف ثانی اور تاریخ وسیاست

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۰ــــ حضرت مجدد الف ثانی اور تاریخ و سیاست

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	مرکز نور و تجلی ہے دیار سرہند	قاری غلام صابر قدیری سندیلوی	اول	۳۸۹
۲	شان سرہند بزبان مجدد سرہند	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	اول	۳۹۱
۳	دیار سرہند	ڈاکٹر اقبال سرہندی	اول	۳۹۲
۴	اللہ والوں کی سرزمین	جمیل اطہر سرہندی	اول	۳۹۳
۵	سرہند شریف ایک نظر میں	صاحبزادہ سید محمد عاشق حسین مجددی	اول	۴۰۳
۶	حضرت مجدد الف ثانی کی ملی و دینی خدمات	پروفیسر محمد عارف اظہر	سوم	۱۷۶
۷	حضرت مجدد مطلع تاریخ پر	آباد شاہ پوری	چہارم	۶۵
۸	اکبر و جہانگیر اور مجدد الف ثانی	قاضی ظہور احمد اختر	چہارم	۱۰۱
۹	برصغیر میں حق و باطل کے معرکے	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	چہارم	۱۵۷
۱۰	دو قومی نظریہ اور حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	چہارم	۱۷۲
۱۱	حضرت مجدد الف ثانی اور دو قومی نظریہ	پروفیسر محمد اسلم	چہارم	۱۸۴
۱۲	برصغیر میں دو قومی نظریہ کی بنیاد اور تحریک مجدد الف ثانی	سردار علی احمد خاں قادری	چہارم	۱۹۱
۱۳	خاندان مجدد کا زرّیں کردار	سردار علی احمد خاں قادری	چہارم	۲۸۵
۱۴	شیخ احمد سرہندی، سلسلہ مجددیہ کا نقطہ آغاز اور سلطنت مغلیہ پر اس کے اثرات	پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بیولر سالم عبداللہ مترجم: ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی	چہارم	۳۰۶
۱۵	حضرت مجدد اور محمد علی جناح	مولانا محمد بخش مسلم	چہارم	۳۱۴
۱۶	سرمایہ ملت کا نگہبان	ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	چہارم	۳۱۵

marfat.com

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۷	وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان	پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی	چہارم	۳۷۹
۱۸	مکتوباتِ معصومیہ، شاہ اورنگزیب عالمگیر کے نام — اور مکتوباتِ سیفیہ شاہ اورنگزیب عالمگیر، شہزادہ محمد معظم اور شہزادی روشن آراء کے نام	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	چہارم	۴۰۱
۱۹	حضرت مجدد اور علماء عصر	ڈاکٹر سراج احمد خاں	چہارم	۵۰۹
۲۰	حضرت مجدد کے معاصر علماء و مشائخ سے اختلافات کا تحقیقی جائزہ	ڈاکٹر محمد انصار خاں نقشبندی	چہارم	۵۵۰
۲۱	شاہان کابل وافغانستان سرہند شریف میں	صاحبزادہ سید محمد عاشق حسین شاہ	ششم	۲۲۱
۲۲	حضرت مجدد کا کارنامہ (علماء سوء کے کردار و عمل کے حوالے سے)	صاحبزادہ محمد عبدالسلام	ہشتم	۴۴۹
۲۳	شیخ احمد سرہندی اور اہلِ حکومت میں شریعت کی ترویج	ڈاکٹر ظفر الاسلام	نہم	۹۷
۲۴	شیخ احمد سرہندی، اصلاحی وتجدیدی خدمات کی روشنی میں	محمد شمیم اختر قاسمی	نہم	۱۲۹
۲۵	مجدد الف ثانی کی عربی نگارشات اور کار تجدید میں ان کی اہمیت	جمشید احمد ندوی	نہم	۱۷۵
۲۶	شیخ احمد سرہندی کی تحریک احیاء دین	پروفیسر محمد اقبال مجددی	دہم	۱۱۵
۲۷	مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی ارادت وعقیدت	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	یازدہم	۲۰۱
۲۸	مکتوب خواجہ محمد سعید بنام والی یمن امام اسماعیل	خواجہ محمد سعید	یازدہم	۲۰۵
۲۹	توضیحات	پروفیسر سید کبیر احمد مظہر	یازدہم	۲۳۷

marfat.com

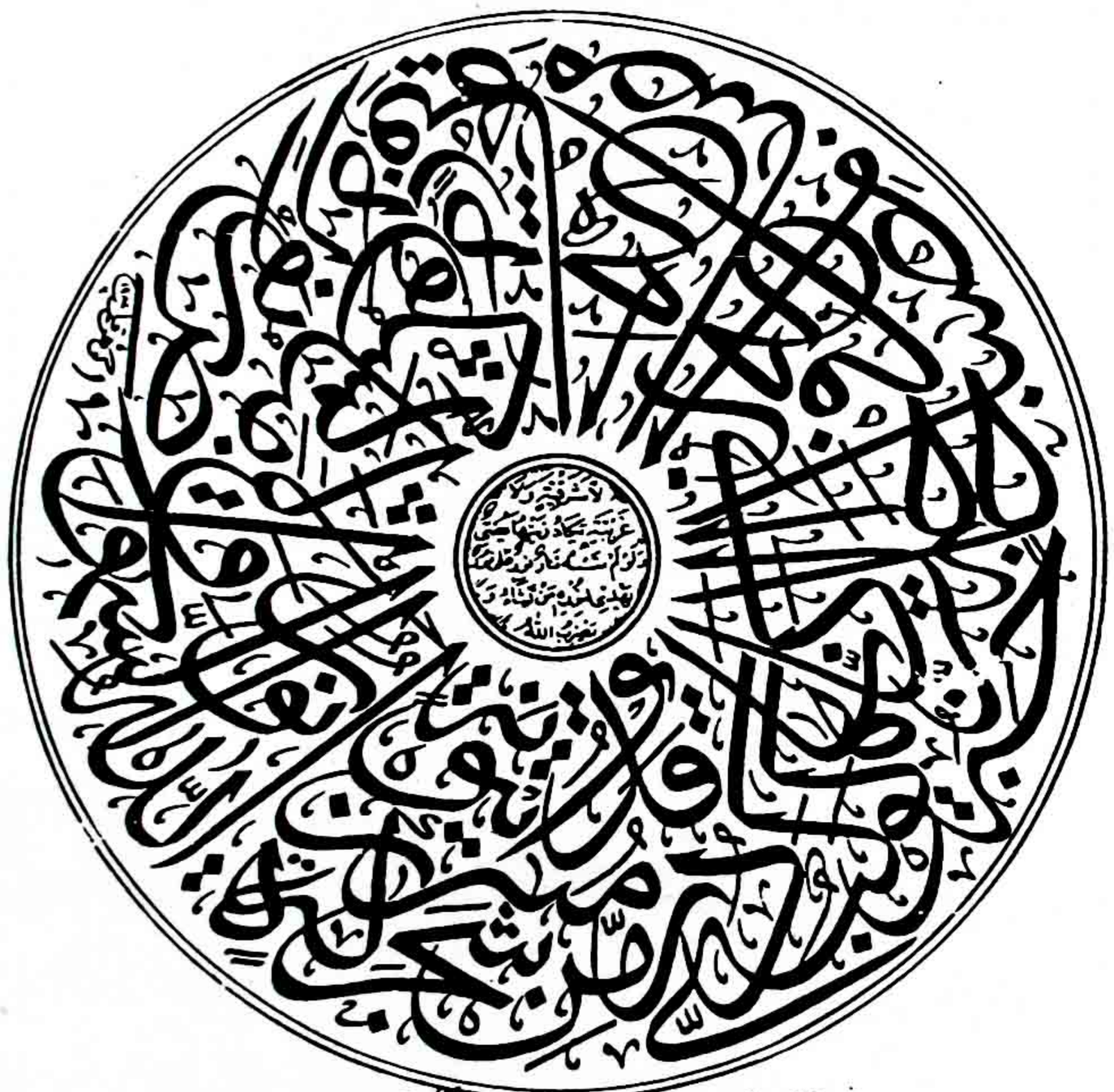

الأمثال للناس والله بكل شئ عليم

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۱۷

مکتوبات شریف

اور عربی زبان وادب

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۷ —— مکتوبات شریف اور عربی زبان وادب

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت شیخ احمد سرہندی کی عربی زبان وادب میں خدمات	ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی	اول	۲۵۸
۲	مکتوبات امام ربانی کا عربی ترجمہ	عبدالحق انصاری	پنجم	۱۴۵
۳	اعلیٰ عربی زبان وادب کی مثال، مکتوبات امام ربانی	اورنگزیب اعظمی	دہم	۱۲۵

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۱۸

مکتوبات شریف

اور فارسی زبان وادب

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۸ —— مکتوبات شریف اور فارسی زبان وادب

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	خاندانِ مجددیہ اور فارسی ادب	ڈاکٹر ادریس احمد	نہم	۴۷۵
۲	مکتوبات خواجہ ہاشم کشمی بنام حضرت مجدد الف ثانی (فارسی، قلمی)	خواجہ محمد ہاشم کشمی	دہم	۱۳۹

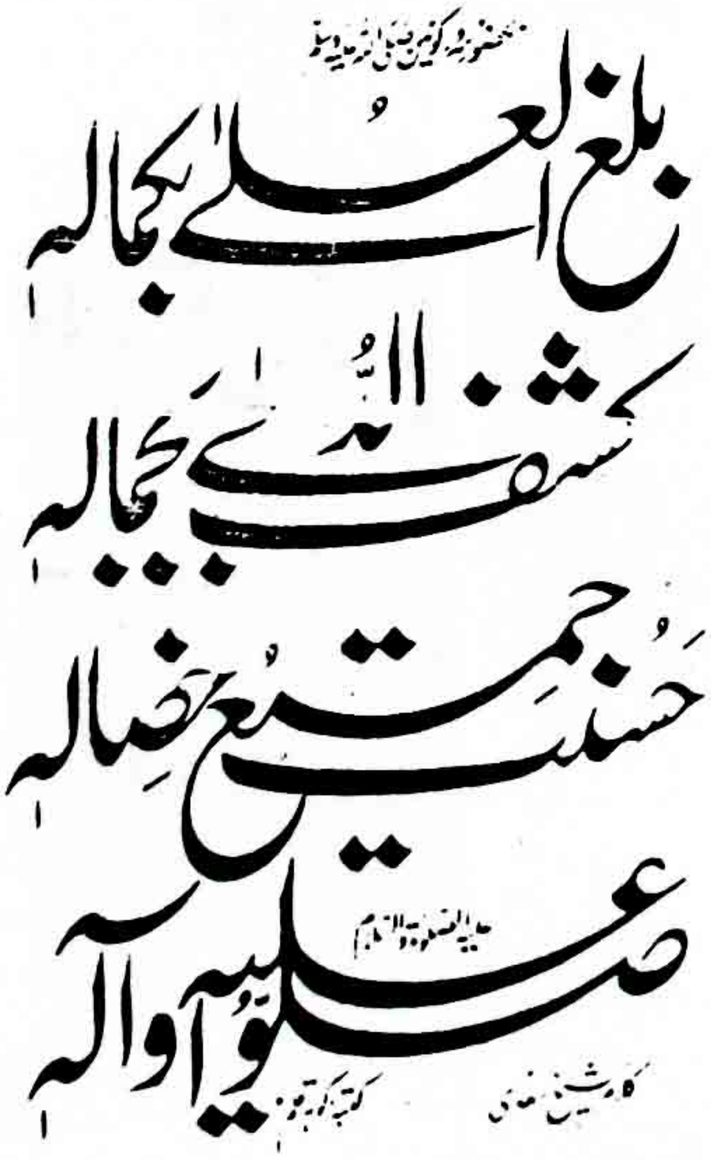

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۱۹

تفہیم مکتوبات شریف

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۹ —— تفہیم مکتوبات شریف

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	مکتوبات امام ربانی — ایک تحقیقی جائزہ	حکیم محمد موسیٰ امرتسری	پنجم	۱۰۳
۲	مکتوبات کی فہم و تفہیم میں حضرات مجددیہ کی کوششیں	پروفیسر محمد اقبال مجددی	پنجم	۱۳۱

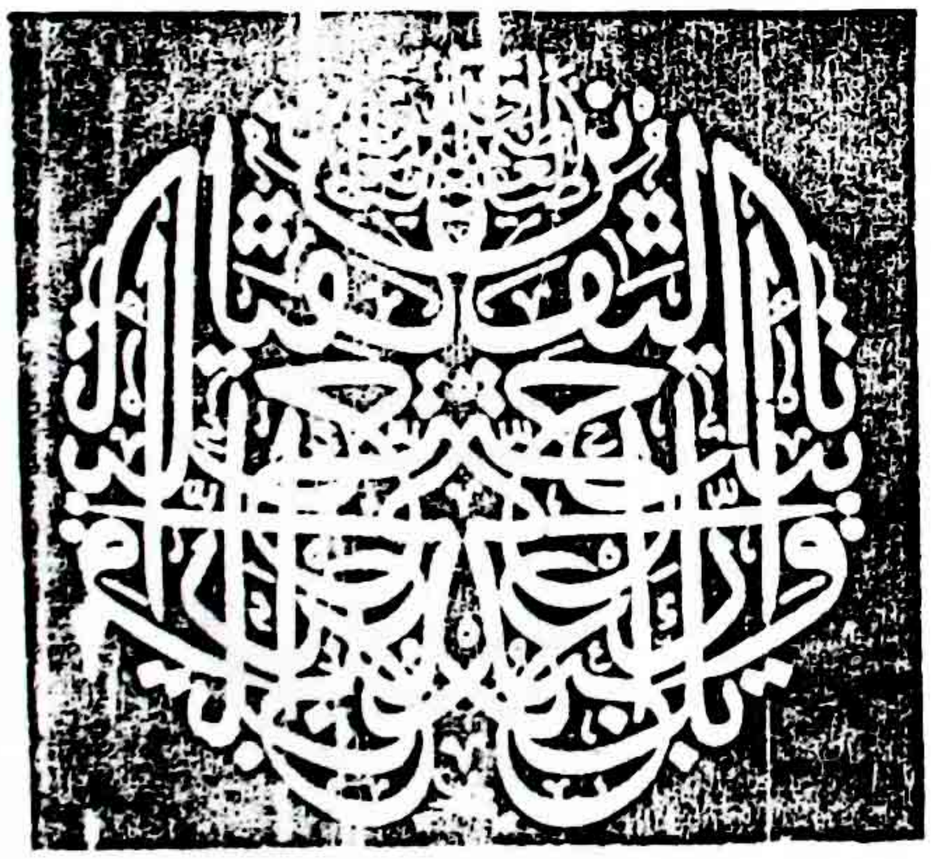

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۲۰

حضرت مجدد الف ثانی

اور متفرقات

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۰ —— حضرت مجدد الف ثانی متفرقات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	علم اور علماء حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں	مفتی محمد علیم الدین نقشبندی	سوم	۴۶۳
۲	تصانیف امام ربانی مجدد الف ثانی کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ	پروفیسر خورشید حسین بخاری	پنجم	۶۳
۳	تکملہ: تصانیف امام ربانی مجدد الف ثانی کا تحقیقی جائزہ	میاں محمد عالم مختار حق	پنجم	۹۸
۴	مکتوباتِ امام ربانی حضرت ضیاء المشائخ کی نظر میں	ضیاء المشائخ محمد ابراہیم مجددی	پنجم	۱۷۷
۵	''زبدۃ المقامات'' اور ''حضرات القدس'' کا تقابلی جائزہ	پروفیسر خورشید حسین بخاری	پنجم	۲۰۷
۶	سلسلہ مجددیہ کا ایک ترک مصنف	ڈاکٹر امین وثیر	پنجم	۲۲۹
۷	حضرت مجدد الف ثانی اور مارکسی مؤرخین	ڈاکٹر جمال محمد صدیقی	پنجم	۲۳۹
۸	حضرت مجدد الف ثانی کے دفاع میں لکھی جانے والی کتابیں	پروفیسر محمد اقبال مجددی	پنجم	۲۶۷
۹	حضرت مجدد کے اقوال پر مبنی دو تصانیف: ''تعلیمات مجددیہ'' اور ''ارشادات مجددیہ''	وقار انبالوی	پنجم	۲۹۱
۱۰	حضرت مجدد مغرب میں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	پنجم	۲۹۹
۱۱	حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	پنجم	۳۴۳
۱۲	حضرت امام احمد رضا اور حضرات نقشبندیہ	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	پنجم	۳۷۰
۱۳	امام ربانی اور امام اہل سنت	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	پنجم	۳۸۷

marfat.com

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۴	حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	پنجم	۳۹۴
۱۵	تصانیف اقبال میں ذکر مجدد	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	پنجم	۴۹۱
۱۶	فلسفۂ اقبال پر حضرت مجدد کے اثرات	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	پنجم	۴۱۹
۱۷	دور حاضر میں درپیش چیلنجز اور اُن کا مقابلہ (حضرت مجدد کی دعوت حق اور طرز تبلیغ وارشاد کی روشنی میں)	پروفیسر محمد عامر بیگ	ہشتم	۴۳۱
۱۸	حضرت مجدد پر اعتراضات اور جوابات	ابوالرضا مفتی محمد نیّر مجددی	ہشتم	۲۲۱
۱۹	عہد حاضر اور حضرت مجدد الف ثانی (کام کی رفتار کا سرسری جائزہ)	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ہشتم	۴۲۱
۲۰	حضرت مجدد اور ذرائع ابلاغ	صوفی غلام سرور نقشبندی	ہشتم	۴۴۳
۲۱	حضرت مجدد کا حسن ادب	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	ہشتم	۴۷۱
۲۲	سلسلہ نقشبندیہ کے مخطوطات کی اشاعت میں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کی خدمات	ڈاکٹر مسرور احمد زئی	دہم	۵۱۵
۲۳	علم الکلام میں حضرت مجدد کے اجتہادات	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۱۵۱
۲۴	جام جم (جہانِ تبریک وتشکّر)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۷۷۷
۲۵	فہارس جہانِ امامِ ربّانی (اقلیم اوّل تا یازدہم)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۸۶۳

marfat.com

الحياشية من الإيمان ﷺ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۲۱

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

(جلد۴ تا۱۱)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۱ ـــــ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	سلسلہ مجددیہ کے نامور شیخ			
	مرزا مظہر جانِ جاناں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۵۷۱
۲	حضرت شاہ غلام علی نقشبندی دہلوی	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	چہارم	۵۸۸
۳	ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی	شاہ رؤف احمد مجددی	چہارم	۶۰۵
۴	مولانا شیخ خالد نقشبندی	ڈاکٹر مہیندخت معتمدی		
		مترجم: شیخ محمد یونس باڑی مظہری	چہارم	۶۱۶
۵	قاضی عالم الدین نقشبندی مجددی			
	(مکتوبات شریف کا ایک مترجم)	محمد عالم مختار حق	پنجم	۱۹۵
۶	دنیائے عرب کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	عبدالحق انصاری	ششم	۷۱
۷	تیرہویں صدی کے عرب مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	عبدالحق انصاری	ششم	۱۰۵
۸	ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں حضراتِ نقشبندیہ	انا بلے بوشر		
		مترجم: ڈاکٹر ثروت ندیم مسعودی	ششم	۱۲۲
۹	حافظ عمر ضیاء الدین داغستانی	زیب النساء مسعودی		
		مترجم: کمانڈر محمد ظفر مجددی	ششم	۱۳۷
۱۰	شیخ محمد معصوم ضیائے نقشبندی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۱۴۴
۱۱	ترکی کے بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	مترجم: کمانڈر محمد ظفر مجددی	ششم	۱۵۰
۱۲	کردستان میں سلسلہ خالدیہ مجددیہ	فرہاد شکیلی		
		مترجم: ڈاکٹر صفی الدین مسعودی	ششم	۱۵۵
۱۳	افغانستان میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ	جناب بوٹاس		
		مترجم: شیخ محمد یونس باڑی مظہری	ششم	۱۷۵

marfat.com

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۴	افغانستان کے بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۱۸۸
۱۵	دہلی کے بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	مولانا جاوید اقبال مظہری	ششم	۲۲۳
۱۶	مولانا غلام نقشبند گھوسوی (اعظم گڑھ)	فروغ احمد مصباحی	ششم	۲۸۷
۱۷	مولانا شاہ آل محی الدین ہادی نقشبندی	اشرف خان، ایم۔اے	ششم	۲۸۹
۱۸	سندھ کے اولیائے نقشبند	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	ششم	۲۹۵
۱۹	سندھ کے ممتاز صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	تحریر: ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر		
		مرتب: صاحبزادہ محمد مسرور احمد	ششم	۳۲۹
۲۰	ضمیمہ: سندھ کے ممتاز صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۵۶۲
۲۱	بلوچستان کے صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر انعام الحق کوثر	ششم	۵۹۱
۲۲	ضمیمہ: بلوچستان کے صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۶۵۳
۲۳	پنجاب کی نقشبندی خانقاہوں پر ایک طائرانہ نظر	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	ششم	۶۴۲
۲۴	تکملہ: پنجاب کی نقشبندی خانقاہیں	محمد صادق قصوری	ششم	۶۵۹
۲۵	مولانا محمد حسین پسروری نقشبندی	محمد یونس	ششم	۶۸۱
۲۶	کشمیر کے چند مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۶۸۳
۲۷	سرحد کے بعض صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۷۰۷
۲۸	خانقاہ نقشبندیہ موسیٰ زئی شریف	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	ششم	۷۹۳
۲۹	حضرت زندہ پیر گھمکول شریف	مولانا محمد رفیق مجاہد نقشبندی	ششم	۸۰۳
۳۰	حضرت مجدد کا شجرہ طریقت قادریہ صابریہ	مرزا غلام جیلانی پشاوری	ہشتم	۳۶۱
۳۱	حضرت مجدد کے سلسلہ ہائے طریقت	سید محمد عبداللہ قادری	ہشتم	۳۶۳
۳۲	حضرت مجدد کے اربعہ سلاسل طریقت	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ہشتم	۳۷۳
۳۳	مشائخ نقشبندیہ (ماہ وسال کے آئینے میں)	محمد یوسف مجددی	ہشتم	۳۸۵

marfat.com

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۳۴	خدمت خلق اور صوفیائے نقشبند	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	نہم	۲۱۷
۳۵	شیخ احمد سرہندی اور شیخ عبدالحق دہلوی	خلیق احمد نظامی	نہم	۴۳۳
۳۶	شیخ عبدالحق دہلوی کے ایک معاصر، مجدد الف ثانی	ڈاکٹر علیم اشرف خاں	نہم	۴۷۱
۳۷	قادری شہرت پانے والے مشائخ نقشبندیہ	محمد صادق قصوری	دہم	۲۱۷
۳۸	شاہ امان اللہ نقشبندی افغانی	مولانا عبدالباقی نقشبندی	دہم	۲۶۳
۳۹	خواجہ فیض محمد شاہ قندھاری	پروفیسر غلام سرور رانا	دہم	۲۶۷
۴۰	تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ (سرحد)	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی	دہم	۲۷۹
۴۱	خواجہ غلام حسن نقشبندی (سواگ شریف)	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۳۱۳
۴۲	خواجہ غلام قاسم کمبوہ نقشبندی	قاری محمد شریف کمبوہ	دہم	۳۱۹
۴۳	خواجہ رکن الدین صدیقی نقشبندی	کوکب زمان	دہم	۳۲۵
۴۴	شیخ کریم الدین باباحسن ابدالی	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی	دہم	۳۲۹
۴۵	تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ پوٹھوہار	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی	دہم	۳۴۳
۴۶	بلوچستان میں نقشبندی خانقاہیں	ڈاکٹر سلطان الطاف علی	دہم	۳۶۵
۴۷	مولانا سید حبیب اللہ نقشبندی توکلی	پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر	دہم	۳۸۵
۴۸	مولانا سید محمد یوسف نقشبندی	پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر	دہم	۳۹۳
۴۹	پروفیسر علامہ محمد نور بخش توکلی	صوفی عبدالستار طاہر مسعودی	دہم	۳۷۷
۵۰	حافظ محمد رانجھا نقشبندی مجددی	شاہد احمد خان مسعودی	دہم	۳۹۹
۵۱	چند ممتاز مشائخ نقشبندیہ (خواجہ محمد نامدار، صوفی محمد علی، خواجہ سید امین)	ابوالبیان علامہ محمد سعید احمد مجددی	دہم	۴۱۱
۵۲	خواجہ محمد سعید نقشبندی (پیر مٹھا)	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۴۳۳
۵۳	مولانا غلام محی الدین قصوری	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	دہم	۴۴۹

marfat.com

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۵۴	خواجہ محمد فضل علی مجددی	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۴۵۹
۵۵	خواجہ محمد عبدالغفار فضلی نقشبندی	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۴۷۵
۵۶	علامہ سید حبیب احمد حبیب نقشبندی	پروفیسر شاہ انجم بخاری	دہم	۴۸۷
۵۷	حضرت کرماں والے	ملک بشیر احمد	دہم	۴۹۱
۵۸	پروفیسر محمد حسین آسی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	دہم	۴۹۵
۵۹	شیخ محمد ناظم عادل قبرطی	مرتبین ''جہانِ امام ربانی''	یازدہم	۲۱۹
۶۰	مولانا نورالدین نورانی نقشبندی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۲۲۷

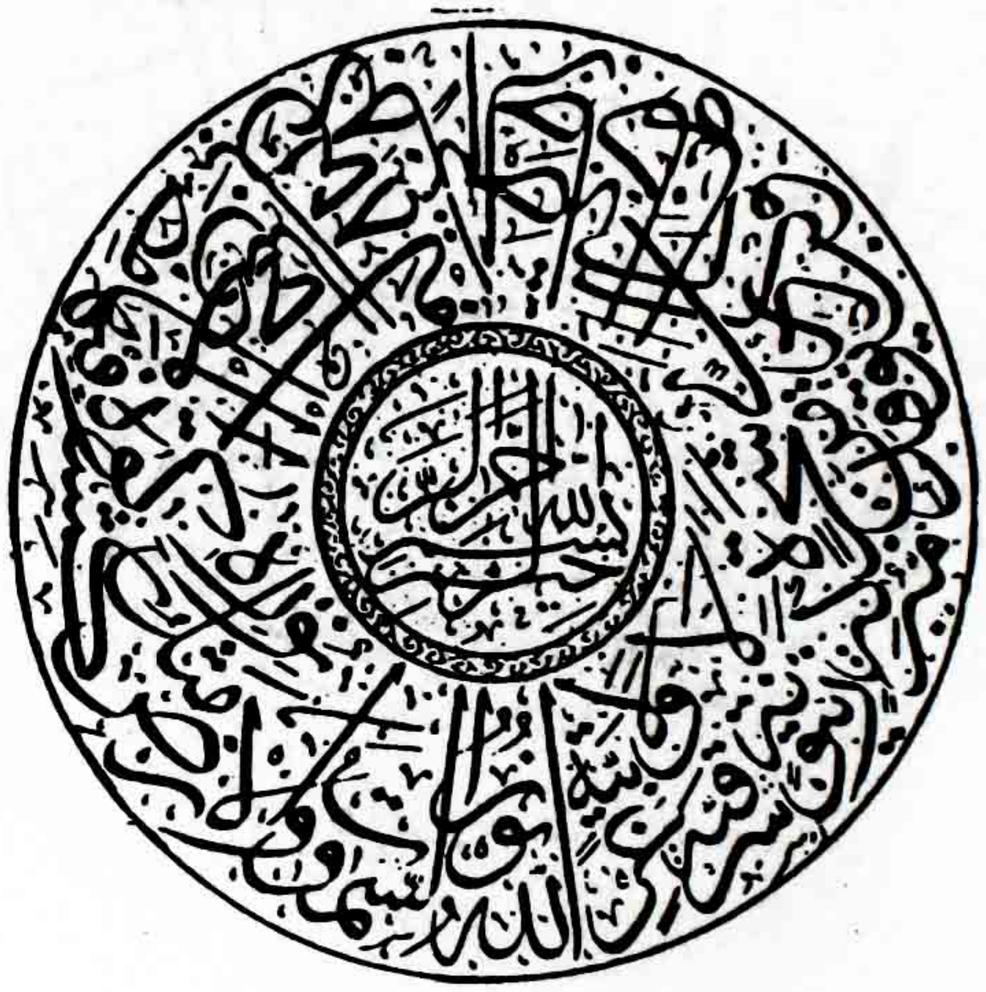

marfat.com

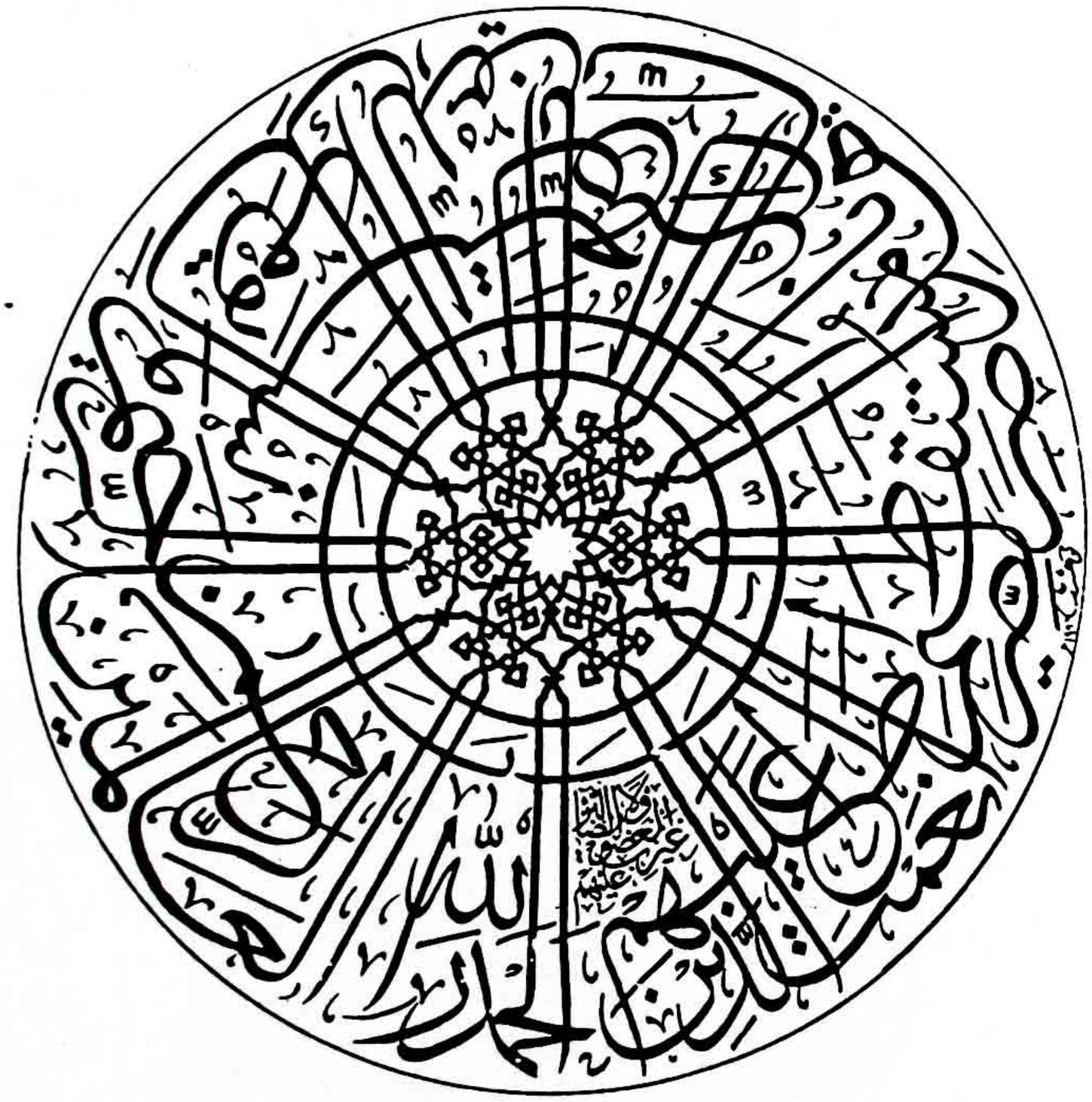

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۲

نگارخانہ

(تعارف مقالہ نگاران)

(جلد ۱ تا ۱۲)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب۲۲ ——— نگارخانہ (تعارف مقالہ نگاران)

شمار	نام شخصیت	مآخذ/مصنف	جلد	صفحہ
۱	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۵۷
۲	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	اوّل	۴۵۸
۳	جمیل اطہر سرہندی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	اوّل	۴۵۹
۴	ڈاکٹر سراج احمد خاں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۶۰
۵	پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۶۰
۶	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۶۱
۷	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۶۲
۸	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۷۶۴
۹	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۷۶۵
۱۰	علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	دوم	۷۶۵
۱۱	پیر عبداللطیف نقشبندی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۷۶۶
۱۲	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۷۶۷
۱۳	ڈاکٹر الف۔د۔نسیم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	سوم	۶۰۸
۱۴	پروفیسر ڈاکٹر محمد اختر چیمہ	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	سوم	۶۰۸
۱۵	صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	سوم	۶۰۹
۱۶	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	سوم	۶۰۹
۱۷	سردار علی احمد خان قادری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۶۲۴
۱۸	قاضی ظہور احمد اختر	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	چہارم	۶۲۵
۱۹	مولانا کوثر نیازی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۶۲۵

marfat.com

شمار	نام شخصیت	مآخذ/مصنف	جلد	صفحہ
۲۰	ڈاکٹر محمد ایوب قادری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۶۲۶
۲۱	پروفیسر محمد اسلم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۶۲۷
۲۲	پروفیسر محمد اقبال مجددی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	پنجم	۵۸۱
۲۳	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	پنجم	۵۸۲
۲۴	صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۸۱۰
۲۵	ڈاکٹر انعام الحق کوثر	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	ششم	۸۱۱
۲۶	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۸۱۲
۲۷	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۸۱۳
۲۸	پروفیسر عبدالحفیظ کاردار	ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی	نہم	۵۸۸
۲۹	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دہم	۹۰۶

السیاسۃ فی موسوعۃ کلمات وفی العالم

قلم الرتاشی

marfat.com

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۲۳

جامِ جم

(جہانِ تبریک وتشکر)

(جلد۱۱)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۳ ——— جامِ جم (جہانِ امام ربانی کے مبصرین)

❶ ——— عُلماء ومشایخ کرام

شمار	نام شخصیت	مسکن
۱	خواجہ محمد صادق نقشبندی مجددی	(اگہار، آزاد کشمیر، پاکستان)
۲	علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی	(بہاول پور، پاکستان)
۳	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	(لاہور، پاکستان)
۴	علامہ جمیل احمد نعیمی	(کراچی، پاکستان)
۵	حضرت ابوحفص عمر مجددی	(کوئٹہ پاکستان)
۶	خواجہ محمد عبداللہ جان نقشبندی	(پشاور، سرحد، پاکستان)
۷	حکیم سید اکرام حسین چشتی سیکری	(میر پور خاص، سندھ، پاکستان)
۸	علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	(دہلی، بھارت)
۹	علامہ ڈاکٹر مفتی ابوالخیر محمد زبیر	(حیدر آباد، سندھ، پاکستان)
۱۰	علامہ عبدالمبین نعمانی	(مبارکپور، اعظم گڑھ، بھارت)
۱۱	علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی	(جہلم، پاکستان)
۱۲	علامہ محمد منشا تابش قصوری	(لاہور، پاکستان)
۱۳	علامہ محمد صدیق ہزاروی	(لاہور، پاکستان)
۱۴	مولانا قاری محمد میاں نقشبندی	(ملتان، پاکستان)
۱۵	مولانا محمد قمر الدین نقشبندی	(سنام گنج، بنگلہ دیش)
۱۶	مولوی ابوالحسن سلطان احمد مسعود چشتی	(حافظ آباد، پنجاب، پاکستان)
۱۷	علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی	(کراچی، پاکستان)
۱۸	علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	(لاہور، پاکستان)

marfat.com

شمار	نام شخصیت	مسکن
۱۹	ابوقاسم سید جلال الدین پاشا قادری	(جدہ، سعودی عرب)
۲۰	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	(لاہور، پاکستان)
۲۱	پیر طریقت عبدالعزیز صدیقی نقشبندی	(اندور، بھارت)
۲۲	علامہ مفتی محمد احمد نعیمی	(ملیر، کراچی، پاکستان)
۲۳	صاحبزادہ سید محمد طاہر مظہری	(اسلام آباد، پاکستان)
۲۴	میاں فضل احمد حبیبی	(گجرات، پنجاب، پاکستان)
۲۵	علامہ محمد احمد اسد رضا	(بیلہ، آزاد کشمیر، پاکستان)
۲۶	علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی	(کراچی، پاکستان)
۲۷	مولانا جمیل احمد قادری	(لورالائی، بلوچستان، پاکستان)
۲۸	مولوی محبّ اللہ تراہی	(کوہاٹ، سرحد، پاکستان)
۲۹	مولوی جمیل احمد الوری نوحی	(دہلی، بھارت)
۳۰	مولانا محمد اقبال سعیدی	(سیالکوٹ، پنجاب، پاکستان)
۳۱	مفتی محمد نصیر الدین نصیر	(شورکوٹ، پنجاب، پاکستان)
۳۲	مولانا احمد القادری	(حیدرآباد، سندھ، پاکستان)
۳۳	مفتی محمد خالد مجددی	(گوجرانوالہ، پنجاب، پاکستان)
۳۴	علامہ حافظ اللہ دتہ نقشبندی	(پاکپتن، پنجاب، پاکستان)
۳۵	مولانا حافظ سخی محمد مہربان سکندری	(سانگھڑ، سندھ، پاکستان)
۳۶	مولانا معاذ احمد صدیقی	(کراچی، پاکستان)
۳۷	مولانا محمد نجم الحسن نقشبندی مجددی	(ڈیرہ اسماعیل خان، سرحد، پاکستان)
۳۸	مولانا مجاہد عبدالرسول خان	(لاہور، پاکستان)

marfat.com

❷ ——دانشوران

شمار	نام شخصیت	مسکن
۱	سردار علی احمد خان	(لاہور، پاکستان)
۲	سید انور علی ایڈووکیٹ	(کراچی، پاکستان)
۳	پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی	(لاہور، پاکستان)
۴	محمد عالم مختار حق	(لاہور، پاکستان)
۵	شاہ انجم بخاری	(حیدرآباد، سندھ، پاکستان)
۶	پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی	(کوئٹہ، پاکستان)
۷	پروفیسر حافظ سید مقصود علی	(کراچی، پاکستان)
۸	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	(شکرگڑھ، پنجاب، پاکستان)
۹	پروفیسر عبدالقدوس جان سرہندی	(میرپور خاص، سندھ، پاکستان)
۱۰	پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	(لاہور، پاکستان)
۱۱	پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق نقشبندی	(لاہور، پاکستان)
۱۲	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد	(شیخوپورہ، پنجاب، پاکستان)

❸ ——خواصِ اہل سُنت

۱	محمد فیاض صدیقی	(گجرات، پنجاب، پاکستان)
۲	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	(لیہ، پنجاب، پاکستان)
۳	محمد یونس نوشاہی	(حافظ آباد، پنجاب، پاکستان)
۴	محمد وسیم قادری	(لاہور، پاکستان)
۵	نوخیز انور صدیقی	(اسلام آباد، پاکستان)
۶	محمد زبیر اختر القادری	(کراچی، پاکستان)
۷	ڈاکٹر شیر محمد مسعودی	(لاہور، پاکستان)

marfat.com

شمار	نام شخصیت	مسکن
۸	منیر حسین مسعودی	(برمنگھم، یو۔کے)
۹	شاہ ذوالفقار علی مسعودی	(ٹورنٹو، کینیڈا)
۱۰	فواد عرفان شیخ	(ابوظہبی)
۱۱	شہزاد احمد اعوان قادری	(بھکر، پنجاب، پاکستان)
۱۲	خلیل احمد رانا	(جہانیاں منڈی، پنجاب، پاکستان)
۱۳	ملک محبوب الرسول قادری	(لاہور، پاکستان)

marfat.com

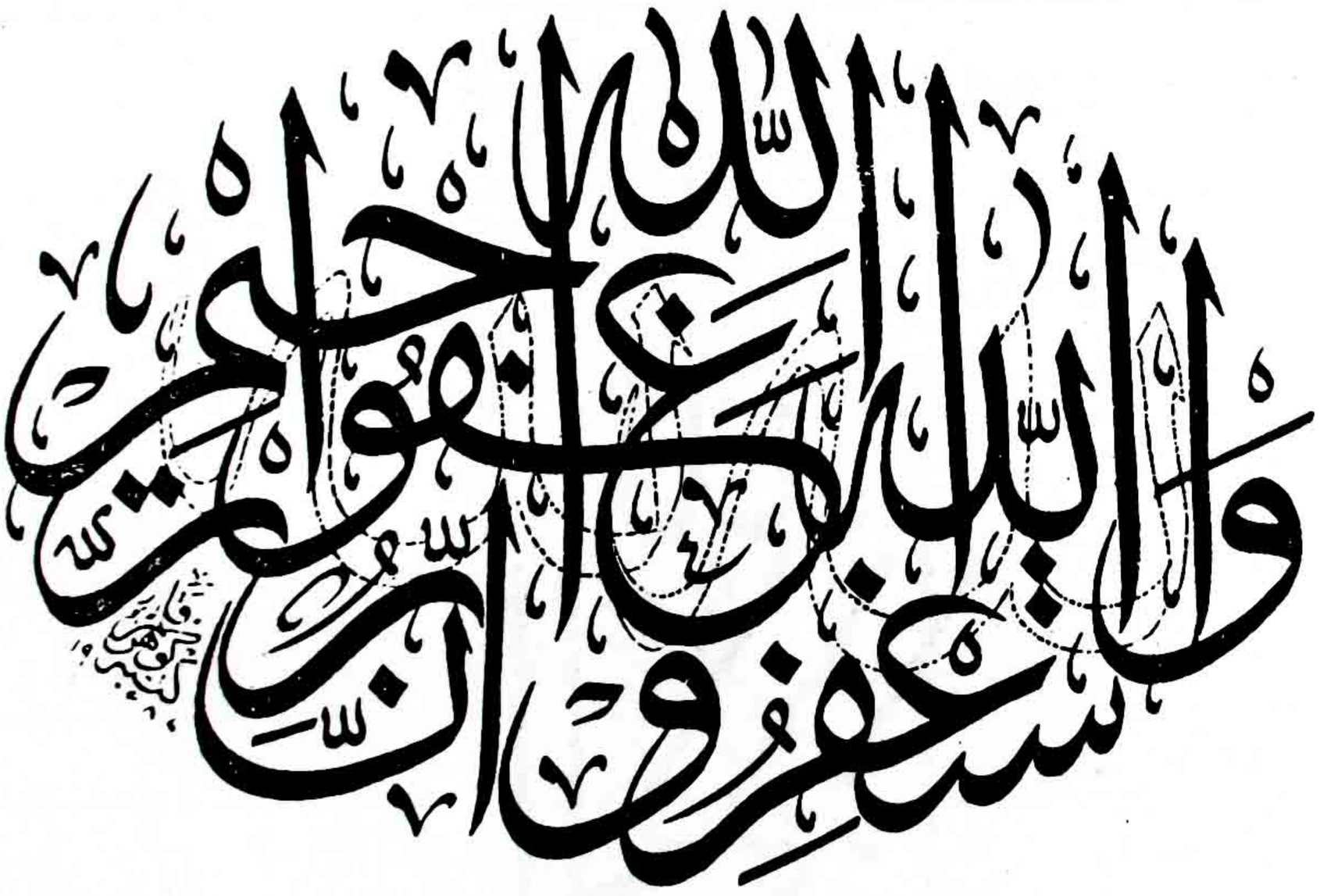
وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۲۴

روئدادِ محافلِ تشکّر

(جلد۱۱)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۴ ـــــ روئداد محافلِ تشکّر

❶ ـــ محفل تشکر بسلسلہ اجراء جہانِ امام ربانی، کراچی

(یکم ربیع الاوّل ۱۴۲۶ھ/۱۰ر اپریل ۲۰۰۵ء)

● ـــــ ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم
● ـــــ خطبہء صدارت	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	یازدہم
● ـــــ خطبہء استقبالیہ	مولانا جاوید اقبال مظہری	یازدہم
● ـــــ تعارف امام ربانی فاؤنڈیشن	مولانا جاوید اقبال مظہری	یازدہم
● ـــــ روئداد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم

❷ ـــ قومی جہان امام ربانی کانفرنس، لاہور

(۱۴ر ربیع الاوّل ۱۴۲۶ھ/۲۴ر اپریل ۲۰۰۵ء)

● ـــــ خطبہء صدارت	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	یازدہم
● ـــــ خطبہء استقبالیہ	جمیل اطہر سرہندی	یازدہم
● ـــــ روئداد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم
● ـــــ اظہار خیال	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد	یازدہم

❸ ـــ حضرت مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس، دہلی

(۳۱ر مارچ ۲۰۰۶ء)

● ـــــ روئداد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۲۵

مخطوطات

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۵ ـــــ مخطوطات

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱	عکس مخطوط: شرح التعریف لمذہب التصوف		ہفتم	۴۸۳
۲	رسالہ دروحدۃ الوجود	خواجہ محمد فرخ شاہ مجددی	ہشتم	۴۹۵
۳	خزائن نبوت	خواجہ عبدالاحد وحدت	ہشتم	۴۹۸
۴	رسالہ اسرار الفقراء	خواجہ عبدالاحد وحدت	ہشتم	۵۰۱
۵	رسالہ مقاصد السالکین (صفحہ اول و آخر)	خواجہ عبدالخالق غجدوانی (م ۵۷۵ھ)	دہم	۵۵۷،۸
۶	رسالہ جامع الکلم (صفحہ اول)	خواجہ عبدالخالق غجدوانی	دہم	۵۵۹
۷	رسالہ خواجہ عزیزاں	خواجہ علی رامتینی (م ۷۱۵ھ)	دہم	۵۶۰
۸	رسالہ قدسیہ (صفحہ اول و آخر)	خواجہ محمد پارسا (م ۸۰۲ھ)		۵۶۲
		(خلیفہ خواجہ علاء الدین عطار)	دہم	۵۶۳
۹	رسالہ محبوبیہ (صفحہ اول و آخر)	خواجہ محمد پارسا	دہم	۵۶۴،۵
۱۰	رسالہ خواجہ عبیداللہ احرار (صفحہ اول و آخر)	خواجہ عبیداللہ احرار (م ۸۹۵ھ)	دہم	۵۶۶،۷
۱۱	جمال السلوک (قلمی)	منسوب بحضرت مجدد الف ثانی		
		مخزونہ کتب خانہ مدینہ منورہ	دہم	۵۸۲،۳
۱۲	لوامع الاسرار شرح عطویات الاسرار (قلمی)	منسوب بحضرت مجدد الف ثانی	دہم	۵۸۴
۱۳	مخطوطہ مکتوبات امام ربانی	مخزونہ: سید محمد عاشق حسین شاہ نقشبندی	دہم	۵۸۶
۱۴	نمونہ تحریر حضرت مجدد الف ثانی		دہم	۵۸۷
۱۵	سرورق مخطوطہ: مکتوبات امام ربانی (دفتر اول: صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۸۸،۹

marfat.com

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۶	سرورق مخطوطہ: مکتوبات امام ربانی (دفتر دوم: صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۹۰،۱
۱۷	سرورق مخطوطہ: مکتوبات امام ربانی (دفتر سوم: صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۹۲ تا ۵۹۷
۱۸	فہرست مخطوطات و رسائل سبع	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۹۸ تا ۶۰۰
۱۹	مخطوطہ مبداء معاد (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۱
۲۰	مخطوطہ معارف لدنیہ (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۲
۲۱	مخطوطہ مکاشفات غیبیہ (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۳
۲۲	مخطوطہ تحقیق در کلمہ طیبہ (رسالہ تہلیلیہ (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۴
۲۳	مخطوطہ شرح بعض رباعیات (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۵
۲۴	مخطوطہ رسالہ ردِّ روافض (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۶
۲۵	مخطوطہ تحقیق النبوّت (اثبات النبوۃ) (صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۶،۷
۲۶	مخطوطہ زبدۃ المقامات (صفحہ اول، دوم)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۷۱ تا ۶۷۵
۲۷	مخطوطہ زبدۃ المقامات بخط حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی (صفحہ اول، دوم)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۶۸ تا ۶۶۹
۲۸	مخطوطہ زبدۃ المقامات بخط احمد علی نقشبندی (صفحہ اول، دوم، صفحہ ۴۷۸، ۴۷۹)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۶۳ تا ۶۶۷

marfat.com

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۲۹	مخطوطہ حضرات القدس (دفتر ثانی) (صفحہ اول وآخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم تا	۶۷۶ ۶۷۹
۲۹	مخطوطہ حضرات القدس (دفتر ثانی) (تصحیح کردہ حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم تا	۶۸۰ ۶۸۷
۳۰	سرورق مکتوبات معصومیہ جلد دوم (صفحہ اول وآخر) قلمی، مکتوبہ ۱۱۱۰ھ	مخزونہ کتب خانہ پروفیسر پیر سید نثار احمد جان سرہندی، میر پور خاص (سندھ)	دہم	۷۷۳ ۷۷۴
۳۱	الفوائد الجلیلہ فی مسلسلات ابن عقیلہ	شیخ مصطفیٰ بیگ بن علی، مکتوبہ ۱۱۴۴ھ/تحقیق ڈاکٹر محمد رضا القہوجی مطبوعہ بیروت	دہم	۷۹۸
۳۲	سرورق سوانح مولانا خالد النقشبندی	تہران	دہم	۸۰۰
۳۳	سرورق مولانا الشیخ خالد النقشبندی محمد شریف الصواف	بیت الحکمہ، دمشق ۲۰۰۰ء	دہم	
۳۴	نمونہ تحریر مولانا خالد النقشبندی		دہم	۸۰۱
۳۵	مخطوطہ مجموعہ رسائل شیخ عبدالاحد: ● — رسالہ فیض العام ● — رسالہ الجنات الثمانیہ ● — رسالہ بدایع شرایع ● — رسالہ من الآثار فی قراۃ النبی المختار			

marfat.com

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
	●—رسالہ برہان الجلی فی فضل الذکر الخفی ●—رسالہ اسرار الجمعہ ●—رسالہ نفی الاشارہ فی الصلوٰۃ		یازدہم	۲۷۴
۳۶	مخطوطہ رسالہ وثیقۃ الابرار (صفحہ اول ودوم وآخر)	مصنفہ: فقیر اللہ بن عبدالرحمٰن الحنفی القرشی الہاشمی مؤلفہ ۱۱۶۵ھ، مکتوبہ فریدالدین محمد منگریو شکارپور، سندھ عطیہ: پروفیسر نثار احمد جان سرہندی میرپورخاص، سندھ	یازدہم	۲۷۴

marfat.com

marfat.com

۷۷۶۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الم نشرح لک صدرک ووضعنا عنک وزرک الذی
انقض ظہرک ورفعنا لک ذکرک فان مع العسر یسرًا
ان مع العسر یسرًا فاذا فرغت فانصب والی
ربک فارغب

خط دیوانی

کتبہ گوہر قلم لاہور

۷۷۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۲۶

مرقعاتِ علمی

(علمی نوادر)

(جلد ۱ تا ۱۲)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۶ ـــــ مرقعاتِ علمی (علمی نوادر)

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱	الاجلۃ الربانیہ اور الاشارات السنیہ (ایک تعارف)	ڈاکٹر محمد ممتاز احمد سدیدی	پنجم	۳۳۱
۲	المکتوبات المجددیہ		ہفتم	۴۸۷
۳	دراستہ تحلیلیہ ونقدیہ لمکتوبات		ہفتم	۲۹۶، ۴۹۰
۴	مکتوبات امام ربانی دفتر		ہفتم	۴۸۸، ۴۸۹
۵	Analytical Indexes		ہفتم	۴۹۱
۶	کنز الہدایات	خواجہ محمد باقر	ہشتم	۵۰۴
۷	کنز الہدایات	خواجہ محمد باقر	ہشتم	۵۰۵
۸	مولانا الشیخ خالد النقشبندی (حیاۃ، منہجہ، آثارہ)	محمد شریف الصواف	ہشتم	۵۰۷
۹	تہذیب المواہب السرمدیہ		ہفتم	۴۹۲
۱۰	لوائح خانقاہ مظہریہ (مکتوبات مدرسہ دیر)	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	نہم	۱۸
۱۱	مقاصد السالکین	خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی	نہم	۲۶
۱۲	جامع الاصول	ضیاء الدین احمد بن مصطفیٰ	نہم	۲۸
۱۳	شیخ سرہند	جمیل اطہر سرہندی	نہم	۵۸
۱۴	الجنات الثمانیہ (سوانح مجدد پر ایک نادر عربی مخطوطہ) (تعارف)	پروفیسر عبدالباری، علی گڑھ	نہم	۵۹
۱۵	مجدد الف ثانی، کردار وافکار	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	نہم	۷۲
۱۶	رسائل مجدد الف ثانی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	نہم	۸۰
۱۷	ملفوظات نقشبندیہ	محمد صادق قصوری	نہم	۹۶
۱۸	مکتوبات شیخ عبدالحق بنام حضرت مجدد الف ثانی		نہم	۴۳۶

marfat.com

مرقع علمی: اکابرمجددیہ

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۹	سرورق کلیات باقی باللہ	مولانا ابوالحسن زید فاروقی، ڈاکٹر برہان احمد فاروقی	دہم	۵۷۱
۲۰	سرورق: احوال وسخنان خواجہ عبیداللہ احرار میر عبدالاول نیشاپوری	تصحیح وتعلیقات: عارف نوشاہی	دہم	۵۷۲
۲۱	سرورق: شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ مع تعلیقات وحواشی حضرت مجدد الف ثانی	کراچی ایڈیشن/سید زوار حسین شاہ	دہم	۵۷۳
۲۲	سرورق: شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ مع تعلیقات وحواشی حضرت مجدد الف ثانی	لاہور ایڈیشن/ترتیب جدید	دہم	۵۷۴
۲۳	سرورق: کشف الغین شرح الرباعیتین	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	دہم	۵۷۵
۲۴	ستتہ ضروریہ	(چھے رسالہ کا مجموعہ)	دہم	۵۷۶

مرقع علمی: امام ربانی کی تصانیف

۲۵	اشعار جالی شریف	مکتوبہ حضرت مجدد الف ثانی مخزونہ مدینہ منورہ	دہم	۵۸۱
۲۶	مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی، خواجہ محمد سعید، خواجہ سیف الدین		دہم	۵۸۵
۲۷	سرورق: مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی (جلد دوم: نور الخلائق)	دہلی ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء	دہم	۶۰۹، ۶۱۰
۲۸	سرورق: مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی (جلد اول: درالمعرفت)	دہلی ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء	دہم	۱۲، ۶۱۱

marfat.com

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۲۹	مکتوبات شریف حصہ اول (سرورق: دُرالمعرفت)	مطبوعہ مطبع مجددی، امرتسر ۱۳۲۸ھ	دہم	۶۱۳
۳۰	سرورق: مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی (جلد اول: درالمعرفت)	امرتسر ۱۹۱۰ء	دہم	۶۱۴ تا ۶۱۷
۳۱	سرورق الدرر المکنونات (ترجمہ عربی مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی) (صفحہ نمبر ۲، ۳، ۱۳۹، ۱۱۸۶)	ہر سہ مجلدات معربہ محمد مراد منزلوی، مکہ معظّمہ	دہم	۶۱۸ تا ۶۲۱
۳۲	اسرار المکنونات النفیسہ (جلد سوم وصفحہ ۱۸۷، خاتمۃ الطبع)		دہم	
۳۳	سرورق المکتوبات الربانیہ (ترجمہ وتخریج مکتوبات امام ربانی) (جزاوّل، ثانی، ثالث)	ترجمہ محمد مراد منزلوی تخریج: مصطفیٰ حنین عبدالہادی مطبوعہ بیروت ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۴ء	دہم	۶۲۲ تا ۶۲۴
۳۴	سرورق ترجمہ مکتوبات امام ربانی (قدم وجدید — ہر سہ مجلدات)	قاضی عالم الدین نقشبندی، لاہور	دہم	۶۲۵ تا ۶۳۰
۳۵	سرورق ترجمہ مکتوبات امام ربانی (ہر سہ مجلدات)	سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۶۳۱ تا ۶۳۴
۳۶	سرورق درِّ لاثانی (خلاصہ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی) (ہر سہ مجلدات)	ملخصہ محمد ہدایت علی نقشبندی حیدر آباد، سندھ	دہم	۶۳۵

marfat.com

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۳۷	سرورق تجلیاتِ ربانی (ترجمہ وتلخیص مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی)	نسیم احمد فریدی امروہوی، موسیٰ زئی	دہم	۶۳۶
۳۸	سرورق منتخبات مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی	استانبول (ترکی)	دہم	۶۳۷
۳۹	سرورق انتخاب مکتوبات شیخ احمد سرہندی	ڈاکٹر فضل الرحمٰن، کراچی	دہم	۶۳۸
۴۰	سرورق الشذرات الذھبیہ من المکتوبات المجددیہ	معربہ شیخ محمد مراد مکی، اسلام آباد موسسۃ الافکار المجددیۃ العالمیہ پاکستان	دہم	۶۳۹
۴۱	سرورق ارشادات، از: مکتوبات شریفہ امام ربانی		دہم	۶۴۰
۴۲	سرورق فہارس تحلیلی ہشتگانہ مکتوبات احمد سرہندی	ڈاکٹر آرتھر بیولر، لاہور	دہم	۶۴۱
۴۳	سرورق ومقدمہ شرح مکتوبات قدسی آیات (حصہ اول: سرورق ومقدمہ، صفحہ ۱۸۔۲۵)	شارح: علامہ نصر اللہ ہوتکی	دہم	۶۴۲
۴۴	سرورق معارف مکتوبات امام ربانی	محمد نعیم اللہ خاں خیالی شاہ ابوالخیر اکیڈمی، دہلی ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء	دہم	۶۴۳
۴۵	سرورق البینات شرح مکتوبات (جلد اول)	ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی گوجرانوالہ	دہم	۶۴۴،۵
۴۶	سرورق مکتوبات امام ربانی (ترجمہ وشرح انگریزی۔ جلد اول)	شیخ محمد وجیہہ الدین نقشبندی لاہور	دہم	۶۴۶

marfat.com

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۴۷	سرورق **المجموعۃ السنیۃ**	مولانا ابوالحسن زید فاروقی، لاہور	دہم	۶۴۷
۴۸	سرورق رسائل مجددیہ	لاہور	دہم	۶۴۸
۴۹	سرورق رسائل تہلیلیہ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۴۹
۵۰	سرورق معارف لدنیہ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۰،۱
۵۱	سرورق اثباۃ النبوۃ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۲
۵۲	سرورق مکاشفات غیبیہ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۰
۵۳	سرورق مبداء ومعاد	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۴،۵،۶
۵۴	سرورق معارف لدنیہ	مدینہ پریس، بجنور ۱۳۵۱ھ	دہم	

مرقع علمی: امام ربانی پر تصانیف

۵۵	سرورق بشائر الحسنات فی الصلوٰۃ والسلام علی سید الکائنات	مرتبہ: مولانا عبدالسلام صدیقی، جہلم	دہم	۶۶۲
۵۶	سرورق ہدایۃ الطالبین	محمد صالح کولابی نقشبندی نول کشور گیس پرنٹنگ پریس، لاہور	دہم	۶۸۸
۵۷	سرورق زبدۃ المقامات	خواجہ محمد ہاشم کشمی، سیالکوٹ	دہم	۶۸۹
۵۸	سرورق حضرات القدس	خواجہ بدرالدین سرہندی، سیالکوٹ	دہم	۶۹۰
۵۹	سرورق وصال احمدی	خواجہ بدرالدین سرہندی، سیالکوٹ	دہم	۶۹۱
۶۰	اوراق شیخ آدم بنوری/ خلاصۃ المعارف فی اسرار العقائد	مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری، لندن مکتوبہ ۱۰۳۷ھ/۱۶۲۷ء	دہم	۶۹۲ تا ۶۹۵
۶۱	اوراق بدرالدین سرہندی/ مجمع الاولیاء	مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری، لندن مکتوبہ ۱۰۴۳ھ/۱۶۳۳ء	دہم	۶۹۶ تا ۶۹۸
۶۲	اوراق محمد امین بدخشی/ مناقب الحضرات	مخطوطہ برٹش میوزیم، لندن مکتوبہ ۱۱۴۰ھ/۱۷۳۱ء	دہم	۶۹۹ تا ۷۰۲

marfat.com

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۶۳	سرورق مناقب الحضرات	شیخ محمد امین بدخشی	دہم	۷۰۳
۶۴	سرورق عمدۃ المقامات	شاہ محمد فضل اللہ، لاہور	دہم	۷۰۴
۶۵	سرورق سوانح عمری امام ربانی مجدد الف ثانی	مولانا شیخ قادر بخش، مطبع منشی فخر الدین، لاہور ۱۳۱۴ھ	دہم	۷۰۵
۶۶	سرورق احوال حضرت مجدد الف ثانی	نظام الدین مجددی توکلی، لاہور	دہم	۷۰۶
۶۷	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کے سیاسی مکتوبات	آباد شاہ پوری، مکتبہ چراغ اسلام، لاہور	دہم	۷۰۷
۶۸	سرورق مجموعہ حالات و مقامات امام ربانی مجدد الف ثانی	مولانا محمد عبدالاحد، مطبوعہ دہلی	دہم	۷۰۸
۶۹	سرورق ارتحال مجددی مع وصال احمدی	منشی محمد اعزاز الدین احمد، مکتبہ امجد علی، مراد آباد	دہم	۷۰۹
۷۰	سرورق ہدیہ احمدیہ	ابوالخیر مکی، کانپور ۱۳۱۳ھ	دہم	۷۱۰
۷۱	سرورق روضۃ القیومیہ	کمال الدین محمد احسان، سول اسٹیم پریس، لاہور	دہم	۷۱۱ ۷۱۲
۷۲	سرورق سوانح مجدد الف ثانی	محمد احسان عباس، ہمدرد کامریڈ پریس، دہلی	دہم	۷۱۳
۷۳	سرورق آفتاب شرف	شاہ محمد ابواشرف مجددی مطبوعہ کلکتہ ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء	دہم	۷۱۴
۷۴	سرورق کنز الہدایات	مفتی محمد باقر بن شرف الدین، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۲ء	دہم	۷۱۵
۷۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی — ایک تحقیقی جائزہ	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کراچی ۱۹۶۵ء	دہم	۷۱۶

marfat.com

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۷۶	حضرت مجدد کا تصور توحید (انگریزی) (مقالہ ڈاکٹریٹ)	ڈاکٹر برہان احمد فاروقی، بھارت	دہم	۷۱۷
۷۷	سرورق تذکرہ مجدد الف ثانی	محمد منظور نعمانی، کراچی	دہم	۷۱۸
۷۸	سرورق مکتوبات امام ربانی کی دینی و معاشرتی اہمیت	ڈاکٹر سراج احمد، کراچی (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۱۹
۷۹	سرورق مکتوبات مجدد الف ثانی — تخریج احادیث (غیر مطبوعہ)	ڈاکٹر بابر بیگ مطالی (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۲۰ ۷۲۱
۸۰	سرورق مکتوبات امام ربانی کی تاریخی تعیین (غیر مطبوعہ)	ڈاکٹر محمد انصار خاں (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۲۲
۸۱	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی تفسیری اور فقہی خدمات	ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۲۳
۸۲	سرورق ڈاکٹر محمد اقبال اور حضرت مجدد الف ثانی — افکار و نظریات	ڈاکٹر بابر بیگ مطالی (غیر مطبوعہ)	دہم	۷۲۴ تا ۷۲۷
۸۳	سرورق حیات مجدد	پروفیسر محمد فرمان، لاہور	دہم	۷۲۸
۸۴	سرورق سیرت مجدد الف ثانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۲۹
۸۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی — حیات، افکار و خدمات	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۰
۸۶	سرورق مجدد ہزارہ دوم	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۱
۸۷	سرورق مقدمہ تجلیات امام ربانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، لاہور	دہم	۷۳۲
۸۸	سرورق حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۳

marfat.com

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۸۹	سرورق صراط مستقیم	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۴
۹۰	سرورق حضرت مجدد فقہ کے اُفق پر	محمد معصوم، کوٹلی آزاد کشمیر	دہم	۷۳۵
۹۱	سرورق جواہر مجددیہ	خواجہ احمد حسین خاں، کراچی	دہم	۷۳۶
۹۲	سرورق تجلیات امام ربانی	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	دہم	۷۳۷
۹۳	سرورق عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر سید شبیر حسین زاہد	دہم	۷۳۸
۹۴	سرورق حضور امام ربانی کا لقب مجدد الف ثانی	علامہ محمد فیض احمد اویسی، سیالکوٹ	دہم	۷۳۹
۹۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی شانِ قیومیّت	علامہ محمد فیض احمد اویسی، سیالکوٹ	دہم	۷۴۰
۹۶	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی مجددیت و قیومیت	پروفیسر محمد حسین آسی، شکر گڑھ	دہم	۷۴۱
۹۷	سرورق سلوک مجددیہ	سید عبداللہ محدث دکن، لاہور	دہم	۷۴۲
۹۸	سرورق حضرت مجدد اور ان کے ناقدین	مولانا ابوالحسن زید فاروقی، استانبول (ترکی)	دہم	۷۴۳
۹۹	سرورق حضرت امام اعظم حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں	علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	دہم	۷۴۴
۱۰۰	سرورق حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی، لاہور	دہم	۷۴۵
۱۰۱	سرورق حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، کراچی	دہم	۷۴۶

marfat.com

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۰۲	سرورق امام احمد رضا اور حضرات نقشبندیہ	ابوالسرور محمد مسرور احمد، کراچی		۷۴۷
۱۰۳	سرورق ارشادات حضرت مجدد الف ثانی	ابوالبرکات سید احمد قادری، کراچی	دہم	۷۴۸
۱۰۴	سرورق ارشادات حضرت مجدد الف ثانی	صاحبزادہ جمیل احمد شرقپوری، شرقپور	دہم	۷۴۹
۱۰۵	سرورق ارشادات حضرت مجدد الف ثانی (انتخاب مکتوبات امام ربانی)	محمود اشرف عثمانی، لاہور	دہم	۷۵۰
۱۰۶	سرورق فرمودات حضرت مجدد الف ثانی	لاہور	دہم	۷۵۱
۱۰۷	سرورق مسلک امام ربانی	مولانا محمد سعید احمد نقشبندی	دہم	۷۵۲
۱۰۸	سرورق تائید اہل سنت	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان	دہم	۷۵۳
۱۰۹	سرورق امام ربانی اور اتباع رسول گرامی	ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر حیدر آباد سندھ	دہم	۷۵۴
۱۱۰	سرورق لمعات امام ربانی	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، لاہور	دہم	۷۵۵
۱۱۱	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی دینی وملی خدمات	صوفی غلام سرور نقشبندی، لاہور	دہم	۷۵۶
۱۱۲	سرورق حیات وتعلیمات مجدد الف ثانی	سرفراز احمد بھٹی، لاہور	دہم	۷۵۷
۱۱۳	سرورق یادگار مجدد الف ثانی	ابوالسرور محمد مسرور احمد، کراچی	دہم	۷۵۸
۱۱۴	سرورق تاجدار سرہند	معراج الدین مسعودی، کراچی	دہم	۷۵۹
۱۱۵	سرورق مجدد الف ثانی، کردار وافکار	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی دہم جمیل اطہر سرہندی، لاہور دہم		۷۶۰
۱۱۶	سرورق شیخ سرہند	مولانا جاوید اقبال مظہری، کراچی	دہم	۷۶۱
۱۱۷	سرورق آفتاب ولایت	مولانا جاوید اقبال مظہری، کراچی	دہم	۷۶۲
۱۱۸	وصال حضرت مجدد الف ثانی	ڈاکٹر عدنان خورشید، کراچی	دہم	
۱۱۹	سرورق جہاں نما			

marfat.com

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۲۰	سرورق امام ربانی	اقبال احمد اختر القادری، کراچی	دہم	۷۶۳
۱۲۱	سرورق امام ربانی کی تحریک اصلاح تصوف	اقبال احمد اختر القادری، کراچی	دہم	۷۶۴
۱۲۲	سرورق ایک انمول ہیرا، سیرت حضرت عالی امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی	صوفی نثار الحق سیفی نقشبندی مجددی، کراچی ۲۰۰۴ء	دہم	۷۶۵
۱۲۳	جواہر علویہ	محمد اشرف احمد نقشبندی مجددی نول کشور گیس پرنٹنگ پریس، لاہور	دہم	۷۶۶
۱۲۴	سرورق انساب الانجاب	محمد حسن جان مجددی، لاہور	دہم	۷۶۷
۱۲۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی	سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۷۶۸
۱۲۶	افکار حضرت مجدد الف ثانی اور عصر حاضر	شیر ربانی پبلکیشنز، لاہور	دہم	۷۶۹

صاحبزادگان وخلفاء اوردیگرمشایخ نقشبندیہ مجددیہ کی تصانیف

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۲۷	سرورق مکتوباتِ معصومیہ (ہر سہ مجلدات)	خواجہ محمد معصوم/ سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۷۷۵ تا ۷۷۷
۱۲۸	سرورق مقاماتِ معصومی (چہار مجلدات)	پروفیسر محمد اقبال مجددی، لاہور	دہم	۷۷۸ تا ۷۸۱
۱۲۹	سرورق مقاماتِ معصومی (انگریزی ترجمہ)	پروفیسر محمد اقبال مجددی، لاہور	دہم	۷۸۲ تا ۷۸۵

marfat.com

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۳۰	سرورق اذکار نبویہ (اردو ترجمہ)	خواجہ محمد معصوم، سیالکوٹ	دہم	۷۸۶
۱۳۱	سرورق حسنات الحرمین	پروفیسر محمد اقبال، موسیٰ زئی	دہم	۷۸۷
۱۳۲	سرورق انوار معصومیہ	سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۷۸۸
۱۳۳	سرورق گلشن وحدت	خواجہ عبدالاحد بن خواجہ محمد سعید	دہم	۷۸۹
۱۳۴	سرورق مکتوبات شریفہ خواجہ سیف الدین بن خواجہ معصوم	کراچی	دہم	۷۹۰
۱۳۵	سرورق جواہر معصومیہ	خواجہ احمد حسین، مشہور عالم پریس، لاہور	دہم	۷۹۱
۱۳۶	سرورق سوانح شیخ طاہر بندگی	خالد مجددی سلطانی، لاہور	دہم	۷۹۲

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے متعلق دیگر تصانیف

۱۳۷	سرورق مقامات مظہری	شاہ غلام علی دہلوی/ ترجمہ و تعلیق: پروفیسر محمد اقبال، لاہور	دہم	۷۹۶
۱۳۸	سرورق دار المعارف (ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی)	مرتبہ: شاہ رؤف احمد مجددی، لاہور	دہم	۷۹۷
۱۳۹	سرورق الایمان والاسلام (صفحہ ۱۰، ۶۴)	شیخ ضیاء الدین خالد البغدادی، استانبول (ترکی)	دہم	۸۰۳
۱۴۰	سرورق سل الحسام الہندی لنصرۃ مولانا خالد النقشبندی (صفحہ ۳۲۰، ۳۲۵)	علامہ ابن عابدین شامی، استانبول (ترکی)	دہم	۸۰۶ تا ۸۱۳
۱۴۱	سرورق مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی	مطبوعہ لاہور	دہم	۸۱۴
۱۴۲	سرورق باقیات مظہری	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	دہم	۸۱۵
۱۴۳	سرورق الحدائق الوردیہ فی حقائق اجلاء النقشبندیہ	(تالیف مابعد ۱۳۰۶ھ) دمشق عبدالحمید بن محمد الخانی الخالدی النقشبندی	دہم	۸۱۶

marfat.com

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۴۴	سرورق سلک الدرر			
	فی اعیان القرن الثانی عشر	محمد خلیل المرادی/تحقیق:		
		اکرم حسن الحلمی، بیروت	دہم	۸۱۸
۱۴۵	التصوف الاسلامی الطریقۃ النقشبندیہ	الدکتور محمد احمد درنیقہ	دہم	۸۱۹
۱۴۶	واعلامہا الاجابۃ الربانیہ	نجم الدین محمد امین الکردی	دہم	۸۲۰
۱۴۷	سرورق مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	محمد حسن نقشبندی مجددی، لاہور	دہم	۸۲۲
۱۴۸	سرورق سندھ کے صوفیائے نقشبندیہ	ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر،	دہم	۸۲۳
	(دو مجلدات)	حیدرآباد سندھ (مقالہ ڈاکٹریٹ)		۸۲۴
۱۴۹	تاریخ مشائخ نقشبندیہ (جماعتیہ)	محمد صادق قصوری، لاہور	دہم	۸۲۵
۱۵۰	سرورق انارۃ الاشارہ (۱۳۱۰ھ)	مطبع محمدی، لاہور	دہم	۸۲۶
۱۵۱	سرورق مجموعہ رسالہ خواجہ علی متقی و			
	رسالہ ابوالمکارم وغیرہ	مطبع خادم الاسلام، دہلی	دہم	۸۲۶
۱۵۲	سرورق مشیدات دمشق			
	وعناصرہا الجمالیہ ذوات الاضرحۃ	ڈاکٹر قتیبہ الشہابی، دمشق ۱۹۹۰ء	دہم	۸۲۸
۱۵۳	سرورق مسئلۃ الاشارۃ بالسبابہ فی التشہد	فی الصلوٰۃ مؤلفہ سید احمد علی شاہ	دہم	۸۲۹
۱۵۴	سرورق کتاب البہجۃ السنیۃ فی آداب	مؤلفہ شیخ محمد بن عبداللہ الخانی		
	الطریقۃ العلیۃ الخالدیۃ النقشبندیہ	الخالدی النقشبندی	دہم	۸۳۰
۱۵۵	سرورق رشحات عین الحیات	شیخ علی بن حسین الواعظ الہردی/		
		ترجمہ: الشیخ محمد مراد بن عبدالقزانی،		
		مکتبۃ الاسلامیہ دباربکر (ترکی)	دہم	۸۳۱

marfat.com

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۵۶	السعادۃ الابدیہ فیما جاء بہ النقشبندیہ	عبدالحمید بن محمد الخانی الخالدی النقشبندی	دہم	۸۳۲
۱۵۷	سرورق الحدیقۃ الندیہ فی الطریقۃ النقشبندیہ	محمد بن سلیمان البغدادی حنفی النقشبندی قاہرہ ۱۳۱۳ھ۔ استانبول ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء)	دہم	
۱۵۸	سرورق الاشارۃ السنیہ لسالکی الطریقۃ النقشبندیہ	ابوزہرہ اویس بن عبداللہ الحسینی، دارالمصطفیٰ، مصر ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء	دہم	۸۳۳
۱۵۹	سرورق تتمہ دیوان فارسی	مولانا خالد نقشبندی بیروت ۱۹۵۵ء	دہم	۸۳۶
۱۶۰	Sufi Heirs of the Prophet	آرتھر ایف۔ بیولر یونیورسٹی آف ساؤتھ کیرولینا	دہم	۸۳۷
۱۶۱	Islam in Indian Sub-Continent	این میری شمل، لیڈن ۱۹۸۰ء	دہم	۸۸۳
۱۶۲	The Influence of Shaykh Ahmed Sirhindi on Dr.Muhammad Iqbal	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کراچی، ۱۹۹۶ء	دہم	۸۳۹
۱۶۳	The Naqshbandi's	سردار علی احمد خان، لاہور	دہم	۸۴۰

marfat.com

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۶۴	Hazrat Mujaddid & His critics	ابوالحسن زید فاروقی، لاہور	دہم	۸۴۱
۱۶۵	نزھۃ الخواطر وبھجۃ المسامع والنواظر المجلد الثانی	از عبدالحیٔ، دار ابنِ حزم، بیروت ۱۹۹۹ء	یازدہم	۲۶۶
۱۶۶	رجال الفکر والدعوۃ فی الاسلام، الامام السرہندی، از ابوالحسن علی ندوی، (الجزء الثالث ۱۹۹۸ء)	دار ابن کثیر، دمشق	یازدہم	۲۶۶
	مرقع جرائد نقشبندیہ			
۱۶۷	ماہنامہ نور اسلام، شرقپور شریف		دہم	۸۴۵
۱۶۸	مجلّہ المظہر، کراچی		دہم	۸۴۶
۱۶۹	ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام، گوجرانوالہ		دہم	۸۴۷
۱۷۰	مجلّہ المقصود، کراچی		دہم	۸۴۸
۱۷۱	ماہنامہ انوار لاثانی، لاہور		دہم	۸۴۹
۱۷۲	ماہنامہ فیض، شیر گڑھ		دہم	۸۵۰
۱۷۳	ماہنامہ مجلّہ الحقیقہ، شکر گڑھ		دہم	۸۵۱
۱۷۴	Sher-e-Rabbani Digest(Quarterly)Lahore		دہم	۸۵۲
۱۷۵	Sufi Illuminations,Boston(U.S.A)		دہم	۸۵۳
۱۷۶	مجلّہ رکن الاسلام، حیدر آباد سندھ		دہم	۸۵۴
۱۷۷	ماہنامہ مجلّہ فیضان کرم، کراچی		دہم	۸۵۵
۱۷۸	ماہنامہ نور العرفان، لاہور		دہم	۸۵۶

marfat.com

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۷۹	ماہنامہ الخیر، پشاور		دہم	۸۵۷
۱۸۰	ماہنامہ سیدھا راستہ، لاہور		دہم	۸۵۸
۱۸۱	ماہنامہ نوائے اسلام، پاکپتن شریف		دہم	۸۵۹
۱۸۲	ماہنامہ القول السدید، لاہور		دہم	۸۶۰
۱۸۳	پندرہ روزہ آواز نقشبند، شیخوپورہ		دہم	۸۶۱
۱۸۴	البعث ڈائجسٹ، لاہور		دہم	۸۶۲

نقشِ قرآن، بیرونی حاشیہ ۲۰ ستارے تیس پارے
اندرونی حاشیہ عظمتِ قرآن پر آیت، کرنی سادہ،
چاند کے بارہ "فاتحہ" چاروں قل، گرہ مرقلم،

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۲۷

مرقعاتِ عمومی

(مزارات وعمارات)

(جلد ۱ تا ۱۲)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۷ ـــــ مرقعاتِ عمومی (مزارات وعمارات)

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۱	گنبد خضراء	مدینہ منورہ	اول	۶
۲	شہر سرہند	مشرقی پنجاب	اول	۱۵۰
۳	مرکزی دروازہ درگاہ شریف امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	اول	۱۹۹
۴	مزارات حضرات خواجگان نقشبند علیہم الرحمۃ	قصر عارفاں، بخارا	اول	۲۲۲
۵	قبر انور امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	اول	۲۶۸
۶	شہر سرہند	مشرقی پنجاب	اول	۳۸۶
۷	خانقاہ عالیہ مجددیہ کے حجرے	سرہند شریف	اول	۳۸۸
۸	مزار مبارک خواجہ عبدالاحد قادری چشتی والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف (بستی پٹھاناں)	اول	۴۵۶
۹	مزار مبارک خواجہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ	خرقان	اول	۴۶۷
۱۰	مقبرہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند علیہ الرحمۃ	قصر عارفاں، بخارا	اول	۴۶۸
۱۱	جامع مسجد خواجہ بہاء الدین نقشبند کا مرکزی دروازہ	قصر عارفاں، بخارا	اول	۴۶۹
۱۲	جامع مسجد خواجہ بہاء الدین نقشبند کا اندرونی منظر	قصر عارفاں، بخارا	اول	۴۷۰
۱۳	جامع مسجد خواجہ بہاء الدین نقشبند کا عام فضائی منظر	قصر عارفاں، بخارا	اول	۴۷۱
۱۴	مزار مبارک خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ	دہلی	اول	۴۷۲
۱۵	مرکزی دروازہ خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	اول	۴۷۳
۱۶	خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	اول	۴۷۴
۱۷	روضہ مبارک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	اول	۴۷۵

marfat.com

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۱۸	صدر دروازہ خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	دوم	۷۷۱
۱۹	روضہ مبارک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور مسجد شریف	سرہند شریف	دوم	۷۷۲
۲۰	مزار مبارک حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	دوم	۷۷۳
۲۱	مسجد معصومیہ (تعمیر کردہ خواجہ محمد عبید اللہ فرزند سوم خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمہ)	سرہند شریف	دوم	۷۷۴
۲۲	امرتسر روڈ — سرہند شریف کے قریب سنگ میل		سوم	۶۱۳
۲۳	روضہ مبارک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی نو تعمیر شدہ عمارت	سرہند شریف	سوم	۶۱۵
۲۴	روضہ مبارک، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور مسجد شریف، کا بیرونی منظر	سرہند شریف	سوم	۶۱۷
۲۵	قومی عجائب گھر، لاہور	لاہور	سوم	۶۱۹
۲۶	قلعہ گوالیار	گوالیار	چہارم	۹۹
۲۷	قلعہ گوالیار	گوالیار	چہارم	۱۵۱
۲۸	قلعہ گوالیار	گوالیار	چہارم	۱۵۳
۲۹	مقبرہ اورنگزیب عالمگیر بادشاہ	اورنگ آباد	چہارم	۳۹۸
۳۰	مرکزی دروازہ مقبرہ شریف خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۴
۳۱	قبر انور خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۵
۳۲	مقبرہ شریف خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۶
۳۳	مقبرہ شریف شیخ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۷
۳۴	مزار پر انوار خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۸

marfat.com

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۳۵	قبر شہزادی روشن آراء بیگم	دہلی	چہارم	۴۶۹
۳۶	قبر شہزادی روشن آراء بیگم	دہلی	چہارم	۴۷۰
۳۷	مزار مبارک خواجہ محمد معصوم وفرزندان گرامی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۰
۳۸	مزار مبارک حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۱
۳۹	مزار مبارک خواجہ محمد نقشبند ثانی فرزند دوم خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۲
۴۰	مزار مبارک خواجہ محمد زبیر نبیرہ خواجہ محمد نقشبند ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۳
۴۱	مزار مبارک خواجہ سیف الدین نبیرہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا ایک منظر	سرہند شریف	چہارم	۶۳۴
۴۲	مکتوبات شریف قلمی امام ربانی مجدد الف ثانی	شیخوپورہ	پنجم	۳۰
۴۳	مزار ڈاکٹر محمد اقبال	لاہور	پنجم	۵۱۸
۴۴	روضہ مبارک حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ	بغداد شریف	پنجم	۵۲۰
۴۵	صدر دروزاہ خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	پنجم	۵۸۵
۴۶	مسجد شریف وروضہ شریف حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	پنجم	۵۸۶
۴۷	روضہ شریف خواجہ محمد صدیق نبیرہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	پنجم	۵۸۷
۴۸	مزار مبارک خواجہ محمد صادق وخواجہ محمد سعید (فرزند گرامی) اُمِ کلثوم (صاحبزادی حضرت مجدد الف ثانی علیہم الرحمہ)	سرہند شریف	پنجم	۵۸۸

marfat.com

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۴۹	روضہ شریف شیخ خالد کردی نقشبندی علیہ الرحمۃ	دمشق، شام	ششم	۲۸
۵۰	مقبرہ مرادی کا گول گنبد	دمشق	ششم	۱۰۰
۵۱	خانقاہ مرادی کا جنوبی دروازہ	دمشق	ششم	۱۰۱
۵۲	مقبرہ مرادی کے اندر تین مزارات	دمشق	ششم	۱۰۲
۵۳	مقبرہ مرادی کا کتبہ	دمشق	ششم	۱۰۳
۵۴	مدرسہ مرادیہ کا غربی دروازہ	دمشق	ششم	۱۰۴
۵۵	مکتوب شریف شیخ خالد کردی نقشبندی علیہ الرحمۃ		ششم	۱۷۲
۵۶	مزار شاہ افغانستان (احاطہ روضہ شریف)	سرہند شریف	ششم	۱۷۴
۵۷	شاہانِ افغانستان کے مزارات (احاطہ روضہ شریف)	سرہند شریف	ششم	۲۲۰
۵۹	مزار پُر انوار سید نور محمد بدایونی علیہ الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۷۸
۶۰	مزار پُر انوار سید نور محمد بدایونی علیہ الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۷۹
۶۱	خانقاہ مظہریہ	دہلی	ششم	۲۸۰
۶۲	خانقاہ مظہریہ	دہلی	ششم	۲۸۱
۶۳	مزارات: مرزا مظہر جانِ جاناں، شاہ غلام علی، شاہ ابوسعید، شاہ ابوالخیر علیہم الرحمہ	دہلی	ششم	۲۸۲
۶۴	مزار مبارک مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۸۴
۶۵	مسجد شریف خانقاہ مظہریہ	دہلی	ششم	۲۸۵
۶۶	مسجد حضرت شاہ غلام علی عبداللہ دہلوی	دہلی	ششم	۲۸۷
۶۷	مزار شریف حضرت شاہ ابواسعد سالم مجددی	کوئٹہ	ششم	۵۹۰
۶۸	مقبوضہ کشمیر		ششم	۷۰۶
۶۹	روضہ مبارک حضرت زندہ پیر گھمکول شریف	صوبہ سرحد	ششم	۸۰۷

marfat.com

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
٧٠	آخری آرامگاہ حضرت زندہ پیر گھمکول شریف	صوبہ سرحد	ششم	٨٠٨
٧١	مزار مبارک حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ	پانی پت	ہشتم	٥٠٦
٧٢	مزار شریف مولانا شیخ خالد النقشبندی		ہشتم	٥٠٧
٧٣	دربار عالیہ گھمکول شریف کی خوبصورت جامع مسجد		یازدہم	٢٧٨
٧٤	مزار شریف حضرت شاہ سید ابوالسعد سالم مجددی	سریاب، کوئٹہ	یازدہم	٣٦٤
	● مرقع مقاماتِ مقدسہ:			
١	بیت اللہ شریف، مسجد حرام	مکہ معظّمہ	نور علیٰ نور	٤٩
٢	بیت اللہ شریف مسجد حرام کی جالیوں سے	مکہ معظّمہ	نور علیٰ نور	٥٠
٣	گنبد خضراء	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	٥١
٤	مسجد نبوی شریف اور گنبد خضراء	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	٥٢
٥	مسجد نبوی شریف کا اندرونی منظر	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	٥٣
٦	مسجد نبوی شریف	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	٥٤
٧	مسجد نبوی شریف اور گنبد خضراء	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	٥٥
٨	شہر مدینہ منورہ کا فضائی منظر	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	٥٦
٩	روضہ شریف حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم		نور علیٰ نور	٥٧
١٠	اندرونی منظر روضہ مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم		نور علیٰ نور	٥٨
١١	روضہ مبارک سر اقدس حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ		نور علیٰ نور	٥٩
١٢	مسجد شریف حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ		نور علیٰ نور	٦٠
١٣	بیرونی منظر مزار مبارک حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا		نور علیٰ نور	٦١
١٤	مزار مبارک حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ		نور علیٰ نور	٦٢

marfat.com

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۱۵	مسجد شریف حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ		نور علیٰ نور	۶۳
۱۶	جامع مسجد کوفہ		نور علیٰ نور	۶۴
۱۷	مرقد حسین بن منصور الحلاج		نور علیٰ نور	۶۵
۱۸	مرکزی دروازہ مرقد حسین بن منصور الحلاج		نور علیٰ نور	۶۶
۱۸	مزار مبارک ومسجد شریف سید علی ہجویری رضی اللہ عنہ	لاہور	نور علیٰ نور	۶۷
۱۹	مینارہ مزار مبارک سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ	بغداد	نور علیٰ نور	۶۸
۲۰	مرکزی دروزاہ دربار حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ	بغداد	نور علیٰ نور	۶۹
۲۱	حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس کی جالیوں کا دروازہ	بغداد	نور علیٰ نور	۷۰
۲۲	اندرونی منظر مزار مبارک حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ	بغداد	نور علیٰ نور	۷۱
۲۳	مزار پُر انوار حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ	بغداد	نور علیٰ نور	۷۲
۲۴	روضہ مبارک خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ	اجمیر شریف	نور علیٰ نور	۷۳
۲۵	دربار عالیہ خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ	اجمیر شریف	نور علیٰ نور	۷۴
۲۶	درگاہ شریف خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ	اجمیر شریف	نور علیٰ نور	۷۵
۲۷	مرقد انور حضرت امام محمد غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ		نور علیٰ نور	۷۶
۲۸	شکستہ دیوار ایوانِ کسریٰ		نور علیٰ نور	۷۷
۲۹	مزار مبارک شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ		نور علیٰ نور	۷۸
	مرقع نقشبندی:			
۱	سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	۸۱
۲	روضہ شریف حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا بیرونی منظر		نور علیٰ نور	۸۲
۳	مزار شریف حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ		نور علیٰ نور	۸۳

marfat.com

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۴	مرقد انور حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ		نور علیٰ نور	۸۴
۵	مزار مبارک حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ		نور علیٰ نور	۸۵
۶	مزار مبارک حضرت بہاء الدین نقشبند رضی اللہ عنہ		نور علی نور	۸۶
۷	مزار مبارک حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ عنہ		نور علی نور	۸۷
۸	مزار مبارک حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ		نور علی نور	۸۸
۹	مزار مبارک حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ عنہ	دہلی	نور علیٰ نور	۸۹
۱۰	مزار مبارک حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ عنہ	دہلی	نور علی نور	۹۰
۱۱	مزار مبارک خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ (ابن خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ)		نور علیٰ نور	۹۱
۱۲	مزار مبارک خواجہ عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ (ابن خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ)		نور علیٰ نور	۹۲
	مرقع مجددی (اول):			
۱	روضہ شریف حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ	سرہند شریف	نور علیٰ نور	۹۵
۲	مسجد شریف وروضہ شریف حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ	سرہند شریف	نور علیٰ نور	۹۶
۳	مکتوبات شریف حضرت مجدد الف ثانی، حضرت خواجہ محمد سعید، اور شجرہ شریف مکتوبہ خواجہ سیف الدین علیہما الرحمۃ		نور علیٰ نور	۹۷
۴	مزار پُر انور ملا کمال الدین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ		نور علیٰ نور	۹۸
۵	مرکزی مسجد شریف ملا کمال الدین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ		نور علیٰ نور	۹۹
۶	اندرونی منظر مسجد شریف ملا کمال الدین کشمیری		نور علیٰ نور	۱۰۰

marfat.com

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۷	اندرنی منظر مسجد شریف ملا کمال الدین کشمیری		نور علیٰ نور	۱۰۱
۸	جامع مسجد فیروز شاہ بادشاہ		نور علیٰ نور	۱۰۲
۹	مرکزی دروازہ جامع مسجد فیروز شاہ بادشاہ	سیالکوٹ	نور علیٰ نور	۱۰۳
۱۰	مزار مبارک علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علیٰ نور	۱۰۴
۱۱	مزار مبارک علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علیٰ نور	۱۰۵
۱۲	محراب شریف مسجد عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علیٰ نور	۱۰۶
۱۳	اندرونی منظر مسجد شریف علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علیٰ نور	۱۰۷
۱۴	نو تعمیر شدہ محراب شریف مسجد علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علیٰ نور	۱۰۸
۱۵	گنبد شریف مزار مبارک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی	نور علیٰ نور	۱۰۹
۱۶	مزار مبارک شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی	نور علیٰ نور	۱۱۰
۱۷	مسجد خیر المنازل شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی	نور علیٰ نور	۱۱۱
۱۸	مزار مبارک خواجہ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ		نور علیٰ نور	۱۱۲
۱۹	مزار مبارک عبدالرحیم خانِ خاناں رحمۃ اللہ علیہ		نور علیٰ نور	۱۱۳
۲۰	مزار مبارک عبدالرحیم خانِ خاناں رحمۃ اللہ علیہ		نور علیٰ نور	۱۱۴
۲۱	مزار مبارک مرتضیٰ خاں شیخ فرید بخاری		نور علیٰ نور	۱۱۵
۲۲	مقبوضہ کشمیر		نور علیٰ نور	۱۱۶
۲۳	مقبوضہ کشمیر		نور علیٰ نور	۱۱۷
۲۴	قلعہ کانگڑہ		نور علیٰ نور	۱۱۸

marfat.com

●——مرقع جہانگیری:

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۱	قبرا کبر بادشاہ	سکندرا	نورعلیٰ نور	۱۲۱
۲	عبادت خانہ اکبر باشاہ	فتح پور سیکری	نورعلیٰ نور	۱۲۲
۳	قلعہ جہاں گیر بادشاہ	آگرہ	نورعلیٰ نور	۱۲۳
۴	قلعہ جہاں گیر بادشاہ	آگرہ	نورعلیٰ نور	۱۲۴
۵	مقبرہ جہاں گیر بادشاہ	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۲۵
۶	شیش محل	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۲۶
۷	دروازہ قلعہ	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۲۷
۸	لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۲۸
۹	دیوان خاص لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۲۹
۱۰	دیوان خاص لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۰
۱۱	دیوان خاص لال قلعہ کا بیرونی منظر	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۱
۱۲	دیوان عام لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۲
۱۳	دیوان عام لال قلعہ کا بیرونی منظر	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۳
۱۴	جامع مسجد شاہجہانی	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۴
۱۵	تاج محل	آگرہ	نورعلیٰ نور	۱۳۵
۱۶	مزارات شاہ جہاں بادشاہ، ملکہ ممتاز محل	آگرہ	نورعلیٰ نور	۱۳۶
۱۷	موتی مسجد عالمگیری، لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۷
۱۸	جامع مسجد عالمگیری	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۳۸
	●——مرقع مجددی دوم:			
۱	مزار مبارک خواجہ محمد صادق، خواجہ محمد سعید علیہما الرحمہ	سرہند شریف	نورعلیٰ نور	۱۴۱

marfat.com

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۲	مزار مبارک خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	نور علیٰ نور	۱۴۲
۳	مزار مبارک خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	نور علیٰ نور	۱۴۳
۴	مزار مبارک خواجہ میر محمد نعمان علیہ الرحمۃ	آگرہ	نور علیٰ نور	۱۴۴
۵	مزار مبارک شیخ طاہر بندگی علیہ الرحمۃ	لاہور	نور علیٰ نور	۱۴۵
۶	مزار مبارک شیخ طاہر بندگی علیہ الرحمۃ	لاہور	نور علیٰ نور	۱۴۶
۷	مزار مبارک شیخ طاہر بندگی علیہ الرحمۃ	لاہور	نور علیٰ نور	۱۴۷
۸	مزار مبارک شیخ نور محمد بدایونی علیہ الرحمۃ	دہلی	نور علیٰ نور	۱۴۸
۹	خانقاہ مظہریہ	دہلی	نور علیٰ نور	۱۴۹
۱۰	مزارات مبارکہ مرزا مظہر جانِ جاناں، شاہ غلام علی دہلوی، شاہ ابوالخیر، شاہ ابوسعید	دہلی	نور علیٰ نور	۱۵۰
۱۱	درگاہ شریف شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نور علیٰ نور	۱۵۱
۱۲	مزار پرانوار شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نور علیٰ نور	۱۵۲
۱۳	مزار مبارک شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نور علیٰ نور	۱۵۳
۱۴	کتبہ مزار مبارک شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نور علیٰ نور	۱۵۴
۱۵	بیرونی منظر مزار مبارک شیخ خالد کردی نقشبندی	دمشق	نور علیٰ نور	۱۵۵
۱۶	روضہ شریف امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ	بریلی شریف	نور علیٰ نور	۱۵۶
۱۷	مزار پرانوار امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ	بریلی شریف	نور علیٰ نور	۱۵۷
۱۸	مسجد جامع فتح پوری	دہلی	نور علیٰ نور	۱۵۸
۱۹	مسجد جامع فتح پوری کا ایک منظر	دہلی	نور علیٰ نور	۱۵۹
۲۰	مزار مبارک مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ رحمہ اللہ	دہلی	نور علیٰ نور	۱۶۰
۲۱	مزار ڈاکٹر محمد اقبال	لاہور	نور علیٰ نور	۱۶۱

marfat.com

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۲۲	روضہ شریف حضرت سالم ابوسعید مجددی رحمہ اللہ	کوئٹہ	نور علیٰ نور	۱۶۲
۲۳	روضہ شریف حضرت مفتی محمد محمود الوری رحمہ اللہ	حیدر آباد	نور علیٰ نور	۱۶۳
۲۴	روضہ شریف حضرت حکیم مشتاق احمد رحمہ اللہ	کراچی	نور علیٰ نور	۱۶۴

الحمد للہ
الحمد للہ
الحمد للہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۲۸

کتابیات

(جلد ۱۰ تا ۱۱)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۸ —— کتابیات

●—— نقشبندیہ مآخذ ومراجع:

نمبر شمار	موضوع	مصنف/مرتب	جلد	صفحہ
۱	یہ انگریزی مطبوعات کی فہرس ہے جو کہ درج ذیل عنوانات کے تحت مرتب کی گئی ہے: ❶General Histories اس کے تحت 47 کتابیں مذکور ہیں۔ ❷Historigraphy, Catalogues, اس عنوان کے تحت 63 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ❸Secondary Sources, Before Twentieth Century: اس عنوان کے تحت 16 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ❹Secondary Sources, Twentieth Century: اس عنوان کے تحت 20 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ❺Historically or Geographically Periodicized works, by Region Eurasia (includes China): اس عنوان کے تحت 74 کتب ورسائل مذکور ہیں۔	ویکا گارڈنر (مرسلہ: منیر احمد مسعودی برمنگھم، یو۔کے)	یازدہم	۸۶۳ تا ۹۰۴

marfat.com

			❻Turkey and the Othoman Empire (see also Balkans, Middle East) اس عنوان کے تحت 19 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ❼India and Southeast Asia: اس عنوان کے تحت 34 کتب ورسائل مذکور ہیں۔ ❽Balkans: اس عنوان کے تحت 7 کتب مذکور ہیں۔ ❾Middle East (see also Ottoman Turkey) اس عنوان کے تحت 6 کتب مذکور ہیں۔ ❿Other: اس عنوان کے تحت 8 کتب مذکور ہیں۔ 11-Working Bibliography General Works on the Naqshbandiyya: اس عنوان کے تحت 18 کتب مذکور ہیں۔	

●——اشاریہ مآخذومراجع:

۱۔	(اردو، عربی، فارسی، انگریزی) یہ اشاریہ تقریباً پانچ ہزار کے لگ بھگ کتب ورسائل پر مشتمل ہے، جن سے ''جہانِ امام ربانی'' میں محققین نے استفادہ کیا۔	صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی، صبا مسعودی، حنا مسعودی، شاہد احمد کمانڈر محمد ظفر۔	یازدہم	۳۲۷
۲۔	آئینہء مجدد	شہزاد احمد مسعودی	یازدہم	۳۱۹

marfat.com

مشق "ج مع" بخط ثلث (بجگہ تک کے لیے ابتدائی مشق)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۲۹

اشاریات

(جلد۱۱)

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب نمبر۲۹ ـــــ اشاریات

شمار	موضوع	مرتبین	جلد	صفحہ
۱	**اشاریہ اسماء الرجال** (یہ تقریباً سات ہزار مصنفین ومؤلفین اور عوام وخواص کے ناموں کا اشاریہ ہے۔)	مولانا شجاع الرحمٰن، مولانا احمد صادق مولانا غلام نبی، پروفیسر سید مقصود علی مولانا نصیر احمد، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد، بشریٰ، حنا مسعودی، صبا مسعودی، ربیعہ شاہد، سمیعہ شاہد	یازدہم	۳۹۱
۲	**اشاریہ اسماء الکتب و رسائل جہان امام ربانی** (یہ تقریباً پانچ ہزار عربی، فارسی، اردو، انگریزی، کتب ورسائل کی فہرست کا اشاریہ ہے۔)	پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی سید زبیر حسین جیلانی، حاجی محمود حاجی امجد افضل، محمد شریف اعوان صبا مسعودی، حنا مسعودی، بشریٰ، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد، محمد سجاد مدثر چوہدری، محمد عثمان، حافظ محمد سعید حافظ محمد انس، محمد اشفاق، اسامہ امجد حافظ شرافت، محمد عاطف، عامر اسلم محمد عامر، محمد ہارون، حافظ بلال ساجد	یازدہم	۶۱۷
۳	**اشاریہ اماکن جہان امام ربانی** (یہ تقریباً ڈیڑھ ہزار ملکوں، شہروں، علاقوں کا اشاریہ ہے)	محمد عاصم مسعودی، محمد سہیل، ثروت، صبا مسعودی، بشریٰ، حنا مسعودی، سمعیہ شاہد، ربیعہ شاہد، کمانڈر محمد ظفر شاہد احمد	یازدہم	۷۲۳

marfat.com

شمار	موضوع	مرتبین	جلد	صفحہ
۴	**جام جم** (جہانِ تبریک وتشکر)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۷۷۷
۵	**فہارس** **جہان امام ربانی** (اقلیم اول تا یازدہم)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۸۶۳

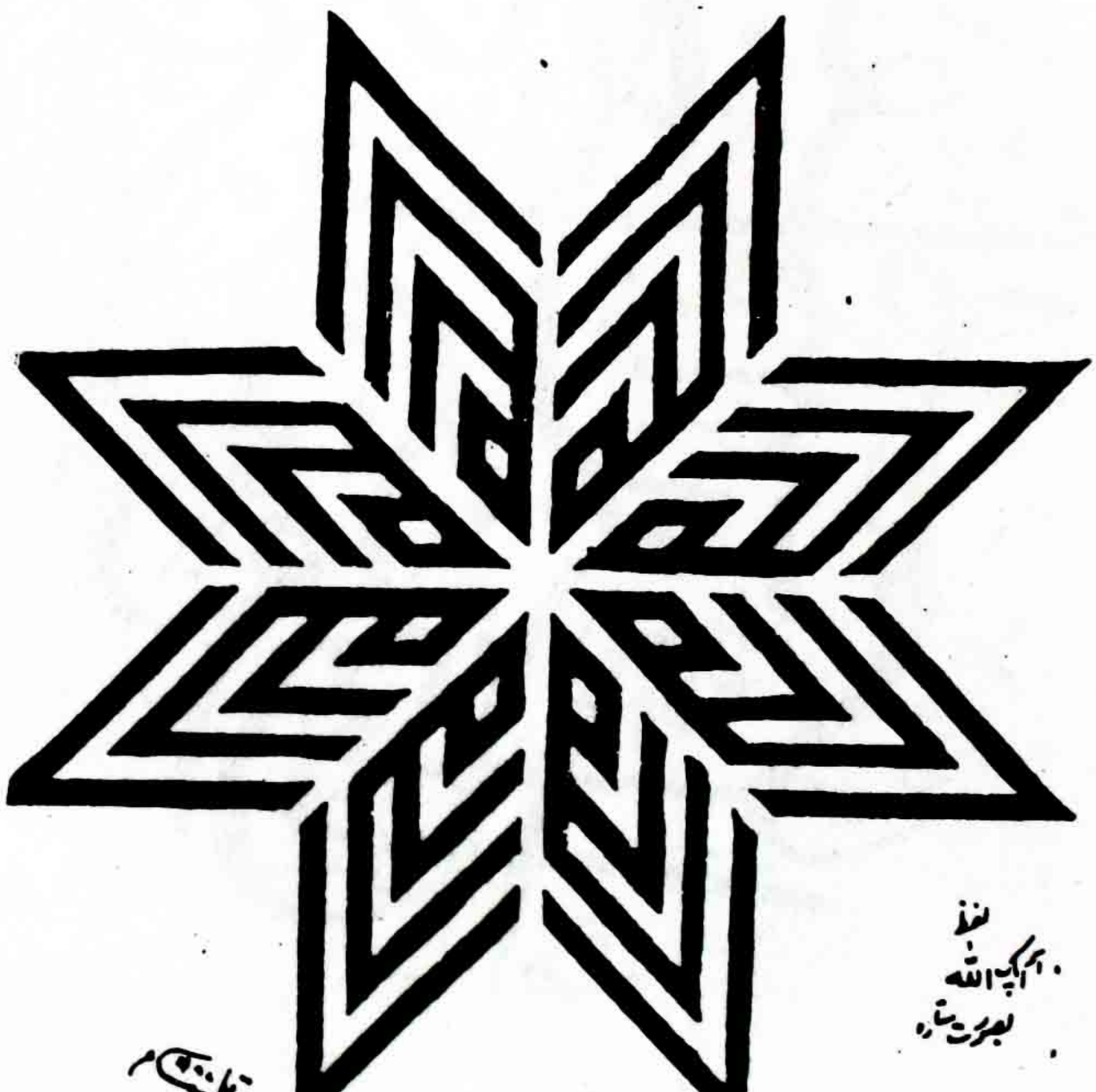

marfat.com

إن الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بأنفسهم (الرعد الحكيم) بخط ثلث مبطح

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب.....۳۰

نظائرِ خوشنویسی

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۳۰ ـــــ نظائرِ خوشنویسی

خطاط: صوفی خورشید عالم گوہر رقم، لاہور

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۴
۲	طغریٰ آیت قرآنی ربھافتقبلھا	اوّل	۵۸
۳	اللّٰہ نورالسموات والارض	اوّل	۶۸
۴	علمہ الانسان	اوّل	۱۱۵
۵	نصرمن اللّٰہ وفتح قریب	اوّل	۱۱۶
۶	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۱۷
۷	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۱۹
۸	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۲۰
۹	سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ	اوّل	۱۲۴
۱۰	فھو اللّٰہ علیٰ حسبہٗ	اوّل	۱۲۶
۱۱	الم نشرح لک صدرک	اوّل	۱۴۳
۱۲	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۱۴۶
۱۳	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۱۴۸
۱۴	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۴۹
۱۵	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۱۶۵
۱۶	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۱۶۶
۱۷	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۱۹۷
۱۸	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۱۹۸

marfat.com

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۹	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۲۰۲
۲۰	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۲۲۱
۲۱	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۲۵۷
۲۲	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۲۶۵
۲۳	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۲۶۶
۲۴	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۲۶۷
۲۵	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۲۹۲
۲۶	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۳۵۲
۲۷	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۳۶۴
۲۸	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۳۷۶
۲۹	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۴۰۴
۳۰	صلی اللّٰہ علیہ وسلم	اوّل	۴۳۴
۳۱	طغریٰ آیت قرآنی	اوّل	۴۴۰
۳۲	السلام قبل الکلام	اوّل	۴۵۴
۳۳	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	دوم	۴
۳۴	طغریٰ آیت قرآنی	دوم	۶
۳۵	طغریٰ اسم محمد (صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم)	دوم	۱۷
۳۶	سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ	دوم	۲۰
۳۷	اسم ذات اللہ بصورت ستارہ	دوم	۲۶
۳۸	لفظ علی بصورت مربع	دوم	۳۱
۳۹	نصر من اللّٰہ وفتح قریب	دوم	۲۹۴

marfat.com

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۴۰	السلام قبل الکلام	دوم	۳۳۸
۴۱	طغرٰی آیت قرآنی	دوم	۳۹۲
۴۲	طغرٰی آیت قرآنی	دوم	۴۰۶
۴۳	طغرٰی آیت قرآنی	دوم	۴۲۴
۴۴	خط دیوانی میں سورہ الم نشرح	دوم	۴۳۰
۴۵	سورہ اخلاص مربع	دوم	۵۳۴
۴۶	طغرٰی آیت قرآنی	دوم	۵۵۶
۴۷	طغرٰی آیت قرآنی	دوم	۶۱۶
۴۸	طغرٰی	دوم	۶۵۰
۴۹	طغرٰی آیت قرآنی	دوم	۶۵۹
۵۰	طغرٰی آیت قرآنی	دوم	۷۱۴
۵۱	طغرٰی آیت قرآنی	دوم	۷۵۷
۵۲	الحمدللہ بصورت مربع	دوم	۷۸۴
۵۳	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	سوم	۴
۵۴	بلغ العلٰی بکمالہ (رباعی)	سوم	۶
۵۵	طغرٰی آیت قرآنی	سوم	۲۴
۵۶	طغرٰی آیت قرآنی	سوم	۱۹۶
۵۷	طغرٰی آیت قرآنی	سوم	۱۹۸
۵۸	طغرٰی آیت قرآنی	سوم	۳۰۳
۵۹	نقش قرآن (بیرونی حاشیہ ۳۰ ستارے ۳۰ پارے اندرونی حاشیہ عظمت قرآن پر آیت، کوفی ساد، چاند کے باہر ''فاتحہ'' چاروں قل)	سوم	۳۰۸

marfat.com

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۶۰	صلی اللہ علیہ وسلم	سوم	۳۵۲
۶۱	طغریٰ آیت قرآنی	سوم	۳۵۴
۶۲	طغریٰ آیت الکرسی	سوم	۳۵۶
۶۳	خط گلزار میں طغریٰ ولقدعلموا لمن اشتریٰہ ومالہ	سوم	۳۹۹
۶۴	اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	سوم	۴۵۲
۶۵	رباعی بلغ العلیٰ بکمالہٖ	سوم	۴۶۰
۶۶	طغریٰ آیت الکرسی	سوم	۴۶۲
۶۷	طغریٰ آیت الکرسی	سوم	۵۰۶
۶۸	خط دیوانی میں الم نشرح	سوم	۵۳۷
۶۹	طغریٰ آیت قرآنی	سوم	۵۷۱
۷۰	الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	سوم	۶۲۴
۷۱	طغریٰ آیت قرآنی	چہارم	۸
۷۲	طغریٰ آیت قرآنی	چہارم	۱۲
۷۳	نقش قرآن بیرونی حاشیہ ۳۰ ستارے تیس پارے	چہارم	۱۵۶
۷۴	لفظ اللہ بصورت ستارہ	چہارم	۱۸۳
۷۵	طغریٰ آیت قرآنی	چہارم	۲۸۴
۷۶	طغریٰ آیت قرآنی	چہارم	۳۱۲
۷۷	طغریٰ آیت قرآنی	چہارم	۳۳۶
۷۸	طغریٰ لاحول ولاقوۃ الاباللہ	چہارم	۳۳۸
۷۹	طغریٰ آیت قرآنی	چہارم	۳۵۱
۸۰	طغریٰ آیت قرآنی	چہارم	۳۶۶

marfat.com

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۸۱	خط دیوانی میں الم نشرح	چہارم	۳۷۷
۸۲	نقش قرآن، ۳۰ ستارے ۳۰ پارے	چہارم	۳۷۸
۸۳	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۵۴۹
۸۴	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۵۷۱
۸۵	طغرٰی آیت الکرسی	چہارم	۶۱۴
۸۶	طغرٰی بسم اللّٰہ	چہارم	۶۲۷
۸۷	الحمدللّٰہ خط کوفی چہار ضربی	چہارم	۶۴۰
۸۸	بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم	پنجم	۴
۸۹	صلی اللّٰہ علیہ وسلم	پنجم	۶
۹۰	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۲۵
۹۱	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۵۳
۹۲	طغرٰی الحمدللّٰہ	پنجم	۹۷
۹۳	طغرٰی علمہ الانسان	پنجم	۱۴۲
۹۴	طغرٰی والشمس	پنجم	۱۷۶
۹۵	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۲۰۴
۹۶	طغرٰی جلالہٗ	پنجم	۲۹۰
۹۷	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۲۹۶
۹۸	اسم پاک اللّٰہ بصورت ستارہ	پنجم	۳۳۴
۹۹	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۳۴۲
۱۰۰	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۳۸۶
۱۰۱	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۳۹۳

marfat.com

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۰۲	لفظ علی بصورت مربع	پنجم	۴۹۰
۱۰۳	طغریٰ آیت قرآنی	پنجم	۵۴۵
۱۰۴	طغریٰ آیت قرآنی	پنجم	۵۴۹
۱۰۵	طغریٰ آیت قرآنی	پنجم	۵۶۶
۱۰۶	نقش قرآن ۳۰ ستارے ۳۰ پارے	پنجم	۵۸۰
۱۰۷	اسم الحمدللہ بصورت مربع	پنجم	۵۹۲
۱۰۸	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ششم	۴
۱۰۹	رُباعی بلغ العلیٰ بکمالہٖ	ششم	۶
۱۱۰	صلی اللہ علیہ وسلم	ششم	۱۲
۱۱۱	طغریٰ آیت قرآنی	ششم	۱۶
۱۱۲	طغریٰ آیت قرآنی	ششم	۲۰
۱۱۳	طغریٰ آیت قرآنی	ششم	۱۴۹
۱۱۴	طغریٰ اللہ محمد	ششم	۱۵۴
۱۱۵	طغریٰ آیت قرآنی	ششم	۲۷۷
۱۱۶	طغریٰ کلمہ طیبہ	ششم	۲۹۴
۱۱۷	طغریٰ آیت قرآنی	ششم	۳۲۸
۱۱۸	الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	ششم	۵۶۱
۱۱۹	لفظ علی بصورت مربع	ششم	۶۳۴
۱۲۰	السلام قبل الکلام	ششم	۶۴۱
۱۲۱	طغریٰ آیت قرآنی	ششم	۶۵۸
۱۲۲	طغریٰ آیت قرآنی	ششم	۶۸۰

marfat.com

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۲۳	طغریٰ آیت قرآنی	ششم	۷۹۲
۱۲۴	صلی اللہ علیہ وسلم	ششم	۸۰۶
۱۲۵	طغریٰ آیت قرآنی	ششم	۸۱۳
۱۲۶	طغریٰ آیت قرآنی	ششم	۸۱۷
۱۲۷	الحمدللہ بخط کوفی چہارضربی	ششم	۸۶۴
۱۲۸	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ہفتم	۴
۱۲۹	طغریٰ آیت قرآنی	ہفتم	۶
۱۳۰	طغریٰ آیت قرآنی	ہفتم	۱۴
۱۳۱	طغریٰ آیت قرآنی	ہفتم	۱۶
۱۳۲	طغریٰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ہفتم	۲۶
۱۳۳	طغریٰ آیت قرآنی	ہفتم	۳۲
۱۳۴	طغریٰ آیت قرآنی	ہفتم	۵۲
۱۳۵	طغریٰ آیت قرآنی	ہفتم	۶۸
۱۳۶	طغریٰ آیت قرآنی	ہفتم	۱۰۰
۱۳۷	لفظ اللہ بصورت ستارہ	ہفتم	۱۱۶
۱۳۸	طغریٰ آیت قرآنی	ہفتم	۱۱۸
۱۳۹	طغریٰ آیت قرآنی	ہفتم	۱۸۱
۱۴۰	طغریٰ آیت قرآنی	ہفتم	۱۸۲
۱۴۱	طغریٰ آیت قرآنی	ہفتم	۲۳۶
۱۴۲	طغریٰ آیت قرآنی	ہفتم	۲۴۸
۱۴۳	طغریٰ آیت قرآنی	ہفتم	۲۵۰

marfat.com

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۴۴	طغریٰ آیت قرآنی	ہفتم	۲۷۵
۱۴۵	طغریٰ آیت قرآنی	ہفتم	۲۷۶
۱۴۶	طغریٰ آیت قرآنی	ہفتم	۴۳۴
۱۴۷	صلی اللہ علیہ وسلم	ہفتم	۴۴۰
۱۴۸	طغریٰ آیت قرآنی	ہفتم	۴۴۲
۱۴۹	طغریٰ الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	ہفتم	۴۴۷
۱۵۰	طغریٰ آیت قرآنی	ہفتم	۴۵۰
۱۵۱	طغریٰ کلمہ طیبہ	ہفتم	۴۶۴
۱۵۲	مختلف طغرے	ہفتم	۴۶۷
۱۵۳	اسم اللہ بصورت ستارہ	ہفتم	۴۷۹
۱۵۴	طغریٰ آیت قرآنی بخط ثلث	ہفتم	۴۸۰
۱۵۵	طغریٰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ہفتم	۴۸۲
۱۵۶	طغریٰ سبحانہٗ وتعالیٰ	ہفتم	۴۹۶
۱۵۷	طغریٰ بسم اللہ	ہشتم	۴
۱۵۸	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۶
۱۵۹	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۱۰
۱۶۰	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۲۸
۱۶۱	الم نشرح بخط دیوانی	ہشتم	۱۴۶
۱۶۲	نصر من اللہ وفتح قریب	ہشتم	۱۶۸
۱۶۳	طغریٰ لاحول ولا	ہشتم	۱۷۴
۱۶۴	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۱۷۵

marfat.com

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۶۵	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۲۰۰
۱۶۶	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۲۰۲
۱۶۷	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۲۴۲
۱۶۸	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۲۸۴
۱۶۹	طغریٰ نصر من اللّٰہ وفتح قریب	ہشتم	۳۰۸
۱۷۰	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۳۳۰
۱۷۱	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۳۵۴
۱۷۲	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۳۵۶
۱۷۳	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۳۷۲
۱۷۴	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۳۸۴
۱۷۵	الم نشرح بخط دیوانی	ہشتم	۳۹۲
۱۷۶	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۴۱۹
۱۷۷	لفظ اللّٰہ بصورت ستارہ	ہشتم	۴۲۰
۱۷۸	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۴۳۰
۱۷۹	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۴۴۲
۱۸۰	طغریٰ لاحول ولاقوۃ	ہشتم	۴۴۶
۱۸۱	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۴۴۸
۱۸۲	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۴۷۶
۱۸۳	طغریٰ آیت قرآنی بخط دیوانی الجلّی	ہشتم	۴۹۱
۱۸۴	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۴۹۲
۱۸۵	طغریٰ آیت قرآنی	ہشتم	۴۹۴

marfat.com

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۸۶	الحمدللہ بخط کوفی چہارضربی	ہشتم	۵۱۲
۱۸۷	طغریٰ بسم اللہ	نہم	۴
۱۸۸	طغریٰ بسم اللہ	نہم	۶
۱۸۹	طغریٰ آیت قرآنی	نہم	۴۵
۱۹۰	نقش قرآن ۳۰ ستارے ۳۰ سپارے	نہم	۴۹
۱۹۱	طغریٰ آیت قرآنی	نہم	۵۷
۱۹۲	طغریٰ آیت قرآنی	نہم	۶۴
۱۹۳	طغریٰ لاحول ولا	نہم	۷۸
۱۹۴	طغریٰ سورہ القارعہ	نہم	۱۷۲
۱۹۵	ولسوف یعطیک ربک فترضٰی	نہم	۱۷۴
۱۹۶	طغریٰ اللہ محمد	نہم	۱۹۲
۱۹۷	الحمدللہ بخط کوفی چہارضربی	نہم	۲۰۶
۱۹۸	طغریٰ آیت قرآنی	نہم	۲۱۵
۱۹۹	طغریٰ آیت قرآنی	نہم	۲۱۶
۲۰۰	طغریٰ آیت قرآنی بصورت تتلی	نہم	۲۳۰
۲۰۱	طغریٰ آیت قرآنی	نہم	۲۳۲
۲۰۲	طغریٰ آیت قرآنی	نہم	۳۹۳
۲۰۳	طغریٰ آیت قرآنی	نہم	۴۱۸
۲۰۴	برزمینی کہ نشانِ کف پائے تو بود	نہم	۴۶۸
۲۰۵	طغریٰ آیت قرآنی	نہم	۴۶۹
۲۰۶	طغریٰ علمہ الانسان	نہم	۴۷۰

marfat.com

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۲۰۷	طغریٰ آیت قرآنی	نہم	۴۷۴
۲۰۸	طغریٰ آیت قرآنی	نہم	۵۷۳
۲۰۹	طغریٰ توغنی از ہر دو عالم من فقیر	نہم	۵۷۴
۲۱۰	طغریٰ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	دہم	۴
۲۱۱	طغریٰ آیت الکرسی	دہم	۶
۲۱۲	طغریٰ الزرق علی اللّٰہ	دہم	۱۲
۲۱۳	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۲۱
۲۱۴	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۲۸
۲۱۵	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۳۴
۲۱۶	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۴۰
۲۱۷	طغریٰ اللّٰہ نور السموات والارض	دہم	۴۸
۲۱۸	طغریٰ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	دہم	۱۰۳
۲۱۹	نقش قرآن ۳۰ ستارے ۳۰ سپارے	دہم	۱۰۴
۲۲۰	طغریٰ بسم اللّٰہ بصورت مربع	دہم	۱۱۲
۲۲۱	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۱۱۴
۲۲۲	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۱۲۴
۲۲۳	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۱۳۸
۲۲۴	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۱۷۰
۲۲۵	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۱۸۰
۲۲۶	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۱۸۹
۲۲۷	طغریٰ کلمہ طیبہ	دہم	۱۹۰

marfat.com

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۲۲۸	طغرٰی شوکت وسنجر وسلیم تیرے جلال کی نمود	دہم	۱۹۲
۲۲۹	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۲۲۷
۲۳۰	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۲۲۸
۲۳۱	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۲۳۵
۲۳۲	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۲۳۶
۲۳۳	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۲۶۰
۲۳۴	طغرٰی آیت قرآنی وحدیث پاک	دہم	۲۶۲
۲۳۵	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۲۶۶
۲۳۶	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۳۱۱
۲۳۷	طغرٰی آیت قرآنی خط دیوانی الجلّی	دہم	۳۱۲
۲۳۸	طغرٰی آیت قرآنی	دہم	۳۱۸
۲۳۹	طغرٰی بسم اللّٰہ	دہم	۳۲۴
۲۴۰	طغرٰی کل من علیھافان	دہم	۳۲۸
۲۳۶	طغرٰی یکچند پی دانش ودفتر گشتیم	دہم	۳۷۶
۲۳۷	طغرٰی سورہ اخلاص مربع	دہم	۳۸۴
۲۳۸	طغرٰی الحمدللّٰہ بخط کوفی چہارضربی	دہم	۴۱۰
۲۳۹	طغرٰی نصرمن اللّٰہ وفتح قریب	دہم	۴۱۹
۲۴۰	طغرٰی کلمہ طیبہ بخط کوفی بنائی متوسط	دہم	۴۲۳
۲۴۱	طغرٰی رباعی از رخت مست بزم احباب ست	دہم	۴۳۲
۲۴۲	طغرٰی آئینِ جواں مرداں حق گوئی وبے باکی	دہم	۴۴۸
۲۴۳	طغرٰی والشمس	دہم	۴۵۸

marfat.com

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۲۴۴	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۴۷۳
۲۴۵	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۴۷۴
۲۴۶	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۴۸۶
۲۴۷	السلام قبل الکلام	دہم	۴۹۰
۲۴۸	طغریٰ رباعی بلغ العلیٰ بکمالہٖ	دہم	۵۵۰
۲۴۹	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۵۵۲
۲۵۰	طغریٰ اسم پاک اللہ بصورت ستارہ	دہم	۵۵۳
۲۵۱	طغریٰ اسم محمد	دہم	۵۸۰
۲۵۲	طغریٰ نصر من اللہ وفتح قریب	دہم	۷۷۰
۲۵۳	طغریٰ اللہ محمد	دہم	۸۱۲
۲۵۴	طغریٰ لاحول ولا	دہم	۸۴۲
۲۵۵	طغریٰ الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	دہم	۹۰۴
۲۵۶	طغریٰ نصر من اللہ وفتح قریب	دہم	۹۱۲

☆.....☆.....☆

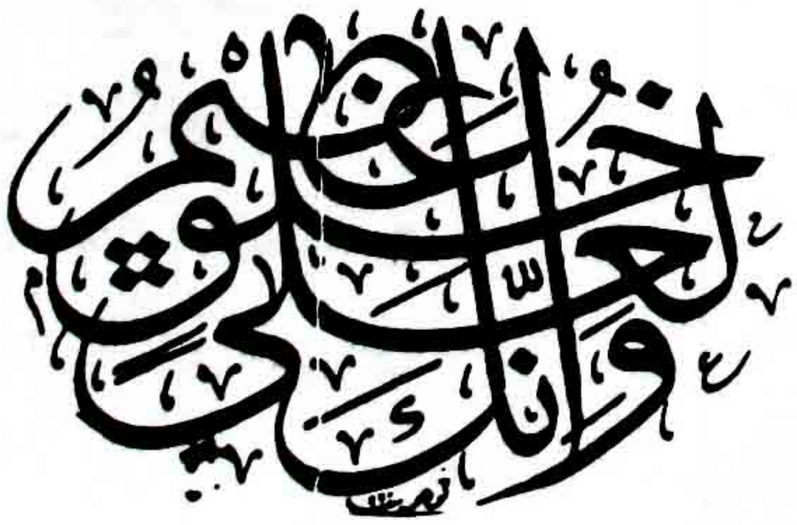

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم.....باب پنجم

☆

marfat.com

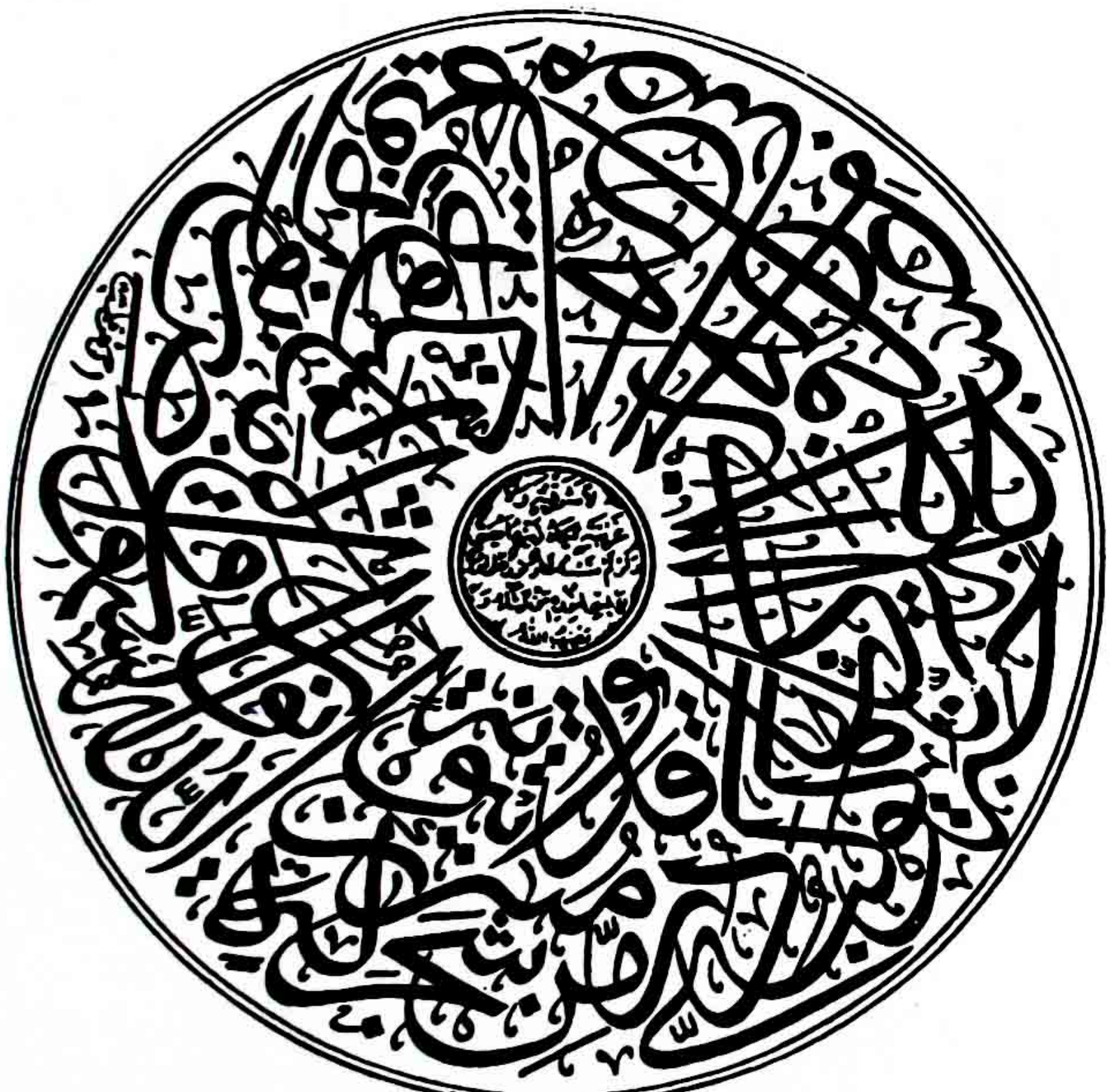

الأمثال لِلنَّاسِ واللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کُتبات مزارات وغیرہ احاطۂ روضہ شریف، سرھند

اعجاز احمد نقشبندی اشرفی

☆☆

(۱)

گنبد شریف میں شمال مغربی جانب مندرجہ ذیل مزارات ہیں:

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی..... قیوم اوّل

ولادت:۔شب جمعہ ۱۴ر شوال ۹۷۱ھ/ بمطابق ۱۵۶۳ء

وصال:۔شنبہ ۲۸ر صفر ۱۰۳۴ھ/ بمطابق ۱۶۲۴ء۔ قیوم اول

(ا) اکابرِ اولیاء حضرت خواجہ محمد صادق علیہ الرحمۃ فرزند اوّل حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

ولادت: ۱۰۰۰ھ وصال: ۹ر ربیع الاوّل ۱۰۲۵ھ

(ب) خازن الرحمۃ حضرت خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

ولادت: ۱۰۰۵ھ وصال:۔۲۷ر ربیع الثانی ۱۰۷۰ھ

(ج) اُمّ کلثوم بنت مجدد الف ثانی کی قبر مبارک خواجہ محمد سعیدؒ علیہ الرحمۃ کی قبر مبارک کے ساتھ چھوٹی قبر ہے۔اُس وقت عمر مبارک ۱۴ سال تھی۔

marfat.com

(۲)

شمال کی جانب تھوڑے فاصلے پر ایک گنبد شریف میں مندرجہ ذیل مزارات ہیں

حضرت امام الُہدٰی سراج الاولیاء عروۃ الوثقیٰ قیوم زمانی فرزند ثالث خلیفہ اکمل امام ربآنی خواجہ مَحمد معصوم علیہ الرحمۃ، قیوم ثانی

وصال:۔۹ ربیع الاوّل ۱۰۷۹ھ

(ا) حضرت قطب زماں خواجہ محمد صبغتہُ اللہ علیہ الرحمۃ فرزند اکبر عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ

وصال:۔۴ ربیع الثانی ۱۱۲۲ھ

(ب) حضرت قیوم ثالث حزب اللہ خواجہ محمد نقشبند ثانی حُجۃ اللہ فرزند دوم حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہما الرحمۃ (مزار باہر کھیتوں میں ہے)

وصال:۔۲۰ محرم الحرام ۱۱۱۰ھ..... حجۃ اللہ کے گنبد کے نیچے مزار کے دائیں طرف تین قبریں اور بائیں طرف بھی تین قبریں ہیں۔

(ج) حضرت خواجہ محمد عبید اللہ علیہ الرحمۃ فرزند ثالث عُروۃ الوثقیٰ علیہما الرحمۃ

وصال:۔۱۵ ربیع الاوّل ۱۰۸۳ھ

(د) حضرت قطبِ دوراں خواجہ محمد اشرف فرزند چہارم عروۃ الوثقیٰ علیہما الرحمۃ

وصال:۔۲۸ صفر المظفر ۱۱۱۸ھ

marfat.com

(۳)

حضرت سلطان الاولیاء خواجہ محمد سیف الدین فرزند پنجم عروۃ الوثقیٰ علیہما الرحمۃ

وصال:۔۱۵ر جمادی الاوّل ۱۰۹۶ھ

گنبد میں دو بڑی اور ایک چھوٹی قبر مبارک اور بھی ہیں۔ حجۃ اللہ کے گنبد کے نیچے مزار کی دائیں طرف تین قبریں اور بائیں طرف بھی تین قبریں ہیں۔

(۴)

روضہ شریف کی مسجد کے عقب اور مزار پاک کے سامنے والے دروازے کے سامنے بڑی گنبد والے مزار میں بادشاہ زمان خان اور اس کی بیوی کی قبریں ہیں۔ حکمران افغانستان

(۵)

شمال کی جانب

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے گنبد شریف سے پہلے ایک گنبد میں حضرت قیوم رابع سلطان الاولیاء، ۔۔۔۔قبلۂ عالم، مجدد العصر خواجہ محمد زبیر علیہما الرحمۃ نبیرۂ اکرم، خلیفۂ اعظم حجۃ اللہ علیہ الرحمۃ کا مزار شریف ہے

وصال:۔۴ر ذیقعد ۱۱۵۲ھ

آپ پوتے ہیں خواجہ محمد نقشبند بن خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ بن امام ربانی کے.....آپ کے والد صاحب کا نام ہے خواجہ ابو العلیٰ .....اندر مزار پاک کے دروازے کے سامنے کمرے میں

marfat.com

حضرت مولوی معصومی شاہ /محمد فرخ محدث فرزند سوم حضرت خازن الرّحمۃ اکثر اولاد حضرت مجدد، جن کے شاگرد ہیں ان کی دو قبر مبارک ہیں

(۶)

مزار مبارک والدہ مرحومہ خواجہ محمد یحییٰ علیہ الرحمۃ سجادہ نشین روضہ شریف

حق نے بھیجا انہیں پیغام اجل　　کر سکا نہ کچھ طبیب حاذق

چھوڑ دنیا کو گئیں سوئے جناں　　جان دی پاتے ہی حکم خالق

اصطفا کو لکھو یہ تاریخ وفات ورئے خاتون محمد صادق ۱۳۶۱ھ

(۷)

اندر مزار پاک کے دروازے کے سامنے بائیں جانب کمرے میں یہ مزار ہے

حضرت دلیل اللہ الصمد خواجہ عبدالاحد شاہ فرزند پنجم حضرت خازن علیہما الرحمۃ

وصال:۔ ۲۷/ذلحجہ ۱۱۲۶ھ

مسجد کے صحن کے باہر معبد کعبہ کے پہلو میں دو قبور ہیں

marfat.com

(۸)

۷۸۶

الصلوٰۃ والسلام یا رسول اللہ

غریبم یا رسول اللہ ﷺ غریبم
ندارم در جہاں جُز تو حبیبم

مرض دارم زعصیاں لادوائے
مگر الطاف تو یا شد طبیبم

بریں نازم کہ ہستم اُمت تو
گنہگارم ولیکن خوش نصیبم

(۹)

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک کے دروازے کے باہر لکھا ہوا ہے:

marfat.com

۷۸۶

سبحان اللہ ماشاء اللہ واہ چہ تعمیر نورانی
بعداز سہ صد سال بنا شد روضۂ محبوب رَبَانی
پر تو گنبد خضرا گویا
کاخِ مجدد الف ثانی

سنہ ۱۳۴۴ھ

محمد اصطفان خان اصطفا مالک کارخانہ اصغر علی محمد علی، تاجران لکھنو محمد عبدالحمید حمید صدیقی لکھنوی
تحریر نمود سنہ ۱۳۶۲ھ

(۱۰)

مسجد روضہ شریف کے اندر برآمدے کے سامنے لکھا ہے:

گر درین عالم بجوئی منظر خُلدِ بریں
مسجد حضرت مجدد را بچشم دل ببیں

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
(بحضور رحمت للعٰلمین)

بَلغَ العُلٰی بکمالہ کشف الُّدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیعُ خصِالہ صلوّا علیہِ وآلہ
یامحمد یامحمد یارسول گرچہ من نالائقم تو کن قبول

حضرت علی کرم اللہ وجہہ
حضرت فاطمہ ہر ارضی اللہ تعالیٰ عنہا

marfat.com

(۱۱)

رباعی شریف در مدح غوث الاعظم

از حضرت خواجہ بزرگ سید بہاء الدین نقشبند مشکل کشا

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا رب بحبّ لات شیر جیلانی
کن بندۂ مرا و لطفش ندارد ثانی

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است
سرور اولاد آدام شاہ عبدالقادر است
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم
نورِ قلب از نورِ اعظم شاہ عبدالقادر است

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کن باطنی، صاف یک جلوۂ او
آلودہ سازیا غرض ہائے نفسانی

(۱۲)

حضرت مجدد الف ثانی کے مزار مبارک کے باہر بائیں طرف آویزاں ہے

سیدنا سرکار حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کے گیارہ اسمائے گرامی

سید محی الدین۔ غوث محی الدین۔ قطب محی الدین۔ شیخ محی الدین۔
فقیر محی الدین۔ محبوب محی الدین۔ مخدوم محی الدین۔ معشوق محی الدین۔
مولینا محی الدین۔ سلطان محی الدین۔ ولی محی الدین

marfat.com

(۱۲)

قطعہ

بمدح حضرت امام ربانی شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی نقشبندی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

چہ عالی شان دربار امام دین ربانی — ملائک صف بہ صف استادہ ایں جابہرِ دربانی
چودیدہ طوطیِ ہندوستان آں خواجۂ باقی — شکر دادہ بہ منقار ازاں شُد شیرِ یزدانی
محمد مصطفیٰ ﷺ ختم الرُسل آمد دریں عالم — مجدد الف ثانی آمد از بہرِ نگہبانی
جہانگیرِ زماں بر دست تو بہ کرد درآخر — شُد آگاہ حقیقت دیگر از رازِ جہاں بانی
عیاں است نور ذات رحمت للعلمین اینجا — کہ تقلیدِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کرد احمد شیخ لاثانی
کہ ہستند پاچہ شان ہست، بس جائے ادب ایں است — مگوئی کلمۂ یسیارائے دل گر نمی دانی
شجاعؔ ادنیٰ گدائے بر سرِ بازار می گوئم — گدائے ایں درِ دولت کُند ہر جا سلیمانی

(۱۴)

خواجہ محمد یحییٰ فرزندِ ہفتم امام ربانی

روضۂ اقدس کی مغرب کی جانب گیلری میں مع دو صاحبزادگان

خواجہ محمد یحییٰ سے مغرب کی جانب چھپر کے نیچے اہل خانہ حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ، اہلیہ امام ربانی اور بہو علیہم الرحمۃ، خواجہ محمد فرخ فرزند ششم امام ربانی اور خواجہ محمد عیسیٰ فرزند پنجم امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

marfat.com

(۱۵)

حضرت خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ

فرزند دوم حضرت مرّ وج الشریعۃ علیہما الرحمۃ

وصال: ۱۰ ربیع الاوّل ۱۱۴۲ھ

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے مقبرہ کے باہر کونے میں چھوٹے قبہ میں مزار شریف ہے

(۱۶)

دسواں نمبر خلافت سید یحیٰی صاحب

خلیفہ سید محمد صادق صاحب، والد سید محمد یحیٰی (دسویں خلیفہ)

دونوں طرف دو والدہ صاحبان.....

باہر گیلری میں پردادی صاحبہ

خواجہ سیف الدین کی پوتی

دروازے کے دائیں طرف خلیفہ محمد صادق کے دادا صاحب میر شیر علی، پردادا محبوب علی شاہ صاحب ان کے والد سید فیض علی شاہ ان کے والد عبدالقادر صاحب ان کے والد شفیع اللہ صاحب ان کے والد میر لالہ صاحب سید عبدالرحیم صاحب ان کے والد سید میر حفیظ اللہ صاحب

(۱۷)

امیر محمد یعقوب خان صاحب بہادر امیر افغانستان و اہلیہ سردار محمد اکرم خان بندگان والد سردار محمد ایوب خاں صاحب ۱۳۲۷ھ

marfat.com

مرحومہ مغفورہ بنت جناب مرحمت، غفران پناہ علیّین آرام

گاہ بندگان امجد والد جناب سردار محمد ایوب خاں صاحب اور اہلیہ سردار عبدالعلی خاں

صاحب بندگان امجد والد اعلیٰ حضرت سردار محمد یعقوب صاحب حکمران افغانستان ۲۹ رمضان

المبارک ۱۳۳۲ھ

(۱۸)

احاطہ مبارک/لوح مزار

درگاہ حضرت شیخ امام رفیع الدین فاروقی قدس سرہٗ

جدّ ششم

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس اللہ سرہُ الاقدس

پیش کردہ

خادمان درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، دہلی

(۱۹)

حضرت خواجہ محمد ضیاء اللہ نقشبندی مجددی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ حضرت قبلہء عالم خواجہ زبیر علیہ الرحمۃ

وصال:۔ ۱۴ ربیع الاوّل ۱۲۰۰ھ

marfat.com

(۲۰)

لوح مزار

محترمہ والدہ ماجدہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی قدس سرہ

خادمان درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، دہلی

۷۸۶

مرقد منور

والدہ ماجدہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ

منجانب

خادم الفقراء میاں محمد امجد لاہور، پاکستان

(۲۱)

مزارِ پرانوار

حضرت شیخ مخدوم عبد الاحد قدس سرّہ اوالاقدس

والد ماجد

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ

marfat.com

وصال:۔۱۲ر رجب ۱۰۰۲ھ، عمر مبارک ۷۰ سال

آں شیخ کہ بود اَعلم اتذر ہر فن　　جانشیں گہر سرے ازل رامعدن
چوں شیخِ زمانہ بوددر علم وعمل　　تاریخ وِصالِ آں بگو "شیخِ زمن"

۱۰۰۷ھ

(۲۲)

شجرہ شریف

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ موھرویہ

اے خدارحم کر اپنی کبریائی کے لیے　　اور رسول پاک کی خیر الورائی کے لیے
بخش دے سب خطائیں انبیاء کے واسطے　　خواجگان نقشبنداں باخدا کے واسطے
گو نہیں ہم لائق دیار اے ربِ غفور　　ان بزرگوں کا وسیلہ لائے ہیں تیرے حضور
حضرت صدیق اکبر یار غار مصطفیٰ ﷺ　　حضرت سلیمان فارس عاشقِ شاہِ ھدا
حضرت قاسم و حضرت جعفر صادق امام　　با یزید برگزیدہ بو الحسن شاہِ امام
بو علی فارمدی اور یوسف ہمدانی　　عبدالخالق عجدوانی عارف ریوگری
خواجۂ محمود فغناں شاہ عزیزاں شاہ کمال　　حضرت بابا سماسی حضرت میر کلال
آفتابِ نقشبنداں شاہ بہاوالدین سخی　　حضرتِ خواجہ علاء الدین عطّار ولی
شاہ یعقوب و عبید اللہ احرارِ زماں　　شاہِ زاہد اور درویش محمد والا شان
خواجہ امکنگی، حضرت باقی باللہ باخبر　　قطب سرہندی مجدد الف ثانی تاجور
خواجہ معصوم حضرت حُجۃ اللہ با صفا　　شاہ زبیر و خواجۂ اشرف محمد پارسا

marfat.com

شاہ جمال اللہ اور عیسیٰ محمد اولیاء　　خواجہ فیض اللہ اور نور محمد باوفا
کرکرم با فقیر محمد صاحب جنت نشاں　　نور جن کا میرے مرشد کی جبیں میں تھا عیاں
وہ سخی ابن سخی وہ صاحبِ لطفِ عمیم　　ہادیٔ دارین حضرت حافظ عبدالکریم
رحم فرما از طفیل ہادیِ دین مبیں　　صاحب نورِ بصیرت خواجہ نواب دین
ازطفیلِ حضرت خواجہ محمد معصوم سُن لے التجا　　منزلِ مقصود تک ہم سب کو پہنچا اے خدا
جان ہو میری تصدق کیسا پیارا نام ہے　　ہر طرف دنیا میں جاری جن کا فیض عام ہے
خواجگانِ نقشبندی کی محبت کر عطا　　حشر میں بھی ساتھ انہیں کے اے خداوندا اٹھا
یا الٰہی سب دعائیں لطف سے مقبول ہوں　　جب چلیں دنیا سے تیری یاد میں مشغول ہوں

(۲۳)

زیاراتِ براس

سرہند شریف شہر سے باہر گاؤں براس میں نو ۹ انبیاء علیہم السلام کی قبور ہیں۔ گاؤں کے درمیان ایک اونچے ٹیلے/ٹبے پر ہر قبر کی لمبائی تقریباً ۹ گز ہے۔ ایک قبر کی چوڑائی تقریباً دو قبروں کے برابر ہے۔ باقی آٹھ قبروں کی چوڑائی نارمل ہے۔ قبروں کے احاطہ کے باہر قریب ہی بڑی شاندار مسجد ہے۔ مسجد کے باہر قریب ہی تین اور قبریں ہیں۔ جو صحابہ کرام کی ہیں۔ ان سب قبروں کی نشان دہی حضور قبلہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی رہنمائی میں کی گئی۔ سرکار نے نام ظاہر نہیں فرمائے۔

marfat.com

(۲۴)

۷۸۶

حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل علیہ الرحمۃ

فرزند دوم حضرت خواجہ محمد صبغۃ اللہ علیہما الرحمۃ

وصال:۔ ۱۱۳۶ھ

(۲۵)

۷۸۶

حضرت قطب عالم حاجی شاہ غلام محمد معصوم

فرزند دوم حضرت شاہ محمد اسماعیل علیہما الرحمۃ

وصال:۔ ۵/ذوالحجہ ۱۱۶۱ھ

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے بڑے قبّے کے مغرب میں ساتھ ہی چھوٹا قبّہ (گنبد) ہے خواجہ کے مزار (قبّے) کے پیچھے بڑی مسجد کے نیچے تہ خانہ میں دونوں طرف حجرہ عبادت گاہ

☆.....☆.....☆

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مآخذ و مراجع

☆

کمانڈر (ر) محمد ظفر مجددی

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کتابیات باقیات جہان امام ربانی

(مآخذ و مراجع)

کمانڈر (ر) محمد ظفر مجددی

☆☆

کتب:

ا

القرآن الکریم

القرآن الکریم و ترجمة معانیها و تفسیر الی اللغة الاردویة ، مجمع الملك الفهد لطباعة المصحف الشریف ، المدینه المنوره

ابن حجر عسقلانی ، علامه : (شارح بخاری) ،الا صابة فی تمییز الصحابة ، طبع کردہ کلکتہ

ابن حجر مکی : فتاوٰی کبرٰی (بحواله نوادر الاصول للترمذی ، دارالکتب العلمیة ، بیروت)

ابن همام (م- ۸۶۱ھ) : فتح القدیر شرح الهدایة للمرغینانی ،لاہور ۱۳۹۹ھ

ابو الحسن علی (م- ۵۹۳ھ : الهدایة شرح البدایة، مطبوعہ دھلی

ابوالقاسم ہندوشاہ فرشتہ: تاریخ فرشتہ، ج:۲، مطبوع نولکشور، ۱۲۸۱ھ

ابوالکلام آزاد: تذکرہ، مطبوعہ لاہور

ابو عمر صالح عبد الکریم بشیر بن صالح بن مبارك : اعلام العلم و الادب فی مدینة مخطوطہ بخط مصنف کا عکس

marfat.com

ابو نعیم الا صفهانی : حلیة الاولیاء جلد۹،مطبوعہ قاہرہ

ابوبکر بن احمد حبشی علوی ، سید شیخ : الدلیل المشیر الی فلك اسانید الاتصال بالحبیب البشیر صلی اللہ علیہ وآلہ ذوی الفضل الشهیر وصحبه ذوی القدر الکبیر ، طبع اول ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء ، مکتبہ مکیہ ، مکہ مکرمہ

احمد الجدع ، شیخ : معجم الادباء الاسلامیین المعاصرین ،طبع اول ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۰ء دارالضیاء ، عمان (اردن)

احمد بن محمد خضراوی هاشمی ، شیخ : نزهة الفکر فیما مضیٰ من الحوادث والعبر فی تراجم رجال القرن الثانی عشر والثالث عشر ، تحقیق محمد المصری، طبع اول ۱۹۹۶ء وزارت ثقافت، دمشق

احمد حسن الحسنی ،صاحبزادہ: فیوضات حسنیہ، ناشر مکتبہ حسنیہ دربار عالیہ سواگ شریف، ضلع لیہ ۱۹۹۹ء

احمد رضا خان بریلوی، امام: الکوکبة الشهابیه (۱۳۱۲ھ) مطبوعہ اہل سنت برقی پریس، مرادآباد ۱۳۵۳ھ

احمد رضا خان بریلوی، امام: حدائقِ بخشش، مطبوعہ کراچی

احمد رضا خان بریلوی، امام: حیات الموات فی بیان سماع الاموات ، رضا فاؤنڈیشن لاہور، ۲۰۰۵ء

احمد رضا خان بریلوی، امام: شمائم العنبر فی ادب النداء امام المنبر ، رضا اکیڈمی بمبئی ۲۰۰۰ء

احمد رضا خان بریلوی، امام: فتاوٰی رضویہ (مع تخریج وترجمہ)، رضا فاؤنڈیشن، لاہور

احمد رضا خان بریلوی، امام: قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام، ۱۲۹۶ھ

احمد رضا خان بریلوی، امام: کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، لاہور

احمد رضا خان بریلوی، امام: نفی الفئی عمن استنار بنوره کل شئی ، ۱۲۹۶ھ

احمد رضا خان بریلوی، امام: هدی الحیران فی نفی الظل عن سید الاکوان ، ۱۲۹۹ھ

احمد سرہندی، شیخ (مجدد الف ثانی): اثباة النبوة ، مطبوعہ کراچی

احمد سرہندی، شیخ (مجدد الف ثانی): مبداء ومعاد، مطبوعہ لاہور

احمد سرہندی، شیخ (مجدد الف ثانی): مکتوبات امام ربانی، اردو ترجمہ عالم الدین لاہور (اللہ والے کی قومی دکان)

احمد سرہندی، شیخ (مجدد الف ثانی): مکتوبات شریف، امرتسر ۱۳۳۳ھ، (تین مجلدات)

marfat.com

اخلاق احمد، میاں: تذکرہ حضرت ایشاں، مطبوعہ شاد باغ، لاہور

اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، جلد ۱۱، لاہور

اسماعیل دہلوی، مولوی: عبقات، مطبوعہ علمی مجلس، کراچی ۱۳۸۰ھ

اشرف جہانگیر سمنانی، مخدوم سید: لطائف اشرفی (۷۰۸-۸۳۲ھ)، مطبوعہ کراچی

افتخار احمد قادری، مولانا: قصائد غوثیہ، مطبوعہ راولپنڈی ۲۰۰۲ء

اقبال احمد اختر القادری، ڈاکٹر: جہاں نما، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: رسائل نقشبندیہ، مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور ۱۹۸۱ء

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: مقدمہ شواھد النبوۃ ملا عبدالرحمٰن جامی، مطبوعہ قادری بک ڈپو، بریلی ۱۹۸۷ء

اکبر علی شاہ نقشبندی دہلوی، سید: مجموعہ فوائد عثمانیہ (فارسی) ناشر حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی ۱۳۸۲ھ

انس یعقوب کتبی، شیخ: اعلام من ارض النبوۃ، جلد اول طبع اول ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۳ء جلد اول طبع دوم ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء مطابع دار البلاد، جدہ

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (انگریزی)، مطبوعہ پیرس

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، جلد اول، مطبوعہ لاہور

ب

بحر العلوم لکھنوی، علامہ: رسالہ وحدت الوجود، ترجمہ اردو مولانا ابوالحسن زید فاروقی، طبع کردہ ندوۃ المصنفین، دہلی

البخاری بشرح الکرمانی

بدرالدین سرہندی، شیخ: حضرات القدس۔ مطبوعہ، سیالکوٹ ۱۴۰۱ھ

بدرالدین سرہندی، شیخ: مجمع الاولیاء (۱۰۴۳ھ) انڈیا آفس لائبریری، لندن مخطوطہ نمبر ۱۴۵

بروکلمان: تاریخ ادب عربی، جلد ۱، تکملہ اول

بشارت بن یوسف الحادی، شیخ: علماء و ادباء البحرین فی القرن الرابع عشر الھجری، طبع اول ۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء بیت البحرین للدراسات والتوثیق بحرین

marfat.com

ت

تاریخ مشایخ چشت، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۶۴ھ
تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، ۱/۱۹۶

ج

الجامع الصحیح للبخاری، نور محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی
الجامع لاحکام القران للقرطبی
الجواہر الغالیہ
جواہر نقشبندیہ، فیصل آباد ۱۹۹۰ء
جہانگیر، محمد نورالدین (بادشاہ): تزک جہانگیری، لاہور ۱۹۶۰ء

ح

حاشیہ شیخ زادہ علی تفسیر القاضی البیضاوی، اشیق، استنبول، ترکیہ
حبیب الرحمٰن گبول: خطبات غفاریہ، مطبوعہ درگاہ اللہ آباد کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز، سندھ
حسن رضا خان بریلوی مولانا: مراسلت اہل سنت وندوہ، مطبع نظامی، بریلی، ۱۳۱۳ھ
حسین بن محمد خطیب طیبانی، شیخ: الدرا للطیف فی فضائل الختم الشریف، طبع ۱۳۴۲ھ / ۱۹۶۴ء مطبع فتیٰ الشرق، حمص
حکیم ترمذی، منشورات مکتبۃ ایۃ اللہ، قم، ایران
حلیۃ الاولیاء، مطبوعۃ دارالکتب العربیۃ، بیروت

خ

خلیق احمد نظامی، پروفیسر: تاریخِ مشایخِ چشت، مطبوعہ ادارہ ادبیات، دہلی ۱۹۸۰ء

marfat.com

خیر الدین محمود زرکلی، شیخ : الاعلام، قاموس تراجم لاشهر الرجال والنساء من العرب والمستعربین والمستشرقین، طبع ششم ۱۹۸۴ء ، دارا لعلم للملایین، بیروت

د

داراشکوہ: سفینۃ الاولیاء، لکھنو ۱۸۷۸ء

الدرالمختار علی ہامش ردالمحتار، جلداوّل

دوست محمد قندھاری، حاجی: تحفہ ابراہیمیہ اردو ترجمہ مکتوبات (مترجم صوفی محمد احمد)، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء

ر

رحمان علی، مولانا: تذکرہ علمائے ہند، لکھنو ۱۹۱۴ء

رد المحتار ، عثمانیہ استنبول ۱۳۲۷ھ

رؤف احمد شاہ مجددی: درالمعارف، مطبوعہ لاہور

ریاض احمد، مرزا: نجم الہدٰی، مطبوعہ لاہور، اشاعت دوم ۲۰۰۳ء

ز

زادالمعاد، موسسۃ الرسالۃ ، بیروت ۱۹۹۶ء

زوار حسین شاہ مجددی، سید: انوار معصومی، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۰ء

زوار حسین شاہ مجددی، سید: حضرت مجدد الف ثانی، کراچی

زوار حسین شاہ مجددی، سید: مقامات فضلیہ، مطبوعہ فیصل آباد، مارچ ۱۹۷۳ء

س

سباحۃ الفکر، مطبوعہ ہند

سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن

marfat.com

سیف الدین، خواجہ، مکتوبات سیفیہ، مطبوعہ حیدر آباد، سندھ

ش

شتمۃ الاعلام، جلد۲
شرح صحیح مسلم نووی، نور محمد کتب خانہ، کراچی
شہاب الدین سہروردی، شیخ: عوارف المعارف (ترجمہ سید احمد علی چشتی)
شہزاد احمد: تذکرہ عاشق رسول، مطبوعہ لاہور ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

ص

صدیق حسن خاں، نواب: ابجد العلوم، جلد سوم، بھوپال، ۱۲۹۵ھ
صغیری شرح منیۃ المصلی

ع

عالم فقری، علامہ: تذکرہ اولیاء پاکستان، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء
عبدالاحد وحدت سرہندی، خواجہ: سبیل الرشاد، مرتبہ غلام مصطفیٰ خان، حیدر آباد، سندھ، ۱۹۷۸ء
عبد الحفیظ بن محمد طاهر فاسی، شیخ : معجم الشیوخ ، تحقیق شیخ عبد المجید خیالی، طبع اول ١٤٢٤ھ / ٢٠٠٣ء دار الکتب العلمیة بیروت
عبدالحق دہلوی، محدث: تکمیل الایمان، مکتبہ نبویہ، لاہور، ۱۹۸۰ء
عبدالحق دہلوی، محدث: مدارج النبوہ، مکتبہ اسلامیہ، لاہور
عبد الحی ابن العماد حنبلی ، علامه : شذرات الذهب ، مطبوعه تجاریهٔ کبریٰ ، بیروت
عبدالدائم، قاضی: حیات صدریہ، خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ، ہری پور، ۲۰۰۶ء
عبدالرحمٰن جامی، مولانا: نفحات الانس، مترجم از سید احمد علی چشتی، شبیر برادرز، لاہور، ۲۰۰۲ء
عبد الرزاق بن حسن بیطار، شیخ : حلیة البشر فی تاریخ القرن الثالث عشره ، تحقیق شیخ محمد بهجت

marfat.com

بن محمد بهاء الدين بيطار ، طبع اول ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۱ء مجمع اللغة العربيه دمشق

عبدالستار ہمدانی، مولانا: امام احمد رضا ایک مظلوم مفکر، انڈین اسلامک مشن، بمبئی، ۱۹۹۸ء

عبدالقادر بدایونی، ملا: منتخب التواریخ، مطبوعہ کلکتہ، ۱۸۶۹ء، لاہور ۱۹۶۲ء

عبدالقادر جیلانی، شیخ، غنیۃ الطالبین (ترجمہ اردو) علامہ شمس بریلوی، کراچی ۱۹۷۳ء

عبد الله بن عبد الرحمن معلمی ،شیخ: معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم المكى الشريف ، طبع اول ۱۴۱۶ھ / ۱۹۹۶ء مكتبه شاه فهد ، رياض

عبد الله بن محمد حبشی، شیخ : معجم الموضاعات المطروقة ، فی التاليف الاسلامی وبيان ماالف فيها، طبع ۲۰۰۰ء ، كلچرل فائونڈيشن، ابوظبی

عبد المجيد بن محمد خانی ، شيخ : الحدائق الوردية فی حقائق اجلاء النقشبنديه ، طبع ۱۳۰۸ھ عبد الوكيل دروبی، جامع درويشيه، دمشق

عبدالمجید بیانونی، ڈاکٹر شیخ: رسالة المسجد فی سورية (مقالہ ڈاکٹریٹ) کمپوز شدہ کا عکس

عبیداللہ، خواجہ: یاقوت احمر

عدنان خورشید، ڈاکٹر: جہاں نما، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۵ء

العروه لاهل الخلوه ، قلمی نسخہ، بانکی پور، نمبر ۹۰۵

علاء الدين على متقى ، علامه (م ۹۷۵ھ): كنزالعمال فی سنن الاقوال و الاعمال علماء و ادباء البحرين

علی بن حسین واعظ کاشفی هروی ، شيخ : نفائس السانحات فی تذييل الباقيات الصالحات ، (فارسی سے عربی ترجمہ پر تکملہ از) شيخ محمد مراد بن عبد الله قازانی ، دار صادر ، بيروت

علی قاری (م ۱۰۱۴ھ): مرقاۃ شرح مشکوۃ

علی ندوی، ابوالحسن، مولوی: تاریخ دعوت وعزیمت، جلد چہارم، مطبوعہ کراچی

علی ندوی، ابوالحسن، مولوی: تذکرہ حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی شعبۂ طبع واشاعت ندوۃ العلماء لکھنو

علی ہجویری، سید: کشف المحجوب، لاہور ۱۹۷۷ء

marfat.com

عمر رضا كحاله، شيخ : معجم المؤلفين تراجم مصنفى الكتب العربية ، ، طبع اول ١٤١٤ھ / ١٩٩٣ء، مؤسسة الرسالة ، بيروت

عيسىٰ بن حسن بيانونى ، شيخ : فتح المجيد فى مد ح الحبيب صلى الله عليه وسلم ، طبع اول ١٤١٩ھ / ١٩٩٨ء ، دارطوق النجات ، بيروت

غ

غلام جابر شمس مصباحی، ڈاکٹر: پرواز خیال، ادارہ مسعودیہ، کراچی، ۲۰۰۵ء

غلام جابر شمس مصباحی، ڈاکٹر: خطوط مشاہیر بنام امام احمد رضا خاں بریلوی، (قلمی)

غلام جابر شمس مصباحی، ڈاکٹر: کلیات مکاتیب رضا، مکتبہ نبویہ، لاہور ۲۰۰۵ء

غلام دستگیر قصوری، مولانا: تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل، نوری کتب خانہ، لاہور

غلام دستگیر نامی، مولانا پیر سید: بزرگان لاہور، مطبوعہ لاہور

غلام سرور لاہوری، مفتی: حدیقۃ الاولیاء، مطبوعہ لاہور

غلام سرور لاہوری، مفتی: مآثر لاہور، مطبوعہ لاہور

غلام علی آزاد بلگرامی: سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان ۱۳۰۳ھ

غلام علی دہلوی، شاہ: مقامات مظہری، اردو ترجمہ از محمد اقبال مجددی، طبع حضرت شاہ ابوالخیر اکاڈمی، دہلی ۲۰۰۵ء

غلام علی شاہ: ایضاح الطریقہ ، مطبوعہ لاہور

غلام مصطفیٰ مجددی، پروفیسر: مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا، رضا، دارالاشاعت، لاہور، ۱۹۹۸ء

ف

فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت ، طبع مصر ١٣٢٤ھ

فواد بن سيد عمارة ، شيخ : فهرست المخطوطات دارالكتب المصرية ، مصطلح الحديث ، جلد اول ١٣٧٥ھ / ١٩٥٦ھ ، دارالكتب المصرية ، قاهره

marfat.com

ک

کلیم اللہ جہان آبادی، شاہ: مکتوباتِ کلیمی، مرتبہ مولوی محمد قاسم کلیمی، مطبع یوسفی، دہلی ۱۳۰۱ھ

ل

لطائف اشرفی، مطبوعہ کراچی، پاکستان

م

مجید اللہ قادری، پروفیسر: مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی، ۱۹۹۹ء

محبوب احمد نقشبندی، فقیر: ملفوظات سعیدیہ (قلمی)

محبوب الٰہی، مولانا: تحفہ سعدیہ، خانقاہ سراجیہ کندیاں، میانوالی، ۱۹۷۹ء

محبوب عالم، خواجہ: ذکرِ خیر، مطبوعہ گجرات ۱۹۵۴ء

محسن فانی: دبستان مذاہب، مطبوعہ بمبئی، ۱۸۲۶ء

محمد احسان مجددی، خواجہ: روضۃ القیومیہ، لاہور ۲۰۰۲ء

محمد احمد درنیقہ، ڈاکٹر: الطریقة النقشبندية واعلامها، (سنہ اشاعت درج نہیں جبکہ مقدمہ کتاب ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء کو لکھا گیا)، جروس پریس، طرابلس، لبنان

محمد احمد نقشبندی، صوفی (مترجم): تحفہ زاہدیہ مکتوبات شریف حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی و خواجہ محمد سراج الدین نقشبندی، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۸ء

محمد اسماعیل سراجی مجددی، خواجہ: تجلیات دوستیہ، ناشر مکتبہ سراجیہ، موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۵ء

محمد اسماعیل سراجی مجددی، خواجہ: کمالات عثمانیہ، مکتبہ سراجیہ، موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۶ء

محمد افضل جالندھری، ڈاکٹر: کمالات فضلیہ، مطبوعہ لاہور، ۱۹۴۶ء

محمد اقبال مجددی: مقامات معصومی، جلد اول، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۴ء

محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر: بال جبریل، مطبوعہ لاہور

marfat.com

محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر: پیام مشرق مشمولہ کلیات اقبال، (فارسی)، لاہور ۱۹۷۳ء

محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر: ضرب کلیم مشمولہ کلیات اقبال: (اردو)، لاہور ۱۹۷۲ء

محمد اکرام، شیخ: عہد مغلیہ مع دستاویزات

محمد الدین فوق، منشی: تذکرہ علمائے لاہور، مطبوعہ لاہور

محمد الدین فوق، منشی: مآثر لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء

محمد الدین فوق، منشی: یادرفتگاں، مطبوعہ لاہور

محمد امین بدخشی: مناقب آدمیہ وحضرات احمدیہ (۱۰۷۰ھ) مخطوطہ برٹش میوزیم، لندن

محمد بن احمد مطيع الرحمن و شيخ عادل بن جميل بن عبد الرحمن عيد ، شيخ : الفهرس المختصر لمخطوطات، مكتبة الحرم المكى الشريف ، جلد اول تا سوم، طبع اول ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء جلد چہارم طبع اول ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء مكتبه شاه فهد ، رياض

محمد بن سعد، علامہ: طبقاتِ کبریٰ، طبع بیروت

محمد بن عبد الله الرشيد ، شيخ : امداد الفتاح باسانيد و مرويات الشيخ عبد الفتاح ، طبع اول ١٤١٩ه / ١٩٩٩ء مكتبه امام شافعى، رياض

محمد بن عزوز ، شيخ : الرحلة السامية الى الاسكندرية ومصر والحجاز والبلاد الشامية ، طبع اول ١٤٢٦ه / ٢٠٠٥ء دار ابن حزم بيروت

محمد حسن نقشبندی، قادری رضوی، مولانا: مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، کتب خانہ، لاہور ۲۰۰۳ء

محمد حسین بدر، حکیم: سات ستارے، مطبوعہ لاہور جمادی الاول ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء

محمد خير رمضان يوسف ، شيخ : تتمة الاعلام للزركلى ، طبع اول ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء دارا بن حزم ، بيروت

محمد زكى بن محمد مجاهد ، شيخ : الاعلام الشرقية فى المائة الرابعة عشر الهجرية ، طبع دوم ۱۹۹۴ء دار الغرب الاسلامى، بيروت

محمد سعید احمد نقشبندی، مولانا: مکتوبات امام ربانی ا (ردو ترجمہ)، دفتر سوم، حصہ دوم، اعتقاد پبلشنگ ہاؤس ، دہلی

محمد صادق قصوری: تذکرۂ نقشبندیہ خیریہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ھ

marfat.com

محمد صادق قصوری، ملفوظات نقشبندیہ، زاویہ پبلشرز گنج بخش روڈ، لاہور، ۱۹۹۸ء

محمد ظفر الدین، مولانا: حیاتِ اعلیٰ حضرت، مکتبۂ رضویہ، آرام باغ، کراچی

محمد عارف ریوگری، خواجہ: عارف نامہ (اردو ترجمہ) مترجم، قدیر محمد قریشی اکبر آبادی، مطبوعہ حیدر آباد ۱۹۹۷ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری، مولانا: الجواهر الغالية من الاسانيد العالية طبع دوم ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء مؤسسۃ الشرف، لاہور

محمد عبد الحی بن عبد الکبیر کتانی، سید شیخ: فهرس الفهارس و معجم المعاجم و المشيخات و المسلسلات، تحقیق ڈاکٹر احسان عباس، طبع دوم ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء دار الغرب الاسلامی، بیروت

محمد عبدالرسول للّٰہی، پروفیسر صاحبزادہ: تاریخ مشائخ نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۰ء

محمد عبدالرسول للّٰہی، پروفیسر صاحبزادہ: ملفوظات نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۰ء

محمد عبدالستار خان، ابوالخیرات، مولانا ڈاکٹر: تذکرہ حضرت محدث دکن، طبع اول ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء، الممتاز پبلی کیشنز، لاہور

محمد عبدالستار طاہر: خلفائے مظہری، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۴ء

محمد عبدالغفار نقشبندی، خواجہ: مکتوبات غفاریہ (قلمی)

محمد عبدالمالک صدیقی نقشبندی: تجلیات قریشی وصدیقی، احمد پور شرقیہ، ضلع بہاولپور

محمد عبدالغفار فضلی نقشبندی، خواجہ: ملفوظات فضلیہ حصہ اول (لاڑکانہ) مطبوعہ جنوری ۱۹۸۸ء

محمد عبید اللہ: حسنات الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۱ء (تحقیق وتعلیق پروفیسر محمد اقبال مجددی)

محمد عمر بیربلوی: انقلاب الحقیقت، مطبوعہ لاہور

محمد غزالی، امام: المنقذ من الضلال ترجمہ عبدالرسول ارشد

محمد غزالی، امام: کیمیائے سعادت، مطبوعہ لاہور

محمد غوثی شطاری: گلزار ابرار، فارسی قلمی، اردو ترجمہ مفید عام، مطبع آگرہ ۱۳۲۶ھ

محمد لطیف، ملک: اولیاء لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۴ء

محمد مراد منزلوی: الدرر المكنونات النفيسه، جلد اول، مطبوعہ مکہ مکرمہ ۱۸۹۸ء

محمد مسرور احمد ابوالسرور، جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، ڈاکٹر، (مرتبین): جہان امام ربانی مجدد الف

marfat.com

ثانی، بارہ مجلدات ۲۰۰۵ء/۲۰۰۷ء کراچی

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: افتتاحیہ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی، مطبوعہ کراچی، ۲۰۰۵ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال، مطبوعہ کراچی، ۲۰۰۲ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی، حالات وافکار وخدمات (ترجمہ فارسی صاحبزادہ محمد زبیر مجددی) مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی، حالات وافکار وخدمات، (ترجمہ انگریزی قاضی عبدالمنان)، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: سیرت مجدد الف ثانی۔ کراچی ۲۰۰۵ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: مجدد اعظم مطبوعہ دہلی ۲۰۰۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: مجدد ہزارۂ دوم، ادارۂ معارف مجدد الف ثانی، کراچی ۱۹۹۷ء

محمد مطیع الحافظ، شیخ و شیخ نزار اباظه، تاریخ علماء دمشق فی القرن الرابع عشر الهجری، طبع اول، جلد اول ودوم ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء جلد سوم ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۱ء دارالفکر، دمشق

محمد معصوم سرهندی، خواجہ: مکتوبات معصومی (سہ مجلدات)، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۹ء

محمد مکرم احمد، ڈاکٹر مفتی: شیخ احمد السرهندی حیاتهٗ و آثارهٗ، جہلم ۲۰۰۷ء

محمد نذیر رانجھا: تاریخ وتذکرہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، مطبوعہ لاہور، جنوری ۲۰۰۵ء

محمد نذیر رانجھا: شرح دیباچہ مثنوی مولانا روم المعروف رسالہ نائیہ، مولانا یعقوب چرخی، ترجمہ جمعیت پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۰۴ء

محمد نذیر رانجھا، (مترجم): مجموعہ فوائد عثمانیہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء

محمد نذیر رانجھا، (مترجم): سہ رسائل حضرت مولانا یعقوب چرخی، میاں اخلاق اکیڈمی شاد باغ، لاہور ۱۹۹۷ء

محمد نصر اللہ خان خاکوانی، حافظ (ناشر): مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری (فارسی) ۱۳۸۳ھ

محمد نور بخش توکلی: تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور

محمد ہاشم جان مجددی سرہندی: بیاض قلمی، کراچی

marfat.com

محمد ہاشم کشمی بدخشانی، خواجہ: زبدۃ المقامات، کانپور، ۱۳۰۷ھ

محمد ہاشم کشمی بدخشانی، خواجہ: زبدۃ المقامات، لاہور، ۱۹۶۹ء

محمد ہاشم کشمی بدخشانی، خواجہ: زبدۃ المقامات، مطبوعہ لکھنو

محمد یاسین بن محمد عیسیٰ فادانی، شیخ : اتحاف الاخوان باختصار مطمح الوجدان فی اسانید الشیخ عمر حمدان، طبع دوم ۱۴۰۶ھ /۱۹۸۵ء دارالبصائر، دمشق

محمد یوسف مجددی: جواہر نقشبندیہ، مکتبہ انوار مجددیہ فیصل آباد ۲۰۰۳ء

محمود آلوسی، علامہ: تفسیر روح المعانی، ملتان

محمود احمد قادری، علامہ: مکتوبات امام احمد رضا بریلوی، لاہور ۱۹۹۲ء

محمود سعید ممدوح ، شیخ : تشنیف الاسماع بشیوخ الاجازۃ والسماع ، طبع اول غالباً ۱۴۰۴ھ دارالشباب للطباعۃ ، قاھرہ

محمود عمر سباعی وشیخ نعیم سلیم زھراوی ، شیخ : حمص ، دراسۃ و ثائقیۃ ، ، جلد اول طبع اول ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء مطبع الروضۃ، حمص

مصطفیٰ رضا خان مولینا: الطاری الداری ، حسنی پریس، بریلی، ۱۹۲۱ء

معجم الادباء، جلد ۲

معجم المطبوعات العربیہ والمعربۃ، جلد ۲

معجم المؤلفین العراقیین فی القرن التاسع عشر و العشرین، کورکیس عواد، طبع اول ۱۹۶۹ء مطبع ارشاد ، بغداد

مکتوبات شاہ محب اللہ الہ آبادی، قلمی

ملفوظات غفاریہ، مطبوعہ سیٹھارجہ، ضلع خیر پور ۱۹۹۰ء

منیر محمود وتری، ڈاکٹر : آثار آل الوتری العلمیۃ، طبع ۱۹۷۴ء مطبع الامۃ، بغداد

ن

ناصر الدین ابو الخیر عبد اللہ بن عمر الشیرازی البیضاوی ، الامام القاضی: انوار التنزیل و اسرار التاویل

marfat.com

المعروف بالتفسير البيضاوی ،ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی

نجم الدین فتحپوری شیخاواٹی، حاجی: مناقب المحبوبین، مطبع محمد حسن، رام پور ۱۲۷۹ھ

نذیر احمد نقشبندی، حافظ: حضرات کرام نقشبندیہ، خانقاہ سراجیہ کندیاں، میانوالی ۱۴۱۰ھ

نذیر احمد، میاں: وصیت نامہ حضرت مہر محمد صوبہ

نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات، دار صادر، بیروت

نور احمد چشتی، مولوی: تحقیقات چشتی، مطبوعہ لاہور

نیل الاوطار، ۳/ ۳۲۵، الکلیات الاریۃ ۱۳۹۸ھ

و

ولی الدین خطیب (م سنہ ۷۲۰ ھ) : مشکوٰۃ المصابیح ، مطبوعہ دھلی ۱۳۱۰ھ

ولی اللہ، شاہ: انفاس العارفین ، مطبع مجتبائی، دہلی، ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۷ء

ی

یافعی، امام: مرآۃ الجنان، مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۳۷ھ

یعقوب چرخی، مولانا: ابدالیہ، مترجم محمد نذیر رانجھا، اسلامک بک فاؤنڈیشن، لاہور ۱۹۷۸ء

یعقوب چرخی، مولانا: انسیہ رسالہ فارسی، مترجم محمد نذیر رانجھا، مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان ۱۴۰۴ھ

یعقوب چرخی، مولانا: تفسیر چرخی، مترجم محمد نذیر رانجھا، جمعیت پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۰۵ء

یوسف بن البادر سرکیس : معجم المطبوعات العربیۃ والمصریۃ ، طبع جدید دار صادر، بیروت

رسائل:

الفرقان، ماہنامہ، لکھنؤ ، مجدد الف ثانی نمبر، مطبوعہ دھلی

marfat.com

اورینٹل کالج میگزین، اگست ۱۹۳۵ء

سوئے حجاز، ماہنامہ، لاہور، شمارہ جنوری ۱۹۹۹ء

معارف رضا، ماہنامہ، کراچی، شمارہ جنوری ۲۰۰۲ء، شمارہ فروری ۲۰۰۲ء، شمارہ جون ۲۰۰۲ء، نومبر ۲۰۰۲ء

معارف ماہنامہ (اعظم گڑھ) شمارہ جون ۱۹۶۲ء تا فروری ۱۹۶۳ء

نعت، ماہنامہ، لاہور، شمارہ فروری ۲۰۰۵ء

نقوش ، ماہنامہ، لاہور نمبر، لاہور

نور اسلام، ماہنامہ (شرقپور شریف)، اولیائے نقشبند نمبر، حصہ دوم، مکتبہ نور اسلام شرق پور شریف، ضلع شیخوپورہ ۱۹۷۹ء

نور اسلام، ماہنامہ (شرقپور شریف)، گولڈن جوبلی نمبر (حصہ دوم) ۲۰۰۰ء

نور الحبیب، ماہنامہ، بصیر پور، شمارہ مارچ ۲۰۰۰ء

مکتوبات

آرتھر بیولر، ڈاکٹر: مکتوب محررہ ۲۰۰۶ء از نیوزی لینڈ

محمد کبیر احمد مظہر، پروفیسر: مکتوب محررہ ۳۱ رمئی ۲۰۰۷ء، از لاہور

محمد مکرم احمد، ڈاکٹر مفتی: مکتوب محررہ ۳۱ رمئی ۲۰۰۷ء، از دہلی

English Books:

Arthur Buehler, "The Naqshbandiyya in Timurid India: the Central Asian legacy, " JIS, 7 (1996)

I.H.Qureshi: History of Freedom Movement Karachi, 1957

Richard Foltz, the Central Asian Naqshbandi Connections of the Mughal Emperors." JIS, 7 (1996)

marfat.com

T.W.AArnold: The Preaching of Islam, Lahore, 1956

Tripathi: Rise And Fall of Mughal Eampire, 1956

V.G. Kiernan, ed., To the Punjab Pirs, Poem from Iqbal (London, 1958)

وضاحتی نوٹ: ہم نے بعض ناتمام حوالوں کو کتابیات میں شامل نہیں کیا۔اس کے علاوہ وقت کی کمی کی وجہ سے کتابیات کی تدوین کا کام بھی عجلت میں کیا گیا، ۲۵۰ سے زیادہ مآخذ ومراجع کے باوجود کام مکمل نہ ہوسکا کیوں کہ ۲/مارچ ۲۰۰۸ء کی منعقدہ کانفرنس میں باقیات جہان امام ربانی کی تین جلدیں پیش کرنی تھیں اور کتابیات کی تدوین بھی فروری میں ہورہی تھی۔ان شاء اللہ یہ کمی آئندہ اڈیشن میں پوری کردی جائے گی.....مرتبین (۲/فروری ۲۰۰۸ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر

marfat.com

marfat.com

بسم الله الرحمٰن الرحيم

نحمدهٗ و نصلی علٰی رسوله الکریم

مرقعات

☆

marfat.com

٦٧٤

IMAM RABBANI
AS FOLLOWER OF THE
HOLY PROPHET

By:

Abul Khair Dr. Muhammad Zubair

Translated by

Abdul Mannan Qureshi

Naqshbandi Mujaddadi

B.Com; LLB; DAIBP

١٨٧٤

marfat.com

٦٧٥

SIRAG AL-QULOUB

"LANTERN OF HEARTS"

BY

HADRAT SHAIKH
MUHAMMAD UTHMAN SIRAG AD-DEEN
AN-NAQSHBANDI AL-KADERI

(may his secret be sanctified)

All rights reserved.
Copyright © 1992 by Yehia Hakwik
ISBN 0-9696871-0-9

PUBLISHED AND PRINTED IN CANADA

١٨٧٥

marfat.com

٦٧٦

THE CONCEPT OF BIDʿA IN THE ISLAMIC SHARIʿA

Nuh Ha Mim Keller

THE M.A.T. PAPERS

١٨٧٦

marfat.com

٦٧٧

NAQSHBANDIS
IN WESTERN AND CENTRAL ASIA
CHANGE AND CONTINUITY

Papers Read at a Conference Held
at the Swedish Research Institute
in Istanbul June 9-11, 1997

Edited by Elisabeth Özdalga

SWEDISH RESEARCH INSTITUTE IN ISTANBUL
TRANSACTIONS VOL. 9

١٨٧٧

marfat.com

الم يأن للذين آمنوا
ان تخشع قلوبهم لذكرالله ؟

حقیقت تصوف
و
بحثی ازطریقه نقشبندیه

مؤلف : شیخ امین علاءالدین نقشبندی

مترجم : بهاألدین «بهأ»

marfat.com

٦٧٩

جميع حقوق الطبع محفوظة

﴿ ألم يأن للذين آمنوا
أن تخشع قلوبهم لذكر الله ؟ ﴾

ما هو التصوف

ما هي الطريقة النقشبندية

تأليف

الشيخ امين الشيخ علاء الدين النقشبندي

ترجمة

الدكتور محمد سريفا محمد

تقديم

العلامة الشيخ عبد الكريم المدرس

١٨٧٩

marfat.com

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے
سلاطین کی ارادت وعقیدت

(ہندوستان، افغانستان، ترکی)

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد
(چیئرمین، امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، کراچی)

بتقریب محفل اظہارِ تشکر
بسلسلہ تکمیل جہان امام ربانی مجدد الف ثانی
۱۱ مارچ ۲۰۰۷ء پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی کمیونٹی ہال، کراچی

امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل)، کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء

marfat.com

ماہنامہ

نورِ اسلام

شرقپور شریف

پچاس (۵۰) سالہ گولڈن جوبلی نمبر

جلد اول

مدیر اعلیٰ

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

marfat.com

جہانِ امامِ ربانی مجدد الفِ ثانی قومی کانفرنس کا

پس منظر و پیش منظر

مرتبہ:

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

ناشر:-

شیرِ ربانی پبلی کیشنز

جامع مسجد قادریہ شیرِ ربانی، شیرِ ربانی روڈ، چوک شیرِ ربانی
۲۱۔ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد، لاہور

marfat.com

جہانِ امام ربانی مجدد الفِ ثانیؒ قومی کانفرنس کے موقع پر پڑھے جانے والے
علمی و تحقیقی مقالات پر مبنی

انوارِ امامِ ربانیؒ

مرتبہ:

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

ناشر:

شیرِ ربانی پبلی کیشنز

جامع مسجد قادریہ شیرِ ربانی، شیرِ ربانی روڈ، چوک شیرِ ربانی
۲۱۔ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد، لاہور

۱۸۸۳

marfat.com

مجلہ سہ ماہی، عرفانی اور تحقیقی

الفیض

شوال المکرم ۱۴۲۷ھ بمطابق نومبر 2006ء

جلد نمبر 7 | شمارہ نمبر 6

سرپرست

پیر سید حسین علی شاہ

قندھاری نقشبندی مجددی

سرپرست اعلیٰ

پیر سید رضا حسین

شاہ قندھاری

سرپرست اعلیٰ

حضرت علامہ مولانا

محمد ہاشم سعیدی

مسئول

محمد احمد رضا

نقشبندی مجددی

مدیر منتظم

سید محمد عزیر شاہ

مجلس مشاورت

☆ سید پرویز شاہ قندھاری

☆ سید عبدالواحد شاہ قندھاری

☆ سید عبدالوحید شاہ قندھاری

☆ سید عامر شاہ قندھاری

☆ سید محمد عمیر شاہ قندھاری

☆ میاں معروف نقشبندی مجددی

مجلس معاونین

محمد احمد (راوی فلورملز) — حاجی کرم الٰہی

حاجی فضل الٰہی — سید فصیح احمد جعفری

حافظ محمد افضال — ملک محمد زبیر

ملک ظہیر الدین بابر — حاجی ملک سخاوت علی

حاجی ملک نوازش علی — مولوی عبدالرشید

حاجی ملک محمد ریاض — حاجی ملک پرنس علی

ملک زاہد خان — غلام مرتضیٰ آذری

ملک محمد مشتاق — رضی اللہ

زرِ تعاون

ہدیہ فی شمارہ	پاکستان سالانہ	یوکے	یو ایس اے (امریکا)	عرب امارات
15 روپے	140 روپے	18 پونڈ سالانہ	35 ڈالر سالانہ	60 درہم سالانہ

دفتر

مجلہ الفیض چک نمبر 411 فیض آباد شریف

تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد 0413-441211 نشر و اشاعت 122 اپر مال لاہور، موبائل 0321-7540550

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جہانِ تشکّر

ابوالسرور محمد مسرور احمد

(چیئرمین امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی)

☆☆

ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے وہ اسی وقت پر ہوتا ہے۔ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ سے پہلے کسی کو معلوم نہ تھا کہ ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کا عنقریب آغاز ہونے والا ہے۔ ایک روز علامہ رضوان احمد خاں نقشبندی، حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوے، باتوں باتوں میں فرمایا ''کیا یہ ممکن نہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی پر مقالات کا ایک وقیع مجموعہ مرتب کیا جائے'' فرمایا، کیوں ممکن نہیں۔ ہاتف غیبی نے بات سن لی۔ رب کریم کی بارگاہ سے فرمان جاری ہوا۔ یہی خیال مولانا جاوید اقبال مظہری کے دل میں بھی آیا۔ حضرت والد ماجد مدظلہ العالی سے عرض کیا، اجازت ملتے ہی ۲۰۰۲ء میں امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل قائم کردی گئی ..... میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی کے ماہنامہ ''نور اسلام'' (شرقپور) کے ضخیم مجدد الف ثانی نمبر (مرتبہ صوفی غلام سرور نقشبندی) جو ۷۰ کی دہائی میں شائع ہوا تھا محرک ثابت ہوا..... اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی بارش ہونے لگی، احباب نے تعاون فرمایا، مقالہ نگاروں اور منقبت نگاروں کے مقالات کا اک تانتا بندھ گیا اور حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی سرپرستی، نگرانی اور رہنمائی میں اس عظیم منصوبہ پر کام شروع ہوا..... تعاون کرنے والے احباب میں وہ بھی ہیں جنہوں نے اپنی دعاؤں سے نوازا، وہ بھی ہیں جنہوں نے مالی معاونت کی، وہ بھی ہیں جنہوں نے مواد کی فراہمی میں مدد دی، وہ بھی ہیں جنہوں نے تاریخی آثار و مزارات کی تصاویر مہیا کیں، وہ بھی ہیں جنہوں نے پروف ریڈنگ میں مدد دی، وہ بھی ہیں جنہوں نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی تدوین و تالیف میں بھرپور تعاون کیا، وہ بھی ہیں جنہوں نے

marfat.com

جہان امام ربانی کی پیسٹنگ، کاغذ کی فراہمی، پرنٹنگ اور جلد بندی میں مدد کی، وہ بھی ہیں جنہوں نے جہان امام ربانی کے ذخیرے کو محفوظ کرنے میں مدد کی، وہ بھی ہیں جنہوں نے ترسیل و تقسیم میں مدد کی، اور وہ بھی ہیں جنہوں نے عظیم ویب سائٹ بنا کر حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے پیغام کو عالم گیر بنایا.....
ان سب کی الگ الگ خدمات کا ذکر کرنا اور شکریہ ادا کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے..... اس لیے میں ان حضرات کے اسمائے گرامی کی ایک فہرست پیش کرتا ہوں تا کہ اس مقدس جماعت کا تعارف ہو جائے اور یہ معلوم ہو جائے کہ دنیا ایسے نیک لوگوں سے ابھی تک خالی نہیں ہوئی..... امام ربانی فاؤنڈیشن کے سرپرست حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی ان سب حضرات کے تہہ دل سے ممنون ہیں جنہوں نے جہان امام ربانی کی تدوین و اشاعت میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ان کے اخلاص و محبت کا شکریہ ادا کرنے لیے الفاظ نہیں پاتے۔ مولیٰ تعالیٰ سب حضرات کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور مشکلات آسان فرمائے ،اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بے کراں انعام و اکرام سے نوازے..... (آمین)

اب میں ان حضرات کے اسمائے گرامی پیش کرتا ہوں:

☆.....حضرت پیر آغا فضل ربی مجددی (کراچی)
☆.....حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی (کراچی)
☆.....صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری (شرقپور)
☆.....مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (دہلی)
☆.....قاری محمد ظفر احمد (کراچی)
☆.....صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر (حیدر آباد، سندھ)
☆.....مفتی محمد جان نعیمی (کراچی)
☆.....مفتی محمد معظم احمد (دہلی)
☆.....صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی (لاہور)
☆.....علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی (کراچی)
☆.....مولانا جاوید اقبال مظہری (کراچی)

marfat.com

☆.....ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری (کراچی)

☆.....حاجی معراج الدین مسعودی (کراچی)

☆.....حاجی محمد الیاس مسعودی (کراچی)

☆.....شیخ صبور احمد محمودی (کراچی)

☆.....ڈاکٹر صفی الدین مسعودی (کراچی)

☆.....حاجی محمد اسلم مسعودی (کراچی)

☆.....ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی (کراچی)

☆.....سید محمد منصور شاہ مسعودی (کراچی)

☆.....محمد عالم مختار حق (لاہور)

☆.....صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی (لاہور)

☆.....ملک محمد سعید مجاہد آبادی (لاہور)

☆.....شاہد احمد مسعودی (لاہور)

☆.....کمانڈر محمد ظفر احمد (کراچی)

☆.....پروفیسر قاری محمد رفیق احمد (لاہور)

☆.....محمد معروف شرقپوری (لاہور)

☆.....انیس احمد مسعودی (کراچی)

☆.....شمیم احمد (کراچی)

☆.....سید محمد انیس مسعودی (کراچی)

☆.....محمد محسن خان (دہلی)

☆.....نسیم حضرت جی (کراچی)

☆.....اعجاز محمد حضرت جی (گوالیار)

☆.....محمد عبدالواسع باقر (امریکہ)

marfat.com

☆.....سید جلال الدین قادری (امریکہ)

☆.....نور احمد مسعودی (کراچی)

☆.....سید محمد شعیب افتخار (کراچی)

☆.....قاری محمد شریف کمبوہ (ڈیرہ اسماعیل خان)

☆.....خورشید عالم گوہر رقم (لاہور)

☆.....منیر حسین مسعودی (برمنگھم)

☆.....شہزاد مسعودی (کراچی)

☆.....محمد خالد (کراچی)

☆.....حاجی چراغ الدین مسعودی (کراچی)

☆.....محمد عامر مسعودی (کراچی)

☆.....محمد ابراہیم مسعودی (کراچی)

☆.....محمد عارف (کراچی)

☆.....عبدالراشد (کراچی)

☆.....مسعود احمد (کراچی)

☆.....محمد سہیل خان (کراچی)

☆.....اقبال الرحمٰن (کراچی)

☆.....وسیم الرحمٰن (کراچی)

☆.....مسعود عارف (کراچی)

☆.....سلیم سواتی (کراچی)

☆.....شوکت علی (کراچی)

معاونین میں خواتین بھی شامل ہیں مثلاً

☆.....حنا مسعودی (حیدرآباد، سندھ)

marfat.com

☆.....صبا مسعودی (کراچی)

☆.....ربیعہ (کراچی)

☆.....سمیعہ (کراچی)

☆.....زیب النساء مسعودی (کراچی)

☆.....روبی اقبال (کراچی)

☆.....ڈاکٹر ثروت جہاں وغیرہ وغیرہ (بلیک برن، یو۔کے)

جن حضرات نے جہان امام ربانی کے عظیم منصوبہ میں دل و جان سے مسلسل تعاون کیا اور کر رہے ہیں اگر چہ ان کے نام اوپر آ چکے ہیں مگر بطور تحدیث نعمت پھر ذکر کرنا چاہوں گا، مولانا جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، حاجی معراج الدین مسعودی، شیخ صبور احمد، حاجی محمد الیاس، سید محمد منصور شاہ، نور احمد، چراغ الدین، اقبال الرحمٰن، وسیم الرحمٰن، محمد سہیل خان، ڈاکٹر صفی الدین صدیقی۔

''جہان امام ربانی'' کی تدوین میں جن محققین نے کھلے دل سے اپنی تصانیف اور تحقیقی مقالات سے ابواب وفصول مستعار لینے کی اجازت دی ان میں ڈاکٹر آرتھر بیولر (امریکہ)، پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان (حیدر آباد، سندھ)، وائس چانسلر آف پنجاب یونیورسٹی، لاہور، میاں جمیل احمد شرقپوری (شرقپور)، ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس (لاہور)، ڈاکٹر بابر بیگ مطالی (لاہور)، ڈاکٹر انصار (کراچی) وغیرہ قابل ذکر ہیں.....

مقالہ نگار حضرات کے علاوہ محققین، دانشوروں، شاعروں اور نظر ثانی کرنے والوں کا الگ الگ شکریہ ادا کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے کیوں کہ یہ ایک طویل فہرست ہے اس کے علاوہ ''جہان امام ربانی'' میں سب کے اسمائے گرامی اور کاوشوں کی تفصیل موجود ہے، امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی کے سرپرست اعلیٰ، حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی تمام حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ان حضرات گرامی نے جس خلوص و محبت سے قلمی تعاون کیا، مولیٰ تعالیٰ اس کا اجر عظیم عطا فرمائے.....آمین

O

اراکین امام ربانی فاؤنڈیشن کا یہ امتیاز ہے کہ جس نے جو کام کیا اللہ کے لیے کیا کوئی معاوضہ نہ

marfat.com

چاہا..... فاؤنڈیشن کے اس عظیم منصوبہ میں کوئی تنخواہ دار نہیں، کوئی افسر نہیں، کوئی ماتحت نہیں، سب خادم ہیں، سب مسعود ملت یا کسی نہ کسی بزرگ کے دامن سے وابستہ ہیں.....

۲۰۰۲ء میں اس منصوبہ کا آغاز ہوا ۲۰۰۵ء میں ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی''، بشمول ''نور علیٰ نور'' سات جلدیں شائع ہوئیں..... ۲۰۰۷ء میں مزید پانچ جلدیں شائع ہوئیں، اس طرح ''جہان امام ربانی'' کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کی بارہ جلدیں شائع ہوئیں، پھر ۲۰۰۸ء میں ''باقیات جہان امام ربانی'' کے عنوان سے تین مزید جلدیں شائع ہوئیں، اس طرح چھے سال کی مدت میں ۱۵ر جلدیں شائع ہوگئیں جو تقریباً دس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں..... ایک اہم کام یہ ہوا کہ محمد عبدالستار طاہر مسعودی اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نے جہان امام ربانی کا موضوعاتی اشاریہ مرتب کیا جو ۲۰۰۸ء میں کراچی سے شائع ہو چکا اور محققین و قلم کاروں کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

○

ترسیل و تقسیم کے حوالے سے ایک اہم بات عرض کرنا چاہوں گا کہ ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے کئی لاکھ روپیہ کے سیٹ زکوٰۃ اور کارِ خیر کی مدوں میں تقسیم کیے گئے اور ان ممالک میں بھیجے گئے پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، سعودی عرب، دوبئ، افغانستان، امریکہ، برطانیہ، روس، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، اسکاٹ لینڈ، کنیڈا، ہالینڈ وغیرہ وغیرہ۔

ایک اور بات یہ ہے کہ اس انسائیکلو پیڈیا میں بین الاقوامی معیار کے مقالات ہیں کوئی مقالہ معیار سے گرا ہوا نہیں، الا ماشاء اللہ..... عام قاری مقالہ کی اہمیت کا اندازہ نہیں لگا سکتا، اُن کی نظر میں کتاب کا ضخیم ہونا اس کی قدر و منزلت کی نشانی ہے حالانکہ چند صفحات کے مقالات پر دنیا کی عظیم یونیورسٹیوں نے پی۔ایچ۔ڈی اور ڈی۔لِٹ کی ڈگریاں دی ہیں..... چنانچہ محمد تقی ایڈووکیٹ کو صرف چالیس صفحات پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ، بھارت) سے ڈی۔لٹ کی ڈگری ملی اور ڈاکٹر برہان احمد فاروقی کو صرف ایک سو صفحات کے مقالہ پر اسی یونیورسٹی سے پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری ملی..... تحقیقی مقالات میں موضوع کی اہمیت، مستند حوالوں اور کام کی بنیادی نوعیت کو دیکھا جاتا ہے..... بہر کیف ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' اور ''باقیات جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی تدوین میں ہر قسم کے قارئین کا خیال رکھا

marfat.com

گیا ہے، جو کچھ پیش کیا گیا، سجا کر، سنوار کر تا کہ قارئین کی نظر میں دل پذیر ہو.....

آخر میں رب کریم کا کروڑ ہا بار شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے اس عظیم کام کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائی اور پردۂ غیب سے وہ مدد فرمائی جس کو دیکھ دیکھ کر ہم سب حیران ہیں..... اصل میں بڑے کام علم و فضل سے نہیں ہوتے، مولیٰ تعالیٰ کی توفیق و تائید اور اس کے فضل و کرم سے ہوتے ہیں۔ وہ جس کو چاہے اپنے کرم سے نوازے، جس نے اس کی چاہت کو پالیا اس نے سب کچھ پالیا..... مولیٰ تعالیٰ ہم کو اپنی اور اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہت اور سب چاہنے والوں کی چاہت عطا فرمائے..... (آمین)

۱۸ر محرم الحرام ۱۴۲۹ھ
۲۸ر جنوری ۲۰۰۸ء

ابوالسرور محمد مسرور احمد
کراچی، پاکستان

☆.....☆.....☆

marfat.com

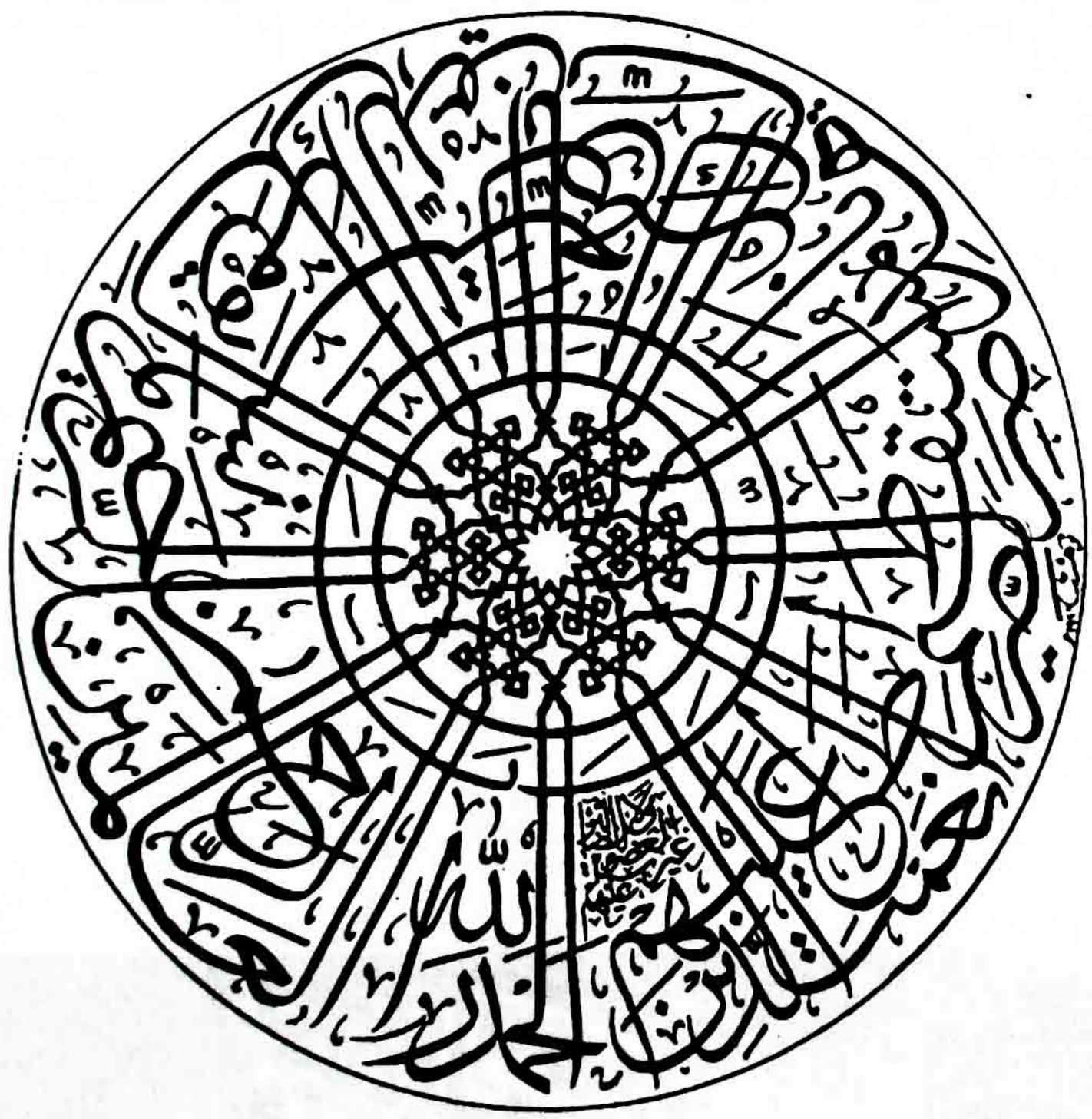

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلام

بحضور شیخ احمد سرہندی مجددِ الف ثانی

خالد محمود خالدؔ نقشبندی مجددی

(بین الاقوامی شہرت یافتہ نعت گو شاعر)

☆☆

وہ نورِ صدق و ہدایت شعور کا پیکر
بہر ادا ہے ادائے جمالِ پیغمبر
وہ سوزِ حضرتِ صدیق وہ جلالِ عمر
حیائے حضرتِ عثماں شجاعتِ حیدر
وہ جس کو رہبرِ اعظم نے خود کہا رہبر
رسولِ حق کی بشارت پہ بے شمار سلام

جلائے جس نے اندھیروں میں روشنی کے چراغ
وہ جس کے فیض نے مہکا دیے جہاں کے دماغ
وہ جس نے بھر دیے توحید سے دلوں کے ایاغ
ہرے بھرے کیے جس نے خزاں رسیدہ باغ
کسی نے پایا نہیں جس کی عظمتوں کا سراغ
اُس آفتابِ کرامت پہ بے شمار سلام

marfat.com

وہ جس نے توڑدیا جہلِ اکبری کا غرور
جہاں میں پھیل گیا دینِ مصطفیٰ ﷺ کا نور
بھٹکے ذہنوں کو بخشا ہے جس نے دیں کا شعور
ہوئی ہیں جس کے تدبر سے ظلمتیں کافور
دلوں کو بخشا ہے جس کی کرامتوں نے سرور
امینِ نور شریعت پہ بے شمار سلام

وہ الفِ ثانی مجدد معین دین مبیں
وہ پاسبانِ شریعت طریقتوں کا امیں
جمالِ سجدہ سے آراستہ تھی جس کی جبیں
وہ دستگیرِ زمانہ امیر اہلِ یقیں
ولایتِ ابدی آج بھی ہے زیرِ نگیں
سلام اس کی ولایت پہ بے شمار سلام

وہ جس کے قدموں میں بچھتی رہی جہانگیری
تھا جس کی ساری اداؤں میں عزمِ شبّیری
اسی کے در کی گدائی کا نام ہے میری
خدا نے بخشی ہے اس ذات کو ہمہ گیری
سجی ہے اس کے ہی سر پر کلاہِ توقیری
سلام اس کی بصیرت پہ بے شمار سلام

marfat.com

وہ بے مثال بھی ہے اور لاجواب بھی ہے
وہ روشنی کا ہے مینار ماہتاب بھی ہے
سراپا رُشد و ہدایت کا آفتاب بھی ہے
وہ خُلقِ مصطفوی رحمتوں کا باب بھی ہے
زمانہ اس کی عطاؤں سے فیضیاب بھی ہے
سلام اس کی وجاہت پہ بے شمار سلام

جھکا نہ پیشِ جہانگیر جس کا اونچا سر
وہ جس کے صدقے دعاؤں کو مل رہا ہے ثمر
مراد و مرکزِ فیضان ہے اسی کا در
مقدرات کا لکھا بدل دے جس کی نظر
وہ جس کی ذات ہے خالدؔ ہر ایک غم کی سپر
سلام اس کی عنایت پہ بے شمار سلام

☆.....☆.....☆

marfat.com

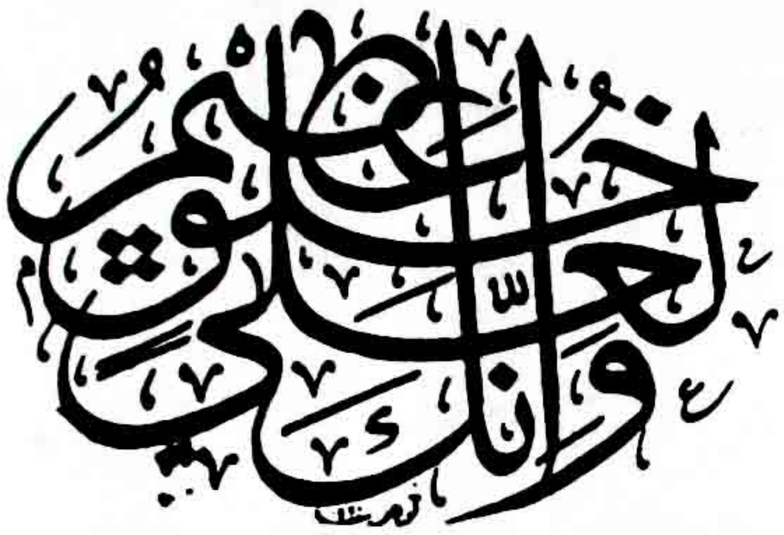
وإنك لعلى خلق عظيم

وصلى الله وسلم على نبينا محمد

١٤٠٧هـ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مناجات بحضور قاضی الحاجات

قافلہ سالار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مثمن فارسی بر کلام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

خواجہ محمد سعید قدس سرہٗ

(م۔ ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۴ء)

(پنجم سجادہ نشین درگاہ لواری شریف، سندھ)

☆

ترجمہء اردو

علامہ حافظ عبدالرزاق مہران سکندری

☆

نظر ثانی

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

۱۸۹۷

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مناجات بحضور قاضی الحاجات

مع

مثمن فارسی

☆☆

(۱)

ای صبا الحب بر خیز از من حیران ذلیل تیز رو اندر حریمِ کعبہء ربِ جلیل
سبع اشواطِ طواف آور بجا بی قال و قیل نیز یک نفلِ طواف از عجز شوقِ بی بدیل
پس عرض بنما کہ آن عاشق رسول تو جمیل گوید و آرد پناہِ آن شفیع بی عدیل

جُدْ بِلُطْفِکَ یَا اِلٰھِیْ مَنْ لَّہٗ زَادٌ قَلِیْل

مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ یَأْتِیْ عِنْدَ بَابِکَ یَاجَلِیْل

(ترجمہ) اے صبا! مجھ جیسے حیران وسرگردان ذلیل بندہ کی طرف سے جلد اٹھ اور رب جلیل کے کعبہ شریف کے حرم شریف میں جا، اور بغیر قیل وقال کے کعبہ معظّمہ کے سات چکر لگا، نیز طواف کعبہ کے دوگانہ نفل عجز وشوق سے ادا کر لے، پھر یہ عرض کر کہ تیرے پیارے رسول کا یہ عاشق آکر عرض کرتا ہے کہ ''اے میرے پروردگار اپنے لطف وکرم سے اس پر کرم کیجیے جس کے پاس آخرت کے سفر کا سامان کم ہے، اے رب جلیل! یہ مفلس تیرے دروازہ پر صدق دل سے آیا ہے''

(۲)

marfat.com

بازرو در مسجد نبوی طیبہ آن کریم پس زتکریمش بیا پیش شفیعِ روز بیم
دست بستہ گو کہ رس فریادم ای شاہِ کریم مذنبم پر جرم عاصی و تبہ کار و حریم
من ذمیم و مجرمم ای تو رؤفی و رحیم درجناب پاک حق برگوئی حالم ذمیم

ذَنْبَہٗ ذَنْبٌ عَظِیْمٌ فَاغْفِرِ الذَّنْبُ الْعَظِیْم
اِنَّہٗ شَخْصٌ غَرِیْبٌ مُذْنِبٌ عبدً ذلیل

(ترجمہ) پھر مسجد نبوی شریف اور حرم نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جا اور قیامت کے دن شفاعت کرنے والے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتے ہوے ان کے دربار میں آجا، اور دست بستہ یہ عرض کر، اے شاہ کریم! میری فریاد سن لیجیے، میں گنہگار، پُر خطا اور تباہ کار مجرم ہوں، میں بہت خراب اور مجرم ہوں اور آپ رؤف ورحیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں میری حالت زار بتادیجیے۔

''اس کے گناہ بہت بڑے ہیں تو ہی بڑے گناہوں کو بخش دے وہ غریب گنہگار شخص اور عبد ذلیل ہے''

(۳)

یاحبیب اللہ رسول اللہ ندارم بہرِ عفو در جناب حق بجز تو ای شہِ اسرا و صحو
لطف فرماتا رہم از شرِّ نفس و لعب لہو آیم اندر بارگاہِ روضہ ات در عشق محو
عقبہء بوسیدۂ گریان شوم از جرم بَلو تا تو از جرمم بگوئی باخدا ز راہِ حنو

مِنہ عِصیانً و نسیانً وسہُوٌ بعد سَہُو
مِنک احسانً و فضلً بعد اعطاءِ جزیل

(ترجمہ) اے اللہ کے حبیب، اللہ کے رسول! آپ کے بغیر اللہ کے حضور میں میری معافی کا کوئی ذریعہ نہیں، اے شبِ اسراء کے دلہا لطف ومہربانی فرمایئے تاکہ میں لہو ولعب اور نفس کے شر سے رہائی حاصل کرسکوں، (اور) آپ کی بارگاہ میں روضہء کریم کے سامنے عشق میں محو ہوکر آؤں۔ اپنے گناہوں کی وجہ سے رورو کر آپ کی چوکھٹ آکر چوم لوں، تاکہ میرے گناہوں کے بارے میں آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

marfat.com

میں عرض کریں۔ ''اس گناہ گار بندے کی طرف سے گناہ، بھول اور سہو درسہو ہے (اور) میرے پروردگار تیری طرف سے بہت عطا کے بعد بھی فضل واحسان ہے''

(۴)

یاشفیع المذنبین از تو ہمی خواہم مدد نیست بر حالِ درونم واقفِ جز تو احد
جرم و عصیان وگناہانم گذشتہ از عدد بس سیہ شد لوح اعمالِ من از افعالِ بد
شو شفیعم نزد حق برگودعایت نیست رد کہ ای الٰہی بندہ ات باعجز افزون تر زحد

قَالَ یَا رَبِّیْ ذُنُوْبِیْ مِثْلَ رَمْلٍ لَاتُعَد
فَاعْفُ عَنِّیْ کُلُّ ذَنْبٍ فَاصْفَحِ الصَّفْحِ الْجَمِیْل

(ترجمہ) اے شفیع المذنبین میں آپ ہی سے مدد مانگتا ہوں، میرے باطن کے احوال سے آپ کے سوا اور کوئی واقف نہیں، میرے گناہ حد سے زیادہ ہیں، میری بداعمالیوں سے نامہ اعمال سیاہ ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ میرے سفارشی بن جائیں (اور) آپ دعا مانگیں آپ کی دعا رد نہیں ہوتی، کہ اے میرے پروردگار تیرا بندہ حد سے زیادہ عجز وانکساری سے تیری بارگاہ میں آیا ہے۔

''کہہ رہا ہے کہ اے میرے پرودگار! میرے گناہ ریت کے ذروں سے زیادہ ہیں، میرے تمام گناہ معاف فرمادے اچھی طرح درگزر فرمادے''

(۵)

رحمۃ للعالمینی صاحبِ خلق عظیم کی رسد اندر حریمت این گنہگار و اثیم
ای حریمِ روضہء تو معدنِ گنجِ فخیم نیست چون مافی ضمیرم جز بعشقت ای رحیم
از پی تحصیل این فضلِ تو چون کنز عمیم روز و شب این وِرد دارم زبانِ دل صمیم

رَبِّ ھَبْ لِیْ کَنْزَ فَضْلٍ اَنْتَ وَھَّابٌ کَرِیْم
اَعْطِنِیْ مَافِیْ ضَمِیْرِی دَلَّنِیْ خَیْرُ الدَّلِیْل

marfat.com

(ترجمہ) اے تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آنے والے، اے اعلیٰ اخلاق کے مالک، یہ گنہگار و عاصی آپ کے حرم شریف میں کیسے پہنچے، آپ کا حرم شریف اور روضہ مبارک ہر خیر کی کان ہے۔ اے رحیم (رسول) میرے دل میں بجز آپ کے عشق کے اور کچھ نہیں، یہ آپ کا فضل و کرم جو خزانے کی طرح عام ہے اس کے حصول کے لیے روز و شب زبان اور قلب صمیم سے یہ ورد کر رہا ہوں کہ

"اے میرے پروردگار! (اپنے) فضل و کرم کے خزانے سے مجھے عطا فرما تو بخشنے والا کریم ہے، میرے دل میں جو ارادہ ہے وہ چیز مجھے عطا فرما اچھائی کی دلالت کے ساتھ"

(۶)

بعد ازان ز مدعای اشتیاقم بی خلاف　　دست بستہ عرض کن پیش شہِ صاحب عفاف

این چنین کی یار غارِ زبدۂ آلِ مناف　　عمر من بگذشت در جرم و خطا وٗ کذب لاف

عفوم از حق خواہ پیش شاہ فخر قافقاف　　واین دعایت خواہ بہرِ من زحق از ایتلاف

هَب لنا ملکاً کبیرًا نجّنا ممّا نخاف

رَبّنا اِذ اَنت قَاض والمنادی جبرئیل

(ترجمہ) اس کے بعد دست بستہ میرے دل کا مقصد شاہ پاک دامن کی خدمت میں عرض کر دے کہ آل مناف کی بزرگ ترین ہستی کے یار غار میری عمر جرم، خطا، کذب و لاف میں گزر گئی۔ تمام جہانوں کے بادشاہ کے آگے میرے لیے معافی مانگ اور اللہ تعالیٰ سے میرے لیے یہ دعا مانگ۔

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں عظیم ملک عطا فرما، ہر خوف سے ہمیں نجات عطا فرما، اے ہمارے پروردگار! (قیامت کے روز) جب تو اپنی شان کے مطابق عدالت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا اور جبرئیل امین منادی دے رہے ہوں گے"

(۷)

نیز پیشِ حضرتِ فاروق فیاض ھُدا　　شو اعانت خواہ حالِ مجرمم بخشا خطا

کہ آتش نفسِ لعینم سوختہ سرتا بپا　　جز زلال رحمتِ شاہِ رؤف و مجتبا

marfat.com

سرد کی گردد شرارِ سینۂ پرتاب ما در حضور رحمتِ عالم زمن گو باخدا

قُل لِنَا رابردی یارب فی حقی کما

قلت قلنا نار کونی برد فی حق الخلیل

(ترجمہ) نیز حضرت فاروق اعظم فیاض ھدٰی کی خدمت میں بھی میرے جرم وخطا کی بخشش کے لیے مدد مانگ کہ میرے نفس ملعون کی آگ نے مجھے سرتاپا جلادیا ہے، (اب) مہربان ومجتبیٰ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے چھینٹوں کے سوا میرے سینے میں سلگتی ہوئی آگ کو کون ٹھنڈا کرے گا؟ خدا کے واسطے میری جانب سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ عرض کردیجیے کہ:

''اے میرے پروردگار! آگ کو میرے حق میں حکم فرما کہ ٹھنڈی ہوجا جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ اے آگ خلیل کے لیے ٹھنڈی ہوجا''

(۸)

ہی سفر دورست من بی زاد تنہا برکسل خویش و یاران جملہ کو چیدند برکوسِ اجل

دست زن در دامنِ خاتون زہرا بی مہل کہ ای توئی قبول درگاہ پاک ولم یزل

بہرِ بخشاءِ تو میگویم بحق ہم منفعل نیستم در جرم یارب ہمسر و یاہم مثل

کیف حالی یاالٰھی لیس لی خیر العمل

سوء اعمالی کثیر ازاد طاعاتی قلیل

(ترجمہ) سفر بعید ہے اور میں بے زادِ راہ، تنہا، ست، عزیز واقارب اور دوست تمام چلے گئے، خاتون جنت کا دامن مبارک تھام کر یہ عرض کردے کہ تم ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول بندی ہو، میں اپنے گناہوں کی بخشش کے لیے خدا کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ اے میرے پروردگار! جرم وخطا میں میرا کوئی ہم سر وہم مثل نہیں۔

''اے میرے خدا! میرا کیا حال ہوگا؟ میرے پاس کوئی بھی اچھا عمل نہیں ہے، میرے اعمال بد تو بہت ہیں، اطاعت وفرمانبرداری کم ہے''

marfat.com

(۹)

وَلِ وَجهَکَ لِلُبَقِیُع الغرقدِ هو منیلتی　　بِـالتّـأَدُّب وَالتَّـخَشُّـع نـادمًا مِن ذِلَّتی

قُـل اَغِثنـی یـا الٰهی نَجِّنِیُ عَن نِقمتی　　لیـس غیـر الآل واصُحاب النَّبِی لی عُرُوَتِی

وانچہ گفتستی کہ وسعت کل شیءٍ رحمتی　　ہم بذالنورین سبطین و علیِ جنتی

عَـافِـنـی مـن کُـلّ دَاءٍ واقـض عَـنّـی حـاجَتِـی

اِنَّ لـی قَـلبًـا سَـقِیُـمًـا اَنـت تَشفِی لِلُعَلِیل

(ترجمہ) اپنا چہرہ بقیع الغرقد کی طرف کردے یہی میری آخری آرزو ہے۔ پھر نہایت خشوع وخضوع اورادب سے پشیمان ہوکر یہ عرض کردے کہ مجھے ذلت سے امان ملے، (پھر) یہ کہہ کہ اے میرے پروردگار مجھے انتقام سے نجات دے، میرے پاس آل رسول، اصحابِ رسول کے توسل کے سوااور کچھ نہیں، (اے میرے پروردگار) جوتو نے فرمایا ہے کہ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے، ذوالنورین، حسن وحسین اور حضرت علی اہل جنت کے وسیلے سے۔

''مجھے ہر بیماری عافیت دے اور میری ہر حاجت کو پورا کردے میرا قلب بیمار ہے تو ہی بیمار کو شفا دینے والا ہے''

(۱۰)

پس توسّل جو بدرگاہِ شہ نور صدور　　سیّد شہداء حمزہ گو کہ یارب یاشکور

بس ہراسانم زتابِ گور و از یومِ نشور　　عمر دادم در ہواؤ حرص ولہو وفخر و زور

نیست ملجایم بجز لطف و کرم فضلِ وفور　　عـافنی مَاکان مِنّی اَنتَ عافٍ یاغفور

اَنـتَ کـافِـی اَنـتَ شَـافِـی فِی مُهِـمَّـات الامُـور

اَنـتَ رَبّـی اَنـتَ حَسُبِـیُ اَنـتَ لِی نِعـمَ الـوَکِیُـل

(ترجمہ) پھر شاہ نور صدور سید الشہداء امیر حمزہ کی درگاہ کا توسل کرتے ہوئے یہ عرض کر کہ اے

marfat.com

ربِ شکور! میں قبر وحشر کے غم واندوہ سے بہت ہراساں ہوں، میں نے تمام عمر لہو ولعب، حرص وہوس میں کھودی، تیرے لطف وکرم اور فضل کے سوا کوئی بھی پناہ کی جگہ نہیں، مجھ سے جو بھی خطا ہوئی ہے معاف کردے اے بخشنے والے، تو ہی معاف کرنے والا ہے۔

''میری تمام مشکلات میں تو ہی کافی وشافی ہے تو ہی میرا پروردگار تو ہی مجھے کافی اور تو ہی میرا بہترین کارساز ہے''

(۱۱)

حَمدِ للہ باز آمد آن صبا باصد فتوح　　گفت رفتم عرض کردم حال دل پُر از جروح

وہ اشارت شد سعید از انس جانِ انس روح　　ہمچو من لا ذنب لہ شد تائب صاف و نصوح

غم مخور کن وِرد استغفار ہر شام وصبوح　　گفت بوبکر از فنای توبہ رمزی باوضوح

اَیْنَ مُوسٰی اَیْنَ عِیْسٰی اَیْنَ یَحْیٰی اَیْنَ نُوْح!

اَنت یا صدیق عبدٌ تُب الی المولی الجلیل

(ترجمہ) الحمدللہ! باصبا سو (فیصد) فتوحات کر کے واپس لوٹ آئی، کہنے لگی کہ میں نے مجروح دل کا حال عرض کر دیا۔ اشارہ یہ ہوا کہ سعید جو صدق دل وجان اور روح سے توبہ تائب ہوا وہ اس کی طرح ہے جس نے یقینی اور کھلی توبہ کی گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں، غم مت کرو صبح وشام استغفار کا ورد کرتے رہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فنا سے توبہ کی رمز واضح ہوتی ہے۔

''حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت یحییٰ اور حضرت نوح علیہم السلام کہاں ہیں؟ اے صدیق تو (خدا کا) بندہ ہے رب جلیل کے حضور توبہ کر (اور تائب ہو جا)''

☆.....☆.....☆

صدق للہ العظیم

marfat.com